

# HADIQAT-US-SALATEEN

169

A History of the reign of Abdullah  
Qutb Shah of Golconda (1662—1672 A.D.).

329  
Vols. I & II

by  
NIZAMUDDIN AHMAD

Edited by  
SYED ALI ASGHAR BILGIRAMI

2545

Idara-e-Adabiyat-e-Urdu,  
Hyderabad, A. P.

1961

Price Rs. 10/-



# HADIQAT-US-SALATEEN

A History of the reign of Abdullah  
Qutb Shah of Golconda (1662—1672A.D.).

Vols. I & II

*by*  
NIZAMUDDIN AHMAD

*Edited by*  
SYED ALI ASGHAR BILGIRAMI

Idara-e-Adabiyat-e-Urdu,  
Hyderabad, A. P.

1961

Price Rs. 10/-



# HADIQAT-US-SALATEEN

169

A History of the reign of Abdullah  
Qutb Shah of Golconda (1662—1672 A.D.).

Vols. I & II

by

NIZAMUDDIN AHMAD



2-4-16

*Edited by*

SYED ALI ASGHAR BILGIRAMI

Idara-e-Adabiyat-e-Urdu,  
Hyderabad, A. P.

1961

Price Rs. 10/-







سلسلہ مطبوعات ادارہ ادبیات اردو (۲۸۰)

شعبہ مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن

## حديقة السلاطين قطشاهی

موافقہ

مرزا نظام الدین احمد

بن عبد اللہ صاعدی شیرازی

(به تصحيح و تحشى)

سيد على اصغر بياگرامی



قیمت دس روپے

سنہ ۱۹۶۱ء

ملائے کا پتہ

سب رس کتاب گھر - ایوان اردو حیدرآباد - دکن

—: مطبوعہ:—

اسلامک پبلیکیشنز سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ترپ بازار، حیدرآباد، دکن (ہندوستان)





## پیش لفظ

یوم محمد قلی قطب شاہ کے سلسلے میں اس کی مجلس انتظامی منعقدہ  
۲/ جنوری سنہ ۱۹۶۰ ع میں نواب عنایت جنگ بہادر کی تحریک پر طے  
پایا کہ ادبیات قطب شاہی کی اشاعت کے لئے ایک مستقل کمیٹی بنادی جائے  
جس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں :-

۱۔ دور قطب شاہی سے متعلق کتابیں ، کاغذات ، اور وثائق کسی  
زبان میں بھی شایع کرنا ۔

۲۔ تاریخ و تمدن دکن سے متعلق ادارہ ادبیات اردو کی طرف سے  
تقریرون ، نمائشون اور جلسوں کا انعقاد ، اور ان کی روئداد  
اور تقروں کو سب رس میں یا مجموعوں کی شکل میں  
شایع کرنا ۔

۳۔ مجلس انتظامی یوم محمد قلی قطب شاہ کے صدر و معتمد ہی اس  
مجلس کے صدر و معتمد رہیں گے ۔

۴۔ اس کی مجلس انتظامی فی الحال حسب ذیل ارکان پر مشتمل  
ہوگی اور اس میں حسب ضرورت اضافہ کیا جاسکے گا ۔

۱۔ نواب زین یار جنگ بہادر ۲۔ نواب عنایت جنگ بہادر

۳۔ مولانا سید علی اصغر ۴۔ پروفیسر مجید صدیقی صاحب  
بلگرامی صاحب

۵۔ مولوی نصیر الدین ہاشمی ۶۔ آقائی مصمصام شیرازی  
صاحب

۷۔ آقائی حسین ضابط ۸۔ مولوی سراج الدین علی خان

۹۔ ڈاکٹر مہندر راج سکسینہ ۱۰۔ ڈاکٹر محی الدین قادری  
صاحب (زور)



ادارۂ ادبیات اردو کی مجلس انتظامی منعقدہ ۷ / فروری سنہ ۱۵۶۰ ع  
میں ادارہ کے تحت اس مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن کے قیام اور اس کے  
کاموں کے آغاز کی اجازت دی گئی، جس کے بعد سے اس مجلس کے کاموں کا  
آغاز کیا گیا، اور حسب ذیل اصحاب سے خواہش کی گئی کہ وہ عہد  
قطب شاہی سے متعلق مختلف موضوعوں پر تحقیق اور معلوماتی مضامین  
مرتب کریں۔

۱۔ ڈاکٹر وینکٹ اودھانی، ریڈر شعبہ تہذیب و تمدن یونیورسٹی ...  
قطب شاہی کی خدمات۔

۲۔ مولوی سید دلدار حسین صاحب چیف انجینیئر ... گولکنڈے کی عظمت

۳۔ جناب محمد ابراہیم صاحب انجینیئر ... قطب شاہی کی آب رسانی

۴۔ جناب شاہ منظور عالم صاحب ... مسولی پٹم قطب شاہی بندرگاہ

خوشی کی بات ہے کہ یہ سب مضمون تیار کئے گئے۔ اور اب تک  
ادارے کے انگریزی اور تہذیب و تمدن میں شایع بھی ہو چکے ہیں۔

اسی سلسلے میں مولانا سید علی اصغر بلگرامی سے خواہش کی گئی  
کہ « حدیقہ السلاطین » کو دوبارہ مرتب کر کے عنایت کریں، تاکہ ادارے  
کی طرف سے اس کے دونوں حصے یک جا شایع ہو سکیں۔

خوشی کی بات کہ آقائی حسین ضابط نے وعدہ فرمایا کہ اس  
کتاب کے نسخہ حیدرآباد و ایران میں فروخت کرنے کا انتظام کریں گے،  
اور طمانیت دلائی کہ سو نسخوں کی قیمت وہ پیشگی ادا فرمائیں گے۔

اس بارے میں ادارے نے حکومت ہند کو بھی متوجہ کیا کہ  
اس قدیم تاریخ کی طباعت میں ادارے کا ہاتھ بٹائے چنانچہ یہ کارروائی  
ابھی جاری ہے۔



یہ کتاب ابھی چھپ رہی تھی کہ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ع میں اس کے مرتب مولانا سید علی اصغر بلگرامی وفات پا گئے۔ چونکہ وہی اس کے پروفون کی تصحیح کر رہے تھے اور مطبع کے کام کی نگرانی بھی فرماتے تھے اس لئے اس کی طباعت کا کام رک جانے کا اندیشہ تھا۔ نواب عنایت جنگ بھادر نے جو ادارے اور خاص کر «مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن» کی روح روان ہیں از راہ عنایت زحمت اٹھا کر اس کتاب کو اشاعت کی منزل تک پہنچایا۔ جس کے لئے ادارہ اور اہل علم ان کے شکر گزار رہیں گے۔

سری نگر (کشمیر)      سید محی الدین قادری زور  
۲۰۔ نومبر سنہ ۱۹۶۱ع      معتمد عمومی ادارہ ادبیات اردو











سید علی اصغر بلگرامی  
مرتب حد یقین السلاطین







## فہرست مضامین

نمبر شمار	صفحہ
۱ -	مقدمہ
۲ -	مقدمۃ الکتاب
۳ -	ذکر ولادت شاہزادہ عبداللہ میرزا
۴ -	ذکر تعین نمودن مربی ولہ بختہ شاہزادہ عالم آرا و از جملہ سادات و فضلا و اقوام و اقربا ہا میر قطب الدین نعمت اللہ را اختیار نمودند و اورا باین خدمت کراچی از سیر اعظماے سریر سلطنت ممتاز فرمودند
۵ -	بیان تعین نمودن معلم بجهت شاہزادہ زمین و زمان و خواندن قرآن مبین و آموختن مسایل فرایض و سنن دین
۱۱	سید المرسلین
۶ -	ذکر خواہے کہ شاہزادہ عالمیاں در بعضے از شہور سنہ دو از دہم دیدہ اند و بیان واقعہ کہ در عالم منام مشاہدہ فرمودہ اند
۱۳	
۷ -	بیان طلب نمودن پادشاہ سلیمان مرتبت شاہزادہ یوسف طلعت را بدولت خانہ گیتی نشانہ و اتفاق ملاقات شاہزادہ بر اورنگ شہر یاری و قران شمس در برج شرف و کامگاری
۱۶	
۸ -	ذکر رحلت پادشاہ زمان و خسرو دوران از دار بے اعتبار دنیا و ازین عبرت سراے پر رنج و عناد و عروج نمودن



- ۱۹ از حضيض اين مقام فانی با علا مدارج معارج جاودانی  
۹ - مقاله الكتاب ذکر طلوع نیر اعظم و عطیه بخش عالم اغنی  
شهر یار مکرم بافر فریدون و شوکت جم از مطلع اورنگ  
خلافت بر آمدن و بر چهار بالش قدرت و عظمت  
و حشمت و شوکت تکیه زدن و جهان ظلمانی را بانوار  
معدلت و نصف و لمعات مرحمت و مکرمت روشن  
۲۷ و نورانی ساختن
- ۱۰ - ذکر قضایای بهجت و مسرت افزای سال اول جلوس همایون  
اعلی که مشتمل است بر آمد حجاب عالیشان از جانب  
۳۱ سلاطین با تمکین دکن و هندستان
- ۱۱ - ذکر تعیین کردن پیشوا و میر جمله که دو رکن اعظم سلطنت  
اند و مقرر داشتن بعضی از مناصب عمده درین سال به  
۳۳ نسبت سابق
- ۱۲ - ذکر قضا یا بے سال دوم جلوس همایون اعلی که موافق هزار  
و سی و شش هجریست و بسیر باغات و سواری حوالی  
دار السلطنت رفتن و فصل برسات را بسیر و سواری  
۳۶ گذرانیدن و بعیش و عشرت اشتغال فرمودن
- ۱۳ - تعریف جشن و توصیف میزبانی سالگره اعلی حضرت خاقان  
یوسف طلعت سکندر حشمت که مستمعان از استماع آن  
بشاشت عهد شباب و شادمانی ایام جوانی دریا بند و کیفیت  
۴۰ شراب روحانی از الفاظ و معانی آن ادراک نمایند
- ۱۴ - ذکر ماتم و تعزیه داشتن شهادت حضرت سید الشهدا علیه



- التحية والتنادر ايام غم انجام عاشورا و بيان رسوم وقانون  
 اين عزای پر رنج و عنا که مخصوص سلسله عليه رفيعه  
 ۴۸ قطب شاهيه است
- ۱۵ - ذکر آئين بندى و سور جشن مولود برگزیده حضرت معبود  
 و شفيع يوم موعود عليه الصلوة من الملك الودود که چند  
 سال متروک بود و در زمان سلطنت اعلى حضرت خاقان  
 ۵۸ يوسف طلعت صورت تجديد پذيرفت
- ۱۶ - بيان قضایای عشرت افزای سال میمنت مآل سوم جلوس  
 همايون اعلى که مطابق هزار و سی و هفت هجریست و  
 ذکر سواری خاقان يوسف جمال بجانب کوه طور و در  
 آن مقام و افر سرور آراستین بزم عشرت و سور  
 ۶۸ ذکر استعفاء کردن قاسم بیگ ترکان از منصب کوتوالی و طلب  
 نمودن منصور خان میر جمله ملا محمد تقی حواله دار بندر  
 میچلی پتن را جهت تفویض نمودن منصب کوتوالی  
 و بعنايت خسروی به حسن بیگ نایب کوتوال این منصب  
 ۷۱ عالی مفوض گردیدن
- ۱۸ - بیان آمدن شیخ محی الدین پیر زاده اُجین از خدمت پادشاه  
 تیموری نژاد شاه خرم بحجابت پایه سریر خاقان يوسف  
 جمال سکندر اقبال  
 ۷۳
- ۱۹ - ذکر سوانح اقبال سال چهارم جلوس خاقان يوسف جمال  
 که مطابق سنه هزار و سی و هشت هجریست از انجمله  
 ۷۵ ملا محمد تقی قائم مقام منصور خان میر جمله گردیدن



- ۲۰ - ذکر عزل نمودن شاه محمد ولد شاه علی عربشاه را از منصب  
پیشوائی و به نواب علامی فهامی شیخ محمد تفویض فرمودن  
و منصب وسیری را بجناب ملا اویس مرحمت نمودن ۷۸
- ۲۱ - ذکر فرستادن خیرات خان سر نوبت را برفاقت محمد قلی بیگ  
ولد قاسم بیگ پرن بخدمت فرمانروای ممالک ایران  
شاه عباس صفوی موسوی ۸۰
- ۲۲ - ذکر قضای متضرقه که در تمام این سال میمنت مآل بخیر  
ظهور پیوسته است ۸۵
- ۲۳ - ذکر قضای سال پنجم جلوس همایون اعلی که مطابق هزار  
وسی و نه هجریست و بنای قصر فلک رفعت و باغ جنت  
صفت که بر فراز قضای آن عمارت واقع شده ۸۷
- ۲۴ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال  
در فصل برشکال این سال فرخی مآل ۸۹
- ۲۵ - از جمله سوانح این سال میمنت مآل آنست ۹۰
- ۲۶ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل ششم جلوس همایون  
که مطابق هزار و چهل هجریست و یوسف شاه المخاطب  
بوفایان را برفاقت شیخ محی الدین برهان پور بخدمت  
عالی حضرت شاه خرم فرستادن ۹۲
- ۲۷ - ذکر آمدن باقر خان صاحب صوبه بنگاله بجناب ولایت  
کسیمکوت و محاربه نمودن سپه سالار و امرای آن  
مملکت با او و بیان بعضی از قضایا که درین ضمن  
وقوع یافته ۹۳



- ۲۸ - ذکر طلب نمودن خاقان سکندر شان خواجہ افضل ترکہ را  
از مرتضی نگر و نامزد نمودن بجانب باقر خان و رفتن  
خواجہ با عظمت تمام بولایت کسیمکوت و برگشتن  
باقر خان و ترک ولایت کسیمکوت نمودن ۹۶
- ۲۹ - ذکر غلا و قحطی کہ در سنہ اربعین و الف ہجری واقع شد  
و از شدت جوع خلق نامعدود تلف گردیدن و خلائق  
شہر بصحرا بجهت نماز استسقاء رفتن ۹۸
- ۳۰ - ذکر طلوع کوكب قر مشال از مطلع آسمان خاقان يوسف  
جمال سکندر اقبال ۱۰۱
- ۳۱ - ذکر وفات مملکت مداری شریف المملک سرخیل شاہی  
و خاقان سکندر شان منصب سرخیل را بمیرزا حمزہ  
استرآبادی تفویض فرمودن و او چند ماہے باین  
امر جلیل سر فراز بودن ۱۰۲
- ۳۲ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل ہفتم جلوس ہمایون کہ  
مطابق ہزار و چہل و یک ہجریست و بیان مجملی از  
احوال نظام شاہ کہ بقدرے نسبتے بآمدن مرہری  
برہمن سپہ سالار عادل شاہ بسرحد قلعہ کولاس دارد  
و شرح بعض قضایاے منسوب بآن ۱۰۵
- ۳۳ - ذکر نامزد نمودن سرداران رفیع الشان را بجهت دفع  
سپہ سالار عادل شاہ و مرہری ارزوے ملائمت برادر  
خود را بہ پایۂ سریر سلطنت فرستادن و منازعہ بمصالحہ  
مبدل شدن ۱۰۹



- ۳۴ - بیان آمدن سیلاب دریا مثال در اول فصل برشکال این سال  
 ۱۱۲ خرمی مال
- ۳۵ - ذکر تفویض نمودن منصب رفیع القدر سرخیلی بمیرزا  
 ۱۱۳ روز بهان صفاهانی بامداد نواب علامی پیشوا الرمانی
- ۳۶ - ذکر آمدن ویتوجی کانتیه مرهته بدرگاه گیتی پناه و پسر  
 ۱۱۴ و برادر زاده اش باعلی مرتبه وزارت سرفراز شدن
- ۳۷ - ذکر تفویض نمودن منصب رفیع حواله داری خاصه خیل  
 بقاسم بیگ که بحواله نصیر المملک بود و دنیاے معین  
 المملکی از آدم خان گرفته به نصیر المملک مرحمت نمودن  
 ووقع فوت خواجه افضل ترکه و دنیاے او را بجانب  
 ۱۱۶ یولچی بیگ حواله فومودن
- ۳۸ - ذکر نامزد نمودن علی حضرت شاهجهان آصف خان را با  
 امرای پنج هزاری بر سر عادل شاه و تسخیر مملکت  
 بیجاپور و بیان فرستادن شاه علی بیگ را به پایه سریر  
 خاقان سکندر شان برفاقت و فاخان مذکور و رفتن  
 حضرت شاه جهان بکوچ متواتر از برهانپور بجانب  
 ۱۱۷ آگره و لاهور
- ۳۹ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال  
 بجانب حیات آباد و در آن خطه دلکشاء بقعه بهشت آسا  
 بساط عیش و نشاط و خوانی میزبانی و سماط بجھت خاص  
 ۱۲۲ و عام عالمیان گستران و ختمه محاسن اشرف نمودن
- ۴۰ - بیان آرام یافتن عساکر ظفر مآثر از تحمل مشقت اسفار



- و آسایش خلائق در خلال رافت و عاطفت خاقان  
سکندر اقتدار و ذکر شمع از سخنان گوهر نثار سلطان  
یوسف عذار  
۱۲۸
- ۴۱ - ذکر قضاے میمنت و بجهت اقتضای سال هشتم جلوس  
ہمایون اعلیٰ کہ مطابق اثنے و اربعین و الف ہجریست  
و تفویض نمودن منصب رفیع سرخیلی بجناب میر  
فصیح الدین محمد تفرشی  
۱۳۰
- ۴۲ - ذکر خواستگاری نمودن علی حضرت عادل شاہ صبیہ محترمہ  
خاقان جنت بارگاہ سلطان محمد قطب شاہ را نور مرقدہ  
و بیان ارسال پالکی زر نگار جواہر نثار ماہ آسمان  
عصمت و اختر شب تاب برج عفت بجناب بیجاپور  
و آراستن بزم عشرت و آئین محافل سور پر سرور  
۱۳۳
- ۴۳ - بعضے از قضایای متفرقہ این سنہ مذکورہ و بیان تغیر  
و تبدل بعضے از مناصب کہ درین سال وقوع پذیرفتہ  
۱۴۴
- ۴۴ - ذکر قضایای عشرت و خرمی افزای سال میمنت مآل نہم  
جلوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق سنہ ثلث و اربعین و الف  
ہجریست  
۱۴۶
- ۴۵ - بیان تفویض نمودن منصب رفیع میر جملگی بنواب علامی  
فہامی شیخ محمد و مرحمت نمودن منصب سرخیلی بجناب  
شیخ محمد طاہر و روز شرف آفتاب  
۱۴۸
- ۴۶ - ذکر قضایای سال میمنت و خرمی مآل دہم جلوس سعادت  
مانوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق سنہ اربع و اربعین و الف  
ہجریست  
۱۵۲



- ۴۷ - ذکر گرفتن مهابت خان قلعه دولت آباد را و فتح خان و پسر  
نظام شاه را بقول از قلعه بیرون آوردن و مهابت خان  
سفر آخرت نمودن ۱۵۳
- ۴۸ - ذکر آمدن ایلچی پادشاه ممالک ایران شاه صفی بهادر خان  
باتفاق خیرات خان حاجب این دولت خانه گیتی نشانه  
و بشرف ملاقات مشرف شدن ۱۵۶
- ۴۹ - دیگر سوانح اقبال سال میمنت مآل یازدهم جلوس همایون  
اعلی که موافق سنه هزار و چهل و پنج هجریست ۱۵۸
- ۵۰ - ذکر تفویض نمودن منصب جلیل القدر پیشوائی دفعه دیگر  
بنواب علامی فهایم شیخ محمد و بیان مرحمت نمودن  
منصب سرخیلی به سید عبد الله خان مازندرانی ۱۶۴
- ۵۱ - ذکر آمدن عالی حضرت شاه جهان بجانب دولت آباد و فرستادن  
حاجب بخدمت قطب فلك جاه و جلال و بیان سوانح  
دیگر که درین ایام و وقوع یافته ۱۶۸
- ۵۲ - ذکر قضای دولت و اقبال سال میمنت مآل دوازدهم جلوس  
سعادت مانوس همایون که مطابق سنه ست و اربعین  
و الف هجریست ۱۷۵
- ۵۳ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان یوسف جمال و چراغان  
موذن دورحوض دریای مثال ۱۸۰
- ۵۴ - ذکر سواری خاقان سکندر شیم تابه محل دیلیرم و سیر  
سواحل رود خانه کشنا و گشت آن مقامات خرم شیه بارم ۱۸۳
- ۵۵ - ذکر قضایای متفرقه که تا آخر این سال بحین ظهور رسیده ۱۸۷



- ۵۶ - ذکر سوانح سال میمنت اثر سیزدهم جلوس سعادت و خرمی  
ثمر اعلی حضرت خاقان سکندر حشر که مطابق سنه سبع  
و اربعین و الف هجریست از انجمله تفویض نمودن  
منصب جلیل القدر سر خلی بمر محمد سعید اردستانی ۱۹۰
- ۵۷ - ذکر آمدن اعظم الوزرا یولچی بیگ از ولایت مرتضی نگر ۱۹۲
- ۵۸ - ذکر بعضی از وقایع متفرقه ۱۹۳
- ۵۹ - ذکر فرستادن اعلی حضرت شاهجهان میر حفظ الله را بحجابت  
بخدمت خاقان سکندر شان ۱۹۷
- ۶۰ - ذکر شمه از خصایل حمیده و افعال پسندیده خاقان یوسف  
جمال سکندر اقبال و بیان شفقت و محبتی که آن شهر  
یار نسبت به برادران اعزاز چند بظهور میر ساند ۱۹۸
- ۶۱ - ذکر شمه از احسان و اکرام خاقان سکندر احتشام نسبت  
بسایر خواص و عوام طبقات انام و بذل جهد و رعایت  
صله رحم و شفقت بحال اقوام و اقربائے نیکو فرجام ۳۰۲
- ۶۲ - ذکر بعضی از فضلاء و اعیان دار السلطنه که در سنه مذکوره  
بعالم بقاروان گریده اند ۲۱۰
- ۶۳ - ذکر قضایای میمنت مآل سال چهاردهم جلوس سعادت  
مانوس خاقان سکندر شان که موافق سنه ثمان و اربعین  
و الف هجریست ۲۱۵
- ۶۴ - ذکر آمدن حاجب شاهزاده اعظم ارننگ زیب بدار السلطنه ۲۲۰
- ۶۵ - ذکر نامزد نمودن یولچی بیگ بقلعه کولاس ۲۲۰
- ۶۶ - ذکر مغضوب شدن ملا اوپس منشی ۲۲۱



- ۶۷ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال و بیان مراجعت نمودن حجاب این دولت خانه از خدمت شاهزاده اورنگ زیب شاه زاده هندستان شاه جهان ۲۲۲
- ۶۸ - از سوانح این سال است ۲۲۳
- ۶۹ - از جمله وقایع این سال است ( ایضا ) ۲۲۴
- ۷۰ - ذکر قضای سال میمنت مآل یازدهم جلوس که مطابق سنه تسع و اربعین و الف هجریست ۲۲۵
- ۷۱ - ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سال ۲۲۷
- ۷۲ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر شان بطرف مشرق زمین تا کفار بحر عمان ۲۲۹
- ۷۳ - ذکر تعیین نمودن بعضی از امرا و معتمدان را در دار السلطنة و بیان ترکی که در حال نزول و ارتحال مقرر شده و رفتن بحیات آباد جنت نهاد ۲۳۳
- ۷۴ - ذکر کوچ نمودن از حیات آباد و طی منازل کردن تا کنار بحر عمان و بندر میچلی پتن و از آن مکان مراجعت نمودن بدار السلطنة ۲۳۸
- ۷۵ - بیان رسوخ پادشاه سکندر جاه در امور دینداری و ذکر شمه از حسن اطوار شهر یاری ۲۵۷
- ۷۶ - ذکر بعضی از سوانح ۲۵۹
- ۷۷ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل شانزدهم جلوس فرخنده فال اعلیٰ حضرت خاقان سکندر فعال که مطابق سنه خمسین و الف هجریست ۲۶۰



- ۷۸ - ذکر اعمال ملا اویس عاقبت ناهمود و سزا یافتن آن مردود ۲۶۱
- ۷۹ - ذکر چراغان نمودن در حوض دریا مثال دار السلطنة ۲۸۱
- ورخصت دادن حاجب ایران و فرستادن بحجابت لقمان  
الزمانی حکیم المملک را بخدمت بادشاه ایران ۲۶۸
- ۸۰ - صفت چراغان آتشبازی که باهتتام بندگان اشرف در شب  
برات سر انجام یافته و ذکر بعضی از عمارات دولتیخانه  
عالیه مبارکه بالمیامن و السرور ۲۷۳
- ۸۱ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان سکندر صفات به بعضی  
از قلاع و ولایات ۲۸۲
- ۸۲ - سانحه دیگر اینست که ۲۸۷
- ۸۳ - ذکر قضایای سال میمنت مآل هفدهم جلوس و سعادت  
مانوس خاقان سکندر شان که مطابق سنه احدی و خمسين  
و الف هجریست ۲۸۹
- ۸۴ - ذکر سوانح سال خرمی مآل هجدهم جلوس خاقان سکندر  
اقبال که مطابق سنه اثنی و خمسين و الف هجریست و بیان  
فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات که درین سال به یمن  
اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شده ۲۹۵
- ۸۵ - ذکر نامزد نمودن امرای عظیم الشان و عساکر ظفر نشان  
از حضور پرنور بجانب ملک کر ناک ۳۰۰
- ۸۶ - بیان دافل شدن عساکر اقبال بملک کر ناک ۳۰۱
- ۸۷ - ذکر غزوات و فتوحات که عساکر اسلام را از میامن اقبال  
خاقان سکندر صفات بعد از فصل برشکال در ممالک  
کر ناک روی داد ۳۰۶



- ۳۱۱ - ۸۸ - ذکر وقایع متنوعه و سوانح متفرقه این سنه
- ۳۱۳ - ۸۹ - از جمله سوانح این سنه اینست
- ۹۰ - ذکر سوانح سال نصرت مآل نوزدهم جلوس همایون اعلی که
- ۳۱۴ موافق ثلاث و خمسين و الف هجریست
- ۴۱۷ - ۹۱ - ذکر سوانح متفرقه این سنه
- ۹۲ - ایضا
- ۹۳ - از وقایع آن که
- ۳۱۹ - ۹۴ - فهرست سلاطین قطب شاهیه
- ۹۵ - فهرست تصاویر
- ۱ - علامه سید علی اصغر بلاگرامی مرتب حدیقه
- ۲ - ملا نظام الدین احمد مولف حدیقه
- ۳ - سلطان قلی قطب شاه اول
- ۴ - سلطان ابراهیم قلی قطب شاه
- ۵ - سلطان محمد قلی قطب شاه
- ۶ - سلطان محمد قطب شاه
- ۷ - سلطان عبد الله قطب شاه
- ۸ - میر محمد مومن استرآبادی
- ۹ - عاشور خانه پاد شاهی
- ۱۰ - مرزا محمد امین میر جمله
- ۱۱ - علامه شیخ محمد ابن خاتون
- ۱۲ - خیرات خان
- ۱۳ - قلعه گولکنده
- ۱۴ - ملا غواصی
- ۲۷۳ - ۱۵ - چار منیار
- بعد پیش لفظ
- قبل مقدمه الکتاب
- مقابل صفحه ۴
- ۸ »
- ۱۶ »
- ۲۰ »
- ۲۸ »
- ۳۳ »
- ۴۸ »
- ۷۴ »
- ۷۹ »
- ۸۰ »
- ۱۱۹ »
- ۱۳۰ »
- ۲۷۳ »





## مقدمه

علم تاریخ يك آئینهٔ عالم آرائی است که دیدهٔ بصیرت و تدبیر به تجول در صحایف او چنان وقایع و حوادث ماضی را مشاهده و معاینه می‌کند که گویا دیدهٔ بصیرت از حس بصر اقوی و اجلی می‌باشد و آن آئینهٔ عالم آراء چنان وقایع پیشین را در جلو ناظرین بجلوه می‌آرد که گویا بحواس خمسہ بلکه عشرہ محسوس و بدیهی الادراک می‌شود .

فن تاریخ آئینهٔ صورت نماے گذشتگان است و در هر زمان در میان بنی نوع انسان فتنے گرامی و معزز بوده و دانشمندان هر قوم آن علم را بسیار محترم می‌شمردند و الحق سزاوار هر احترام نیز هست زیرا که هیچ طبیعتی را گمان نداریم که از شنیدن وقایع زمان پیش و از استماع و ادراک وضع و زندگانی و اخلاق و آداب گذشتگان ملال آرد بلکه بالعکس از استماع حادثات کدورت انگیز ملال می‌گیرد بحدی که گویا خود را در آن وقت حاضری بیند و در آن مسرت کدورت سهیم و شریک می‌باشد و افسوس است که علم شریف که دارای مقام بلند مخصوصه بوده بدست پاره نا اهلان منفعت جوے افتاده آنرا نیز آلت اغراض و اسباب پیش رفت مقاصد خود قرار دادند و رعایت مقام بلند آن را نکردند تا انیکه رفته رفته پیایهٔ شاعری رسیده و شرف مخصوص آن تاییک درجهٔ زایل شد و لے بسبب آن شرافت نامتناهی نام آن علم گرامی هنوز باقی است - غرض از بسط این مقالات انتقاد نیست بلکه مقصود این بود که سخنة چند در شرافت این علم مقدس گفته شود تا بمدارج



عبرت و بصیرت مطالعه کنندگان بیفزاید چون هر علم موضوعی دارد  
لهذا مختصری بعنوان مقدمه در موضوع در اینجا گفته می شود .

تاریخ وقایع و سوانح گذشته را که در زمانهای پیشین  
در میان اقوام و ملل روی زمین اتفاق افتاده ثبت و ضبط نموده به  
آیندگان رسانیده مکشوف میدارد و از اخلاق و عادات گذشتگان  
آیندگان را آگاه و مطلع میازد تا اینکه محاسن اخلاق پیشینان را  
سرمشق گیریم و از زمام اطوار آنان عبرت و دوری جوئیم و کوشش  
نمائیم که از خودمان آثار پسندیده باخلاف و اگذاریم چه تاریخ سرگذشت  
اسلاف را باخلاف نقل میکند و تامل در تاریخ و سیر از روی وقت  
صیقل آئینه ضمیر است که صفای آن در مراتب هوش و ادراک شخص  
می افزاید و عبرت و تجربت آن از دیاد میگرد و بسبب آن در میان اقران  
محترم می گردد و منبع تاریخ بهترین منابعی است برای اخذ اطلاعات  
و تحصیل معلومات اگرچه آثار می که از این منبع بدست می افتد باز بکلی  
از حشو و مبالغه حتی دروغ خالی نیست و باوجود این منافع جلیله آن  
را انکار نمی توان کرد - آنچه گزشت تکلم در فن تاریخ بود الحال کلام  
چند در وظیفه مورخ یعنی نگارنده تاریخ نیز بنگارش میرود .

شخص تاریخ نگار برای توشیق نمودن اطلاعات خود که زبان  
اعتراض نکته چینان از آثار او کوتاه گردد باید در تدقیق مطالب  
و غور رسی در منابع خیلی دقت و زحمت بکار برد در تفریق بین سقیم  
و صحیح روایات موشگافی کند تا اینکه مجموعه خود را بحلیه اعتبار و وثوق  
جلوه ناظرین نماید و از سهام اعتراضات رهائی یابد - تکلیف هر شخص



مورخ آنست که کمال غور رسی و دقت در تتبع روایتهای کند و سخن از روی اطلاعات صحیحه گوید و در تاریخ نگاری غرض شخصی و خصوصیت نفسی و کورنش و زمانه سازی را کنار گذارد و قلم خود را پاک نگاه دارد یعنی مرده بیگانه را بدوزخ نفرستد و بهشت را مخصوص مرده گان دوستان خود قرار ندهد و غالب را مغلوب و مغلوب را غالب یاد نکند تعصب در هر مورد از هر شخص خوب نیست خاصةً از شخص مورخ در مورد تاریخ که باید آنوقت تعصب را کنار گذارده مطلب را علی حسب الحقیقة نگارد تا اینکه تکلیف جلیلی که در ذمه و عهده دارد بدرستی و صداقت ادا کرده باشد :-

بعضی از علوم متداوله را نیز رابطه کلی بعلم تاریخ است که دانستن آنها در اطلاعات مورخ می افزاید و از انجمله علم جغرافی است و همچنین است علم انسان و انساب البشر و نیز علم تقویم که زمان و حساب را بنمایا دو نشان میدهد خیلی معاونت و یاری با علم شریف تاریخ دارد مثلاً بواسطه علم تقویم یکس از وقایع مهمه تاریخی را اساس قرارداده سایر وقایع را بدان اضافه میکنند مثلاً میگویند چندین سال بعد از هبوط حضرت آدم یا اینکه قبل از میلاد و این وقایع را که اساس اتخاذ نموده اند راس تاریخ نام داده اند - امروز هر ملت نسبت بخود رأس تاریخی دارد مثلاً یهود خلقت عالم را برای خود شان رأس تاریخ قرار داده اند و عیسویان میلاد حضرت مسیح را و اسلامیان هجرت حضرت رسالتآب صلعم را رأس تاریخ خود شان معین نموده اند .

اما علم تاریخ از چگونگی آفرینش این ساحت عنبراء چیزه بر ما معلوم نمی تواند بکند یعنی علم تاریخ را بدان احاطه نیست ولی



بر حسب دیانت پاک اسلام بطوریکه قرآن کریم بدان ناطق است بیک امر جلیل خداوندی رنگ هستی گرفته مسکن آدمیان شده است اما تاریخ خلقت درست معلوم نیست که کسی روئے داده و لهذا تاریخ موسویان در این باب قرین اعتبار نتواند بود چه امروز خیلے دلائل واضحہ در میان است که باندک تاملے در آنها معلوم میشود که این دنیا و خلقت بسے کهنه و قدیمتر از آنست که آنها حساب گرفته اند و در اینکه دنیا خیلے کهنه است و ادراک ما را بدان احاطه نیست حرفے نمی رود ولے دور نیست که آفرینش آدمیان مدتھائے مدید بعد از آن باشد چنانچه آیتہ شریفه "إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً" دلالت بر این دارد و ظاهر است از این آیه که وجود زمین اسبق است از وجود بشر و چون اراده الهیه جلالت عظمتہ تعلق بايجاد خلیفہ روئے زمین گرفت آدم ابو البشر را بعنوان خلیفہ خلق نمود و حوا را نیز بسبب موافقت آنحضرت بیا فرید و هر دو را در بهشت جاعطا فرمود تا آنکه بسبب ترك اولے فرمان هبوط بارض از مصدر ربوبیت صادر شد و بزمین فرود آمدند و در روئے زمین ذریت آن حضرت متکثر شد چنانکه میگویند در حیوة خود حضرت آدم مقدار دُرّیش بچهل هزار رسید و این خاکدان از آنوقت مسکن آدمیان گردید .

من ملک بودم و فردوس برین جایم بود

آدم آورد در این دیر خراب آبادم

تا اینکه قایل بسبب هم چشمی و حسادت هایل را که اعز اولاد آن حضرت بود شهید نمود و اولین خونے که در میان اولاد آدم بناحق ریخته شد خون آن پیغمبر زاده است و حضرت آدم در آن سوگواری



مرثیه بیان فرموده تاثرات قلبیه خود را در فقدان آن فرزند دلبند چنین اظهار نمود .

فوا آسفی علی هایل ابی قتیلاً قد تضمت منه الضریح

من هرچه از توصیف علم تاریخ بنویسم و هرچه در این مقام سخن پردازی نمایم باز هم شمه از این خلدبرین و قطره از این بحر مّواج بیان نکرده ام چون غرض مهمی در اطناب در این موضوع نمی بینم و لهذا میخواهم این کلمه بذکر يك نکته دیگر ختم نمایم .

بدیهی است که عالم کون و فساد بحسب المشاهدة و الوجدان متغیر و متجدد می باشد یعنی چیزی از موجودات کونیّه علی حالة واحدة و طریقه مستمرّ باقی نبوده و نخواهد بود و هر موجودی و آدمی و هر بقای را فناست و لکن علم تاریخ در این مقام خدمت بزرگی که شکر آن نتوان کرد بعالم بشر رسانیده و آن چنین است که متکفل بیک نوع از بقاء و دوام شده است که اگر اعیان حوادث منصرم<sup>۱</sup> و نابود شود نام و نشان آنها در صفحات با سعادت علم تاریخ مؤید و مشید میماند و چنان میماند که گویا اصل اعیان و حوادث مانده و عند المطالعه چنان بنظر آید که گویا بعد از عدم موجود و بعد از انصرام متجدد می شود پس بکمال وضوح میتوانم که علم تاریخ را چنان معرفی نمایم .

علم تاریخ آئینه عالم آراء است و متکفل حفاظت اعیان حوادث از انعدام و فنا است پس حوادث قرون ماضیه و عصور خالیه و اقوام و امم بائده<sup>۲</sup> و ممالك سابقه و سلاطین گذشته و حالات لیل و نهار و تراجم مشاهیر اقطار و امصار و سیرت تاجداران نامدار و امرا

(۱) یعنی انتها ۱۲ (۲) گذشته



و الاتبار و علمائے ابرار و مولفین اخبار و وقایع عجیبه و حوادث غریبه که متعلق بزمان ماضی باشند همه در بطن تاریخ حتی الآن موجود و حاضر عند الناظر می باشد و کفی بهذا نغراً للتاریخ - اول ملت قدیمه که ذوق ضبط تاریخ یافته تاریخ خود و ملل متمدنه معاصر خود را ضبط نموده یونان است الحال بتوصیف کتاب مستطاب پردازیم .

این کتاب که الآن تقدیم و تعریف بخدمت ناظرین محترمین می شود نامش حديقة السلاطين قطب شاهي شیرازی است و مولف او یکی از اجلّہ علماء و ادباء عصر سلطان عبداللہ قطبشاه می باشد و نام مولف میرزا نظام الدین احمد صاعدی شیرازی است - هر کتابی را که میخواهیم بشناسیم اول باید که چهار نقطه را محل نظر گذاریم و بسبب شناختن این چهار نقطه اساسی معرفت کامل بخود آن کتاب و اهمیت خواهد شد و آن چهار نقطه از این قرار است اول موضوع کتاب دوم مولف سوم عصر تالیف کتاب چهارم طرز تالیف کتاب پس الحال در هر یک از این چهار بمناسبت مقام تکلم مینمایم - از جمله خانواده سلطنت شعار که متصل يك قرن و نیم در مملکت دکن هندستان بالوراثه ابا عن جد از سال (۹۲۴هـ) تا (۱۰۹۸هـ) سلطنت کردند عایله جلیل قطب شاهیه است که آثار خالده آن ملوک اماجد بر صفحات دهر تا کنون باقیست و این کتاب مستطاب داراے ترجمه و شرح سوانح بادشاه هفتم این سلسله ذکیه سلطان عبداللہ قطب شاه (المتوفی سنه ۱۰۸۳هـ) می باشد از سال تولد آن شهریار (۱۰۲۳هـ) تا سال نوزدهم جلوس (۱۰۵۳هـ) و موضوع این کتاب علم تاریخ است البته هر چه فضیلت و لیاقت مؤلف زیاد تر باشد تالیف او مفید تر و داراے مطالب عالیہ و افکار ثاقبه خواهد بود مؤلف



این کتاب یکے از ادبای ایران زمین است که از وطن خود بطرف دکن هجرت نموده از کثرت لیاقت و استعداد مقرب بارگاه خلایق پناه قطب شاهی گردید و شاهد بر فضیلت او این مقدار بس است که عضو حوزه علمیه نواب علامه الزمان الشیخ محمد بن خاتون العاملی قدس سره الشریف هم بوده که پیشواے کل مملکت دکن در عهد سلطان عبد الله قطب شاه بدست تصرف و اقتدار آن عالم نامدار بوده چنانچه از مطاوی این کتاب مستفاد می شود که مؤلف ادیب از علامه معزی علیه هم بسے استفاده کرده از اثر تربیت او موفق بچنین تالیف مفیدے شده است پس مؤلف یکے از ادبای کاملین قرن یازدهم هجری می باشد و نام شریفش میرزا نظام الدین احمد بن عبد الله الصاعدی الشیرازی است .

میمز است قرن یازدهم از سایر قرون این است که انتشار علوم و ادب و تالیف و تصنیف در ممالک اسلامیة بحد کمال و اوج رسیده بود و علمای محققین و ادبای معتبرین که هر یکے از اساطین دهر اند در اطراف ممالک اسلامی خواه هندستان خواه ممالک ایران و عرب و ترک منتشر و مبثوث بودند و همه آنها نزد سلاطین و رعایا بدیده اعتبار منظور و بکمال احترام و اعزاز مجبور بودند و این تالیف منیف تولید شده این عصر ساطع و این قرن لامع می باشد و البته کتابے که در بهترین قرن تالیف می شود بهترین کتب خواهد بود .

کیفیت و طریقه تالیف و تصنیف محتاج به يك سلیقه کاملے نمی باشد که نزد هر کسی موجود نیست و مفهوم سلیقه غیر از مفهوم علم و فضل می باشد چه ممکن است که علم باشد اما سلیقه نباشد و هم چنین



بالعکس و اگر عالمی و فاضلی منحه سلیقه را نداشته باشد هر چه در تالیفات خود تحقیق و تدقیق نماید باز هم موارد نقص و خلل در کیفیت تالیف هویدایمی باشد پس مقتدر بر تالیف منیف آن شخص می باشد که جامع بین العلم و السلیقه باشد که علم در موضوع تالیف بکار اندازد و سلیقه کامله خود را در کیفیت تالیف مبذول نماید آنگاه آن تالیف بعد از آمدن در حیز وجود جامع بین صورت و معنی و حاوی هریک از ماده و هیولی می باشد و مانند حور عینی است که خود را باعلی ترین تجملات آراسته و پیراسته جلوه ناظرین میدهد که بلا اختیار نعره تبارک الله احسن الخالقین تا بافق اعلی بلند می شود - پس آنچه معلوم شد مولف این کتاب مستطاب دارای آن منحه لطیفه بوده و در کیفیت تالیف و بیان سلیقه معتبره خود را بخرج داده و به نظم و نسق عالی او را مرتب و مزین نموده که هر مطالعه کننده از تجول و سیر در باغ و بوستان این کتاب سیر نمی شود و به طبیعت و لو هر چه نازک باشد ملال و کلاله نمیرسد بمجرد شروع کردن در مطالعه شوق این کتاب در دل مطالع شعله ور می گردد .

مولفاتی که در موضوع تاریخ سلاطین قطب شاهیه تالیف شد بسیار است و غالب آنها هنوز خطی و در کتابخانهها مصون است و بعضی از مواد اصلیه آنها از قرار ذیل است .

اول تاریخ منظوم هیرالعل المشخلص بخوشدل که منشی حیدر قلی پسر سلطان قلی قطب الملک اول بود احوال قطب شاهیه را بنظم در آورده و منظومه او مشتمل بر چهار مقاله است - مقاله اول در نسب نامه سلاطین قطب شاهیه - مقاله دوم در فتوحات سلطان قلی قطب شاه - مقاله سوم مشتمل بر احوال سلطان ابراهیم قطب شاه است - مقاله چهارم احوال



جلوس سلطان محمد قلی قطب شاه را دارا است و نسخه تاریخ منظوم خوشدل در کتابخانه ایشیاتک سوسایتی بنگاله موجود است .

دوم تاریخ فرشته تالیف حکیم محمد قاسم فرشته بن غلام علی هندو شاه استرآبادی که در این کتاب از زمان قدیم تا سنه ۱۰۱۵ هـ واقعات هند مذکور است و در مقاله سوم روضه چهارم شمه از احوال سلاطین قطب شاهیه مذکور شده است .

سوم تاریخ سلطان محمد قطب شاه که در سنه ۱۰۲۵ هـ حسب فرمایش آن شاه معظم مرتب شد و از دیباچه اش چنین مستفاد می شود که مصنف این تاریخ از امر سلطانی بایجاز و اختصار تاریخ آبا و اجداد عالیمقدار که سابقا یکے از چاکران این درگاه در ضبط احوال ایشان نوشته بود و در بعضی جاها تطویل داشت که آنرا بتاریخ چندان نسبتی نبود مامور گشت و این تاریخ بریک مقدمه و چهار مقاله مشتمل است - مقدمه در ذکر نسب سلاطین قطب شاهیه - مقاله اول در ذکر سلطان قلی قطب شاه مقاله دوم در ذکر جمشید قلی و پسرش سبجان قلی مقاله سوم در ذکر سلطان ابراهیم قطب شاه مقاله چهارم در ذکر سلطان محمد قلی قطب شاه - خاتمه احوال تخت نشینی سلطان محمد قطب شاه از سنه ۱۰۲۰ هـ تا سنه ششم جلوس در این خاتمه ثبت است .

چهارم مآثر قطب شاهی تالیف محمد بن عبد الله النیشابوری که بعنوان تکمیل تاریخ سلطان محمد قطب شاه شده و در این کتاب وقایع تا زمان وفات سلطان مذکور مندرج است و علاوه بر این ذکر سلاطین معاصرین ایران را بوضاحت دارد سنه تا ۱۰۳۸ هـ یعنی تا آخر زمان شاه عباس صفوی ثانی .



پنجم حدیقه السلاطین قطب شاهی که اسم مامی این کتاب مبحث ما است و مولفش میرزا نظام الدین احمد صاعدی شیرازی است و از تولد سلطان عبدالله قطب شاه تا سال نوزدهم جلوس ۱۰۵۳ هیک حصه مهم خوب تاریخ مملکت چهل و یکساله او است .

این عده از تالیف و تصانیف است که در ذکر عاظر سلاطین قطب شاهیه نوشته شده است اگر یک نظر با معرفتی براین مولفات و این کتاب موصوف بیندازیم خواهیم بوضاحت تمام امتیاز این کتاب را بر آن مولفات فهمید زیرا که حدیقه السلاطین مذکور چنانچه گذشت حاوی محاسن صوری و معنوی و میزات مادی و جوهری می باشد و وقایع او شیرین و بیان او شیرین تر و در مقام بیان سوانح و گزارشات چنان فصاحت و بلاغت نظم و نثر را بخرج داده که مرغ روح هر ادیبی و صاحب ذوقی عند المطالعه چنان مست باد و بیان و معانی او می گردد که در قفس بدن بلا اختیار چون را مشگران سیمین اندام برقص در می آید .

البته طبیعت بشری و ذوق انسانی از استمرار بر یک چیز واحد خسته می شود و تنگ می آید و همیشه طبیعت شوق تجدید و تحول را دارد اگر در خانه نشیند شوق بوستان را دارد و اگر در بوستان در آید میل سبزه و آب جاری و رود خانه نماید و اگر در لب رود خانه قدم زند و از نسیم علیل و شمال و بے مثال شام خود را تازه و روح را زنده گرداند همانا صید و سواری نماید و بگر دیدن کوه و درها در پی بچه آهوی طبیعت خدرا مصروف و مشغول سازد و زمانه نگذرد که باز خواهش چیز جدیدی در ضمیر او منقذ و با و متوجه و از عمل خود



باز ماند و این فطریات بشر و جبلیات نوع انسان است و لهذا حکماء گفته اند لیکل جدید لذة<sup>قوة</sup> از برائے نو بے لذتے است - و هم چنین روح نسبتاً بامورات روحی و معنوی مانند مشغول شدن بمطالعه کردن یا چیز نوشتن و امثال آن زیرا که استمرار بر یک نوع مخصوصی از معلومات روح را خسته و شکسته می نماید و شوق را زایل میگرداند پس انسان مجبور است از برائے حفظ نشاط نفس و روح که موضوع را بدیگرے مبدل و معین نماید مثلاً اگر همیشه انسان در کتب معقول مطالعه کند لا جرم روح پژمرده و استدعای تنقل بموضوع دیگرے می نماید پس از برائے تفریح روح ناچار باید از معقول به منقول و اثر بنظم و از این باب بآن باب و از این فصل بآن فصل منتقل و متجول شد و هر آئینه کتابے را مطالعه نمائیم که مشتمل بر یک مطلب و یک اسلوب از اول تا آخر باشد البته می بینیم که در طبیعت رخنه و ذر روح از جارے پیدا می شود و رغبت و شوق از این کتاب بکتاب دیگرے و ازین مطلب بمطلب اخری خواهد شد .

از جمله کمیزات غالبه کتاب حديقة السلاطين این است که روح و طبیعت مطالعه کننده در فصول و ابواب او خسته و رفته نمی شود زیرا که مؤلف فاضل به بهترین نمطے این کتاب را تالیف نموده که در هر فصل مطلب جدیدے و در هر بابے خبر تازه موجود و مسطور است - گاهے از ذکر سلاطين نامدار بذکر علمائے اخیار منتقل و گاهے از ذکر رزم و رزم آوران و دلاوران صاحب ننگ و نام و جنگگاهے خونریز ملل و اقوام بذکر بزم و بزم آرائیان محافل انس و نشاط و آنچه در این ضمن موجود است از حوریان سیمین اندازم و مهوشان پری نژاد انسی نام و ولدان مخلصین و مغنّین و مطربین منتقل و گاهے از ذکر عمارات شاهي



و قصرهای سلطنتی و بوستانهای دولتی بذکر سیر و شکار و تجول اقطار و امصار پادشاه عالیمقدار منتقل و گاه از ذکر امرای دولت و بزرگان ملت و ترجمه احوالشان بذکر سفرای دول معاصرین و قناصر سلاطین منتقل و گاه از ذکر مراسم و مواکب اعیاد ملی و سلطنتی و دینی بذکر محافل و مجالس سوگواری قومی و مذهبی منتقل و گاه از ذکر قلاع و حصون منیعہ مملکت بذکر لاله زارهای صحرا و چمن و تالابهای خوش منظر و خوشنما منتقل و گاه از تشر بنظم و گاه از جد بهزل و گاه از مدح و ثنائے خوبان بترسانیدن و آگاهی دادن از مکر بدان منتقل و همه اینها با عبارات بلیغہ موزون و الفاظ فصیحہ شیرین و جمل کلامیہ عالیہ کہ بزبور سجع و قافیہ محلی و مطرز است - و باید دانست کہ عبارات مسجع و مقفے کار هر کس نیست چه بسامی شود کہ در سجع و قافیہ تکلف بهم میرسد بحدے کہ طبع از شنیدن آن منزجر و منفعل میگردد و یک فاضل مبرز باید کہ کلام خود را با کمال لذت بگوش نکتہ چینان عالم بوساند و الحمد لله کہ این تالیف منیف دارای این منحنہ عالیہ میباشد کہ کلمات مسجع و مقضای آن دارای یک دنیا حلاوت و طلاوت می باشد کہ توصیف آن نتوان کرد - حلوای تلتانی تا نخوری ندانی - تا انسان بنفس خود بمطالعہ این کتاب مشغول نشود نخواهد لذت بیانات شیرین این کتاب را فهمید - و من ذاق عرف .

پس میراث این کتاب را کماحقہ نمی توان بیان نمود مگر آنکہ دارای قلم بلیغے مانند قلم مؤلف این کتاب باشم چه این کتاب را بزبان خودش باید تمجید و توصیف نمود پس شایقین ناظرین بعد از مطالعه میزات کتاب را بحسب الصورة والمعنی خواهند فهمید .



موافق اطلاع من از این کتاب چار نسخه خطی دیگر هم هست<sup>۱</sup> در متحف بریطانیائی لندن<sup>۲</sup> در کتابخانه اندیا آفس لندن<sup>۳</sup> در مخزن میکنزی مجتمعه ولسن لندن<sup>۴</sup> در اداره آثار قدیمه حیدر آباد دکن - نسخه اے که به طبع می رسد در تصحیح و تنقیح او جهد وافر بعمل آمده و موارد تصحیح را با اکثر نسخ مذکوره مقابله نمودم و بعد از فارغ شدن از تصحیح آن اقدام بر طبع آن کردم حالا نسخه<sup>۵</sup> که در دست ما هست خود بسیار مصحح و معتبر است و بحسب اعتبار صحت بر نسخه هائے دیگر مقدم و مبرز است - موارد مشکوکه الصحتہ کہ در نسخه اصل بنظر در آمد در متن کتاب تصحیح نمودم و در مواردی که تصحیح مهم بود علامت گذاشته در پا ورقی داده شده هنگامیکہ دوست عزیزم نواب عنایت جنگ بهادر به اروپا مسافرت می کردند این نسخه را با نشان داده خواہش کردم کہ با بعض نسخ لندن مقابله فرمایند حسن اتفاق آنکہ نسخ آنجا با این نسخه خیلی کم اختلافات داشته - ما وراے تصحیح و تحشی برائے زینت کتاب عدہ از تصاویر مهمہ از متحف بریطانیائی و غیرہ برداشته بمناسبت موقع و مورد درین کتاب نهادم و برائے استفادہ مطالعہ کنندگان فهرست سلاطین قطب شاهیہ و اشاریہ را در آخر کتاب اضافه نمودم .

سابقا در سنہ ۱۳۵۰ھ حصہ اول حديقة را اعجالتا چاپ و نشر کرده بودم حالا از سعی موفور آقاے حسین ضابطہ (مالک مدینہ هوتل حیدرآباد) خلف مرحوم آقاے حسن ہاشم (خیر آباد یزد ایران) و تحت سرپرستی ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد دکن ہر دو حصص کتاب را یکجا کردہ کاملاً بعد نظر ثانی بزور طبع آراستہ منتشر و شایع می گردانم . واللہ ولی التوفیق .

فرحت کدہ - اعظم جاہی سرک حیدرآباد (ہند) سید علی اصغر بن سید حسن  
سلاخ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۹ھ الحسینی الواسطی البلگرامی









حکیم نظام الدین احمد  
مولف حد یقتم السلاطین







# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مقدمة الكتاب

شکر و سپاس و ستایش بی قیاس حضرت پادشاه علی الاطلاق و آفرید  
گار انفس و آفاق را جلالت عظمت و آلاء و نعمت عطیات و نعمائے که خواقین ذوالقدر  
عظیم الشان و سلاطین رفیع المکان نافذ فرمان (۱) را به محض قدرت کامله و رحمت  
شامله مظهر آثار قهر و جلال و مصدر حسن اخلاق و خصال و مرآت جمال با کمال  
خود گردانید و بخلعت خلافت و تشریف نیابت قامت با استقامت قابلیت ایشان را  
آراسته بر اورنگ سلطنت و شهر یاری و تخت خلافت و جهانداری متمکن ساخته  
افراد اصناف عالمیان را مطیع و منقاد اوامر و نواهی ایشان نمود و بمیان معدلت  
و نصف و مآثر سیاست و مهابت ایشان امور جمهور طبقات بنی آدم و مهام کل اهل  
عالم را ساخته و بسامان (۲) و بمحصول مطالب و مآرب فرق امم را مسرور و شادان  
گردانید و بخطاب مستطاب : « انا جعلناک خلیفة فی الارض » وجود فایض الجود  
ایشان را مخاطب فرمود و ساحت وسیع الطول و العرض ارض را محل حکومت  
و مقر خلافت ساخت و بالقب رفعت انتساب ظل الله فی الارضین ملقب نموده  
ذرات وجود ممکنات را از انوار عنایت بی غایت و پرتو عاطفت بی نهایت ایشان  
مستضعی و نور یاب گردانید .

قطعه

از سایه چتر شهبان شد دهر با امن و امان

وزیمین عدل خسروان مرفوع شد ظلم از جهان

با طبع شاهان متفق تاثیر اجرام فلک

بازل چتر خسروان خورشید گشته توانان

وصلوات نامعدود و تحیات نامحدود من الله الملك الودود تبارک و تعالی

(۱) نافذ فرمان (۲) بآمال .



برگزیده حضرت معبود و صاحب مقام محمود و خلاصه کل وجود و شفیع یوم موعود که بطفیل وجود فایض الجودش عالم و آدم موجود است و طبقات افلاک و ما فیها از برائے ذات قدسی صفاتش مخلوق اعنی خاتم الأنبیاء والمرسلین متکلم بکلام معجز « کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین » مخاطب بخطاب مقدس انتساب : « وما ارسلناک إلا رحمة للعالمین » خورشید آسمان اصطفی ابو القاسم محمد مصطفی که عندلیب جواهر فشانش ندائے جان فزای : « انا افصح العرب والعجم » بمسامع مجامع بلغای بنی آدم و بگوش هوش فصحای اهل عالم رسانید .

بیت

کتاب ملت از قالش مصحح مثال عصمت از آتش موشح  
وروايح صلوات وسلام و فوايح (۱) تحیات مشک آسای عنبر فام تحفه مشهد  
مقدس آن امام طوایف انام افضل الصحب والآل شمس فلک الکرامه والاجلال  
سلطان خطه امامت و هدایت خاقان ممالک ولایت و کرامت ابن عم مصطفی و أخیه  
المجتبی امام المشارق و المغرب اسد الله الغالب و مظهر العجائب ابی الحسنین علی  
ابن ابی طالب .

قطعه

شاهباز انت منی راز دار لو کشف قاضی دین محمد قاسم دار القرار  
نام او در آسمان شد لا قی الا علی تیغ او را جوهر لا سیف الا ذوالفقار  
و نسایم تسلیمات زاکیات که از گلشن رضوان و مر غزار جنان آید هدیه ائمه  
هادیان راه دین و والیان ممالک علم و یقین که هر یک از ایشان در درج رسالت و درج  
برج نبوت و قائم مقام صدر آرای انجمن خلافت و امامت اندباد .

نظم

شاهبازان روضه انس اند	ساکنان حظیره قدس اند
جمله مستغرق جمال قدم	فارغ از نقش عالم و آدم
مقتبس شوکه سر بسر نور اند	بر زمین حرّ و بر فلک حور اند
گم شد آنکس که روی زیشان تافت	هر که چیزی بیافت زیشان یافت

(۱) یعنی اشیاء خوشبودار .



اما بعد بر ضمائر صافی سرای را رباب بنیش و ایقان و بر طبایع دوی الصنائع  
 اصحاب دانش و عرفان که لطایف معانی صحایف دانش و بنیش رامین و ظرایف  
 جواهر رنگین ثمین معادن آفرینش را خازن اند مستور و محجوب نماید که این گوشه  
 نشین خانقاه منقش سقف مدور فضا و تماشا بین لعبت بازان نیرنگ ساز قدر و قضا  
 خوشه چین خرمن مزارع عرفانده کین بارگاه گیتی پناه سپهر اعتلاء المر جو بیوضات  
 السرمدی الصمدی نظام الدین احمد بن عبدالله الشیرازی الصاعدی از مبداء طلوع  
 نیر جهان افروز عالم آراء و از اول ظهور و تولد اعلیٰ حضرت خاقان خورشید لقا  
 که عنقریب اسم سامی و نام نامیش بهنکام ذکر و لادت با سعادت همایونش چون  
 آفتاب عالم تاب از مطلع مقدمه الکتاب طالع و لامع خواهد شد و منجمین  
 دور بین صدق آئین و مستخرجان رصد بند فلاتون قرین که در زایچه طالع خرمی  
 مطالع احکام سلطنت ابدی و ارقام خلافت سرمدیش ثبت نموده اند به تصور  
 افعال قدسی مثال شاهزاده یوسف جمال سکندر اقبال و بحیال احوال خجسته آل  
 سال بسال آن سلطان بی نظیر و مثال ویرانه سینه را گنجینه جواهر و صدف لال  
 می ساخت .

## قطعه

هنوز بر توحشش نبود عالمگیر که ذره سان بهوایش بر آدم ز حجاب  
 هنوز چترش چون آسمان نبود محیط که بود ز آفت دوران مرا پناه و مأب  
 ز شقه علمش نوریاب چشم و هنوز بنود نافه چون آفتاب عالم تاب  
 تا بتائید حضرت سبحان و خالق زمین و آسمان در سال هزار و سی و پنج از  
 هجرت (۱۰۳۵ هـ) سید انس و جان اکیل سلطنت از فر فرقد سای اورنگ  
 خلافت از شرف قدوم فلك فرسای شاهنشاه خورشید لقا زیب و ضیا پذیرفت  
 بحسن تربیت و ارشاد و یمن اصلاح و امداد نواب مستطاب زبده، اعظم العلماء  
 المتقدمین و قدوة اکابر الفضلاء المتأخرین پیشوای شاهنشاه یوسف چهر سکندر  
 مقام مقتدای خواص و عوام طبقات انام المختص بعوطف الصمد الاحد علامی  
 فهامی شیخ محمد ادام الله ظلال ارشاده که .



قطعه

زمومياي اصلاح او درست شده شكسته كه من از خامه كرده ام تحرير  
 ز كيمياي افادات او مس سختم زر تمام عياري شد و رواج پذير  
 كشوده چهره تصويرهاي اين اوراق چوماني از قلم نكته ريز سحر نظير  
 بترقيم ترتيب سوانح و تحرير تفصيل بحملات و قايع قبل از جلوس همايون كه  
 در خزانه حافظه و گنجينه سینه محفوظ و مخزون داشت پرداخت و آنرا مقدمه بيان  
 مجالس بزم و متانت حزم پادشاهي و ذكر معارك رزم و رسوخ عزم شاهنشاهي  
 و توصيف و فور سخاوت و كمال عدالت سلطاني و تعريف غايت شجاعت و نهايت  
 مهابت و سياست خاقاني ساخت و قضايای سال بسال بعد از جلوس سعادت  
 و شرافت مانوس همايون را كه غرض اصليست در يك مقاله مرتب داشت و اين  
 مجموعه بي شبه و قرين را كه رنگين است از انواع شگوفه و اقسام رياحين مسمي به  
 « حديقة السلاطين » گردانيد رجا از بخشندة حيات و دهنده توفيقات چنان است  
 كه خلاصه عمر و زندگي را صرف ترتيب اين تاليف منيف و وقف تنظيم اين  
 نسخه شريف كه ناسخ تواريخ سلاطين عاليه مقدار ما ضيه و دستور العمل خواقين  
 حال و مستقبلي تواند شد نموده بدین و سيله و ذريعه كه نام اين مستهام بين الانام  
 الى انقراض الايام و قيام الساعة و ساعت القيام مشهور و مذكور خواهد بود  
 و حيات جاويد و عمر تايد (١) را في الحقيقة در يابد و منه الاعانه و التوفيق وفي  
 هذا الطريق هو الرفيق استدعا از ناظران خرده دان مدقق و مستمعان تيز  
 هوش محقق آنست كه قلت بضاعت و عدم استطاعت اين محرر مبتدي را ملاحظه  
 نموده بقلم اصلاح در رافع خطيات آن بكوشند و بر معايب و نقايص آن ذيل  
 اغماض پيوشند

بيت

دارم اميد اصلاح گر سهوے از قلم شد و زمغني و عبارت کوتاه گشت و گم شد  
 مقدمة الكتاب - برد انايان کار آگاه عالم کون و فساد و بينايان حقايق جواهر  
 ارواح و اعراض اجساد مکشوف و عيانست که هر گاه مشيت حضرت ايزدي  
 و قدرت بي علت سرمدی بظهور و جود شريف الذاتی تعلق گردد دینوعی که عادة الله

(١) يعنی هميشگی ١٢





سلطان قلی قطب الملک اول (بانی سلطنت قطب شاہیہ)







جار یست بواسطه و اسباب آن ذات کامل بعرضه شهود و ساحت و جود خرامد چنانکه ذات اشرف موجودات و اکمل مخلوقات حضرت مصطفای معلی و مجتبیای مزکی علیه التحیه و الثناء که غرض از آفرینش عالم و اتحاد نوع بنی آدم ظهور ذات اقدس اوست بتوسط هیولی و عقل اول و نفوس و اجسام افلاک و اجرام انجم و عناصر اربعه و موالید ثلثه و ایجاد ابو البشر و وقوع پذیرفت و نور محمدی از جبین مبین آدم صفی تابان بود و آن نور از اصلاک بار حام انتقال می نمود تادر جنبه و ناصیه حضرت ابراهیم و اسمعیل علیهم السلام تافتن گرفت و باز انتقال آن نور عالم افروز واقع می شد تادر چهره عبد مناف درخشان شد و بعد از او بچهار واسطه از مشرق آسمان و جود عبد الله آن افتاب عالم تاب طلوع نمود و ساحت گیتی بنور و جود فایض الجودش منور ساخت و خلایق را از بادیۀ ضلالت بسر منزل نجات رسانید هم چنین ظهور ذات قدسی صفات عالی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بتوسط اعز خان بن قراخان ترک که پادشاه ممالک ترکستان بود و سلسله آبا و اجدادش به یافت بن نوح علی نبینا و علیه السلام اتصال می یابد و وقوع یافت و چون این نور از ناصیه اش لامع بود بشرف اسلام مشرف شد و زرجۀ خودش را که دختر عمش بود مسلمان نمود و نور این ذات کامل الصفات بطنا بعد بطن انتقال می یافت تا از رخسار امیر قرا یوسف ترکان که معاصر امیر یتیمور گورگان و فرمان روای بعضی از ممالک ایران بود تابان شد و بعد از و این نور عالم افروز منتقل می شد تادر بشره ملک سلطان قلی قطب الملک که در ممالک تلنگانه من اقلیم هندوستان علم صاحبقرانی چون آفتاب نورانی بر افراخته فرو زنده اکیلل سلطنت و فرا زنده اورنگ خلافت گردید و بعد از چهار پادشاه عالیجاه که از نسل این صاحبقران بر سریر سلطنت تمکن داشتند این نیر اعظم از مطلع آسمان جاه و جلال اعلی حضرت خاقان بلند اقبال فرشته خصال سلطان محمد قطب شاه طالع و لامع شد و عالم از ظهور و جودش پر نور گردید و این ولادت باسعادت بعد از هفت ساعت و پنججاه و چهار دقیقه روز دوشنبه بیست و هشتم شهر شوال سنه ثلاث و عشرين و الف هجری واقع شد و از حدیقه سلطنت قطب شاهی این نهال



طوبی مانند که سایه اش بر اقالیم سبعة گسترده خواهد شد سرافراز گردید و از بحر ذخار دودمان شاهنشاهی این گوهر گرانمایه که آفتاب تابان از اضاء تش خجل و بزریدی مایل است درخشیدن گرفت در اصداف افلاك از ابتدای خلقت كره خاك گوهر شاهواری باین آب و رنگ یافت نشد و از امتزاج آبای علوی و امهات سفلی در مشیمه هستی این چنین جوهری که سرمایه عالم شهود است تکوین نیافته ریاض عالم از شکفتن این غنچه شاخسار سلطنت که رشك گلدسته گلزار خضرای فلك است حضرت (۱) و نصرت یافت و ساحت گیتی از لمعات این اختر برج بادشاهی که نیر اعظم از انفعالش سر در نقاب تراب می کشد پر نور گردید اشتعال آتشکده ظلم و جور منطقی شد شرفات قصر طغیان و عدوان منهدم گردید دریائی پر تلاطم فتنه و فساد خشك شد گلدسته عیش و عشرت از سر خار غم و الم بدمید و نسیم روح و راحت از مهب سرور و بهجت بوزید .

## نظم

گشت تابنده اختری طالع	ز آسمان شهنشه دوران
از فروغش جهان منور شد	چشم خورشید گشت از و تابان
غنچه شاخ خسروی چو شکفت	رنگ و بو یافت گلشن دوران
گوهر شاهوار نه صد فست	که شده همچو افتاب عیان
سایه چتر او شود خورشید	تا شود نور بخش کون و مکان

چون منهیان این خبر بهجت اثر و مبشران این بشارت خرمی ثمر بسمع اشرف اعلی حضرت خاقان سلیمان چشم رسانیدند همانا که از غایت فرح و سرور نوید حیات جاوید یافته از شادمانی این ولادت با سعادت فرمان جهان مطاع صادر فرمودند که ابواب جشن و میزبانی بر روی عالمیان بکشایند و خلاق را از مایده عام و خواص را از تشریف و انعام بهره مند سازند و طبل بشارت و دمامه عیش و عشرت بنوازش در آورند و منجمان را که دانایان حقایق درجات و دقائق افلاك دوار و بینایان آثار کواکب سبعة سیارند طلب نموده از کیفیت طالع وقت ولادت و چگونگی نظرات انجم استفسار فرمودند منجمان و مستخرجان مرقوم

(۱) حضرت یعنی سبزه .



بعد از ملا حظۀ زایچه و استخراج احکام وقت ولادت بعرض اشرف سلطان سلیمان منزلت رسانیدند که این شاهزاده سکندر فطنت پادشاهی شود که گلشن خزان دیدۀ دوران از فرط معدلتش چون گلستان ارم خرم گردد و جهان زال زلیخا مثال از عشق وصال شاهزادۀ یوسف جمال عهد شباب و روزگار جوانی از سر گیرد عالمیان از وفور جودش خانهای آرز را که در امتداد دهور و اعصار امنیت اسایش نمایند دست کریمش آنچه بر خوان مدور کرۀ ارض است جمع نموده بیگ سایل نامراد دهد و طبع جوادش اندوخته کواکب سبعة سیار را که در ازمنه و ادوار ذخیره ماند بیک درویش محتاج بخشد سخاوت و شجاعتش در اقالیم سبعة ناسخ شهرت حاتم طای و رستم دستان گردد و فرمان واجب الاذعان بر سلاطین جهان احکام اسکندر و مثال سلیمان روان شود و آنچه از تاثیر گردش و نظرات کواکب استخراج نموده بودند بتفصیل عرض نمودند و گفتند چون دو ازده مرحله از مراحل عمر شاهزادۀ عالمیان طی شود باید که شاهنشاه دوران دیده بدیدار و جمال شاهزادۀ جهانیان منور سازند و اتفاق قران ثمین بعد از انقضای سنوات مذکور وقوع

شعر

پذیرد •

که درین حکمت ایست از یزدان کر نظر های خلق هست نهان  
ای بسار رازها که مستورست کان زاد راك عقل بس دورست  
پس پادشاه سلیمان جاه از استماع مقالات منجمان و سعادت حال شاهزاده  
دوران بغایت مسرور و شادمان شده از وجود شاهزاده و بقای نسل خلف فی  
الحقیقت عمر جاوید و حیات تابید خویش تصور فرموده زنگ صعوبت مفارقت  
را از مرأت سینه خورشید قرینه بصیقل آثار مرضیه شاهزاده جهانیان زدودند  
و تا یک هفته صلائی عیش و عشرت بعالمیان در داده ارکان دولت و اعیان ملک  
و ملت و مقربان سریر سلطنت و امراء باحشمت را تشریف و خلعت علی قدر  
مراتبهم مرحمت فرمودند •

نظم

در عیش بر روی عالم کشودند ز مرأت دل رنگ کشت زدودند



مولود شهزاده نیک طالع جهان را پر از عیش و عشرت نمودند  
 نمودند اسباب عشرت مهیا ازان آنچه دروهم آید فروزدند  
 شعرای فصاحت شعار و سخنوران بلاغت دثار در بهنیت و مبارکباد آن مولود مسعود  
 خجسته ورود قصاید غرا و تاریخهای اعلا گفته بمسامع جاه و جلال اعلی حضرت  
 خاقان قدسی فعال رسانیده بصلات و جایزه های بسیار و تشریفها مفتخر و مباهی  
 شدند از جمله و تواریخی که شعرای آن عصر یافته اند چند تاریخ مرقوم نموده  
 شد اول تاریخی که نواب علامی فهای پیشوای عالمیان میر محمد مومن طاب  
 ثراه یافته اند و در قطعه درج فرموده اند (کام بخش جانها ۱۰۲۳ هـ) و یکی از  
 فضلالی زمان در قصیده که مشتمل بر بهنیت است این مصرع تاریخ را ایراد  
 نموده (ع) موجب فیروزی سلطان محمد قطب شاه ۱۰۲۳ و جناب میر محمد الدین محمد  
 ولد میر محمد مومن رحمة الله این دو تاریخ در دو قطعه عربی و فارسی فرموده اند  
 (قرة عين الانسان) اول فتح و ظفر آخر رنج و الم است ۱۰۲۳ و تاریخ فارسی را  
 بطریق تعمیه ادا فرموده اند و بزرگه این تاریخ را یافته (خلد الله عمره ابدا)  
 و راقم این رموز بهجت و مسرت اندوز درین عهد عشرت افزا و روز غم فرسا  
 بعنایت حضرت ذو الجلال و به یمن اقبال شاهزاده یوسف جمال این تاریخ غرا  
 در سلك نظم کشید و الیوم در نظر مورخین این تاریخ معجز آئین چون سحر  
 مبین است و الفاظ و معانی مطابق حال قدسی مثال بادشاه زمان و زمین است  
 و آن این است .

## قطعه

از آسمان قطب شهان زیر طالع کرده که سعد گشته از مهر و مشتری  
 مهری طلوع کرد ز برج شهنشاهی کز نور آن چو آئینه شد سطح اغبری  
 دری ز درج غیب عیان شد که پر توش شد بر فراز قبه این سقف اخضری  
 آن گوهر یگانه چو از بطن نه صدف آمد برون بشعشعه مهر خاوری  
 در داد این ندا پیش تاریخ عقل کل باحسن یوسف آمد و شان سکندری  
 و ایضا راقم این رموز این تاریخ عالی نیز یافته ریسته که بذیل تاریخ است اینست





سلطان ابوالہیم قطب شاہ







بهر تاریخ عقل دور اندیش گفت (سلطان صورت معنی)  
 بعد از فراغ از جشن عقیقه و انقضای ایام سور و میزبانی آن گوهر شاهوار  
 محیط سلطنت را شاهزاده عبدالله میرزا موسوم ساخته زرو جواهر بسیار نثار فرق  
 فرقد سای آن نور دیده عالمیان و آن خلف ارجمند خسرو زمین و زمان نمودند  
 ( ذکر تعین نمودن مربی و لایه بجهت شاهزاده عالم آرا و از جمله سادات  
 و فضلا و اقوام و اقربا ها میر قطب الدین نعمت الله را اختیار نمودند  
 و او را با نیخدمت گرامی از سایر عظمای سریر سلطنت ممتاز فرمودند )  
 در ایام جشن عقیقه شاهزاده یوسف جمال اعلیضرت خاقان فرشته خصال  
 اراده فرمودند که بجهت خدمت و تربیت شاهزاده جهانیان یکی از مقربان اورنگ  
 خلافت را تعیین نمایند از زمره مقربان و معتمدان سیادت پناه فضیلت و نقابت  
 دستگاه میر قطب الدین نعمت الله را که از عمده نقباء طبقة سادات نسابه دارالملک  
 شیراز بود و به نسبت قرابتی این سلسله علیه بادشاهی مفتخر و مباهی او را بمنصب  
 رفیع جملة الملکی معزز و مکرم ساخته بخدمت للگی و خدمتگاری شاهزاده عالمیان  
 تعین فرمودند سید مشار الیه آن نور دیده عالمیان را در گهواره مرصع گذاشته  
 با کمال اکرام و احترام بر داشته بمنزل خود برد و از شعشعه انوار جبین شاهزاده  
 اکرم آن خانه و کاشانه مثل فلک چهارم پر نور گردید میر مذکور جواهر و زر  
 بسیار تصدق و نثار شاهزاده عالمیان نموده باین خدمت و منصب عالی سر افتخار  
 به گنبد دوار سود و از سایر اعیان و اکابر مرتبه و منزلتش بیفزود و فدوی و ار جان  
 عزیز را در خدمت شاهزاده عالم ایشار می نمود و همه روزه خبر فرح اثر لھو و لعب  
 شاهزاده عالم را بسمع اقدس خاقان اعظم میر سانید و باعث انشراح صدور و  
 شادی جان سلطان زمین و زمان می گردید و کارکنان سبعة سیار که مدبران عالم  
 کون و فسادند و عاملان عناصر اربعه که باعث تقویت امتزاج ارواح و اجساد  
 اند شبها نروزی بلو ازم خدمت و تربیت و تهیه اسباب قوت و قدرت شاهزاده  
 عالیقدر اشتغال مینمودند و شاهزاده جهانیان روز بروز و ماه بماه و سال بسال بر  
 معارج و مصاعد نشو و نما عروج و صعود میفرمودند و بعد از انتهای ایام رضاع  
 آثار سلطنت و شهر یاری از جبین مبینش لامع و لایح میگردید و در هر قصر



و ایوان که مقام و آرام می گرفتند از شعشعه رخسار آفتاب آثارش چون سقف  
 اخضر سطح اغبر منور می گشت و در میان همسالان چون بدر کامل از کواکب  
 سیار امتیاز داشتند و اهل البیت پروانه وار بر گردان شمع شبستان خسرو گیتی مدار  
 میگردیدند و از پر تو عذارش حیات و زندگی جاوید آنا فانامی یافتند چون دست  
 صنع حضرت ایزدی بر رشته عمر و زندگی شاهزاده عالمیان پنج عقد (ع) که فزون  
 از عقود انجم باد) بست حسن یوسفی و شان سکندری از رخسار و ناصیه مبارکش  
 هویدا شد جشن عظیمی طرح انداخته تا یکم هفته برقاصی کلاوندان و اهل ساز  
 و نغمه و عیش و طرب اشتغال نمودند و ابواب شادی و عشرت بر روی خلاق  
 گشودند درین سال سیادت پناه لله عمر عزیز و حیات گرامی خود را فدائی شاهزاده  
 عالمیان نموده سفر عالم آخرت اختیار فرمود چون این خبر بعرض اعلیحضرت  
 خاقان زمان رسید منصب خدمت و رتبه لایکی شاهزاده عالمیان را بسیادت پناه  
 میرزا شریف شهرستانی که در آن آوان داماد میر مغفور شده در سلك مجاسیان حضور  
 و افران نور انتظام یافته بود عنایت فرمودند میرزای مشار الیه باین خدمت گرامی  
 سرفراز گردیده در لوازم تربیت و مراسم خدمت و فدویت بنوعی کوشید که  
 مزید بر آن مقصور نبود و باین منصب والا بر جمیع اکابر و اعیان زمان سمت  
 تفوق بهمرسانید و خدمت شاهزاده عالم سرمایه شادیه و کامرانیها تصور نموده  
 بخدمت گذاری و جانفشانی مشغول می بود و همگی اوقات اطوار حمیده خصال  
 پسندیده شاهزاده مرضیه الشیم را بمسامع جاه و جلال خسرو سلیمان چشم میر  
 سانید و خاقان زمان روز بروز لوازم ما بحتاج و سایر تکلفات بجهت شاهزاده  
 عالم ترتیب داده ارسال می داشتند و بانچه میل خاطر قدسی مأثرش بود می پر  
 داختند و در خواجه سرای معتمدیکی خواجه اعظم ملک مبارک قدم و دیگری  
 ملک یوسف صبح و شام بخدمت شاهزاده عالم مقام رفته احوال قدسی مثال  
 شاهزاده را بخدمت شهریار زمان عرض میداشتند و چون آن شاهزاده دوران  
 به هشت سال رسید میرزا شریف از سعادت و شرافت عبودیت و بندگی و خدمت  
 محروم گردیده و داع بندگان و ملازمان شاهزاده عالم نموده بملک عقبی روان شد



بعد ازین حالت اعلیحضرت خاقان سلیمان منزلت بصلاح و صوابدید نواب  
 علامی فهامی مرتضای الممالک اسلام میر محمد مومن قرار دادند که خدمت للگی  
 شاهزاده عالم بمنشی الممالک خواجه مظفر علی مقرر دارند پس در منزل مشار الیه  
 قصری رفیع بنا فرموده به تکلفات گوناگون و تصرفات موزون با تمام رسانیدند  
 و در ساعتی که کواکب بشرافت و سعادت بهم ناظر بودند شاهزاده مهرچهر را  
 با کمال احترام بآئین مقام مسرت انتظام فرستادند خواجه مشار الیه قصر را چون  
 نگارخانه چین آراسته انواع ابریشمینیه و زربافت پای انداز نموده زر و جواهر  
 و افر تصدق فرق فرقد سای شاهزاده دوران گردانیده باین منصب رفیع برا کابر  
 و اعیان عالم افتخار و مباهات نمود و خاقان زمان همه روزه ملکان عالیشان را  
 بانواع تکلفات و سایر مایحتاج بخدمت میفرستادند و خبر مسرت اثر شاهزاده  
 عالمیان را سرمایه عیش و نشاط می ساختند .

بیان تعیین نمودن معلم بجهت شاهزاده زمین و زمان و خواندن  
 قرآن مبین و آموختن مسایل فرائض و سنن دین سید المرسلین

نظم

سن شهزاده چون بهشت رسید      گل عشرت زباغ جان بدید  
 دردش بنیش و شعور آمد      سینۀ اش منبع سرور آمد  
 آنچه از عالم آمدش به نظر      پشع تحقیق آن داش رهبر  
 درك او در حقایق اشیاء      شعله سان گشت در شب یلدا

اعلیحضرت خاقان زمان بجهت تعلیم فرقان مبین و آموختن مسایل شرایع  
 و احکام دین مبین و تلقین فرائض و سنن ملت سید المرسلین معلمی خواستند که  
 تعیین فرمایند صلاحیت آثار تقوی شعار مولانا حسین شیرازی که در سلك کتاب  
 این دولت خانه عالیہ منتظم بود رخصت رفتن بمکه معظمه حاصل نموده بشرف  
 طواف بیت الله الحرام و سعادت زیارت مرقد مطهر حضرت خیر الانام و سایر  
 عتبات طاهرات ائمه کرام علیهم صلوات الله المملک العلام مشرف و مستسعد  
 گردیده درین وقت مراجعت نموده بود و بکبر سن و صلاح جبل و سلامت نفس



موصوف بود نواب مرتضای ممالك اسلام! میر محمد مومن مولوی را بجهت  
 این خدمت پسندیده مجدداً بشرف ملاقات خاقان زمان مشرف ساخته خلعت این  
 خدمت عالی را بر قامت قابلیت مولوی مرتب داشتند جناب مولوی بشرف پای  
 بوس شاهزاده جهانیان مشرف شده در ساعت مسعود بخدمت ماموره قیام نمود  
 و گاهی که توجه شاهزاده عالمیان بخواندن بودی لمحه بتلاوت قرآن مجید و آموختن  
 مسایل دین مبین اشتغال میفرمودند و بدین نوع آن گلبن چمن خلامت و آن  
 نونهال ریاض سلطنت در نشوونما بود تا عمر آن سروسر افراز گلشن اقبال به ده  
 سال رسید آرازه حسن و جمال وصیت صفات حمیده آن شاهزاده ستوده خصال  
 در اقطار عالم و میان طبقات بنی آدم اشتهار و انتشار یافت اهل بصارت  
 و ارباب فراست از فهرست صحیفه احوال شاهزاده عالم بطریق براعت استهلال  
 اشارات شهر یاری و کنایات جهاننداری مطالعه مینمودند و خوانندگان ارقام  
 صحایف قضا و قدر از طومار سر نوشتش طغرای غرای پادشاهی و جهان پناهی  
 مشاهده میفرمودند .

بیت

از سحر معلوم گردد کافتاب آید برون

همچو بسم الله کزوی صد کتاب آید برون

درین سال مقال گوهر مثالش شمه از جواهر شمشیر و آب و رنگ جواهر  
 اورنگ و اکیلی بود و فعال و خصالش همگی مشعر بر خواهش بحری و باز  
 و سواری اسپ و فیل .

پس اعلی حضرت خاقان زمان مقرب سریر السلطنة ملک یوسف و ملکان دیگر  
 را مقرر فرمودند که هر صبح و شام بخدمت شاهزاده خورشید غلام رفته  
 بخدمات مرجوعه قیام نمایند و چند راس اسپ کوت را هوار و چند چاوه فیل  
 خوش کر دار کوه آثار و چند عدد چرخ و باز و قوشجی زادگان ماه سیما بجهت  
 سواری و شکار شاهزاده عالیقدر فرستادند تادر میدان و فضای قصر و باع  
 دلکشا مشغول سواری و شکار شوند و جمعی از خرد سالان صاحب جمال  
 بخدمت شاهزاده عالم مقرر فرمودند که همیشه چون نجوم بر گردان بدر کامل



حاضر باشند و روز بروز آثار شهر یاری از ناصیه مبارک شاهزاده عالمیان هویدا  
 ترمی شد و ماه بماه فر پادشاهی و جهان دازی بر رخسار قمر آثارش می افزود و درین  
 زمان خواجه مظفر علی دبیر نقد عمر خود را فدای ذات مقدس شاهزاده عالم  
 نموده نوبت خدمت و عبودیت را به بندگان دیگر گذاشت و مولانا حسین معلم  
 بعد ازین قضیه شبان روزی در سلك بندگان شاهزاده اعظم منتظم می بود و همیشه  
 سایه وار از ان آفتاب برج سلطنت جدا نمی شد ازین جهت شاهزاده عالم را کمال  
 لطف و شفقت بحال مولوی بهمر سیده نمیخواستند که مولوی يك لحظه از قدم  
 بهجت لزوم دوری نماید و علی الدوام مولوی بمراسم بندگی و خدمت قیام داشت  
 اما از امتداد ایام مفارقت و اشتداد الامر روزگار مهاجرت شوق دیدار مسرت  
 آثار شاهزاده عالمیان بنوعی بر خاقان زمان غالب شد که دیگر امکان صبر و  
 شکیبائی نماند و يك لحظه بی ذکر یاد آن نور دیده جهانیان میگذرانیدند و در  
 حین مجلس و دیوان داری از کمال اشتیاق سخن از قابلیت و فرو شوکت شاهزاده  
 عالمیان میگذرانیدند چون قرار داد چنین بود که بعد از انقضای دوازده سال از  
 نور رخسار آفتاب آثار شاهزاده عالممقدار دیده مفارقت کشیده خسرو جهاندار  
 منور گردد و آن وعده مذکور قریب شده بود از غایت شدت هر روز مثابه ماهی  
 و هر ماه بطریق سالی میگذشت و اشتعال نیران مهاجرت را بزال قرب وعده  
 وصال منطقی می ساختند و هم چنین شاهزاده عالمیان نیز ارزو مند دیدار بهجت  
 و مسرت آثار پدر بزرگوار می بودند و اشتیاق سعادت حضور وافر النور خسرو  
 آفاق و ترصد و انتظار انقضای ایام فراق داشتند و خواجه عالیقدر ملک یوسف  
 که از خدمت پادشاه زمان می آمد بشوق تمام متوجه پرسیدن احوال و اطوار  
 والد ما جد گیتی پناه شده ایام ولیالی را بتذکار و تکرار آرزوی دیدار خرمی آثار  
 پدر جهاندار رفیع مقدار میگذرانیدند .

( ذکر خوابی که شاهزاده عالمیان در بعضی از شهور سنه دوازدهم

دیده اند و بیان واقعه که در عالم منام مشاهده فرموده اند )

داستان فصاحت بیان رویای صالحه شاهزاده یوسف طلعت سکندر فطنت



بجهت شنودگان و مستمعان اخبار و آثار سلاطین ذوی الاقدار که طوطیان نکته  
آفرین شکرستان بلاغت و عند لیان نغمه پرداز فصاحت اند بعبارات مسجع دلنشین  
و فقرات نثر و نظم مرصع آئین ترتیب نموده بقلم مشک سود بر صفایح زر  
اندود بدین نوع تحریر و ترقیم می نماید که چون سن اشرف شاهزاده معصوم  
قدسی فعال از یازده تجاوز نموده بدوازده سال رسید قامتی چون سرو آزاد  
بر افراخت و رخساری چون آفتاب عالمتاب بر افروخت ماه شب چهارده  
پیش انوار عذارش کرم شب تاب و مهر تابان نزد پر تو رخسارش ذره بی  
تابی مینمود شاهنشاه عهد را طاقت انتظار نماند و پیوسته در خیال وصال آن  
قره العین روز را بشب می آور دند و بتصور جمال جهان افروزش شب  
را بروز می رسانیدند و اختیار ساعت سعدی نموده میخواستند که شاهزاده  
عالمیان را طلب نمایند اتفاقا شبی از شبها که رنگ لیلۃ القدر داشت و چهره زیبای  
خود را بسفید اب نور و خال بدر می آراست شاهزاده عالمیان در عالم خواب  
که حواس ظاهر از اعمال مدرکات خود معزول و سلطان روح در قصر پرکار  
بدن باستراحت مشغول بود مشاهده نمودند که ابواب رحمت الهی و درهای  
فیوض نامتناهی مفتوح شد و در مرغزاری مانند باغ ارم درآمده خرامان شدند  
و در گلزاری چون بهشت خرم سیار گردیدند .

بیت

مگر گلشن قدس آن باغ بود که بر لاله خلد از و داغ بود  
از آن مقام دلکشا و از آن سیر فرح افزا غنچه طبع شگفتگی تمام داشت  
که یکبار اشجار طوبی آثار آن گلزاری همه در سجود آمدند و بهر چمن آن گلشن  
که گذار فرمودند درختان مایل بقدم مسرت لزومش شده سرعبدیت برخاک  
راه سودند و بزبان حال که گوش جان استماع رمز آن مقال مینماید تهنیت ورود  
مقدم خورشید توامش نمودند چون از آن خواب فرح انگیز و از آن سنه مسرت  
آمیز بیدار و هشیار گردیدند از آن رویا عجیب حالتی در نظر و غریب صورتی  
در خاطر بود .



## قطعه

آن چه صورت بود کامد در نظر آن چه معنی بود کامد در عیان  
 آن چه عالم بود و آن رویت چه بود کین دم از حس بصر گشته نهان  
 وقت سحر که طنطنه بر آمدن خورشید انور در اقطار و افاق سپردوار  
 انتشار و اشتهار یافت و خسرو خاوری از خلوتخانه فلک نیلوفری باجمال پر نور  
 و ضیاء بر تخت فلک چهارم جلوه گری نمود .

## بیت

آفتاب از افق هویدا شد بود پنهان هر آنچه پید اشد  
 مولوی معلم بعد از ادای مراسم عبودیت معبود بی شریک و انباز و گذاردن  
 فرایض و نوافل نماز روی نیاز بخدمت شاهزاده سرافراز آورد و جبین اخلاص  
 در ملازمت شاهزاده آفتاب طلعت سود و زبان فصاحت بیان بدعا و ثناء کشود  
 شاهزاده یوسف جمال متوجه جانب مولوی شده واقعه شب را بکیفیتی که مرئی  
 شده بود نقل فرمودند و قضیه رویا بنوعی که شهود گردیده تقریر نمودند مولوی  
 چون استماع آن حکایت سراسر بشارت نمود از فراست دریافت که تعبیر این  
 خواب چیست و کشاینده این باب کیست این مژده چه کام است و بشارت چه  
 مقام است این نه خوابیست که بی اثر باشد این نه شجریست که بی ثمر نماید  
 نسیم سحر که بشارت دهد که گلدسته مهر خواهد شکفت  
 پس تارک خود را بر قدم مبارک شاهزاده عالمیان گذاشته عرض نمود که  
 حقیقت این منام و تعبیر این رویا خلافت ارجمند و سلطنت ابد پیوندست و این  
 پیر حقیر خدمتگار متوقع است که باحدی از ملازمان این خواب را اظهار  
 نفرمانیده و این معنی را در ضمیر اقدس مستور دارند تا جمال حقیقت این رویا  
 از نقاب و حجاب نهان و هیئات این صورت زیبا در مرآت شهود و عیان جلوه  
 گر شده منظور انظار عالمیان گردد شاهزاده عالمیان بنابرین دیگر زبان گوهر  
 فشان به بیان نکشادند و در نهانخانه سینه بی کینه آن راز مکتوم و آن سر موهوم  
 رامکنون و مخزون داشتند و چون چند ماهی برین گذشت مولوی که نهایت سن



را دریافته و ضعف شیخوخت کمال قوت بهمرسانیده بود مزاج و بنیه اش کاسته و گداخته بیش ازین در ساحت حیات و فضای کائنات استقامت و استقامت نتوانست نمود و بر فراش ناتوانی متقاعد گردیده عزم ارتحال ازین دار پرملال جزم نمود بالضرورة و داع ملازمان و بندگان شاهزاده دوران و قطع تعلقات از حیات جسم و جان فرموده به بیت السرور جاودان روان گردید بعد ازین قضیه شاهزاده یوسف طلعت سکندر فطنت را تاب تنهائی نماند و مترصد بودند که کلفت بعد و هجر بالفت قرب و وصل مبدل گردد و جمال با کمال والد ماجد فرشته خصال را بزودی مشاهده فرمایند و دیده محروم مانده را از نور عذار پدر بزگوار جهاندار روشن سازند .

بیان طلب نمودن پادشاه سلیمان مرتبت شاهزاده یوسف طلعت را بدولتخانه گیتی نشانه و اتفاق ملاقات شاهزاده بر اورنگ شهریار و قران شمسین در برج شرف و کامکاری

ابواب گلزار ارم نمودار این حکایت مسرت آثار بر روی مشتاقان ظرافت و فطنت شعار و منتظران گلچین حدایق اثمار و اخبار باین طریق میکشاید و گلشن سخن را بطراوت حسن گل و شور عشق بلبل باین آئین می آراید که چون شاهنشاه با عدل وجود بعد از انقضای سنوات موعود و مرور شهر و ایام معهود روز مبارک و ساعت مسعود اختیار فرموده قرار دادند که شاهزاده عالمیان را بحضور وافر السرور طلب نمایند و دیده فراق دیده را از جمال با کمالش پر نور سازند پس ملکان عالیشان و امنای رفیع مکان را بخدمت شاهزاده دوران فرستادند و باعزاز و اکرام هر چه تمامتر و با حشمت و تجمل هر چه افزون تر شاهزاده عالمیان از منزلی که بودند بیار گاه گیتی پناه در آوردند و انواع جواهر و زروسیم وافر نثار فرق مبارکش نموده فیل و اسب بسیار تصدق قدوم بهجت آثارش کرده جمعی از عیید را در سلك احرار کشیدند و پای انداز زربفت و مخمل گسترده شاهزاده اکرم را بر اورنگ پادشاه اعظم آوردند و اتفاق ملاقات شمسین و قرآن نیرین واقع شد .





سلطان محمود قلی قطب شاہ







## نظم

صدای طبل بشارت با آسمان بر رسید  
صلای عیش بگوش جهانیان بر رسید  
ز اتفاق ملاقات شاه و شهزاده  
بطبع پیرو جوان عیش جاودان بر رسید  
چو افتاب به بیت الشرف نزول نمود  
شگفتگی بهمه گلشن جهان بر رسید  
چون دیده فراق دیده سلطان فرشته خصال  
از لمعات طلعت آفتاب برج  
سلطنت و اقبال پر نور شد شاهزاده دید که رخسار عالم افروزش ناسخ حسن  
یوسف کنعان و تجلی جبین مینش خجل کننده آفتاب تابان است نهالی از گلشن  
سلطنت مانند سدره المنتهی سر کشیده و گلدسته با کمال طراوت و نضارت شگفته  
گردیده فرق فرقد سایش شایسته اکیل جهانداری و قدوم عشرت لزومش زیب  
دهنده اورنگ شهر یاری قصر فلك رفعت از شعشعه جمال عالم آرایش چون  
آسمان چهارم پر نور شد و بارگاه گیتی پناه از وفور عشرت و نشاط دار السرور  
گردید .

## نظم

تبارك الله از ان طلعت جهان افروز  
که هر صباح ز دیدار او بود نوروز  
بحسن یوسف دیگر کسی مثل نرند  
ز فر عارض شهزاده جهان ز امروز  
ز مقدمش بشد اورنگ همچو پدر منیر  
ز افسرش علم و چتر در جهان فیروز  
و شاهزاده عالمیان نیز پدر عالمقدر جم سریر سلیمان نظیر را که سالها  
در انتظار ملاقاتش بود در یافته شان و شکوه سلطنت و عظمت و رتبه جلالت  
و خلافت در شمائل ذات قدسی خصایل والد ماجد معاینه دید و از گلشن نزعت  
افزای رخسارش صد گل شگفته خرمی و بهجت چید پس ان آفتاب ارج سلطنت  
و ان اختر سعادت اثر مشتری طلعت در مجلس انس و بزم سور از دیدار یکدیگر  
کامیاب و مسرور شدند و از مشاهده و ملاحظه جمال با کمال همدیگر دیدها را پر نور  
ساختند و مهربان اورنگ شهر یار کامگار و نزدیکان پایه سریر سپهر اعتبار  
پیشانی را از سجده ان نور تجلی یزدانی نورانی ساختند و بطلاقت لسان و بلاغت  
بیان فقرات مسجع متین نعوت و مناقب و عبارات رنگین دلنشین مدایح و محامد  
بجواهر اشعار نثار و لالی ابیات دعاء و موشح و مرشح نموده به تهنیت و مبارکباد



پرداختند و زر و جواهر تصدق و نثار شاهزاده خورشید عذار نمودند و روز دیگر بار عام دادند که جمیع بندگان و ملازمان بارگاه گیتی پناه بحضور موفور السرور آمده شرف بساطبوس دریا بندوهر یک فراخور حال تحفه و هدیه برگذار میکردند و از رخسار اقیاب آثار شاهزاده جهانیان دیده را پر نور می ساختند و در آن هفته مبلغهای کلی از سیم و زر و تحف از پیشکش و نثار جمع گردید و شعرای فصاحت شعار و مداحان بلاغت دثار که قصاید غرا و قطعهای طرب افزا که در تهنیت و مبارکباد گفته بودند ازین وجه صلها و جایزهای زیاده از خواهش و آرزوی ایشان مرحمت شد و بسایر سادات و طلبه علوم و اهل مدارس و مستحقین زروسیم بی شمار رسید چنانچه اسم و رسم فقرای خلق محو گردید .

## بیت

فقرا همچو منعان گشتند دزدها همچون اختران گشتند

پس پادشاه عالمیان از دیدار شاهزاده دوران بهره مند گردید و عمر عزیز را بکامرانی و شادمانی میگذرانیدند و دیدار بهجت آثارش را سرمایه لذات و راحت دانسته بخوشحالی تعیش میفرمودند ارکان دولت و اعیان حضرت از خدمت و عبودیت شاهزاده جهانیان مسرور و بهیای ارتفاع آفتاب عالم افروز سلطنت خسرو عالمیان مشغول می بودند هر هفته طرح جشنی افکنده ابواب عیش و نشاط بر روی اهل عالم میکشودند و شاهزاده عالمیان را با نواع کامرانی و عشرت محظوظ و مسرور میداشتند از مرات قلوب جهانیان زنگ کدورات و غموم و آلام مرفوع و از ساحت دلهای آدمیان غبار آزار روزگار و عنای ایام مدفوع بود و چند ماهی از تاثیر قران نیرین آسمان سلطنت و شهریاری شادمانی در عالمیان عام و خوشحالی که جنس نایاب است فراوان گردید .

## شعر

در جهان خوشدلی فراوان شد	جنس نایاب بین چه ارزان شد
گشت مفتوح باب عیش و نشاط	دهر بهر طرب کشوده بساط
ز اقتران دو نیر شاهی	عیش کن شد زماه تاماهی



شاه و شهزاده کامران گشتند جمله خلق شادمان گشتند  
آه ازین آسمان بکرفتار که ندارد بهیچ امر قرار  
ذکر رحلت پادشاه زمان و خسرو دوران از داربی اعتبار دنیا  
و ازین عبرت سرای پر رنج و غنا و عروج نمودن از حضيض  
این مقام فانی با علا مدارج معارج جاودانی

بر خردمندان عاقبت اندیش هو شیار و آزاد مردان وارسته از علاقه دنیا بی  
اعتبار مستور نیست که حیات مستعار آدمی را دوا می و لذات نفسانی را امتدادی  
نیست هر گرا خلعت زندگی در دار الشهود وجود پوشانیده اند قابض الارواح  
بنهایت شدت و صعوبت از قامت وجودش خلع نموده هر کس را که شربت  
بقا و حیات نوشانده اندها دم اللذات زهر موت و مرارت (۱) فنا باو چشانیده در  
گزار روزگار اگر گل شگفته بنظر آید از بوته خار باید چید و اگر ذایقه آرزوی  
ادراك حلاوت عسل نماید از نیش زنبور باید مکید \*

بیت

کس عسل بی نیش ازین دکان ندید کس گل بی خار ازین بستان نچید  
صحت مزاج با آلام اسقام قرین است و حیات با ممات در خلا و ملا هم  
نشین . قطعه

يك گل نه شگفت در گلستان کاندل او نبود صد چاك  
صد پاره دلش ز جور و آخر پژمرده شد و فتاد در خاك  
كل ذی حیات را از واقعه موت گریز نیست و سایر موجودات را ازین  
قضیه مهلكه گریزی به مضمون کریمه كل نفس ذائقة الموت مشعر برین معنیست  
و سزاوار وجود جاوید و بقای تایید ذات بی مثل و شريك حی لایموت است  
و یبقی وجه ربك ذو الجلال و الاكرام موید این مقالست و بنا بر مصدوقه كلام  
معجز نظام كل شیء هالك الا وجهه ملزوم است که کسی را حیات ابدی و زندگی  
سرمدی نخواهد بود و لذات نفسانی و روحانی در صدد انتقال و معرض زوال  
در خواهد آمد \*

(۱) مرارت یعنی تلخی \*



## قطعه

هر بهاری را خزان در پی است      هر طلوعی را غروب در قفا  
 هر حیاتی را مماتی در عقب      هر بقای را بود آخر فنا  
 هست هر راحت قرین صدام      خنده هر گز نبا شد بی بکا  
 غرق میگردد دبدریا کوه و ریک      موت چون آید چه سلطان چه گدا  
 آنکه بر تخت شهی دار دمقر      وانکه باشد خوابگاهش بوربا  
 جمله را در زیر خاک آمد مقام      ای دریغا زین مقام بی وفا

غرض از تمهید این مقدمات حیرت انگیز و ترتیب این فقرات وحشت آمیز آنست که چون اعلیحضرت خاقان زمان و شاهنشاه دوران از دیدار فرخنده آثار شاهزاده عالمیان مسرور و محظوظ گردیدند ایام و لیالی را بعیش و عشرت متوالی میگذرانیدند و همگی اوقات بتربیت شاهزاده هوشمند دانا دل پر داخته در تعلیم قواعد جهاننداری و معدلت و اداب گیتی ارائی و نصفت و قانون مجلس و دیوان داری و مراسم پادشاهی و شهر یاری و اهتمام عساکر و رعایت رعایا و مرحمت بر سایر خلائق و کافه برایا عمر عزیز را صرف مینمودند و همیشه گوش هوش شاهزاده عالمیان را به در رنصایح و لالی مواعظ که مشتمل بر اداب سلطنت و رسوم خلافت بود مزین میساختند و خزانه حافظه اش از جواهر و لالی تواریخ و اخبار و سیر سلاطین و وقایع روزگار و تجارب خواقین عالیمقدار از منہ و اعصار که هر یک بوقت خود در کار است مملو و مشحون میداشتند و چند ماهی باین نوع میگذرانیدند که چرخ جفا کار ستم پیشه غدار چنانکه شیوه و شعار اوست کوکب وجود فایض الجود سلطان زمان را از مدارج اوج صحت به حنیض ملالت و از معارج شرف توانائی بهبوط ناتوانی رسانید و زلال تعیش و زندگانی اعلی حضرت خاقانی را بغبار عوارض سقم و ناتوانی مکدر ساخت و مزاج و ها جش از طریق اعتدال و صحت انحراف نمود و حرارت تب بر وجودش مستولی گردید و گلشن طبیعتش که از شکفتگی زیب و زینت ساحت کائنات بود از سموم





سلطان محمود قطب شاه







جهانسوز حدت تپ فرودشد و روز دوم و سیوم بنوعی حرارت تپ بر مزاج اقدسش غالب آمد که مطلقا طراوت و نضارت در گلدسته طبیعتش نماند و شدت الم بمرتبۀ طغیان یافت که یکباره صفا و ضیای مرات ذات حمیده صفاتش پوشیده گردیده اکثر اوقات بیهوش میشدند ازین واقعه هایل و والدۀ سیدۀ ماجده خاقان زمان را دود حیرت از کاخ دماغ صعود نمود و از بیرون مقربان عظام و محرمان لازم الاحترام متحیر و متفکر گردیدند و حکماء غریب و اطباء هند همه بر بالین نازنین آن خسرو زمان و زمین حاضر شدند و برائی های مختلف تشخیص بیماری و عارضۀ نالهای می نمودند حکمای عراق و اطباء هند درین باب سخنان مختلف گفتند چه رای حکمای ایران این بود که دفع حرارت تپ بمبردات باید نمود و اطباء هند ادویه حار تجویز میکردند و میگفتند که مادۀ عارضه از برودت است و والدۀ سیدۀ پادشاه خلایق پناه در منا قضت و مخالفت اطباء بغایت حیرت بهم رسانیدند و محرمان سریر سلطنت و مقربان اورنگ خلافت نیز در بیرون متفکر بودند و پادشاه عالم نیز در آن حدت تپ و شدت زحمت نمیدا نستند که بسخن کدام یک از اطباء عمل نمایند پس سیده سرادقات عصمت و الدۀ پادشاه فرشته خصلت فرمودند که طبابت اطباء به امرجه که در بلاد هند نشو و نما یافته اند موافق ترمی نماید ولی آنست که طبیبان هند معالجه بکنند ازین سخنان حکمای عراق بیتاب شده گفتند که این غلط و خطا و این جور و جفا چون توان روا داشت باید که حدت آتش تپ را بزال مبردات منطفی سازند العیاذ بالله که این آتش التهاب و اشتعال یابد جان جهانی بسوزد و مقربان سریر پادشاهی درین سخن با حکماء متفق بودند اما اهل حرم و ملکان خاص و منصور خان حبشی عین المملکی با طبیبان هند و همداستان شده متابعت و الدۀ سیدۀ اعلیٰ حضرت خاقانی نمودند و قرار داند که اطباء هند شروع در علاج و تدای نمایند چون پیمانۀ حیات پادشاه فرشته خصال از شربت زندگی مالا مال شده بود و آفتاب زندگی سلطانی مشرف بر افول و غروب گردیده بود در آنچه قلم تقدیر بر صحیفه احوالش تحریر نموده بود تغییر نپذیرفت .



بیت

بتدبیر تغییئر تقدیر تتوان که سیلاب بستن بز بخیر تتوان  
 پس ادویه حاره چون نار و ارد مزاج و امعای شهر یار بی اختیار نمودند  
 و مدت پنج روز آتش بر آتش افزودند در روز هشتم خسرو زمان بغایت بی  
 تاب شدند و کمال اضطراب بهم رسانیدند و امید نجات ازین حادثه مهلکه قطع  
 فرموده دانستند که محل انتقال ازین دار پر ملال قریب شد و آثار ارتحال ازین  
 رباط دود و رومزل پر خوف و خطر بظهور رسید فرمودند که اکنون وقت  
 وصیت و وداع و زمان افتراق و انقطاع است امر نمودند که شاهزاده عالمیان  
 را بحضور بیاورند چون شاهزاده یوسف طلعت را حاضر ساختند و مواجهه  
 واقع شد فرمودند ای فرزند دلبد وای جگر گوشه ارجمند ای نور دیده پدر  
 مستمند ای راحت جان حزین و سرور سینه نژند (۱)

بیت

ای گلبن گلستان تنزیه ای غنچه شاخسار تقدیس  
 دعای در حق پدر ناتوان و افتاده بر بستر یاس و حرمان کن که استدعای  
 معصوم در درگاه حضرت بیچون بعزا جابت مقرون است شاهزاده ملک خصال  
 یوسف جمال روی توجه بقبله دعا آورده مسألت صحت و استدعای شفای پدر  
 بزرگوار از حضرت پروردگار نمودند و پیشانی نورانی را بر سجاده نیاز سودند  
 پادشاه گیتی پناه فرمودند که شاهزاده عالمیان بجهت حصول مرتبه سلطنت و خلود  
 حشمت و شوکت خود دعا کرد و الحمد لله و المنه که در درگاه حضرت قاضی  
 الحاجات و واهب العطیات مستجاب گردید بعد از آن متوجه والده سیده خود  
 شده فرمودند که مبلغ چهارده هزار ابراهیمی موافق اسامی مبارکه چهارده  
 معصوم علیهم السلام الله الملك القيوم که در بازار منی از ممر بیع و شری حاصل  
 شده و غایت حلیت دارد بطریق امانت در فلان صندوق معین گذاشته شده است  
 بنماز و روزه و زیارات و حج و رد مظالم و سایر تصدقات و خیرات صرف باید  
 کرد و شاهزاده عالمیان را بر تخت سلطنت اجلاس باید فرمود و حضرت حق

(۱) نژند یعنی غمگین



سبحانه تعالی که خالق الاشیاء است حافظ بلاد و ناصر عبادست و جمیع امور باقتضای مشیت حضرت آفریدگارست و از والده مهربان غمخوار که پروانه وار جان عزیز مردم نثار مینمود حلیت حاصل نموده متوجه خاصان و محرمان و نزدیکان بالین نازنین شده حلیت خواستند درین وقت خروش گریه و نوحه از درون بگبند بلند فلک نیلگون رسید و اهل البیت بشیون وزاری پر داختمند پس آنجماعت را ازان وحشت بازداشته بوالده ما جده فرمودند که زمانی آرام گیرید و لحظه خاموش باشید و در اطراف و جوانب بستر و بالین شهر یار نازنین باآواز حزین و دل اندوهگین تلاوت فرقان مبین می نمودند و بجهت انس آن مسافر عالم عقبی و سالک طریق مملکت اخری باحن جانفزا و نغمه دلکش قرآن مجید میخواندند باستماع آیه کریمه ارجعی الی ربك راضیه مرضیه توجه بمقام شهود نموده در یک مهر روز چهارشنبه سیزدهم ماه جمادی الاول سنه هزار و سی و پنج هجری شاهباز روح پرفتوحش از اشیائه تن و دامگاه پر محن پرواز فرمود انا لله و انا الیه راجعون غریو و غلغله نوحه از ساکنان سطح غیرا در طبقات فلک خضرا به پیچید و فریاد و فغان زمینیان گوش کرو بیان ملاء اعلی را اصم ساخت خلاق به یکبار از درون بیرون بنوحه وزاری پر داختمند و عالمیان درین عزاجای اشک خون از دیده روان ساختند (نظم) آفتاب ملک و ملت گشت در مغرب نهان. روز روشن تیره شد در دیده اهل جهان. از فراز تخت روحش سوی علین شتافت. شد بروح انبیاء محشور در باغ جنان + منصور خان حبشی که برتبه وزارت عین المملکی معزز بود باملك الماس و ملك یوسف در مقام رفع خلل و رفع فساد اهل بازار و او باش شده قاسم بیگ کو توالت را فرمودند که در چاوری بمهابت تمام بنشیند و حسن بیگ نایب او در چارمینار قرار گرفته مردم اسواق را تاکید بلیغ نمایند که هر کس بکار و شغل خود مشغول باشد و اگر خلاف امر از کسی واقع شود فوراً سیاست نمایند و دروازه عالیه شیر علی را مفتوح داشته امر کردند که خاصه خیل در محلهها و کل چاکران جابجا حاضر باشند و سایر مردم از شغل و عمل خود باز نمانده تصور خلل و فسادنه نمایند و مردم غریب و اهل ایران چه



چاکر و چه سوداگر که درین دولت خانه مکرم بمنزله کبوتران حرم بودند کمال حیرت و بیم داشتند که آیا درین حادثه عظمی دشمنان جان و غارت کنندگان خان و مان (۱) عداوت جهل ظاهر ساخته چه فتنه و فساد برانگیزند پس بموجب وصیت پادشاه غفران مآل شاهزاده یوسف جمال را با فرو کرو لباس و کسوت خسروی آراسته در شاه نشین قصر محمدی محل برآورنگ سلطنت اجلاس فرمودند و بارعام دادند تا خلاق از درون و بیرون زمین بوس و سجده پادشاه یوسف جمال سکندر اقبال بکنند و جمیع چاکران چه از مقربان عظام و مجلسیان کرام و سرداران و سلحداران و خاصه خیل و سایر ملازمان به توره و ترک بترتیب فوج فوج بر طبقات قصر فلک رفعت برآمده شرف بساط بوسی و سعادت عبودیت دریا فتند و بعد از آن قضیه و حشت انگیز این حالت مسرت آمیز روی نمود و آن واقعه پرشور و شربامنیت و سرور تبدیل یافت و جار چیان و منادیان در بازار و اسواق بر بالای فیلان و شتران سوار شده منادی بنام نامی حذیو جهان و القاب سلطنت انتساب شهریار زمین و زمان نمودند و بعد از فراغ این امور وقت عصر نعلش محصور بر حمت حی لایموت پادشاه ملک خصال را در سنگاسن زر نگار سواریش گذاشته جمیع مقربان و اعیان و امرا و وزراء و سادات و فضلائیماده تشییع جنازه مغفرت اندازه خسرو جنت مقام نموده در انگر فیض اثر که مدفن این دودمان رفیع الشان است و گنبدی چون سپهر اخضر که اعلی حضرت خاقان رضوان مرتبت در حیات خود طرح انداخته بودند و عمارت آن قریب با تمام رسیده بود برده مانند گنج مدفون ساختند و بفاتحه و دعای آمرزش روح اطهرش را مستغرق دریائے مرحمت غفار نمودند .

مثنوی

افسوس ز پادشاه دوران زینت ده کار گاه امکان  
در اول عمرو شادمانی بشتافت بملک جاودانی  
نا داشته چله (۲) بدوران شد جانب خلد همچو رضوان  
با قلت عمر کرده حاصل انواع کمال و گشته کامل

(۱) خانمان (۲) چله یعنی بعمر چهل سالگی نرسیده -



کونین همیشه در ترا زوش برداشته ثقل هر دوبازوش  
شمع خردین همیشه پر نور زوخانه دین و ملک معمور  
مستغرق رحمت خدا باد محشور بروح مصطفی باد

مدت سلطنت پادشاه مغفرت دستگاه انار الله برهانه چهارده سال و پنج ماه  
و بیست و شش روز بود و عمر اشرفش سی و چهار سال و یک ماه و بیست و روز و پنج  
فرزند سعادتمند بیادگار گذاشتند فرزندان اول که از همه بکبر سن و وفور عقل و دانش  
اختصاص داشت اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بودند که باستحقاق  
ذاتی و استعداد و صفات جبلی برجای والد بزرگوار قرار گرفته مالک سریر  
سلطنت و اورنگ خلافت شدند و فرزند دوم مهد علیا و ستر معلی همشیره مکرمه  
معظمه ایشان که در سال هفتم جلوس میمنت مانوس پادشاهی که بعد ازین در قضایا  
و سوانح سال مذکور سمت گذارش خواهد یافت در حباله نکاح حضرت سلطنت  
و خلافت دستگاه سلطان محمد عادلشاه در آمده ملکه آن دولت عظمی شدند و بعد  
از ایشان شاهزاده ابراهیم میرزا بودند که از صبیئه عالی حضرت ابراهیم عادلشاه که در  
نکاح خسرو غفران پناه در آمده بود و در سال دوم جلوس همایون طایر روح  
معصومش بر شاخسار اشجار بهشت آرام و قرار گرفت و دو پسر دیگر بعد از ان  
از یک مادر که بخورشید بی بی مسمی بود و پادشاه مغفرت پناه را نهایت تعلق خاطر  
بموی الیها بود و قبل از رحلت ایشان بجوار رحمت ایزدی پیوست و در جنب  
گنبد مملو از رحمت ایشان گنبد دیگر محل دفن حضرت مومی الیهاست بوجود  
آمدند و الحال در ظل رافت و تربیت خسرو یوسف جمال سکندر اقبال بر فاهیت  
و فراغت تمام بکسب کالات قیام دارند و از محدثات و مخترعات ایشان مسجد  
جامع رفیع و سیمعیست که در دار السلطنة حیدرآباد بنا نموده اند و قریب سی چهل  
هزار هون خرج آن شده و نا تمام مانده بود و در دو فرسخی شرقی دار السلطنة  
حیدرآباد صانها الله فی ظل دولت والیها عن الفساد طرح شهری انداخته بسطان  
نگر موسوم ساختند و دو اساس عریض متین بجهت دو قلعه و وسیع که یکی حصار  
شهر باشد و دیگری حصار دولت خانه عالیه بنا گذاشتند و بعرض پنجاه ذرع



خندقی بر دور حصار شهر حفر فرمودند که بمنبع آب رسانیده از آنجا بنیاد حصار بردارند و بیست و پنج گز دیوار را مقرر داشتند که بسنگ و آهک برآورده چون بزمین برابر شود بیست گز مرتفع ساخته کنگره و سنگ انداز بسازند و جمیع عمارات و محلهای چهار بسته دیوانی با تمام رسانیده عمارت میدان در بار و دکانین چهار بازار و چهار منار می ساختند و قریب سه لک هون خرج آنجا شده بود و آن نیز قبل از آنکه با تمام رسد رحلت نمودند و دیگر قصبه سلطان پور که در حوالی لنگر فیض اثر قلعه گولکننده متصل بگنبدی که بهجت مدفن خود ساخته بودند احداث فرمودند و آن بقدری معمور است و عمارات و قصرهای الهی محل و محمدی محل و حیدر محل و توابع و لواحق آن که بهجت طبقه خاقان جنت مکان سلطان محمد قلی قطبشاه ساخته بودند و چند لک هون خرج آن شده بود و مثل آن قصرها بر روی زمین بنانیده در روز تولد شاهزاده ابراهیم میرزا که از صبیبه ابراهیم عادلشاه بوجود آمده بود جمیع قصرهای فلک رفعت مذکور را آتش در گرفت و سوخت و شعلهای آن بفلک اثر رسید و مدت چند روز که میسوخت احدی را میسر نبود که هزار قدم و دو هزار قدم راه بحوالی آن گذار نماید و این قضیه از قضایای عجیبه غریبه روزگار بود بعد از سوختن آن قصرها بجای آن قصر داد محل و حیدر محل و امان محل بچهار طبقه ساختند و مبلغهای کلی خرج آن قصرهای آسمان رفعت نمودند و در باغ بهشت اسائی سمنی بیابان بنی جانب شمال دار السلطنه واقع است قصر رفیع وسیعی بطرز عمارات عراق بدو طبقه ساخته معماران ماهر و بنایان نادر تکلف بسیار در آن نموده اند و نقاشان مانی قلم بطلا و لاجورد بطرح دلفریب نقاشی کرده اند و چندین عمارات دیگر در هر جا از آن پادشاه مغفرت دستگاه بیادگار مانده است و ذات اشرف اقدسش جامع علوم عقلی و نقلی بود و در فنون فضایل مکتسبه و حیثیات متعارفه سعی موفور بظهور رسانیده بودند و بعبادت و صلاحیت بغایت مایل بودند و هر صبح یک جزو قرآن مجید تلاوت مینمودند و بطریق التزام هر ماه یک ختم مصحف میفرمودند و قوت حافظه کامل داشتند چنانچه کتب سیر و تواریخ را که مطالعه نموده بودند همه را مستحضر



و بطلاقت لسان و فصاحت بیان نقل هر حکایت و داستان مینمودند و فضیلائی پایه  
سیر و فصاحتی خوش تحریر بکالات و استعداد آن سلطان مغفور مبرور  
اعتراف داشتند و از فن انشا نیز بهره کامل داشتند و بر ظهر کتابهای نثر و نظم که  
بنظر فیض اثر در می آوردند و مطالعه آن از اول تا آخر مینمودند احوال مصنف  
و مؤلف آن از کتب دیگر تحقیق نموده بعبارات دلپذیر تحریر میفرمودند و گاه  
گاهی واردات طبع اقدس را در سبک نظم میکشیدند و چند غزل و رباعی و ترکیب  
بندی در مرثیه حضرت سید الشهداء از آن خسرو علین مکان بیادگار مانده  
است و صفات حمیده و اخلاق پسندیده آن پادشاه مغفرت دستگاه در السنه  
و افواه کافه آدمیان ساری و جاریست و زیاده از آنست که درین کتاب ثبت  
توان نمود رحمه الله علیه

مقالة الكتاب ذکر طلوع نیر اعظم و عطیه بخش عالم اغنی شهر یار مکرم بافر  
فریدون و شوکت جم از مطلع اورنگ خلافت برآمدن و بر چهار بالش  
قدرت و عظمت و حشمت و شوکت تکیه زدن و جهان ظلمانی را بانوار معدلت  
و نصف و لمعات مرحمت و مکرمت روشن و نورانی ساختن

بر عقلای خمیر و عرفای بصیر که عالم آثار کواکب فلک سیر و عارف  
اسرار خفیات نهانخانه تقدیر اند مبرهن و روشن است که چون حضرت خالق  
ذو الجلال این دمتعال بجهت اعلی مرتبه خلافت و اسنی منزله نیابت خود ذات  
قدسی صفاتی را از نوع انسان که احسن مخلوقات و اشرف موجودات و مجموعه  
کاینات است برگزیند از معارج کبریای مقدس خالقیت و مدارج اعلای منزله  
ربوبیت اشراقات فیوضات و لمعات مواهب و عطیات بجهت تربیت آن جرهر  
گرامیة معدن وجود و برای تصفیه و تجلیه آن گوهر شاهوار بحر شهود نازل  
نماید و سعادت آثار کواکب سبعة سیار و شرافت اطوار گردش فلک دوار را  
بنشوو نما و ظهور و بروزش شامل و واصل سازد و طینت اور از لال اخلاق  
حمیده و اوصاف پسندیده مخمر نموده بانواع مکارم و اصناف محاسن آن ذات  
خجسته را آراسته منظور عالمیان و مشهود آدمیان گرداند و بوقت خاص و زمان



با اختصاص بر اورنگ عرش آسای سروری و سریر فلک فرسای خسروی متمکن  
 ساخته زمام احکام و انتظام اقالیم عالم و عنان اهتمام مهام طبقات بنی آدم بقبضه  
 اقتدار و سرپنجه اختیارش سپرده رفاهیت کافه عباد و امنیت کل بمالك و بلاد بآئین  
 عدالت و نصفت و قوانین سیاست و مهابتش منوط و مربوط دارد . قطعه  
 حضرت ایزد چو ذات کاملی را برگزید بر سریر خسروی بنشاندش با عز و جاه  
 آسمان و اختران را تابع امرش کنند از برای خلق سازد سایه چترش پناه  
 و موافق این سیاق و مطابق این مصداق انبعاث ذات کامل الصفات شاهنشاه  
 جهان و خدیو زمین و زمان است که از بدو فطرت تا زمان جلوس بر اورنگ  
 سلطنت یوما فیوما حضرت موجد کل و جود از محض رحمت و جود عطیات  
 نامحدود و اصل ذات قدسی خصال و شامل احوال خسرو یوسف جمال سکندر  
 اقبال گردانیده است و وجود فایض الجودش را بنیور استعداد جهاننداری  
 وزینت کمالات شهر یاری مزین و مجلی ساخته بعد از آنکه سن اشرفش بیازده سال  
 و پنج ماه و پانزده روز رسیده بود بر اورنگ پادشاهی و سریر سلطنت و فرمان  
 روائی صعود نمودند و بلمعات و اشراقات افسر و چتر خسروی ظلمت ظلم از جهان  
 کهن محو فرمودند .

مشوی

دوران کهن دگر جوان شد	گلزار زمین چو آسمان شد
دوران ز جهان ملال گسترده	درد هر بساط عیش گسترده
ابواب نشاط و کامرانی	مفتوح بشد بشادمانی
شاهنشاه مهر چهره بر تخت	اقبال غلام و بنده اش بخت
بر تخت نشست همچو جمشید	بالای فلک چنانکه خورشید
از فر قدوم حضرت شاه	اورنگ منیر گشت چون ماه
اکلیل چو مهر نور ورشد	بر تارک شاه بزیب و فر شد
خود تاج کون چو آفتاب است	چون بر سر شاه کامیاب است
از خطبه بلند گشت منبر	زد پای بفرق چرخ اخضر
در خطبه چو نام شاه آمد	صد حادثه را پناه آمد





سلطان عبد اللہ قطب شاہ







از نام جهان پناه بادل	زر یافت دگر عیار کامل
از روز جلوس روز نوروز	صد فیض گرفت و گشت فیروز
این روز جلوس روز عید است	دروی همه خرمی پدید است
زین روز به گلشن سخن روی	آریم چو بلبل نوا جوی
زین روز کنیم داستان سر	از خسرو مهر چهر جم فر
زامروز ز شاه کام جوئیم	عیش و طرب مدام جوئیم
از نوک قلم گهر بیاریم	باغ ارم از قلم برانیم (۱)
از گوشه برآی ای نظاما	بنا ز تنور جوش دریا
از نوک قلم به بند آئین	بنای نگار خانه چین
درهای کنوز طبع بکشای	صد گنج هنر بخلاق بنمای
دارم ز شه سکندر آثار	امید توجهی درین کار
از پر تو آفتاب تابان	یا قوت شود جماد در کان
پیدا شده ز آفتاب پر نور	از نخل رطب ز تانگ انگور
من نیز چو ذره ام مکدر	رخشان بشوم ز مهر انور
در گوشه انزوا بامید	بودم عمری بیاد خورشید
اکنون که جهان شده است پر نور	کی ذره شود ز مهر مهجور
رقتم که سخن طراز کردم	زین راه دراز باز کردم
در مجلس خاص شه درآیم	از کلك چونی سخن سرایم

بالجمله در صبح چهاردهم ماه جمادی الاول سنه خمس و ثلاثین و الف هجری (سنه ۱۰۳۵ هـ) از کرباس گردون اساس نقارخانه پادشاهی صدای رعد آوای نوازش دمانه و طبل و کوس و کور که بشارت و نوای کرناء و صفیر نفیر بکره اثر رسیده صلاهی عیش و عشرت بعالمیان در دادند و بارگاه گیتی پناه از ازدحام عساکر نصرت نشان و امرای عظیم الشان روز رای رفیع مکان و عمال کاردان و سایر طوایف چاکران مثابه فضای دلکشای بهجت افزای عیدگاه گردید قصر فلک رفعت خسروی از جمعیت مجلسیان عظام و فضلاهی لازم الاحترام و مقربان

(۱) بکاریم .



عالی‌مقام چون دارالسلام شد ساحت بارگاه از انواع تجمعات پادشاهی آراسته  
و مانند گلشن فردوس از کدورات پیراسته خدیو بی همال اعنی خاقان یوسف  
جمال سکندر اقبال بر فراز اورنگ خسروی قرار گرفت و آفتاب عالم تاب کسب  
نور و ضیاء از رخسار گیتی آرایش نموده در برابر منصب آئینه داری اختصاص  
یافت ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان سریر سلطنت جا بجا در محل و مقام  
خود ایستاده جبین اخلاص و نیاز مندی بر زمین عبودیت و بندگی سودند و بدعا  
و ثنای خسرو یوسف جمال و تهنیت و مبارکی جلوس همایون فالش زبان فصاحت  
بیان کشودند .

نظم

دعای و ثنای شهنشاه گیتی نمودند خاصان اورنگ اعلا  
بالفاظ خوب و معانی دلکش باشعار نغز و بایات زیبا  
و امر جهان مطاع و فرمان خلائق اتباع عز صدور یافت که ابواب خزانه  
و جامدار خانه مفتوح ساخته زر وافر و مرصع آلات متکثر و تشریفات فاخر  
بوآورند و ارکان دولت و اعیان ملک و ملت را بخلعتهای اعلی و تشریفهای گران  
بها نوازش فرمودند و عاملان عظام و نایکواریان کرام و قلعه داران معتمد و  
معتبران هر ملک و بلد را عنبر چها و طوقها و هت کراهی مرصع با تشریفها  
عنایت فرمودند و سایر چاکران درگاه اعلی علی قدر مراتبهم بانعام و اکرام  
مسرور گردانیدند و منشیان عطار د فطنت فصاحت پیشه و دبیران بلاغت اندیشه  
را امر معلی صادر شد که بحکام بلاد و عمال محال و عهده داران بنا درو کو تو والان  
قلاع فرامین بشارت جلوس همایون اعلی تحریر نموده بسکه و مهر مجدد و توقیع  
وقیع امجد مزین سازند و باخلعتها و تشریفها بجانب ایشان ارسال دارند و آنروز  
سادات عالی درجات و اهل مدارس و طلبه علوم و سایر مستحقین را احسان  
و اکرام شاهنشاهی شمول یافت و هر یک نصیبی کامل یافتند و بر فیله و عرابها  
زر و شکر بار کرده در اسواق و بازارها گردانیده بتمام عوام الناس قسمت نمودند  
و از حبس و زندان جمیع بندگان و مجرمان را که بمعاصی و ذنوب کبیره و صغیره  
ماخوذ و مقید بودند ازاد فرمودند و شعرای فصاحت شعار سخن آفرین که در



تهنیت و مبارک باد پادشاه زمان و زمین قصیده‌ها را و تاریخهای معجزه آسا گفته بودند صلحهای زیاده از حوصله و خواهش ایشان مرحمت شد از انجمله مولانا رونقی این ماده تاریخ را در قطعه درج نموده است (مصرع)

مزمین شد جهانی ( ۱۰۳۵ ) از جلوس شاه عبدالله

و قیصر مداح که در سلك چا کران و مداحان منتظم بود این ماده

تاریخ را در قطعه بسته است مصرع

شد شاه دکن قطب زمان عبدالله ۱۰۳۵

پس طبقات انام از میمنت جلوس خسرو عالیمقام در محال امنیت و سرای آسایش مقام و آرام گرفتند دوران کهن دور جوانی از سر گرفت و خارستان غم و الم بهارستان شادمانی و نعم تبدیل یافت . نظم

روزگار خزان شد وز بهار	خرمی یافت گلشن و گلزار
بست امن جهان درین ایام	از جلوس شه نکو فرجام
در عیش و طرب بشد مفتوح	عالی شادمان ز جام صبح
عهد سلطان شده چو فصل بهار	خلق عالم شگفته چون گلزار
باد این عهد تابروز قیام	خلق از لطف شه همیشه بکام
ظل چترش بدهر گسترده	دشمن از حزم اوست پڑ مرده

ذکر قضاهای بهجت و مسرت افزای سال اول جلوس همایون اعلی که

مشمول است بر آمدن حجاب عالیشان از جانب سلاطین باتمکین دکن و هندوستان چون خبر و حشت اثر رحلت پادشاه رضوان مرتبت و بشارت خرمی اشارت جلوس سلطان یوسف طلعت سکندر حشمت بمسامع جلال و جاه سلاطین باتمکین دکن اعنی عادلشاه و نظامشاه رسید عالیحضرت سلطنت دستگاه ابراهیم عادلشاه شاه ابو الحسن و عالیحضرت جمیع نظام شاه میر جعفر را که هر يك معتمد و مقرب آن پادشاهان عالیجاه بودند بجهت تهنیت بخدمت خسرو ممالك تلنگانه ارسال داشتند و مکاتیب خجسته اسالیب که مضمونش مشتمل بر پرسش و تعزیت سلطان جنت مکان و مبارکباد و تهنیت جلوس خسرو سکندر نشان بود



مع تحف وهدایا از اسپ و فیل و مرصع آلات مرغوب مصحوب حاجبان چرب زبان ارسال داشتند چون حاجبان عالیمرتبه بحوالی دار السلطنة حیدرآباد صانها الله فی ظل حمایه و الیها عن الخلل و الفساد رسیدند از پایه سریر عرش قرین دومرد معتمد امین باستقبال ایشان مامور گردیدند که برسوم ضیافت و لوازم مهمانی قیام نموده مشارالیهما را بیارگاه گیتی پناه بیاورند و آن دو معتمد باستقبال ایشان رفته باآداب پسندیده و قانون شائسته بامور مرجوعه پرداخته با کرام تمام ایشانرا بپایه سریر سلطنت مصیر آوردند و حاجمین مذکورین شرف ملاقات کثیره الحسنات و سعادت حضور و افرا نور دریافته از قبل پادشاهان ثریا مکان زبان فصاحت بیان به پرسش و تعزیه خاقان جنت مکان کثودند و بمبارکباد و تهنیت جلوس خسرو بادین و داد اقدام نمودند و اعلا حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت حجاب عالیشان را بتشریفات خاص نوازش فرموده بانعام و اکرام سرافراز ساختند و منازل رفیع و عمارات وسیع بجهت نزول ایشان تعیین فرمودند و در بعضی از شهور سنه جلوس همایون اعلی اخلاص خان قزوینی از جانب شاهزاده اعظم شاهزاده خرم ولد امجد خسرو ممالک هندوستان نورالدین جهانگیر پادشاه بن جلال الدین اکبر پادشاه بجهت تهنیت و مبارکباد باتبرکات شاهانه و مکتوب تهنیت اسلوب آن شاهزاده عالیجاه بپایه سریر سلطنت رسیده بشرف بساطبوس مشرف شد و مقربان بارگاه جهان پناه تعظیم و تکریم او کاینیغی نمودند و بجهت نزول منزله عالی معین شد و برنسبت حجاب دیگر بانعام و اکرام پادشاه یوسف جمال مفتخر و مباهی گردید و بعد از چندگاه دو مجلس عالیشان را با تحف و هدایا و اسپ و فیل و کتابات محبت آیات که مضمونش اظهار یگانگی و داد و مفهوش مراسم دوستی و اتحاد بود بجانب پادشاهان رفیع الشان دکن ارسال داشتند و حاجب شاهزاده عالمیان را که بجهت ادای وظایف تهنیت و مبارکباد آمده بود و بعض مدعیات دیگر نیز داشت مستدعیات او بعزاجابت مقرون گردانیدند و خان مذکور نیز از مرحمت و مکرمت اعلا حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر احتشام مسرور و مقضی المرام بخدمت شاهزاده رفیع المقام روان گردید .









میر ساجد مومن استرآبادی



ذکر تعین گرون پیشوا و میر جمله که دورکن اعظم سلطنت اند و مقرر داشتن بعضی از مناصب عمده درین سال به نسبت سابق در اواخر زمان خاقان علین مکان نواب علامی فهمی میر محمد مومن که برحمت ایزدی پیوست خاقان گیتی پناه منصب جلیل القدر پیشوائی را بهیچ يك از مقربان سریر خلافت تفویض نفرموده بنفس اقدس و رای صوابهای مهر انجلائی خود حل و عقد مهمات مملکت و قبض و بسط امور سلطنت و معاملات تدبیر و راجوت را متکفل بوده در جمیع مهام عباد و انتظام امور ممالك و بلاد اهتمام تمام می نمودند و جناب سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی را که بعد از خواجه مظفر علی منصب دبیری بتوجه نواب علامی مرتضای ممالك اسلام مرحمت کرده بودند بواسطت مشارالیه نیز بعضی مهمات سر انجام می یافت درین زمان فرخنده نشان که اعلیحضرت خاقان یوسف جمال بر تخت سلطنت و اورنگ خلافت صعود فرموده ظلال چتر خورشید تنویر را بر جهان و جهانیان گستردهند رای عالم آرای خورشید ضیا اقتضای آن نمود که پیشوای با عقل و تدبیر و میر جمله آصف نظیر بجهت ضبط قواعد سلطنت و ربط معاهد مهمات سپاه و رعیت در پایه سریر سلطنت مصیر باشند و والد (۱) سیده خاقان جنت مکان درین وقت متوجه داماد خود شاه محمد (۲) ولد شاه علی عربشاه بشاه پیر زاده شد بامکان و خواجهای مقرب قرار دادند که مشارالیه را پیشوا کنند و منصور خان حبشی را که سابقا بحواله داری اشکرر کابخانه و سرداری دنیا اعظم عین المملکی سرافراز تشریف میر جمالی دادند و میرزا روز بهان اصفهانی را که سلطان جنت مکان بود بعد از عزل خواجه افضل ترکه بمنصب ارجمند سرخیلی سرافراز فرموده بودند و مدت ده ماه باین امر جلیل اشتغال داشت معزول گردانند پس درین عزایم جازم شدند و در اول سال جلوس همایون اعلی شاه محمد مذکور را تشریف پیشوائی دادند و چون طبع مشارالیه از تدبیر و کاردانی و پیش بینی در امور سلطنت بهره بود عالیجناب علامی شیخ محمد الشهیر بابن خاتون را که از حجاب (۱) اعنی خام آغا زوجه شهزاده میرزا محمد امین (۲) شاه محمد پدر شاه خوند کار



سفر و ممالك ايران مراجعت نموده بود و خاقان عليين مكان مغفورا را ده داشتند كه منصب بزرگي كه مناسب رتبه و منزلتش باشد تفويض فرمايند كه قضيه هايله روى داد درين وقت منصب پيشوائى بديگرى رجوع شده بود خلعت نايب پيشوائى بمشاراليه دادند و رخصت نشستن در مجلس حضور وافر النور برنسبت شاه محمد پيشوا مرحمت فرمودند و چون منصب رفيع مذکور باشتراك بود منصب دبيري را از محمد رضاى استرآبادى گرفته بعاليجناب علامى عنايت كردند و مشار اليه باين دو منصب ارجمند درميان اكابر و اعيان سرافراز گرديده بامور جزوى و كلى اين دو مهمم كميابى مى پرداخت و طبقات انام بوساطت ايشان از شاهنشاه نوجوان بهره مند و كامياب ميگرديدند و شاه محمد پيشوا از اين جهت در سينه پر كينه تخم نفاق ميكاشت و بوتهاي خار مير و يانيد و ابواب اتفاق با ايشان در همه حال مسدود مى داشت اما منصور خان چون بمنصب رفيع القدر جملة المملكي سرافراز شد از فن نويسندگى و عملدارى بهره نداشت با مداد و اعانت بها منه (۱) شروع در عمل مذکور نمود و اكثر متوجه حال سپاهى شده در مقام اهتمام اين طبقه در آمد و چون ربط او با بعضى پيشتر از بعضى ديگر بود و متوجه احوال بعضى بيشتر ميشد افراط و تفريط در احوال طبقات مردم واقع شده بعضى كامياب و بعضى ناکام مى بودند و چون با طبقه غريبان خير انديش كه ضابط درايج ملك و ملت اندو در مهمات دين و دولت از اين جماعت تمشيت مى بايد يك رنگ نبود متوجه پيش آمدن اين طبقه نمى گرديد و عنان حكومتش در قبضه عمل بها نه بوده منصب سرنوبى و حواله دارى خاصه خيل در زمان خاقان جنت مكان بعد از عزل ملك آدم بملك يوسف كه از ملكان معتبر قديم الخدمة اين دولخانه بود مرحمت شده بود بناء برنسبت خدمت سابق مرتبه ملاكى و خدمت گارى حضور سر بلند شد و بجهت قرب و منزلت حضور ميان امثال و اقران خود كمال امتياز بهمرسانيد و اكثر مهمات سلطنت به پروانگى و وساطت اوسر انجام مى يافت و مقرب سرير سپهر اساس ملك الماس كه از قدمای ملكان و عظمای غلامان دولخانه عاليه است و خدمت سه پادشاه مغفرت دستگاه نور الله مر اقدم نموده

(۱) جمع برهمن .



و همیشه مکرم و معظم بوده بحواله داری بعض کارخانجات مثل سرکاری عمارات و زر خان (۱) خانه و زر گر خانه و توپخانه و چند قصبه حوالی شهر و بعض مناصب رفیع دیگر فیام داشت درین وقت تقرب تمام یافته یکے از ارکان اربعه دولت گردید و در اکثر امور درین هنگام طرف شور (۲) می بود و ملک عنبر که از جمله معتمدان و مقربان سلطان جنت مکان بود دنیائی که يك لك هون تنخواه داشت حواله او بود و حواله داری جامدار خانه عامره و فیل خانه و طویله با حواله داری دیده بانان و دیگر مناصب رفیع باو مفوض بود و قریب سی صد غلام گرجی و حبشی از زر سنجی خریده با اسپان و اسلحه و یراق ضمیمه لشکر نصرت اثر کرده بود چون درین وقت نوایر حسد در کانون سینۀ هم جنسان او اشتعال یافته بود در مقام سعایت در آمده امری چند غیر واقع با ونسبت دادند و او را از نظر اعتبار انداختند و دنیای او را با حواله داری فیلخانه و طویله عامره و بعض کارخانجات دیگر بملک یوسف مذکور مرحمت نمودند و محل جامدار خانه را بملک ادراک سپردند و مشار الیه را در کنج بیکاری منزوی داشتند و غلامان گرجی و حبشی مذکور را از حواله جدا نموده علی قدر مراتبهم از هزار تنکه تا سه هزار ماهیانه مقرر کرده در بیرون دولتخانه منازل دادند و ازین جماعت چهار نفر را که بقدر امتیاز داشتند و آثار رشد و تمیز در ناصیۀ حال ایشان ظاهر بود یکی را که غلام ترکی نژاد بود خطاب فیروز خانی دادند و سه نفر دیگر را که حبشی بودند یکی را از دو نفر امتیاز داشت خطاب آدم خانی و دو دیگر یکی را یاقوت خان و دیگر یرا حمید خان نام گذاشته هر يك را سردار فوجی از عساکر گردانیدند و قاسم بیگ ولد مرشد قلی بیگ ترکان را که در زمان سلطنت جنت مکان بمنصب رفیع القدر کو توالی دار السلطنه که از مناصب عمده است سرافراز بود و حسن بیگ شیرازی نایب او بود درین وقت مشار الیهما را بر نسبت سابق معین داشتند و میر قاسم اردستانی که بعد از میر یزدی بمنصب عالی نظارت ممالک مکرم بود اکنون نیز ناظر الممالک شد و وزارت پناه خواجه افضل تر که که در زمان بادشاه علیین بار گاه مدت نه سال بمنصب عالی رفیع القدر سرخیل

(۱) یعنی سلاح خانه (۲) مشوره .



معزز و محترم بود و دنیائی که يك لك هون تنخواه داشت بحواله او بود چون در او اخر زمان سلطنت جنت مکان از سرخیلی معزول شد و دنیای مذکور نیز ازو تغییر یافته حواله میر محمد تقی طباطبایا شده بود و درین وقت بسعی منصور خان همان سنجی حواله مشار الیه شد و مجدداً از جمله امرای عظام گردید و اعتماد راو برهن که سابقاً بمنصب دبیری فرامین هندوی سرافراز بود هم چنان با خدمت مذکور مقرب اورنگ بادشاهی گردید و ناراین راو برهن که بمنصب رفیع مجموع داری که عبارت از استیفای ممالك است سرافراز بود درین وقت نیز این منصب رفیع باو مقرر شد و سرورای برهن که بمنصب شروع نویسی سرافراز بود درین وقت همان خدمت باو مفوض شد و امرای عالیشان و وزرای رفیع مکان و عهده داران عظام و عاملان کرام و نایکواریان هزاره و منصب داران بزرگ که تفصیل اسامی ایشان باعث طول مقال است چه در دار السلطنت و چه در ولایت هر يك بطریق سابق بخدمات مرجوعه خود معین گردیدند و جمیع رسوم و قواعد سلطنت که سابقاً رسوم و معمول بود بهمان نوع جاری شد و حکام و عمال سابق درین وقت نیز بکار و عمل خود مشغول شدند .

ذکر قضایای سال دوم جلوس همایون اعلی که موافق هزار و سی و شش هجریست و بسیر باغات و سواری حوالی دار السلطنت رفتن و فصل برسات را بسیر و سواری گذراندن و بعیش و عشرت اشتغال فرمودن

چون اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بتائید ذوالجلال و توفیق مهیمن متعال بر سریر سلطنت و اجلال قرار گرفتند لوای شوکت و عظمت خسروی بر فراز طارم انجم مرتفع شده مشهود عالمیان گردید و طنطنه کامرانی و کامکاری و دبدبه شوکت و شهر یاریش مسموع سلاطین دوران و منظور خواقین زمان شد و وصیت سخاوت و مکرمت آوازه نصفت و معدلتش در گنبد بلند بیستون فلک نیلگون پیچیده و بمسامع جهانیان و کافه آدمیان رسید هر روز مجلس دیوان داری از انوار رخسار آفتاب آثارش پر نور بود و درگاه گیتی پناه از ازدحام امرا و وزرا و عساکر نصرت مآثر مشابه مجامع یوم نشور و کل خلائق از



مراحم و احسان نامتنا هیش بهره مندو مسرور و دیو صفتان مغرور از بیم  
 قهرمان سیاستش در مضایق زوایای نیستی مستور <sup>قطعه</sup>  
 ذله بندد بعد از این امنیت صدساله را عالم پرشور و شر در عهد شاه نوجوان  
 ز آسمان نازل نخواهد گشت دیگر حادثات  
 چترشه چون سایه گسترده است بر خلق جهان  
 گشته آثار کواکب سعد در دوران چرخ

تا لوای چشمش شد مرتفع بر آسمان  
 و بعد از انتظام مهام سپاه و رعیت و استقرار امور ملک و ملت طبع اقدس  
 اشرف اعلی مایل بسیر و سواری شد و فصل برشکال ملک هندوستان که به منزله  
 فصل بهار ایران است بر ساحت زمین از سبزه نوخیز فرش مخمل برگسترانیده  
 و طبع نباتی از شگوفه و ریاحین باغات و بساتین را چون نگارخانه چین گردانیده  
 لطافت هوا در غایت اعتدال و از کمال رطوبت انهار و چشمه سار پر از ماء معین  
 و آب زلال <sup>نظم</sup>

زمین از سبزه و گل همچون صحن آسمان گشته  
 بسان که کشان نهری بهر جانب روان گشته  
 زمین از لاله و نسرین بنوعی یافته تزئین  
 که گلزار جنان از دیده مردم نهان گشته  
 برای سیر و گشت پادشاه صورت و معنی

زهر شاخی هزاران غنچه در گلشن عیان گشته  
 در چنین فصل فرح انگیز مسرت آمیز بسیر باغ لنگم پلی که قلعه ایست  
 از بهشت برین و خاقان علین مکان جنت آشیان سلطان محمد قلی قطبشاه نور الله  
 مضیحه احداث آن باغ و غرس (۱) آن گلزار فردوس نمودار فرموده عمارات  
 عالی و قصر متعالی در آن بنا فرموده اند محل عیش و عشرت آن خسرو رضوان  
 مرتبت بوده متوجه گردیدند و در آن باغ ارم مانند و صحرای اطراف آن خیام  
 (۱) تنصیب اشجار -



فلک ارتفاع سرا پردهای گیتی اتساع برافراخته آن نزهتگاه رشک باع مینو وروضه خورنق (۱) ساختند و امرای عظام و وزرای با احتشام فرسخ در فرسخ قبه‌های خیمه و خرگاه را بفلک مهر و ماه رسانیدند و بزم خاص که از حور نژادان ماه سیما و پری پیکران خورشید لقا آراسته گردیده از نشأمل (۲) رخسار ماه رویان مشکین کا کل گل گل شگفتن گرفت و نغمه تار و ناله نای و موسیقار مدهوشان بزم طرب را خاصیت انفاس مسیحا میداد و هوشیاران محفل عشرت را مدهوش و شیدا میساخت .  
قطعه

تبارك الله از ان بزمگاه پر عشرت که دیده‌ودل ازویافته است نور و سرور  
شه‌نشه است چو رضوان و بزم چون جنت

بگرد تخت ستاده پری رخان چون حور  
و اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت باشاهدان زمهره ساز و پری زادان  
دل‌نواز دران گلشن فردوس مثال مدت يك هفته بعیش و عشرت اشتغال داشتند  
و شادی و خرمی از بزم خاص خسروی رخصت بارگاه عام یافته جمیع خلائق  
بکامرانی مشغول شدند و زنگ کلفت ایام در آن فصل مسرت انجام از مرآت  
قلوب زدودند و از ان مقام دل‌کشیا بکوه بنات گهات که از جانب شمال متصل  
بباغات دار السلطنه واقع است تشریف حضور وافر النور ارزانی داشتند و آن  
کوه و باغات را از ین قدوم بهجت و خرمی لزوم نمودار گلشن فلک خضرا  
ساختند و اطراف آن کوه پر شکوه مقدار دو فرسخ در دو فرسخ باغات پر اشجار  
و بساتین پر شگوفه و ازهارات (۳) و عمارات رفیع و ابنیه وسیع بغایت عمیق  
و بعرض و طول يك فرسخ در يك فرسخ شاید که باشد و سده بطول يك فرسخ  
بارتفاع صد ذرع و بعرض پنجاه ذرع تخمینا از گچ و سنگ برکنار آن دریاچه بسه  
اند گویند که اعلی حضرت خاقان سلیمان شان علین مکان ابراهیم قطبشاه نورالله  
مرقدہ دولک هون خرج حفر و سد آن حوض نموده اند از آب باران که در عنایت  
(۱) یعنی محل نعمان بن منذر که برائے رهایش بهرام گور ساخته شده بود (۲) یعنی  
نسایم (۳) یعنی عنچه و گل .



چون آب چشمه آب حیوان است مملو گردیده و بر فراز آن کوه مدور که مانند کلاه بر فرق زمین اغیر است پادشاه مغفرت دستگاه محمد قلی قطبشاه طاب ثراه عمارتی بغایت رفیع مشتمل بر سه طبقه ساخه اند و چندین عمارات دیگر که اثاثه سلطنت و تجملات حشمت و شوکت و اسباب کار خانجات در آن گنجد از بالا تا پائین جابجا ترتیب داده اند و هشت محل که در دولت خانه گیتی نشانه بجته جاگیری طبقات چاکران ترتیب داده اند درین دولت خانه نیز مرتب گردیده .

## قطعه

بر فراز کوه آن قصر رفیع بر فلک چون عرش سلطان قدیم  
حوض و نهر باغهای دور او کوثر و تسنیم و جنات نعیم  
یک طرف دریای پر ز آب زلال یک طرف باغات و اشجار عظیم

سیاحان روی زمین و مسافران جهان بیس بدین آئین سیرگاهی در اقالیم سبزه ندیده اند و مورخین راست گفتار از هیچ شهر یار جهاندار این نوع نستاری (۱) در زیر این گنبد زر نگار نشان نداده اند خسرو سکندر اقبال یوسف جمال مدتی در آن مقام دلکش و آن محل نزعت افزا بعیش و عشرت گذرانیدند و از انجا بیاغی که شبیه گلشن فردوس است و عمارت عالی رفیعی در آن باغ در زمان خاقان جنت مکان سلطان محمد قطبشاه بطرح عمارات عراق ساخته اند و تکلفات بسیار از طلاء و لاجورد و نقاشی و جام الوان در آن عمارات دلپذیر واقع شده تشریف حضور ارزانی داشته چند روزی در آن مقام دلکش کامرانی فرمودند بالجمله اکثر فصل برسات را در گلشن و گلزاروسیر و شکار گذرانیده داد عیش و عشرت دادند و درین ایام که از اردوی معلی باغات و صحرا زیب و زینت پذیرفته بود و امرای عظیم الشان هر صبح در مرغزاری و هر شام در گلزاری میگذرانیدند در ولایت دکن اشتها و انتشار یافته بود که غازیان نصرت شعار و امرای عالی مقام خاقان سکندر اقتدار یوسف عذار بقصد تسخیر ممالک طی مسالک می نماید سلاطین ذی جاه و خواقین عالم پناه

(۱) از لست یعنی چیز خوب و نیکو .



خوف عظیم و کمال بیم داشتند که ایا مقدمه الجیش از کجا ظهور خواهد نمود و قراول سپاه شجاعت و نصرت دستگاه بکدام مملکت نزول خواهد فرمود چون ایام منقضی شد اعلیحضرت خاقان سگندر رشان کامیاب و کامران بدار السلطنة مراجعت فرمودند و امرا و وزرای عالی‌مقدار و عساکر فیروزی شعار در ظل چتر سلطنت خسرو جهاندار قوار گرفتند سلاطین اطراف عالم و پادشاهان معظم را امینی حاصل آمد و وحشت و دهشت ایشان زایل شده تفرقه بجمعیت تبدیل یافت -

تعریف جشن و توصیف میزبانی سال‌گروه اعلیحضرت خاقان یوسف  
طلعت سگندر حشمت که مستمعان از استماع آن بشاشت  
عهد شباب و شادمانی ایام جوانی دریا بند و کیفیت شراب روحانی  
از الفاظ و معانی آن ادراک نمایند

یارب چه عشرت است که شد در جهان پدید این نوع جشن سور بعالم کسی ندید  
در گلستان دهر ازین نو بهار عیش صد غنچه نشاط زهر شاخ بردمید  
با عید نسبتی نبود این نشاط را خال (۱) ایست بر جمال چنین سور صبح عید  
سبحان الله این چه جشن جهان آراست که فلک دوار با هزاران هزار چشم  
بیدار هر شب تا صبح بر کنار این انجمن محو تماشا گردیده و العظمة لله این چه  
سور پر سرور است که کارداران سبعة سیار چون شهنشاه و جامدار از برای اتمام  
و رونق این بساط پر نشاط هر يك بکاری خاص اشتغال نموده سبحان ذی المملك  
و الملكوت و سبحان ذی الکبریاء و القدرة و الجبروت • رباعی

جشنیست که عالمی از آن شادانست زین سور جهان کهنه آبادانست  
بادا گره سال خداوند جهان چند آنکه ستاره بر فلک تابانست  
این دوران دهن سال و این جهان زلیخا مثال در عشق وصال بادشاه یوسف  
جمال عهد شباب و ایام جوانی از سر گرفته و گلستان جهان و بهارستان دوران  
از یمن سور پر سرور و جشن سال‌گروه خدیو زمان غایت عشرت و نصرت پذیرفته  
(۱) خالیست •



## نظم

جهان چون گلستانه شد درین جشن جهان آرا  
 عروس دهر زیور بست در این سور سر تا پا  
 هزاران گل شکفت اندر ریاض دهر زین عشرت  
 ز عشق طلعت یوسف زلیخا باز شد برنا  
 الحق جشنیت که صدر نشینان عالم بالا و مسند آریان ملاء اعلا در آرزوی آتند  
 که سرعت سیر از افلاک گردان و دیده بنیش از کواکب تابان استعاره نمایند  
 بر ساحت این بساط پر نشاط نازل شده بتفرج مشغول گردند و سوریست که  
 ساکنان خطه زمین چه از خطاء و چه از چین قوافل مراحل و منازل طی نموده  
 بهر تماشای این جشن و سور میمون و تفرج میزبانی سالگره همایون بیارگاه  
 خلائق پناه آیند - قطعه

اندرین بار که چون فلکست پر زحور و پری و از ملک است  
 ز آدمی زادگان بحسن و جمال به زحور و پری فزون زلک است  
 بود این جشن و سور پادشهی که به تحتش سماک تا سماک است  
 زیر حکمش سپهر پنداری کله فیل و تیغه کجست  
 بز مکا هیست بدان و سعت که هر انجمنی از آن چون فضای فلک مشحون از  
 کواکب ثوابت و سیار و عشرت سرائیست چنانچه بفسحت که هر گوشه اش  
 بهشتیست پر از حور و غلمان چه مست و چه هشیار درین هنگام فرح انجام از  
 کرباس نقارخانه گردون اساس صدای عشرت افزای طبل و دمامه صلاهی عیش  
 و نشاط بهالمیان در داده و صفیر نفیر و نوای کرناهی ندای شادمانی بگوش صغیر  
 و کبیر عالی و اهالی جهانیان رسانیده غلغله نقاره و صور ناصنج (۱) جوش  
 و خروش در دراز و پهنای وسیع فضای زمین و آسمان انداخته و مشقهاء اعلام  
 خرمی و طرب اعلام بر فیه خیمهای فلک ار تفاغ بر افراخته مشنوی  
 نوای طرب بر فلک بر شده ز شادی دماغ جهان تر شده  
 ز غریدن کوس گوش فلک شده پر چو از جوش ذکر ملک

(۱) یعنی چنگ -



صغیر و نفیر و صلاى نشاط هم آهنگ گشته پی انبساط  
 هر صبح و شام فراش زادگان کبک خرام جاروب دستهای زرین و سیمین  
 در کف دست بجای رومی و فراشی و سقا پسران مقبول مشکهای بلغاری پر از آب  
 حیات کرده در عین آب پاشی قضای عشرت سرا مانند ساحت بهشت بس باصفا  
 و در نزاهت و لطافت هوا مشابه گلزار ارم و قدوس معلى نظم

از صفای فضاش چشم منیر و زهوايش مزاج قوت گیر  
 روح ازان یافته حیات ابد چشم را دیدنش علاج رمد  
 نور بینش سواد ساحت او راحت جان و دل نزاهت او  
 کلا و ندان رقاص تلنگانه و حیدر آباد و بهاگ و شان خوش صورت  
 کر ناتک و پاتران زیبا شمایل احمد آباد و لولیان صبیح الوجه کابل و لاهور و هر کنیهای  
 ملیح الحسن آگره و برهانپور و مندلی نوازان با اصول و تال زنان بس مقبول  
 جوق جوق در هر طرف بر قاصی و محو تماشا و مدهوش تفرج چه صالح و چه  
 عاصی هنگامه جشن و مجلس بزم بنوعی گرم میدارند که لمحۃ البصر تماشا ئیان را  
 فراعی نیست و استادان خواننده و سازنده هر ملک و هر دیار که هر یک چون  
 بار بد و نکیس در فن موسیقی یکتای بی همتا اند در سیر مقامات و شعبها بنغمهای  
 دلکش و ترانهای روح افزا آب را از جریان و مرغ را از طیران باز میدارند  
 ساقیان شگفته روی مهر سیما جام بدر آسا از شراب صاف لبریز کرده صلاى نوشا  
 نوش بمحبوبان باده نوش در داده هوش را چه یار که در آن بزم دم از هشیاری  
 زند و عقل را چه حد که در آن عشرت سرا لاف شعور و خبرداری نماید حریفان  
 باده پیمایا معشوقان ماه سیما هم نشین و مدهوش و سرمست و مدهوش گاهی معشوق  
 نازنین سر در کنار عاشق مسممند حزین نهاده و گاهی عاشق زار سر بر پای معشوق  
 گلر خسار گذاشته از غایت استغنا معشوق دانو از در عین ناز و نهایت افتادگی  
 عاشق زار در کمال عجز و نیاز - قطعه

عاشقان را کام دل امروز حاصل می شود زانکه معشوقان ز عین لطف ناظر گشته اند  
 عشقبازان را چه شاد یهاست در این انجمن زانکه محبوبان عالم جمله حاضر گشته اند



درین اوقات اگر دیدهای تیزبین بغیر از دیدن رخسار آفتاب طلعتان شغلی  
پیش گیرد در حدقه بی نور ماند و دست و پنجه اگر بمساعدت بخت برنج سیمین  
و ساعد و ساق بلورین در نیا و یزد معطل و بی زور گردد رخسار دلبران از کیفیت  
شراب لعل فام اگر لعله لعله آتش شوق در سینه عاشقان بر افروز درو است  
و عشوه و کرشمه پری رویا اگر دل اسیران بیچارها زجا برد بجا از طرفی  
فوجی از محبوبان مشکل موزون با هزاران غنچ و دلال و از ظرفی جوتی از  
مجنونان مفتون با کمال حیرت لال از گوشه قهرچهره با چشم وابر و شیوهای شیرین  
پیشه کرده و از گوشه چون هلال کاسته عمل فرهاد و تیشه کرده صاحب  
مذاقان شیرین مقال در انجمنها با جوانان گلرخسار در عین مذاق و نظر بازان  
خیره چشم در گوشه و کنار بمطالعه صفحات چهرهای آفتاب اشراق . مثنوی  
هر دلی کامیاب گردیده ذره چون آفتاب گردیده  
خوبرویان همه چو حور و پری دلبر و کامده بعشوه گری  
همه خوش روی و خوش قد و خوش گوی برده دلهای عاشقان چون توی  
همچو طاؤس هست پر زیور جلو هر گر هر يك از دگر بهتر  
هر یکا جمعی ز اهل بهشت لیک از اهل دیر و اهل کنشت  
هر طرف نغمه های روح افزا خاصه خوانند های حور لقا  
چشم از حسن نورور گشته گوش از نغمه پر دُرر گشته  
در چنین بزم خسرو عادل مایه عیش جاودان حاصل  
تبارك الله از روایح افزای بخور و عطریات و طیوب که قوت شامه از ادراک  
انواع آن قاصر است بمهرهای زرین و سیمین در هر طرف مجلس و محفل گذاشته  
اند و صاحب حستان مقطع بتقطیعات فاخره بخور عود و بزمی و گشته برافروخته  
و صندل و زعفران و مشک و چوهره در بادیه های طلا و نقره مملو ساخته در  
خوابهای مصور مطلا گذاشته و عبیر و انواع خوشبوی طبق طبق چیده و اقسام  
گلهای خوشبوی مثل بهلولسری و چنپا و مگره و سینوتی و یاسمن و راییل گلدستهها  
و طرها و کلبندیها که محبوبان صاحب جمال سر بآن می آریند ساخته و بسته اند



و به نازیان گل اندام صبح و شام تقسیم می نمایند هیچ بیاض گردنی نیست که زیب از صندل تر نیافته باشد و هیچ سینه و بر دابری نیست که زعفران و مشک بطرز خاص نمالیده باشند و تنبول طبق طبق بسایر محبوبان و خاص و عام میدهند و کیفدانهای مرصع پر از کیفیات و مفرحات و حبوب بطلا و جواهر مزوج شده بجهت خاصان مجلس می آوردند و هر کس هر چه میخواهد تناول و سبز چهرهای ملیح و گندم گونههای صبیح لب و چشم و دست از بان و کیف و حنا سرخ کرده با جامها و پیرایها و لباسهای الوان با انواع حلی و زیور در برابر قصر فلک فرسا و محل بهشت آسا جا بجای بر قاصی مشغول می باشند چه قصری که سقفش با عرش اعظم دعوی همسری نموده و سطحش با فلک الافلاک برابر (۱) بسته طاق کسری در پیشگاه رفعتش نرد بان پایه و بارگاه سلیمان در جنب وسعت و زینتش میقدرو مایه - قطعه

در عهد شاهان سلف زینسان عمارت بر زمین  
چشم فلک در قرنهای نادیده با چندین ضیاء  
بر هفتمین سقف فلک کیوان خجل از رفعتش  
چرخ بهم در وسعتش مانند گوی در هوا  
طاق ز ایوانش فلک خدام در کاهش ملک  
روح الامین چون طایری طیران کند در آن فضا

و در بالای طبقه اعلی که بر فعت اعظم است فروش زربفت و ابریشمین گسترده و در و دیوار آنرا نقاشان مانی قلم و طراحان اورنگ رقم بطرح دلفریب و نقوش بس غریب بانواع زینت و زیب طراحی و نقاشی نموده اند و طاقچههای آنرا از ظروف و آوانی (۲) فغفوری و غوری چینی و آبگینه حلبی بترتیب مطبوع چیده اند و در آن مقام که بمنزله اعلایین است هیچکس را قدرت عروج و صعود نیست مگر ذات خجسته صفائی که از غایت خلوص و و داد و نهایت صدق و سداد بآن مرتبه رسیده محرمیت آن مقام قدسی احترام حاصل نموده باشد و در هر طبقه از طبقات آن قصر فلک منظر از طبقات انام فراخور دولتخواهی

(۱) برابری (۲) جمع آینه و آینه جمع انا بمعنی ظرف .



و خدمت گذاری مرتبت و منزلت یافته بعبودیت قیام می نمایند و در طبقه بالا که محل اخص خواص است قریب صد دانشمند بی مثل و مانند که هر يك از ایشان سر آمد اقلیم می اند و اكثر ایشان بشرف سیادت و رتبه نجابت مشرف و ممتازند بز انوی ادب در آمده اند و مخاطب بخطاب مجلسیان حضورند و حجاب سلاطین نامدار و رسل خواقین عالیه مقدار که از اقلیم ایران و ممالك هندوستان و از هر ملك و دیار آمده اند هر يك در مقام مناسب بغایت ادب قرار گرفته اند و بعضی از ملکان معتمد و خواجه سراهای معتبر بر حوالی بساط عالم انبساط نزدیک و دور ایستاده در خدمت گذاری اند و در طبقه دیگر از طبقات آن قصر سپهر نظیر جمعی از خواص ناس که عدد ایشان قریب بسیصد نفر باشد از و رای حجاب دور ایستادگان پایه سریر خلافت مصیر را مشاهده مینماید بعبودیت مامور و بخطاب دولت محلی معزز مسرورند و جمعی از اعیان نوع انسان که هر يك زبده دودمانی اند در پیشگاه این طبقه رفیعہ دستهای بالای هم گذاشته بکمال ادب ایستاده اند و بخطاب سلحدار محلدار اشتها دارند و دریمین و یسار آن پیشگاه دوصف از غلامان ترکی نژاد و حبشیان زنگی نهاد که چون دیوان مازندران و هر يك چون رسم دستان و سام نریمانند بعضی از بشان عصاهای طلا بکف و بیدهای نقره گرفته ایستاده اند و سلحداران که موسوم بخاصه خیل اند چهار هزار مردکار زارشمشیر زن چابك سوار نیزه گذار که هر يك بهادر زمان و تهمت دور اند در طبقات دیگر صف در صف زده اند و حواله داران عظام عهده داران با احترام و سرداران عالیشان و وزرای رفیع مکان هر يك در محل ولای خود چه بالا و چه پائین جا بجا ایستاده اند سر نوبتان مریخ صوات عصاهای مرصع بدست گرفته باهتمام بارگاه پادشاه اشتغال دارند طبقات چاکران دیگر از ملازمان سجده کارخانه و سرا پرده داران و دیده بانان افزون از چند و چون دیده و رایستاده شده اند و فیلان کوه آثار و اسپان عربی نژاد برق رفتار باحلهای زربفت و مخمل و عبائیهای زر دوزی و زنجیر و لجامهای نقره و طلا در فضای بهشت اسای آن قصر فلك رفعت جا بجا ایستاده کردند بالجمله درین جشن و میزبانی سالگره خاقان



يوسف جمال مجلسيان عظام و مقربان كرام و سرداران با احتشام و امرای  
عالم مقام و عجمان دولتيخواه خير انديش و عربان شجاعت و سخاوت كيش و ترکان  
باتهور پر ستيز و حبشيان جنگجوی شور انگيز و دکنيان جلادت شعار يکنک  
باز و بهمنان حيلت گر نيرنگ ساز و کل طبقات چا کران ديگر هريک در مکان  
خویش محو بارگاه گیتی پناه اعلی حضرت ظل الهی گردیده و بر بالای طبقه هفتم  
که مشابه عرش اعظم است خديو اعظم و خاقان اکرم شاهنشاه يوسف طلحت  
سکندر حشمت ناهید عشرت - نظم مشمن

شاهی که مهر تو (۱) از نور رای اوست      این نه رواق چرخ بزیر لوای اوست  
نور دو چشم عالیشان خاک پای اوست      هر کس که هست ذره صفت در هوای اوست  
خورشید شقه علم عرش سای اوست      مه نیز نخل (۲) خنک خلافت سرای اوست  
چندین هزار جان مقدس فدای اوست      او از برای عالم و عالم برای اوست  
شهر یار عالم پناه الموید بتائیدات الاله سلطان عبد الله قطبشاه لازالت ظلال  
سلطنة مصنونة عن النقصان و الزوال و اساس حشمته محفوظة عن الفتور  
و الاختلال مادام الدال مقدما علی الذال و الذال اکثر عددا من الدال بر زبر  
اورنگ تمام طلا و مرصع بجواهر قیمتی آبدار و مکمل بدرر شاهوار تکیه زده  
از مقام جبروتی و محل لاهوتی نظری مانند آفتاب عالم تاب، بر جمیع ذرات خلائق  
چه فوق و چه تحت انداخته و هر یک از افراد انسانی و احاد بنی آدم بقدر حال از  
پر تو عاطفت و رافت سلطانی بهره کامل یافته و خلائق فردا بنوعی شادمان  
و کلمیاب که همانا وصول بهشت اعلا و وصول سعادات و راحت فردوس معلی  
میسر شده است . بیت

ز مشرق چو طالع بشد آفتاب      بگردید ذرات ازان نور یاب  
بکاست دیده که لمحه بر جمال جهان آرایش تواند نگریست و کراست  
بینشی که لحظه طلعت خورشید اشراقش مشاهده تواند نمود و چند خرد سال  
صاحب جمال سرخ دستار که هر یک از ایشان چون آفتاب تابان و رشک حور  
و غلمان است و چهل و چهار چیز که در حسن کامل معتبر است در هر یک

(۱) مهر نور و (۲) یعنی عطیه بخشش -



موجود و نزد ار باب فراست آن ککالات در ایشان معدود بالباسهای پر تکلف و انواع حلی و زیور در برو ساعد و گردن و اعضای دیگر مرتب داشته اند بغایت ادب در عقب ایستاده رومالهای لاجوردی رنگ پر طلا می افشاند و بنوعی رموز فهم و اشارت یابند که آنچه در ضمیر غیب دان اعلی حضرت ظل الهی گذرد فهمیده بآن امر قیام مینمایند و این هنگامه بزم آرائی و جشن سالگره را تا یک ماه گرم میدارند و در شب آخر در فضای دلکشای میدان داد محل و چاوری تهانه و کو تو الخانه که در طرفین این میدان واقع است چراغانی میکنند که ناظران را هزار چشم باید تا تفرج آن نمایند فلك البروج با آن همه کواکب ثوابت که بر بالا واقعست از خجالت و انفعال حجابی چون سحاب از دود آن بر روی خود کشیده و چراغان خود را پوشیده و آن شب تاریک چون روز روشن گردیده اگر بالفرض افتاب از افق طالع گردد و مثل در روز نماید یا چون چراغ نزد فروغ مهر بی ضیا و نور بماند و آتشبازی میکنند که اگر ابراهیم خلیل گل ریزان را مشاهده کردی گلزار خود را بآن تبدیل میساختی و اگر در آن شب ماه طالع بودی از ماهتاب کسب ضیاء یکماهه در یک لمحّه میکردی و دعوای همسری با آفتاب خاوری مینمودی و بلکه در ضیاء خود را چون ید بیضا میشمردی و چنار سر بر فلك دوار کشیده و از شرر فلك قمر را پر از کواکب و شهاب ثاقب ساخته و نیز از قبه فلك ائیر گذشته تا بکجا رود ماهتاب لون لون گلریز نوع نوع بالجله صد و چند قسم آتشبازی در آنشب سوخته می شود و آنشب تا صباح داد عیش و عشرت می دهند و بر رشته ابریشم و زرتار که طوایش چون طول ازل و ابد است گره میزنند و این جشن میزبانی سال گره سال دو از دهم است از ولادت باسعادت که وقوع پذیرفت امید از خالق لیل و نهار و گرداننده افلاك دوار چنان است که این عیش و سورما دامت الاعصار و الدهور هر سال به یمن اقبال شاهنشاه یوسف جمال مجدد و بتائید ایزد متعال ممتد و مغلّد باشد -

مشوی

نیست کس را بهیچ شهر و بلاد این چنین بزم و سور و عشرت یاد

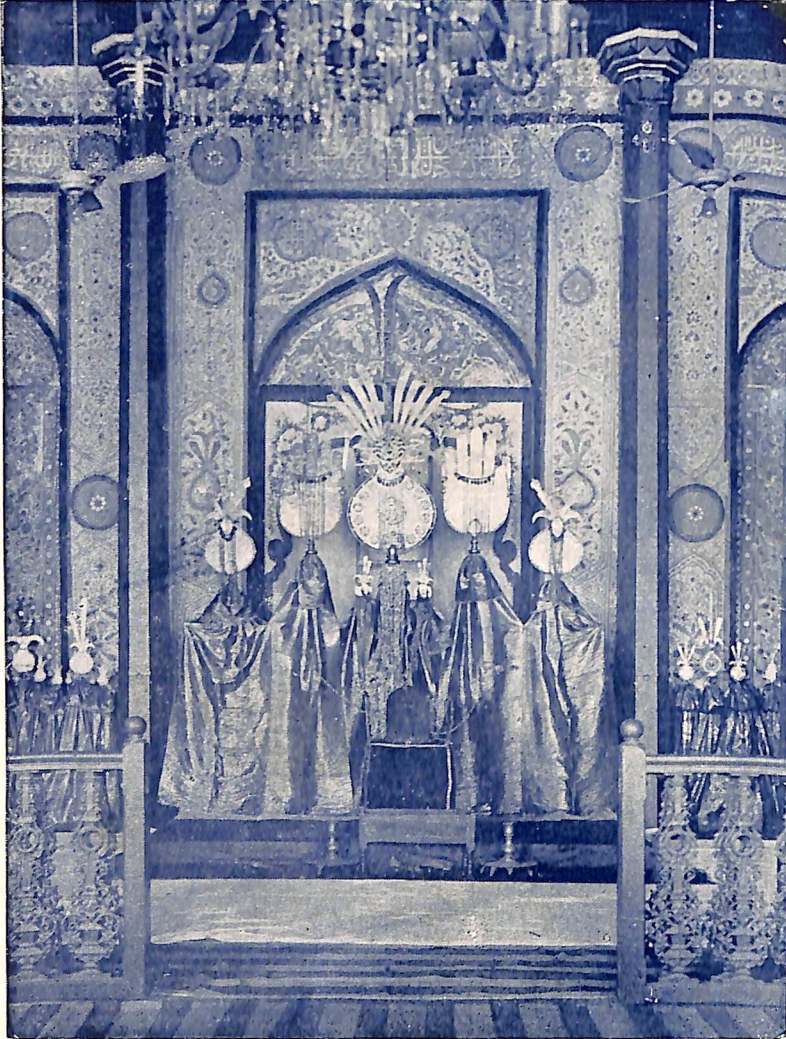


گرچه پایم نرفته بهر سفر لیک بس دیده ام کتب زسیر  
 کرده ام سیر جمله عالم گرچه ره طی نکرده ام بقدم  
 آنچه بگذشته زینجهان از نقل همه رادیده ام بدیده عقل  
 خوانده ام سرگذشت هرشاهی دیده ام جشن هرشهنشاهی  
 مجلس ارائی بسی سلطان بزم پیرائی بسی شاهان  
 خود بنودست این چنین قانون هیچ شه را بهیچ عهد و قرون  
 پادشاهان کنون که درعالم زیب مسند بداده اند چو جم  
 بر افالیم حکمشان جاریست لیک ازین جشن طبعشان عاریست  
 هر یکی چون هزبر در رزم اند لیک قاصر زا نیچنین بزم اند  
 این عنایات ذوالجلال آمد که بشاه نکو خصال آمد  
 کی توانم که وصف شاه کنم وصف شاه جهان پناه کنم  
 مورچه چون رود بدور سپهر دزه کی کند احاطه مهر  
 و چون درین جشن و سور عظمای پایه سریر سلطنت و شعرا و فصحای  
 حسان مرتبت زبان بنعوت و مناقب کشودند و موزونان دار السلطنت بزبان  
 فارسی و دکنی قصاید غرابسلک نظم درآورده بمسامع جاه و جلال خاقان  
 یوسف جمال سکندر اقبال میر سانیدند جامع این رموز بهجت و مسرت اندوز  
 این داستان را ترتیب داده باین تقریب می خواست - مصراع  
 مورصفیت نزد سلیمان رود

و درین رموز طرب و شادی افروز تعریف و توصیف جشن سالگره همایون  
 را همین داستان مرقوم ساخت و ذکر این بزم گیتی آرا را این سور طرب ازرا  
 بهمین شرح و بیان اکتفا نمود -

ذکر ماتم و تعزیه داشتن شهادت حضرت سید الشهدا علیه التحیه  
 و الشادایام غم انجام عاشورا و بیان رسوم و قانون این عزای پررنج  
 و عناکه مخصوص سلسله علیه رفیعہ قطب شاهیه است  
 دوین سرای بوقلمون عیش باغم است گر گلشن است دهر خزانش محرم است





عاشورخافم باد شاہی







ترك طرب كنند خلائق درين عزا      كز ذكر قصه شهدا دیده پر نم است  
 گردند خالق جمله سیه پوش و سوگوار      بر بوریا فقیر و بر اورنگ گرجم است  
 رسم عزای قتل جگر گوشه رسول      از قطبشاه شهره آفاق عالم است  
 رسمیت قدیم و قانونیست مدیم از ابتدای سلطنت خاندان علیه عالیہ قطبشاهیہ  
 خصوصا از زمان خاقان جنت بارگاه محمد قلی قطبشاه طاب ثراه و درین زمان  
 سعادت و میمنت مال ابدی الاتصال سلطان یوسف جمال سکندر اقبال بر نسبت  
 سابق بازواید ولو احق معمول و مرسوم است که چون هلال پر ملال ماه محرم  
 که مثابه شقه علم عسا کر الم و مشابہ ما هچه لوای افواج کربت و حشم غم  
 است از کنار آسمان کدورت بنیان نیاگون غریق دریای خون مشهود ساکنان  
 این دیار عقیدت دثار و منظور محبان حیدر کرار و معتقدان ائمه اطهار علیهم سلام  
 الله بعدد اقطار الامطار گردد بجهت رسوم تعزیه شهادت حضرت سید الشهداء  
 و غریبی و بیکی شهیدان ستم دیده دشت کربلا بنا بر متابعت روح مقدس محزون  
 مصطفای معلی و موافقت نفس اقدس مغموم و مهموم مرتضای مزکی و بتول  
 زهرا و مرافقت قلوب پر ملالت ائمه هدی علیهم التحية و الثناء خسرو جهان دار  
 عالم مدار از اورنگ زرنگار خورشید آثار فرود آیند و بساط نشاط در نور دیده  
 عیش و عشرت بدرود فرمایند و افسر مهر شعاع از فرق فرقدار تفاع بردارند  
 و لباس سلطنت و کسوت شهریاری بجامه عزا و سوگواری مبدل سازند و طرب  
 سرای سینه و دل پر شکوه راما وای حزن و اندوه گردانند و امرجها نمطاع بجمیع  
 ممالك محروسه صادر فرمایند که در نقاره خانهای فلک رفعت دست از نوازش  
 کوس و نقاره و طبل و دما مہ بازدارند و ارباب ساز و نغمه آلات صنعت خود در  
 غلاف کرده از ارتکاب عمل خود مجتنب باشند و بجمیع خوان سالاران و چاشنی  
 گران حکم معلی شرف نفاذ یابد که در مطبخ خاص و عام مطبخیان و باورچیان ادخال  
 لحوم در اغذیه و اطعمه خاصه و خرجی نه نمایند و در بازار و محلات حکم فرمایند  
 که دکان تری و سندی و بنگ و مغیرات حرام و حلال در ایام عاشورا به  
 بندند و قصابها قنارها از بازار بردارند و تنہولیان تنہول نفر و شند و کسی مباشر



حوردن گوشت و تببول نشود و حجامان در حمامات سر تتراشند و کیسه نمالند  
 بالجملة جميع تكلفات و لذات محرمه و مباحه متروك و ممنوع می باشد و احكام  
 مذكوره بر جميع مسلم و كافر و طبقات انام درین ایام غم انجام در ممالك محروسه  
 جاری میدارند و از جامدار خانه عامره چند هزار دست رخت سیاه و كبود  
 باعصاهای سبز و سیاه آبنوسی که لازمه عزا و ماتم است بجمع مقرران بساط  
 گیتی انبساط و امرا و وزرا و مجلسیان و باكثر ملازمان و بندگان بارگاه جهان  
 پناه و ذاكران و مداحان قسمت می نمایند و دو عمارت عالی اساس منیع  
 الكریاس یکی درون دولتخانه گیتی نشانه و دیگری در بازار دار السلطنة ساخته  
 اند صحن این دو ایوان وسیع را بفروش سقر لاط سبز و سیاه مفروش مینمایند  
 و سقف آنرا بمخمل اطلس كبود می پوشند و دیوانهای آن ایوان کاشی کاری  
 الوان که ادعیه و دوازده امام و بطرحی مرغوب مطبوع منقوش است نموده  
 اند و در هر يك ازین دو عمارت چهارده شده باسم چهارده معصوم علیهم  
 سلام الله الملك القیوم باسراطو قهای پولاد و معصص بطلا و نقره که استادان  
 نادر و هنرمندان ماهر بطریق کار نامه آنها را ساخته اند و زربفتهای چهارده  
 ذرعی که سور قرآنی و ادعیه ماثوره شعر بافان کامل سرکار عالی بطرح دل  
 فریب با کمال زینت و زیب دران بافته اند بران شدها پوشیده بر سر پای میگذرانند  
 و در جدار فضای وسیع آن دو عمارت ده صف طاقچه تعبیه کرده اند  
 موازی یکدیگر و در هر يك طاقچه جای چراغی ساخته اند موازی یکدیگر و در  
 هر يك طاقچه جای چراغی ساخته اند در شب اول مقرر است که صف اول از  
 پائین چراغان می کنند و در شب دوم صف اول و دوم و در شب سوم صف اول  
 و دوم و سوم و برین قیاس هر شب يك صف زیاده می شود تا در شب دهم جميع  
 صفوف دهگانه روشن و چراغان میکنند چنانچه مجموع چراغها از ده هزار متجاوز  
 می شود چراغدان های بزرگ برنجی که در هر يك صد و دو یست شمع و چراغ  
 روشن می شود بصورت اشجار پر شاخ ساخته از برابر ایوانهای مذکور



گذاشته و شمعهای کافوری بلندتر از قامت آدمی بالای ایوان و اطراف حوض  
آنچیده هر شب روشن نمایند و سیاه پوشان عزای سیدالشهدا و عزاداران شهدای  
دشت کر بلا صبح و شام بلکه علی الدوام در آن مقام حاضر می باشند و جمعی  
از ذا کران خوش آواز و خوش خوانان نغمه پر داز مرثیه های دلسوز و اشعار  
غم اندوز بناهای حزین و دل اندوه گین میخوانند و مستمعان عزادار و ماتمیان  
دلفگار را برقت و گریه درمی آورند و مداحان مدایح و مناقب ائمه معصومین  
و مطاعن اعدای دین و دشمنان ذریه سید المرسلین بآهنگهای حزین می سرایند مجلس  
ماتم داران از جوش و خروش ذا کران گرم و دلهای عزاداران از آتش حزن  
و اندوه نرم رباعی

دلها همه ز آتش عزای بریان است چشمان همه دم ازین الم گریا نیست  
در سینه همیشه سوز ازین ماتم هست از دیده همیشه اشک در جریا نیست  
و وقت عصر از قصر داد محل اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر  
اقبال ملبس بلباس بنفش و آل بر مرکب بغایت نرم نرم رفتار یابر سنگاسن مخمل  
و اطلس سیاه که بجهت ایام عاشورا ترتیب داده اند سوار شده و جمیع مقربان  
و مجلسیان و امرا و وزرا و طبقات چاکران همه سیاه پوش و دوش بردوش همراه  
مرکب آسمان رنگ بایوان الاوه توجه میفرمایند و دو مداح خوش آواز بر جانب  
یمین و یسار سنگاسن آفتاب مسکن بخواندن مرثیه های که از جمله و اردات طبع  
خسرویت اشتغال می نمایند و چون بعبارت الاوه میر سند از دروازه آن ماتم  
سراپاده شده برهنه پای باندر و ایوانی که شده ادران گذاشته اند درمی آیند و بدست  
مبارک خود تسبیح های گل برشده می بندند و وقت شام شمعهای کافوری و چراغهای  
که در برابر ایوان گذاشته اند یک یک بدست مبارک روشن می نمایند درین وقت  
ذا کران بمرثیه خوانی و مداحان بخواندن مدایح حضرات ائمه معصومین مشغول  
میگردند و بعد از فراغ از گلبندی و روشن کردن شمع و چراغ خطیب فصیح  
بلیغ پیش صفوف خدام پادشاه گیتی پناه ایستاده برای ترویج ارواح شهدای  
کر بلا و حصول ثواب عزای شهادت سید الشهداء و خلود سلطنت خسرو عالم آراء



با آواز بلند و عبارات دلپسند فاتحه میخواند و بعد از آن حضرت اعلی سجدۀ شکر  
 توفیق این عبادت بجای آورده متوجه قصر و محل دولت خانه میشوند و مجلسیان  
 رفیع الشان و امرای عالیمکان در خدمت پیشوای عالمیان در ایوان الاوه قرار  
 میگیرند و قصه پرسوز و واقعه کربلا و شداید محن و مصایب سیدالشهدا استماع مینمایند  
 و بجای اشک خوں از دیده میریزند و بعد از فراغ از مراسم تعزیه کنند و رؤی  
 که بغیر از گوشت انواع تکلفات در اطعمه و اغذیه نموده اند صرف می کنند  
 و پیش هر کس طبقه از نانریزه که بقرنفل و هیل و نبات و اشیا خوش طعم  
 که بمنزله تبول است میگذارند و پیالهای شربت نبات و قند با گلاب آمیخته در  
 خوانهای بزرگ گذاشته بمجلس می آورند و بتمام اهل مجلس مکرر میرسانند و ذا کران  
 و مداحان بنوبت ذکر میکنند و مدح میخوانند و تا نصف شب مجلس تعزیه و ماتم  
 برین وجه داشته میشود و هم چنین در الاوه بیرون دولتخانه عالیله که بحواله  
 کوتوال شهر ست بر رسوم و آداب تعزیه بطریقی که در الاوه اندرون معمول  
 است بعمل می آید و در آن الاوه نیز جمعی کثیر از مجلسی و سلحدار و مردم  
 تجار و جمله اهل شهر از خواص و عوام جمع میشوند و رخت سیاه بر نسبت  
 الاوه حضور بمردم قسمت مینمایند و کندوری و نانریزه نیز بهمان طریق صرف  
 مینمایند و جمیع اخراجات و تکلفات این الاوه نیز از سرکار فیض آثار  
 واقع میشود تا نصف شب بمراسم ماتم و عزادگری و خواندن روضه الشهدا  
 اشتغال میدارند و درسی چهل محل دیگر چه در دار السلطنته و چه در حوالی و  
 نواحی شهر از اقوام و اقربا و منسوبان خاقان ثریا مکان مثل قصبه حیات آباد  
 و کلثوم پور و بالا پور و خیرت آباد و لنگر فیض اثر و فیلیخانه و طویله و کارخانه  
 جات دیگر رسوم ماتم و عزادری عاشر را بعمل می آورند و کل مایحتاج و انواع  
 تکلفات این الاوها از سرکار اشرف سامان می یا بدو شب ششم محرم شدهای  
 الاوه بیرون دولت خانه که بحواله کوتوال است مقرر است که بمیدان دایگشای  
 و وسیع الفضاء داد محل بیاورند و راسته بازارهای راه و اطراف میدان را چراغان  
 بکنند و تابوت و گنبدها بغایت زیب و زینت و بانواع تکلفات نقاشی نموده



درون و بیرون آنها شمع بسیار روشن کرده باشند می آورند و از چوب صور  
 اشجار عظیمه و هیاکل جسیمه ساخته آنها را نیز چراغان ابنوه کرده فانوس بسیار  
 و مشاعل بے شمار پیش پیش شده می برند و جمعی کثیر از عرب و عجم و شیعیان  
 و محبان ائمه مطهر محترم دورویه شمعها بدست گرفته و ذاکران و مداحان در میان  
 بمرثیه خوانی و مداحی اشتغال مینمایند و بدین آئین به تأنی بمیدان داد محل می  
 آیند و در پای داد محل چراغان بردور و شده در میان و مجموع سیاه پوشان و ذاکران  
 بر اطراف می ایستند و جوش و خروش عزاداران و اهل ذکر بطبقه چهارم داد  
 محل که مثابه فلك چهارم است میرسد و در آن شب اعلیحضرت خاقان یوسف جمال  
 از بالای داد محل آن مجمع پر چراغ را که مشابه سینهای ماتم زده پر داغ یا لاله  
 زاری که در صحرای کربلا شکفته شده باشد مشاهده نموده از شور و شیون عزا  
 داران سرور شهدا رقی فرموده بجهت سیاه پوشان دلفگار خوان نازیزه از حضور  
 ار سال میدارند و کوتوال مذکور با سایر خلایق فاتحه دوام حشمت و خلود  
 سلطنت خسرو سکندر اقبال خوانده بآئین سابق بالاوه مراجعت مینمایند و همچنین  
 تا آخر ایام عاشورا هر شب از الاوهای محلات مذکور شده می آورند خصوصا  
 شب هفتم از حیات آباد که منسوب بعلیا جناب مریم انتساب و الده مکرم  
 اعلیحضرت خاقان سکندر شان است شده و سرطوقها بهمان روش با چراغها  
 و فانوس و مشعل بسیار و از چوب صور متنوعه و چوب بندهای مختلفه ترتیب  
 داده با چراغان ابنوه و چندین هزار آدم از جمیع مجلسیان و امرا و وزرا جمعیت عظیمی  
 نموده باتفاق سرخیل شاهی که اهتمام این امور بمشار الیه مرجوع است بمیدان  
 داد محل درمی آیند و جمیع دکانین از بالا و پائین و میدان داد محل را چراغان  
 بسیار میکنند و اعلیحضرت خاقان یوسف جمال از فراز داد محل ملاحظه جوش  
 و خروش عزاداران و چراغان نموده بهمان دستور نازیزه ارسال می دارند  
 و اینجماعت بعد از ساعتی مراجعت مینمایند و صبح هفتم محرم اعلیحضرت خاقان  
 سکندر حشم بقصر فلك رفعت ندی محل تشریف حضور و افر النور ارزانی  
 داشته در شاه نشین ان ایوان بر سرپای می ایستند و حجاب عظیم الشان فرمان



روای ایران و خسرو بلاد هندوستان را که در دار السلطنته اند طلب نمایند و جمیع  
 مجلسیان و امرا و وزرا و مقربان و کل طبقات چاکران همه سیاه پوش بتوره  
 و تزك در محل و مقام خود ایستاده می شوند و شدهای الاوه اندرون و بیرون  
 و شدهای لنگر فیض اثر و شدهای حیات آباد و محلات مذکور دیگر را از  
 دروازه دوازده امام بدرون دولتخانه طلب می نمایند و باشندها کل خلایق شهر  
 را بارعام میدهند و سایر نام از کهر و اسلام هجوم عام نموده در میدان و فضای  
 ندی محل بکثرت و انبوهی روز محشر مجتمع میشوند و بترتیب شدهای  
 محلات را از نظر اقدس اعلا میگذرانند و در آن وقت شور و شیون و عزای و ماتم  
 بگوش ساکان عرش اعظم میرسد و ناظران صورت واقعه مصیبت زدگان  
 دشت کربلا و محنت و اسیری و گرفتاری سرا پرده نشینان حرم محترم آن زبده  
 آل عبا از تابوتها و محفها و گنبدها بنظر اعتبار در آورده بی اختیار اشک بر  
 رخسار میریزند و خسرو گیتی پناه از مشاهده شور و شیون و تصور مظلومی  
 و گرفتاری سرور شهدا در ارض کربلا و محرومی از معاون و مددگار در آن دشت  
 پر غدر و جفا رقت تاسف امیز میفرمایند و عاملان جامدار خانه عامره مامور  
 میشوند که شده هر الاوه را که بنظر درمی آورند بحضور طلب نموده يك عدو شده  
 پوش ابریشمی بران بسته خریطه زری بخادمان آن شده عنایت می نمایند و شد  
 های جمیع محلات بتشریف و انعام خسروی مشرف شده وقت ظهر از دولت  
 خانه گیتی نشانه بر میگرددند و در شب هفتم محرم خاقان یوسف جمال سکندر  
 اقبال بطریق که مذکور شد از قصر داد محل بالاوه حضور تشریف و افر  
 النور آورده بعد از تراغ گل بستن و شمع و چراغ روشن نمودن حجاب عالیشان  
 سلاطین زمان را طلب نموده در مجلس تعزیه قرار میگیرند و ارکان دولت  
 و اعیان حضرت و سایر مقربان سریر سلطنت همه سیاه پوش جابجا در محل  
 و مقام خود بخدمت قیام مینمایند و قصه مصایب شهدای دشت کربلا و قضایای  
 محنت و کربت سرور شهدا را استماع میفرمایند و دل و دیده را بموافقت روح  
 مکرم مصطفی و دل اند و هگین علی مرتضی محزون و گریان میسازند و اهل مجلس



بگریه و شیون می پردازند و در شب نهم محرم الحرام مقررست که شدهای  
 الاوه اندرون دولت خانه عالیه را بمیدان وسیع الفضای دربار خسردی می  
 آرند در آن شب اعلیحضرت خاقان یوسف جمال بعد از فراغ از خدمت گل  
 بستن و شدها را آراسته نمودن شمعهای کافوری خاصه را بدست مبارك بجمع  
 مجلسیان و مقربان و حجاب عظیم الشان قسمت مینمایند و سپس لاریکل سلجداران  
 و عساکر نصرت نشان تقسیم میکنند و شمشیر خاصه را بدست سرخیل شاهی داده  
 باجمع مجلسیان و سرداران و اعیان و اکابر رفیع الشان باجمع چاکران درگاه  
 از اعلی و اوسط و ادنی شمعها بدست گرفته با مشعل و چراغ و فانوس بسیار شدها  
 را از دروازه الاوه برآورده بمیدان دربار روان میفرمایند و پیش ایوانهای میدان  
 دربار را از روی زمین قریب بار تقاع چهارده پانزده ذرع بطراحی دلپذیر  
 و صورت فیل و شیر و اشجار سرو و غیرهم خوب منبت نموده و چهار طاق آن  
 میدان را که هر يك سر برفاك اخضر کشیده از پائین تا بالا نیز بهیأت طاقها و محرابها  
 و اشجار و انواع طراحی نموده مجموع آنها را در آن شب چراغان ابنوه میکنند و تمام  
 فضای میدان را نیز چوب بند نموده چراغان میکنند و اعلیحضرت خاقان یوسف  
 جمال باجمعی از اخص خواص از بالای دیوار عریضی که از کنار آن دیوار شدها را  
 بمیدان می برند قریب پانصد قدم راه از بالای دیوار بهمراهی شدها روان شده  
 بر بالای طاق رفیع که از جمله چهار طاق میدان است بر می آیند آن میدان و آن  
 ایوانها و طاقهای بلند مذکور از پائین تا بالا چراغان شده یکباره بنظر اشرف  
 در می آرند خلایق از شریف و وضع و کبیر و صغیر و ذکور و اناث زیاده از حد  
 و حساب در آن میدان عالم پهنا جمع آمده تماشای آن چراغان و تفرج گلزار  
 و گلستان آتشی می نمایند .

قطعه

آسمان پر ز اختر می کشد بر روی خود

پرده از دو دهای این چراغان ز انفصال

بر فراز این چراغان زمین گردیده است

آسمان و اختران تاریک و تیره چون سفال



بدر گشتی ز اقتباس این چراغان بر فلک  
 می شدی مستغنی از خورشید اگر بودی هلال  
 مهر اگر طالع شدی در این چراغان فی المثل  
 مینمودی چون چراغی نزد خود وقت زوال  
 فخر دارد برهما از این چراغان سطح ارض  
 زانکه دارد صد هزاران اختر روشن جمال

الحق تا فلک گردان بدیده مهر و ماه برفضای نگران است اینچنین چراغانی  
 در هیچ عهد و زمان ندیده و سیاحان روی زمین که تماشا بین عجایب و غرایب  
 عالم انداز هیچ پادشاه ذی جاهی این نوع چراغانی خبر نداده اند و در کتب  
 تواریخ و سیر مورخین بلاغت گستر از هیچ سلطان عظیم الشانی بیان چنین  
 چراغانی نفرموده بالجمله شد های مذکور را در میان میدان بکثرت و جمعیت  
 عظیم آورده ایستاده می نمایند و ذا کران و مداحان حلقه حلقه شده ذکر میکنند  
 و مدح میخوانند و قریب بدوساعت ان چراغان روشن میباشند و اعلیحضرت  
 خاقان یوسف جمال بعد ازین مراتب بآئین مذکور از بالای طاق و دیوار باشدها  
 مراجعت مینمایند و مقربان حضور و همراهان و افر النور بوظایف دعا و فاتحه  
 پر داخته مرخص میگرددند و صبح دهم محرم پادشاه یوسف طلعت کستوت سیاه  
 پوشیده پای برهنه را بر خاک راه سوده جمیع اعیان و امرا و مقربان و وزراء  
 و مجلسیان و اکثر ملازمان و چاکران همه سیاه پوش و برهنه پا و جمعی از غلامان  
 خاص زاری و شیون کنان و فرقه از غریبان ذا کر و مداح مرثیهای پر سوز  
 خوانده پیش پیش شدهای که همراه است بجانب الاوه حضور روان میشوند  
 و اعلیحضرت خاقان زمان سینه بی کینه را بیت احزان و دیده عزا دیده را گریان  
 ساخته و از مقربان حضور و مردمان نزدیک و دور آواز نوحه و زاری برخاسته  
 قریب سه هزار قدم راه را پای برهنه بتانی طے نموده تا بمسجدی که متصل ایوان  
 الاوه حضور است در می آیند و در آن مسجد قرار میگیرند و قصه شهادت شهدای  
 کربلا و گرفتاری سرا پرده نشینان حرم محترم آن زبده آل عبا و محروم ماندن



زیار و مددگار در آن صحرای پر کرب و بلا استماع نمایند غریب و غایله نوحه و گریه از خلائق بر میخیزد و از تصریر و شنیدن آن مصایب دلهامه خوناب چشمها مثابه سیلاب میگردد .  
نظم

زمانم شهدا شور در جهان افتاد      زر ستخیز بخلق جهان گمان افتاد  
یو فتاد ز فرق سپهر افسر مهر      بکر بلا چو سر شاه انس و جان افتاد  
و بعد از اتمام قصه پر غصه شهدای کربلا خطیب فصیح بعبارات دلپذیر  
و انشاء مسجع بی نظیر بآواز بلند فاتحه ترویج ارواح شهدای دشت کربلا و حصول  
ثواب تعزیه و ماتم حضرت سید الشهداء و خلود و دوام خسرو گیتی آرا میخواند  
و اعلی حضرت خاقانی از مسجد مذکور برآمده بدولت خانه مراجعت مینمایند  
و بزیارت حضرت سید الشهداء و نمازی که درین روز عزا منقولست اشتغال  
میفرمایند و بعد از آن کنند وری خاص و عام صرف نموده امر معلی صادر میفر  
مایند که دویست سید زاده یتیم که از پدران مهربان مایوس و محروم مانده اند  
پیدا کرده از جامدار خانه عامره دویست دست رخت نفیس و هر یک رازری  
بدهند تا ثواب یتیم نوازی در آن روز غم اندوز عاید حال و شامل احوال خجسته  
مال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال بشود و در کل ممالک محروسه تلنگانه چه  
قلاع و بقاع و شهرها و بنا در مقررست که در ایام عاشورا در دیوانخانها شدها  
بر سر پای کرده عمال محال بمراسم تعزیه مشغول شوند و مبلغهای کلی بجهت  
اخراجات ایام عاشورا در سایر ممالک معین کرده و در دفتر خانه پادشاهی از عهده  
داران و عاملان آن اخراجات محسوب و بجر است و جمیع اهل اسلام از اعلی  
و ادنی در منازل خود (۱) بر سر پای کرده در ایام عاشورا رسم عزا بجای می آورند  
و از میامن محبت و برکت ولای مبرا از شائبه ریای اعلی حضرت خاقان یوسف  
جمال سکندر اقبال است که حوادث عظمی و بلیات کبری که باقتضای گردش  
فلک گردان و تاثیر سیر اختران نزول و ظهور می نماید با سهل و جهی بر و نق  
مدعا و مرام مدفوع و باحسن طرزی بر طبق خواهش و کام مرفوع میگردد  
و آثار اعتقاد اعلی حضرت خاقان یوسف عذار سکندر اقتدار و نتایج نیات  
(۱) خود شدها بر سر پای کرده -



محبان و شیعیان حیدر کرار و ائمه اطهار که متوطنان این دیارند شامل حال و واصل  
 هنود مطیع الاسلام این بلاد مصئون از فساد شده است و رسوخ عقیده این  
 جماعت بیگانه ملت آشنا سیرت بمرتبه ایست که ازواج و نسوان و دختران  
 و پسران اغنیا و فقیران ایشان در ایام عاشورا غسل کرده کسوت پاکیزه پوشیده  
 سبوه‌های شربت قند و شکر بر سر خود گذاشته برابر ایوان الاوه می آیند و شربت  
 بخادمان انجا قسمت مینمایند و بطریق نذرشدهای طلا و نقره و زر و سیم وافر می  
 آورند و مطالب و مدعیات خود را به نیاز و اخلاص تمام استدعا میکنند و در آن  
 سال اکثر ایشان موصول بموصول امانی و آمال خود میشوند و پسری که در ایام  
 عاشورا متولد شود مسمی بحسین می نمایند و جمعی از طبقات مسلمان و کافر که  
 ابواب بخت و نصیب بر روی تعیش و زندگانی ایشان مسدود مانده قفاها بر لبان  
 و دهان خود میزنند و در برابر ایوان الاوه به نهایت خضوع و غایت خشوع  
 مسألت فتوحات مینمایند در شب دهم محرم آن قفاها از لبان و دهان ایشان بخودی  
 خود کشوده بوعی که

مصراع

ببفتد قفل جالی بره جالی

و این صورت عجیب از کرامت روح مقدس حضرت سید الشهداء علیه  
 التحیه و الثناء مشهور و منظور آشنا و بیگانه ملت و مذهب میگردد و در آن سال  
 ابواب کاهرانی بروجنات زندگانی ایشان مفتوح میشود امید ورجا از حضرت  
 خالق الاشیا چنانست که ظلال عاطفت و رافت خسرو یوسف جمال سکندر  
 اقبال بر رؤس کافه انام چه اهل کفر و فرق اسلام تا قیام الساعة و ساعة القیام  
 پاینده و مستدام باشد و جمیع عبده اصنام از تاثیر عقاید و نیات خسرو با تنگ  
 و نام شرف اسلام و سعادت و هب منزله از لوث انام حضرات ائمه کرام علیهم  
 صلوات الله الملك العلام در یابند

قطعه

از یمن اعتقاد شهنشاه مهر چهر  
 گردد زهند تیرگی کفر بر طرف  
 چون مذهب ائمه دین رایج از شه است  
 یابند کافران همه زین دین حق شرف  
 ذکر آئین بندی و سور و جشن مولود برگزیده حضرت معبود و شفیع یوم موعود



عليه الصلوة من الملك الودود که چند سال متروک بود و در زمان سلطنت  
 اعلي حضرت خاقان يوسف طلعت صورت تجديد پذيرفت  
 دلا بکشا زبان و وصف مولود پيمبر کن - قلم بردار و عالم راز تعريفش معبر کن  
 دلا بکشا زبان و وصف مولود پيمبر کن - قلم بردار و عالم راز تعريفش  
 معبر کن - چو گيتی از وجود مصطفی پر نور گرديده - تودر توصيف مولودش  
 جهانی را منور کن - چو ذات احمد مرسل ز عبد الله شد ظاهر - بمولودش تو جشن  
 شاه عبد الله را سر کن - نکرده آنچه عبد الله در مولود پيغمبر - بکرده شاه عبد الله  
 اينک بين و باور کن - چو شاه صورت و معنی جهان را بسته است آئين -  
 بوصفش روتو آئين بندی اوراق و دفتر کن - نظام از نظم و نثر خوش بلفظ و معنی  
 رنگين - ثنای شاه يوسف چهر صاحب بخت و افسر کن - بر مستمعان صاحب  
 هوش و رای و شنوندگان اخبار اين عشرت سرای مستور نمايد که در زمان سلطنت  
 خاقان جنت مکان عليين بارگاه سلطان محمد قطبشاه نور الله مرقد و جعل الجنة  
 روضته ميزبانی و سور مولود حضرت سیه اولاد آدم و زبده خلاصه کل عالم  
 مصطفای معلای مکرم صلوات الله عليه وآله وسلم موقوف و متروک بود و خلائق  
 ازین عیش و عشرت مهجور و محروم بودند و وجه اخراجات آنرا بعلما و فضلا  
 و صلحا و اتقيا قسمت مينمودند و بخوان سالار و چاشنيگران امر مطاع عز صدور  
 می یافت که در ماه مبارک مولود چند نوبت سفره عام بانواع اطعمه و اشربه و جمیع  
 تکلفات ما کولات و اغذیه گسترده ساير طبقات اسلام را ازان ما يده محظوظ  
 و ملذذ دارند مقرر بود که خرج سفره هزارهون بشود و در عهد و روزگار سلطنت  
 پادشاه عليين مکان هر سال و هر ماه مولود حضرت خير البشر مبلغ کلی باین  
 نوع صرف میشد تا از مشیت تقدير حضرت آفریدگار و اقتضای گردش فلک  
 دوار و تغیر و تبديل لیل و نهار در سنه هزار و پنج از هجرت سرور مهاجر  
 و انصار عليه التحية من الملك الغفار آفتاب عالم تاب و جود اشرف اعلى از افق  
 تخت سلطنت و مطلع اورنگ خلافت طالع و لامع شد و ساحت بسیط غبرا  
 از انوار طلعت همایونش زیب و ضياء پذيرفت (۱) جهان مطاع واجب الاتباع

(۱) فرمان جهان مطاع .



شرف نفاذ یافت که تهیه جش و سور و میزبانی و استعداد آئین بندی مولود برگزیده حضرت واجب الوجود و خلاصه کل موجود و صاحب مقام محمود و شفیع روز موعود علیه الصلوة من الملك الودود چنانکه در سنوات سابق بود بازواید و لواحق آئین دکان اطراف میدان و راسته بازارها و تکلفات دیگر اضعافا مضاعفة بکنند تا روح مطهر مصطفای معلی بیت

آنکه مارا شفیع روز جزا ست خلق را رهنما بسوی خداست خوشبود و خلائق درین ایام مسرت انجام مسرور و باکام باشند بناء علیه بسامان و استعداد لوازم و اسباب عشرت پرداختند و جهان کهن را با آئین نو مزین ساختند و چون این بزم آرائی و آئین بندی در فضای دلکشای میدان داد محل واقع میشود تقدیم تعریف این مقام فرح ارسام و عمارات آئین بندی اولیست و آن آنچنانست که در تحت جانب جنوب قصر کوه پیکر داد محل میدانست وسیع تر از فضای دلهای صاحب همم و کشاده تراز حوصله و طبایع ارباب کرم سطحش چون مرات مصفا و صیقل و شکش مربع مستطیل و در سه طرف آن میدان بازار و دکان و هر یک از آن از و فور جواهر و نفایس مانند معدن و کان و در شرقی و غربی آن میدان دو عمارت رفیع الاساس منیع الکیریاس که چاوری تهاه و کوتوالخانه گویند مقابل همدیگر ساخته اند و از ایوان تاپیشگاه هر عمارت چهار سقف متصل بهم و ارفع از هم که باصطلاح اینجا مندبه (۱) گویند برافراخته اند و در هر یک نشیمنهای خاص ترتیب داده اند این دو عمارت عالی را از فرش تا عرش و آن دکان را از بالا تا پائین آئین می بندند و در میان میدان برابر قصر داد محل خیمه بچهل ستون، چهار صد طناب بر سر پای میکنند و وسط آن خیمه از مخمل و اطلس و اطراف آنرا از ردوزی و منقش کرده اند و مثابه فلك اعلی سطح غبارا فرو گرفته و زمین را از آسمان مستغنی نموده و مدتی قبل از روز مولود پیش آن دو عمارت استادان صناع و هنرمندان صاحب تصرف و اختراع انواع ابداع بکار میبرند و هر یک بطریق کارنامه در صنعت و حرفت خود میکوشند تا در هفدهم ماه ربیع الاول که با صبح قولها روز مولود آن خلاصه عالم وجود

(۱) یعنی مندوه .



است و پردهای فلک نمودار یکباره از روی آن دو عمارت آئین بسته و بانواع صنایع آراسته می اندازند و در آن حین بنوعی از کوس و دمامه و نقاره و نفیر و کرناغریو و غلغله بر میخیزد که پنداری صور اسرافیل درد میدند جمیع عالمیان در آن میدان دلکشا منظر تماشا گوی که عالم کون و مکان در نور دیدند و بهشت جاودان هویدا ساختند ناظران را هزار چشم چون کواکب تابان باید تا تماشا بین آن آئین گردند و بینندگان را دیدها چون خورشید و ماه شاید که تفرج آن نزهتگاه نمایند حس بصر در محترعات غریب و موضوعات عجیب آن آئین دلنشین متحیر و قوت در آنکه از احاطه بدایع و صنایع آن تماشاگاه قاصر صد هزار نگار خانه چین در هر گوشه آن آئین بهشت آئین تعیین نموده اند و هزار هزار کارنامه غرایب نکار در اضلاع و کنار آن نزهت گاه خلد آثار قرار داده اند - قطعه

جنت که ز دیدها نهان بود گویا بجها نیان عیان شد

از نقش خوش و نگار آئین این صحن زمین چو آسمان شد

و ایوان های آن دو قصر دلکش را جمیعا مصور نموده در برابر شبیه مجلس سلطنت بهشت آئین خسرو یوسف جمال بطریق که اعلیحضرت سکندر اقبال بر اورنگ قرار گرفته اند و مقربان سریر و نزد یکان تخت سلطنت معیر و مجلسیان عظام و بزرگان رفیع مقام و امرا و وزرا بنوعی که توره و تزك پادشاهیست جا بجا تصویر نموده اند چنانچه ناظران در آن تفرح انگشت حیرت در دهن و دیدها از دیدنش روشن میدارند و در طرف یمین آن ایوان شبیه مجلس خسرو ممالك ایران با خوانین و سلاطین قزلباشی و جانب یسار شبیه جروکه (۱) پادشاه هندوستان با امرای رفیع المکان بهیات و لباس ایشان مصوره نموده اند و سقف آنرا بصور و نقوش متنوعه مثل صور ملایکه و ثمار طبقهای نور و غیره بطرح دلفریب ترتیب داده اند و ستونهای آنرا ابنقاشی طلا و لاجورد ابروی صنعت ترصیع برده اند و هم چنین بر اطراف آن عمارات رفیع جا بجا شبیه محافل و مجالس سلاطین روی زمین بهیات و لباس و صورت ایشان کشیده اند چنانچه صور پادشاهان عالم درین آئین دلنشین بهیات مختلفه و لباس متنوعه

(۱) یعنی جهر وکه -



محسوس و مشهود خلایق میشود و شبیه سواری خاقان با دین و داد بر فیل کوه  
 نهاد یا بر اسب عربی نثراد با خیل چشم و لشکر و خدم و شبیه شکارگاه و نخچیر  
 و صور ببر و شیر و چرنده و پرنده و صیاد سوار و پیاده و صید دونده و افتاده  
 و شبیه مجلس سلیمان و مجمع دیوان و آدمیان و وحوش و طیور و شبیه معراج  
 حضرت نبی جلیل و صعود براق و جبرئیل و افواج ملائک و انداختن انگشتر  
 بجانب شیر و شبیه مجلس زلیخا با زنان مصر و طشت و آفتابه در دست یوسف  
 و بریدن زنان ترنج با کف دست شبیه شیرین با زنان در میان آب و رسیدن  
 خسرو پرویز و او را در میان آب دیدن و شبیه مجنون در صحرا و هامون و الفت  
 او با آهو ان مطبوع موزون و آمدن لیلی بدیدن او و جنگ رستم با دیو سفید در  
 غار و با اشکبوس در معرکه کارزار و امثال ذلک بی حد و نهایت در بن دو عمارت  
 تصویر نموده اند و هیا کل عظیمه و صور جسمه فیل و شیر و آدم و اسب  
 و چندین صور مختلفه الهیات در هر ضلعی از اضلاع ابداع و اختراع نموده اند-  
 قطعه

زین تفرج مردمان دیده را حیرت فزود  
 ک آنچه ناید در تصور جمله اینجا حاضر است  
 حاجت سیر زمین بنود دگر سیاح را  
 زانکه اینجا صورت آفاق و اشیا حاضر است  
 بعد ازین عاشق نخواهد رفت اندر کوی یار  
 کاندین آئین بهر جا حسن زیبا حاضر است  
 گلرخانرا میل سیر گلستان بنود دگر

کز برای سیر فردوس معلی حاضر است  
 و خیمه فلك رفعتی که در میدان مذکور بر افراخته اند با نواع تکلفات  
 می آرایند و بر بالای صفا که در زیر خیمه بسته اند تخت پادشاهی که تمام از  
 طلاست و بجواهر قیمتی تر صیغ نموده اند با اشیا تجملات و تقطیعات که زیب  
 و زینت مجلس خسرو بست گذاشته اند و هم چنین در ایوانهای دو عمارت مذکور



صفه پادشاهی میگذراند و کلا و ندان رقاص مقبول از کل ممالك محروسه زیاده از عدد و شمار جمع آمده اند و در هر يك از دو عمارت و خیمه يك هزار کلاوند رقاص مقبول و در حرکات و سکونات صاحب اصول برابر صفه های پادشاهی بر قاصی مشغول میشوند و بهاگ و شان صاحب حسن شیرین اطوار و لولیان مقبول صبیح العذار هنگامه عیش و نشاط و مجلس عشرت و انبساط گرم میدارند و بازیگران مثل ریسمان باز و لعبت باز و حقه باز و مقلدان و اهل هزل و ضحك و شب بازان و امثال ذلك در میدان معرکها ساخته اند و خلایق بر روی هم ایستاده شب و روز تماشا میکنند و وقت عصر که پیر آخر روز و اول عیش و طرب دل افروز است کلا و ندان رقاص و محبوبان خاص بالباسهای فاخر و تقطیعات متکاثر از پای تاسر در حلی و زیور هر يك چون طاوس مست بجلوه گری و چون حورو پری در دابری حلقه حلقه شده رقص میکنند و در آن پیر رخسار های بر افروخته بجنونان مانند طبقهای زمرد و یاقوت رمان

بیت

لبهای نوشین از پان رنگین گوی که باشد لعل بدخشان  
از آن افروختگی لمعه لمعه آتش سوزان در دل عاشقان فروزان و ازین سرخی مردم دیدهها محو و حیران و بیاضهای گردن سیمین هر نازنینی از صندل تر تنین یافته و سینه و برهر دابری بزعفران و مشک اذفر معطر گردید سر و بر سمن بران سنبل موی از گلهای خوشبوی اراسته شده هر يك چون خرمن گل گردیده رخسارهای معشوقان مانند شمع شبستان یا چون آفتاب درخشان و دیدههای عاشقان مانند پروانه و حرا با از غایت شوق افتان و خیزان از آتش حسن محبوبان صبر و آرام در سینهها چون زینق بیقرار و مردم دیده چون و انهای سپند افروخته و تابدار در هر گوشه پری رخساری بادل فگار سر گرم ناز و نیاز و هر بلبل زاری با گل عذاری همدم و همراه از نیازمندان عاشق پیشه از هر طرف با صد و شغف در تفرج و تماشای محبوبان پری رخسار و صاحب مذاقان شیرین گفتار و دیدار بینان تغافل شعار در گوشه و کنار و یمین و یسار سیار گاهی رشته نگاه مستمندی کنند نیاز درد مندی پای بند کبک خرام نوش خندی و ماه عذار دلپسندی



گر دیده و گاهی غمزه و ناز مطلوبی و عشوه و کرشمه محبوبی دل و جان شیر مردی  
و آرام و صبر صاحب دردی ر بوده ان یکی بچشم و ابرو دل داده از زخم عشق  
افتاده را مرهم ملاطفت میگذارد و از زمین عجز و نیاز بر میدارد و ان دیگری  
مرد شجاعت پیشه بر جای ایستاده را نخچیر ناز و سنان غمزه زخم کاری میزند  
و بخاک خواری می افکند

بیت

شوق چنان گرم ساخت معرکه عاشقی کز دل زهاد نیز عشق پدیدار شد  
بعضی از حریفان طرار روز مستور شب سیا و شب مستان روز درخمار  
روز ردای صلاح و تقوی بردوش شب می نوش نازنین در آغوش روز زاهد  
با نماز شب رند شاهد باز روز همه روز در انتظار شب شب همه شب بعیش  
و طرب شبها در یسار و یمین بامعشوقان همسر و هم نشین اما رندان جاسوس طبع  
در مکین و حریفان شبگرد غافل ازین نظم

عشرت شبهای نهانی خوش است لذت ایام جوانی خوش است  
شب گذردی چون برخ امروان گو بگذر روز بروی دوان  
درین ایام فرح انجام ذرات صحرای شباب و جوانی همه افتاب پر نور  
و قطرات سحاب نشاط و کامرانی همه دریای پر شور شگفتگی غنچه طرب مانند  
گلزار ارم خارو خسک لهو و لعب نوبهار خرم شراره شوق اتشکده فارس  
ریگ راه امید یا قوت و الماس - شعر

از فیض عشق ذره همه افتاب شد هر قطره که بود چو درخوشاب شد  
کز نقطه نهاد قلم در بیان عشق از فرط لفظ و معنی خوش چون کتاب شد  
لفظ سراب گریزان قلم گذشت از یمین عشق سطرچو موج شراب شد  
گراز نقاب لمعه از حسن شد عیان ان لمعه افتاب صفت بی نقاب شد

و ایضا در فضای عالم پهنای میدان دروازه شیر علی که در بند اول بیت  
المعمور و دربار خانه شهر یار خود دستور است خیمه اطلسی چون فلک اطلس  
برافراخته و صدر دیوانی بر بالای چمبوتره و صفه که مقر ادب و تعظیم است گذاشته  
اند و عهده داران معظم بصددار (۱) قیام می نمایند و فوجی از کلا و ندان و زمرة

(۱) بصدر داری -



از رامشگران روز شب بعیش و طرب اشتغال دارند و ازین در بند تا محل خاص و قصر با اختصاص که بمنزله اعلیٰ علین است در هشت قصر و محل که بمشابه هشت بهشت است مجلس عیش و عشرت آراسته میدارند و آن ایوان فضای اندرون دروازه شیر علی و چهار صنفه و لعل محل و گکن محل چندن محل و صنفه و سجن محل و دروازه معظم بستان است و در هر يك ازین قصر های آسمان آسا صنفه ها گذاشته اند و حواله داران معتبر بصنفه داری و مجلس آرای مشغول اند و سلاحداران عظام و حواله داران گرام در هر يك از محلهها مذکور نشسته و کلاوندان رقا ص طایفه طایفه بنوبت رقص میکنند و زعفران و صندل و مشک و چو هه و زباد در بادیهای طلا و نقره ملو ساخته هر روز باطبق طبق پان خاصه زیاده از صد هزار در هر محل صرف میکنند و هر روز سفره و کندوری که با انواع طعمه و اشربه و سایر تکلفات ماکولات ترتیب یافته در دروازه محل عیش و عشرت اندرون بیرون می کشند و جمیع خواص و عوام ازان تناول مینمایند و در حضور وافر النور کلاوندان منتخب و زبده اهل عشرت و طرب و لولیان با اصول کنچینان مقبول و زیبا پسران خوش آواز و رعنا دختران پرنواز بتقطیعات فاخره و زر این موفره هر یکی فتنه عالمی و آشوب اقلیمی همه داریا و جان بخش همه آدمی زاد و حوروش همه نازنین زیبا شکل و ربایندگان دین و عقل سروقامتان ماه رو آهو چشمان بیکان ابرو تیر اندازان بی خطا بکاه نگاه و شمشیر زنان تغافل کاه گاه در برابر قصر فلك منظر سرور نوع بشر و خسرو هفت کشور رقص میکنند و استادان خواننده و سازنده ملک ایران و هندوستان هر يك بلجن داودی و بتار ساز حیات بخش مانند مسیحازهره را در آن بزم جز دم کشی شغلی نه و بار بدو نکیسارا بغیر از خجالت حاصلی نه لعبت بازان قضا و قدر که بازی گران کارگاه خیر و شر اند انواع اختراع و اصناف ابداع که در پس پرده غیب و حجاب لاریب داشتند درین عصر و زمان از برای تفرج و تماشای شهنشاه یوسف طلعت سکندر شان بساحت ظهور و نمود و بفضای وجود و شهود آوردند و کارکنان سبعة سیار و خازنان عناصر اربعه و عاملان موالید ثلاثه



درین ایام عشرت اجماع به تهیه اسباب کامکاری و تنظیم تجمعات سلطنت  
و شهریاری سلطان صورت و معنی اقدام مینمایند نظم  
این چه هنگامه این چه بازارست که جهان عیش را خریدارست  
جمله دله طرب پرست شده در جهان هر که هست مست شده  
اند رین بزم خسرو عالم نیست در هیچ دل غبار الم  
دور آخر این ماه جشن و میزبانی و منتهای عشرت و کامرانی خاقان یوسف  
جمال سکندر اقبال از طرب سرای خاص و محل بزم با اختصاص عزم تفرج  
و تماشای آئین بندی عمارات میدان میفرمایند و فیلبان خاصه کیوان مرتبت  
جثه فیل منگلوئی پنج گزی کوه شکوه را بجهت سواری بز عفران و صندل می  
اندایند و بزبخیرها و زنگ های طلا و به جل تمام مروارید چون فلک ثوابت  
و کلاگی (۱) مرصع و تبقطیات دیگری آرایند و وقت عصر پادشاه زمین و زمان  
بر بالای آن فیل که مثابه فلک چهارم است چون آفتاب تابان سوار شده بآئین  
خسرو پرویز بجانب میدان روان میشوند و جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت  
و مقربان پایه سر بر و نزدیکان اورنگ خلافت مصیر و سزداران عالیشان و  
وزیران رفیع مکان و حواله داران با احترام و سلاح داران با احتشام و لشکریان  
بانگ و نام و کل طبقات چاکران زیاده از شمار و حساب در رکاب نصرت و ظفر  
اتساب پیاده خرامان میشوند و جمیع کلاوندان رقص محلات اندرون و بیرون  
و لولیان و خواننده و سازنده لباس و کسوت سرخ که از سرکار اشرف اعلی  
عنایت شده است پوشیده پیش پیش فیل بارتص و ساز میروند و خدایکان عالم  
بر آن فیل آسمان توأم مانند ملک مکرم منظور و مشهود عالمیان میشوند و خلاق  
در آن وقت در بازارها و دکانها و سر راهها و بالای بامها و نضای میدان بکثرت  
و ابنوهی روز و محشر مجتمع میگرددند و خلاق پناه را چون ماه نوه شاهده مینمایند  
و زبان بدعا و ثنای خسرو دوران میگشایند و دیده و دل را از جمال با کمال پادشاه  
مهر چهر پر نور میسازند و شاهنشاه زمان با آن عظمت و شوکت بمیدان دلکش  
در آمده به چاروی تهاه و کو تو الخانه رسیده فیل کوه شکوه را بکجک مرصع

(۱) یعنی کلفی -



لمحه نگاه میدارند و عهده داران طبقهای زر و جواهر نثار میکنند و پیشکش بر گزار مینمایند و سودا گران و تاجران عالیشان که دکا کین میدان را بانواع تکلفات و مرصع آلات و اقسام نفایس روزگار آئین بسته اند تحفهای مرغوب گذراینده به تشریف و انعام سرافراز میشوند و بعد از فراغ از نماشا باهمان شوکت و حشمت مراجعت میفرمایند و خلاق فرداً فرداً بنوعی شادان که گوئی بحصول مطالب جاوید رسیده اند و اعلی مآرب کونین در یافته اند جامهای عیش و طرب لبریز شده فواره عشرت سرشار و هلال شادمانی بدر بی زوال و دلها از کامرانی مالا مال -  
قطعه

جام بزم وصال شد لبریز	گشت فواره طرب سرشار
شد هلال نشاط بدر تمام	مهر تایید بر صغار و گبار
جمله خالق شادمان گشتند	اند رین جشن شاه مهر عذار

و در شب آخرین سور پر سرور سفره کندوری عامی در میدان داد محل میکشند و خواص و عوام طبقات اسلام در آن مقام جمعیت نموده تناول مینمایند و تمام اطراف میدان را در آن شب چراغان میکنند و آتشبازی بسیار در اندرون دولت خانه و بیرون می سوزانند و آن شب تا صبح داد عیش و عشرت میدهند و هنگامه رقص و ساز را تا طلوع آفتاب جهانتاب گرم میدارند و جمیع کلاوندان رقص و ارباب سرود و نغمه را تشریفات و انعامات فراخور حال میدهند و مدت دوازده روز و شب این سور پر سرو را متداد می یابد و محاسبان دفتر شاهی هر سال اخراجات این جشن و میزبانی را سی هزار هون بقید قلم در می آورند  
قطعه

چرخ خمیده پشت کهن سال هیچ گاه	هر گز ندیده است چنین سور در جهان
چندین هزار دور نموده است این فلک	دوری چنین ندیده که اکنون شده عیان
اطفال مهد گریه باهنگ می کنند	از فرط عیش و عشرت شاهنشاه زمان
دلها زغم زدود شده همچو آئینه	شاید که اندران بنمایند جمال جان
سلطان بحسن یوسف و شان سکندری	داده صلائی عشرت و شادی جاودان



پاینده باد سلطنت با ابد قرین تا بنده باد طلعت خورشید توامان  
( بیان قضایای عشرت افزای سال میمنت مال سوم جلوس همایون اعلی که مطابق  
هزاروسی و هفت هجر است و ذکر سواری خاقان یوسف جمال بجانب کوه  
طور و در آن مقام و افر السرور آراستن بزم عشرت و سور )

عند لیب هزار داستان ناطقه شیرین مقال داستان خرمی فصل برشکال  
و حکایت سواری و سیر خاقان یوسف جمال را برای تماشاگران گلستان اخبار  
و سیاران بوستا اسمار روزگار فقرات فصاحت آثار مسجع باجواهر اشعار مرصع  
نموده بلجن صریر خامه مشکبار باین آئین دلنشین می سراید که چون فصل برشکال  
که مبداء خرمی هر سال است پیدا شد روی زمین و فضای باغ و بساتین از سبزه  
خود رو و بشگوفه و ازهار خوشبو کمال حضرت و نصرت بهمر سائید سبزه زار  
کنار انهار مثابه خط تازه نوش لبان شیرین گفتار منظور انظار اولو الابصار  
گردید و حله خضرای جبل مطرز بطراز سیمین انهار چشمه سار و منقش بنقوش  
شگوفه و ازهار شد - نظم

زمین پر سبزه شد بستان پر از گل رخ خوبان شکفته گل گل از مل  
هوای جان فزای فصل برسات دمیده جان در جزای نباتات  
بدلها عیش و عشرت گشته ابنوه زسیر مرغزار ودا من کوه  
درین موسم مسرت و خرمی آثار اعلی حضرت خاقان یوسف عذار  
سکندر اقتدار عزم سواری و اراده شکار فرمودند و در جانب جنوب متصل  
بدروازه دار السلطنه کوهی واقعست که پنداری خلقت اورا از روز ازل با جزای  
عشرت و سرور نموده اند و احجار و طین اورا بزال خرمی و شادی مخمر  
و منجمد ساخته اند همواره فیوضات نامتناهی از مهبط انوار الهی بر فراز آن  
کوه نازل و غایت فرح و نهایت شادمانی از سیر آن نزهتگاه خاقان جهان را  
حاصل و سلطان علین بارگاه محمد قلی قطب شاه طاب ثراه بر بالای ان کوه عمارت  
و قصری بغایت رفیع مشتمل بر سه طبقه و ایوانهای و سیع و شاه نشینها و غرفها  
بتکلفات گوناگون و تصرفات موزون ساخته اند و پیش ان قصر فلك منظر



طاقهای بلند ساخته فضای وسیع محاذی آن از آهک و سنگ ترتیب داده اند و بر زیر آن حوضی بطول پنجاه گز و عرض سی گز بسته اند و در آن رون آن قصر و ایوانها و شاه نشینها حوضها ساخته بجزایرهای ثقیل آب را از نشیب آن کوه بفراز برده جمیع حوضها را از آب مملو ساخته فوارهای بلند را از آن زلال کوثر مثال جوشنده و چون ابر مطیر در فضائی هوا و سطح آب بارنده گردانیده اند و در دامنه آن کوه فلک شکوه مثابه بروج عمارات دیگر تجمعات سلطنت و اثاثه پادشاهی در آن گنجد جابجا بنا نموده اند و آن جبل پر صفا و نور زامسمی بکوه طور گردانیده اند و اطراف و انحاء (۱) آنرا فرسخ در فرسخ بساتین پر اشجار و باغات پر انار غرس (۲) نموده اند و امرای عالیشان و وزرای رفیع المکان نیز بر حوالی آن کوه باغات وسیع و عمارات رفیع ساخته اند و این کوه طور مقابل کوه نبات گهات که در جانب باغات شمال دار السلطنته است واقع شده و مسافت ما بین که قریب بچهار فرسخ است جمیع و خضرت باغات و عمارات دار السلطنته است در صبحی که هوا از غایت لطافت هنوز شمیم سحری داشت و لمعات صبح صادق در کار پرده دری بود و موسم ربیع بغربال ابر رطوبت بیزی میگرد که گاهی سیلاب باران ریزی نمود - مصرع

کلیم آسا بکوه طور شد شاه

و بر بالای آن کوه و عمارت فلک شکوه برآمده جهان بیز و خرم و سواد عمارات و خضرت بساتین و باغات چندانکه حس بصر مشاهده نماید از اطراف بنظر در آورده از غایت فرح و نشاط و عیش و عشرت انبساط فرمودند و ماه رویان زهره جبین و شاهدن حورالعین بر اطراف اورنگ شهر یار خسرو آئین حلقه زده بخدمت قیام نمودند و صراحیهای راح ارغوانی چون آفتاب تورانی بر فراز آن کوه تجلی نمود و جامها چون بدر منیر از آب آتش انگیز لب ریز شد صلائی نوشا نوش بمحبوبان باده نوش در دادند و از نشاء شراب روحانی رخسار حور نوادان گل افشانی آغاز کرد و مرا مشگران مسیح اثر و خواننده و سازنده

(۱) یعنی دور - (۲) یعنی نشاندن اشجار -



بزم جنت اطوار مضراب دلنواز بتار ساز آشنا ساختند و از رگ جان مستمعان  
علم علم شعله شوق از آتش عشق بر افراختند خسرو جهم چشم بر اورنگ آسمان  
تو ام چون نیر اعظم آرام گرفته و عالم و مافیها در نظر سمت اقدسش چون ذرات  
بی مقدار نموده شمشعه انوار جمالش بر فضا و بام زمین و آسمان تابیده و لمعات  
طلعت همایونش با قطار آفاق و افلاك رسیده دله چون دریای محیط موج  
عشرت انگیز و کفنه چون سحاب عالمگیر باران سیم و زر ریز .

## مثنوی

زیکسو مجلس اعیان دولت      زیکسو بزم خاص اهل عشرت  
سران و سرور ان یکسو ستاده      زیکسو فوج محبوبان ساده  
زیک جانب صفی از نامداران      همه با فتروشان شهریاران  
زیک جانب بهشتی شد پدیدار      ز غلمان و پری و حور بسیار

وامرای ذی جاه و وزرای حشمت دستگاه در دامنه کوه طور خیام و سرا  
پرده و خرگاه بذروه مهر و ماه رسانیده و خلائق بعدد ملخ و مور و بانوهای یوم  
نشور بر اطراف کوه طور اردو بازار کشاده و قطرات امطار علی الاتصال از  
فضای هوا بر ساحت زمین ریزان و آفتاب عالمتاب همیشه در حجاب سحاب متواری  
و پنهان شام را کیفیت هوای صبحی از غایت اعتدال و صباح تا شام بر یک  
و تیره و منوال اعلی حضرت خاقان یوسف جمال مدت یک ماه دران عشرت سرا  
ردز و شب بعیش و عشرت و طرب اشتغال نمودند و از کوه طور فرو آمده  
بیباغات حوالی و حواشی آن که هر کدام چون بهشت خرم و در حضرت  
و نصرت مثل گلزار ارم است زول اجلال فرمودند و هر روز یگشبه به گلزاری  
و سیر شکوفه زاری توجه مینودند و گلشن طبع اقدس را دران آب و هوا  
و فصل فرح افزا شگفتگی می افزودند تا ایام برشکال منقضی شد و فصل برسات  
بنهایت انجامید متوجه دار السلطه شده شور را ز گرد سمند خورشید سم نور  
و ضیا بخشیدند و امرای عالی شان و وزرای رفیع مکان با فوج لشکر روی بشهر  
آورده محلات و اسواق را آبادان و معمور نمودند



(ذکر استعفاء کردن قاسم بیک ترکان از منصب کوتوالی و طالب نمودن منصور خان میر جمله ملا محمد تقی حواله دار بندر مچلی پتن را جهت تفویض نمودن منصب کوتوالی و بعنایت خسروی به حسن بیک نایب کوتوال این منصب عالی مفوض گردیدن)

قبل ازین بخامه بدایع نگار در سواخ سنه جلوس خسرو یوسف عذار مرقوم گردیده بود که منصور خان حبشی را بمنصب رفیع القدر جمله المملکی سرافراز قمرودند و سابقا سرداری عین المملکی که از اعظم وزارت است و حواله داری لشکر رکابخانه با او بود با این مناصب بزرگ قرب و منزلت تمام در پایه سریر سلطان سکندر احتشام بهمر ساییده با جمیع اکابر و اعیان دولت خانه غائبانه سلوک می نمودند و در میزبان اعتبار کفه رتبه خود را از مقربان و منصب داران عالی مقدار ثقیل ترمی سنجید و از استبقائی (۱) قاسم بیک کوتوال آزرده خاطر بود و از شاه محمد پیشوا نیز باطنا انحراف مزاج داشت و در آخر سال دوم جلوس همایون اعلی مکتوبی که مشتمل بر ترغیب و تحریر آمدن این جانب و تفویض بعضی از مناصب بود بجهت سیادت پناه میر سید محمد اسفرائینی که در زمان پادشاه معفرت و رضوان دستگاه تورالله روضه مدت چند سال درین دولت خانه گیتی نشانه مجلسی حضور و افران نور بود و از اینجا رخصت برتختی که مملکه و مدینه مکرمه حاصل نموده بجانب هندوستان روان شده چون به بلده لاهور رسید در خدمت پادشاه تیموری نژاد نور الدین جهانگیر پادشاه اقامت نموده و بعد از مرگ آن پادشاه در خدمت ولدا مجدش شاه جهان می بود فرستاد و در توطیه این بود که خاقان یوسف جمال منصب کوتوالی را از قاسم بیک گرفته یکی از ملازمان بارگاه گیتی پناه مرحمت نمایند تا در تاریخ نهم شهر محرم الحرام سنه سبع و ثلثین و الف هجری در شب چراغان میدان در بار که قاسم بیک کوتوال در اهتمام چراغان و صفای میدان بود یکی از حبشیان غلام دیوانی با او بی ادبی کرده سخن بی نسبت گفت و تادیب آن غلام بواسطه حمایت منصور

(۱) یعنی باقی ماندن او در منصب خود



خان چون میسر نبود ازین خفت ملال بهمرسانید و ترك منصب كوتولی نموده حشم حواله را بكو تو الخانه فرستاد و بخانه خود رفت و منصور خان درین وقت فرصت را غنیمت شمرده ملا محمد تفرشی (۱) را كه حواله دار بندر معموره و چلی پتن بود بسرعت تمام طلب داشت و مولوی بدخوشی تمام يك زنجیر فیل بزرگ و پنجهزارهون نقد و تحف و هدایای نفیسه برداشته بدار السلطنة آمد و منصور خان از ورود مولوی شادمان و مسرور گردیده قرار داد كه بحضور اشرف اقدس اعلی برده به تشریف كوتوالی سرفراز گرداند چون خواست حضرت ایزدی چنان بود كه مولوی قایم مقام منصور خان گردیده بمنصب رفیع سرخیلی مكرم شود در مدت سه ماه مولوی را چند نوبت به اندرون دولت خانه عالیہ برد و زربفیل و تحف و هدایا ز نظر ملازمان پایه سریر اشرف گذرانید اما اتفاق سعادت بساطیوسی و ملاقات مولوی نیفتاد و هر نوبت سببی از اسباب توقف پیدا شد و حسن بيك نایب كوتول از عاشر محرم الحرام روزهها در سر انجام مهام و منصفیهای كوتوالخانه و شبها بگشت و حراست شهر و محلات اشتغال مینمود و غایت جهد و كمال سعی مبذول میداشت تا ایرادی بجهت تقصیر و فرو گذاشت امور واقع نشود بلكه بكثرت خدمات مورد تحسین گردید و مترصد كه از عالم غیب چه خبر به حین ظهور آید تا در هفدهم ماه ربیع الاول سته مذكوره كه آئین بندی چاوری كوتوالخانه بجهت مولود بر گزیده حضرت معبود و زبده كل موجود علیه الصلوة من الملك لودود کرده بساط عیش و عشرت عام انبساط نموده بودند اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سكندر اقبال بواسطه و فور خدمت و اجتهادی كه درین سه ماه از حسن بيك بظهور رسیده بود بحضور موفور السرور طلب فرموده تشریف كوتوالی كل مرحمت نمودند چون حسن بيك از یمین عواطف خسروانه با علی مرتبه حكومت صعود نمود بیشتر از پیشتر مساعی جمیله بتقدیم رسانید و در مقام تفحص دزدان در آمده جمعی از ایشان را بدست آورده مبلغها از ایشان باز یافت نموده آنها را در دروازهها و راهها بردار كشید و برای فیلهای بست ورنود (۲) و او بترك اعمال خود نمودند

(۱) ملا محمد تقی تفرشی - (۲) رنود جمع رند -



و باین خدمات جدید منظور انظار خسرو سکندر اقتدار گردیده کمال اعتبار یافت اما منصور خان ملا محمد تقی را پیش خود نگاهداشته جمیع مهمات میر جملگی را که بمراتب اعظم از کوتوالی است باو رجوع نموده زمام کل مهام دیوانی را به نیابت خود بقبضه اختیار مولوی باز گذاشت و مولوی در امور ملکی تصرف نموده بسر انجام مهام قیام داشت و مدت یک سال به نیابت خان مذکور مشغول این مهم عظیم بود میر فصیح الدین محمد تهرشی را به بندر معموره میجلی پتن فرستادند و آن محل را حواله مشار الیه نمودند -

(بیان آمدن شیخ محی الدین پیر زاده اجین از خدمت پادشاه تیموری نژاد شاه خرم بمحابت پایه سریر خاقان یوسف جمال سکندر اقبال)

چون فرمان روای ممالک هندوستان خرم بادشاه الملقب بشاه جهان بعد از فوت پدرش جهانگیر پادشاه از ولایت جنیر و ناسک ترمک که محل اقامت ایشان بود باتفاق و سرکردگی مها بتخان از گجرات بجانب دار السلطنه آگره رفته بسی و جهد آصفخان که رکن السلطنه و اعتماد الدوله بود بجای پدر در سینه هزاروسی و شش هجری بر تخت سلطنت جلوس نمود و قطع نسل نور الدین جهانگیر پادشاه از اولاد و احفاد که هشت نفر بودند کمال استقلال بهمرسانید و در سال دیگر بقصد دفع و رفع خان جهان خان که در زمان جهانگیر پادشاه صاحب صوبه برهانپور بود و درین وقت متوهم گردیده بی رضا از دار السلطنه آگره برآمده متوجه برهانپور شد چون برهانپور رسید خان جهان بانظام شاه ملاقات نموده باتفاق نظامشاه اراده مقابله بالشکر پادشاهی نمود و چون عالیحضرت شاه جهان در زمان خاقان علین نشان نور مرقد عزم رفتن بنگاله از جانب ولایت محروسه تلنگانه نموده داخل ممالک مذکور شدند بنابر امر و فرمان خاقان جنت مکان عمال محال بلو ازم خدمت و شرایط ضیافت قیام نموده بودند و مراسم خدمتگاری بتقدیم رسانیده درین زمان که پادشاه نافذ (۱) فرمان کل ولایت هندوستان گردیدند اراده نمودند که حاجی نزد قطب فلك جاه و جلال اعنی خاقان یوسف جمال سکندر اقبال ارسال دارند پس شیخ محی الدین پیر زاده

(۱) نافذ فرمان -



اجین را با چند راس اسب و تحف و هدایای دیگر و مکتوب محبت اسلوب بخدمت خاقان یوسف جمال روانه نمودند و شیخ معین الدین برادرش را بجانب بیجاپور نزد حضرت عادلشاه فرستادند چون شیخ محی الدین داخل سرحد ممالک محروسه شد چنانکه داب و رستم این دولتمخانه است امر عالی عز صدور یافت که سید عبدالله خان مرتضای مازند رانی را که در سلك مجلسیان دولت محل انتظام داشت تا سرحد باستقبال رفته منزل بمنزل بوظایف ضیافت و علوفه رسانی قیام نماید و چون (۱) منزل پیش آمدند سیادت پناه میر قاسم ناظر الممالک را امر فرمودند که با جمعی از حواله داران و لشکر خاصه خیل باستقبال برود میر مشار الیه بلوازم استقبال پرداخته در محل تیلاچور که سه کاوی دار السلطنت است طرح ضیافت ملوکانه انداخته حاجب را بارقها بر سر خوان سماط دیوانی آورد و بعد از فراغ از مجلس اکل و صرف خوشبوی و زعفران و پان از قبل پادشاه سکندر جاه حاجب را به تشریفات فاخر و تواضعات متکاثر مسرور ساخته روز دیگر ایشانرا بکنار حوض درك فرود آوردند و در اینجا نیز شرائط مهمانی باداب سلطانی بتقدیم رسید و اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال با کمال عظمت و اجلال از دار السلطنت برآمده بجانب حوض درك تشریف حضور از زانی داشتند و جمیع امرا و وزرا و مقرران و لشکر نصرت آوردند و رکاب ظفر انتساب بودند چون به محل مذکور رسیدند در خیمه و بارگاهی که چون فلک اطلس بر افراخته بودند و به تجمعات سلطنت آراسته نزول اجلال فرمودند و شیخ حاجب در ان مقام مسرت انتظام بشرف ملاقات مشرف شده تحف و هدایا و مکتوب را گذرانید و خاقان سکندر شان حاجب را نوازش بسیار فرموده تشریف ملوکانه با چند راس اسب و دو زنجیر فیل با و مرحمت فرمودند و به بعضی از ملازمان خاص امر فرمودند که حاجب را بشهر در آورده در باغ میرزا محمد امین میر جمله ماضی که قطعه ایست از بهشت برین فرود آورند و بدولت و اقبال سوار ابرش براق تمثال شده باشکوه سلطنت و کمال حشمت بجانب دولت خانه گیتی نشانه مراجعت نمودند و مرتبه دیگو در دولتمخانه عالی حاجب را طلبیده به تشریفات شاهانه نواخته يك زنجیر فیل





مرزا محمد اسفین میر جملہ







بزرگ و دوراس اسپ عراقی مرحمت کردند و دوکس از مرم خاص او را تشریفات فاخر عنایت نمودند و روز سوم و چهارم خاقان سکندر اقبال بر بالای داد محل بر آمده جمیع توابع و منسوبان او را که صد نفر بودند هر يك را علی قدر مراتبهم از ده هون قاصد هون انعام مرحمت کردند و پنجهزار هون نقد و صد گندی (۱) غله از هر جنس بجهت علوفه برسم اقامت بجهت حاجب فرستادند و هر ماه سه هزار هون برای خرچ او مقرر فرمودند که از خزانه عامره میداده باشند و حاجب تادرد ار السلطنة بود هر مرتبه که ملاقات واقع می شد يك زنجیر فیل و دوراس اسپ و تشریف خاصه عنایت مینمودند چنانچه در مدت اقامت حاجب با او و متعلقان رقباتان او يك لك و پنجاه هزار نقد و ده زنجیر فیل و پنجاه راس اسپ مع تشریفات فاخر رسیده بود و چون در وقت آمدن او شاه محمد پیشوا بود از عدم کاردانی و تدبیر مهمات حجاب را از روی دولتخواهی فیصل نمی توانست داد هر يك از حجاب سلاطین که در پایه سریر بودند توقعات و دواعی داشتند خصوصاً شیخ محی الدین که عالی حضرت شاه جهان متعاقب او به برهانپور آمدند و هر چند گاه احدی می آمد و حاجب در مطالب ابرام و تقاضا مینمود بنابرین اعلی حضرت خاقان سکندر شان از شاه محمد ملال بهمرسانیده متوجه نواب علامی فهای شیخ محمد شدند و تتمه احوال مذکور در وقت پیشوائی نواب علامی مرقوم خواهد شد انشاء الله تعالی -

( ذکر سوانح اقبال سال چهارم جلوس خاقان یوسف جمال )

که مطابق سنه هزار و سی و هشت هجریست از انجمله

ملا محمد تقی قائم مقام منصور خان میر جمله گردیدن )

قبل ازین مرقوم قلم غرایب رقم گردیده بود که منصور خان ملا محمد تقی را بجهت منصب کو توالی از بندر میچلی پتن طلب نموده بود و خاقان سکندر نظیر متوجه حال حسن بیگ شده در روز مولود حضرت بنوی منصب رفیع کو توالی کل را بوی تفویض فرمودند و ملا محمد تقی را به نیابت منصور خان تعیین فرمودند که مهمات میر جمله گی را که بمراتب اعظم از مهم کو توالیست

(۱) یعنی گندی-



اشتغال نماید تا در اول این سال میمنت مآل که اعلحضرت خاقان یوسف جمال از سیر باغات و کوه بنات گهات فارغ شده در غره محرم این سنه بدار السلطنه تشریف حضور ارزانی داشتند منصور خان را بیماری ناگهانی عارض شده بر بستر ناتوانی افتاده بعالم بقاروان شد مدت حکومتش دو سال و هفت ماه و کسری بود و بعد از رفتن او جمعی اراعیان عمال و ارباب قلم که در پایه سریر سلطنت مصیر خاقان یوسف جمال بودند هر يك پیش کشهای کلی قبول کردند و تلاش در گرفتن این منصب عالی نمودند و چون ملا محمد تقی در زمان منصور خان بر تقو و وفق مهیات دیوانی مشغول بود و خان مکررا تعریف مولوی بیایه سریر سلطنت مصیر کرده رُشد و کاردانی مولوی را مرکوز قلوب ساخته بود درین وقت آنچه دیگران پیشکش مینمودند مولوی باوجود آن ققبالات نفری های دیگر نیز نموده مقربان بساط عالم انبساط را راضی ساخت و توجه اعلحضرت خاقان یوسف جمال شامل حال مولوی گردیده در بیست و سیوم شهر صفر سنه مذکوره تشریف جلیل القدر سرخیلی بمولوی مرحمت فرمودند و مسود این رموز بهجت و مسرت اندوز قطعه در تهنیت و مبارک باد جناب مولوی گفته مذیل بمصرع تاریخ ساخت و آن اینست

قطعه

خسرو یوسف رخ جمشید جاه	شاه عبد الله شاه کامیاب
از قدومش تخت از شان سپهر	تاج از فوقش شده چو آفتاب
گیتی اندر ظل چترش همچو خلد	در گهش چون مجمع یوم الحساب
دشمنش افسرده و پژمرده باد	گر بود خرم برین سطح تر آب
مولوی را بهر سرخیلی نمود	از میان جمله اعیان انتخاب
تربیت بنمود او را همچو مهر	تا که شد یاقوت سان با آب تاب
عقل بهر منصبش تاریخ گفت	دائما سرخیلی بادا کامیاب (۱)

و چون جناب مولوی بتشریف خاص سرخیلی مکرم شد باندک روزی محرمیت حضور وافر النور پیدا کرده در جمیع مهیات دیوانی و کل معاملات



سلطانی برآیہ بنوعی تصرف نمود که عمال دیگر را بحال دخیل نماند و بها منہ محیل رادست تصرف از ولایت کوتاه شد و مبلغهای کلی خارج حاصل ولایت و ممالک بہم رسانید از انجمله صدوسی ہزار ہون از ناراین را و مجموع دار بجهت سرکار فیض آثار اشرف اعلی گرفت و چند چودھری معتبر و رؤسای ممالک را کہ سالک وادی تہرود و نفاق بودند از روی تدبیر گرفته سرھای ایشان را از پیکر بدن جدا نموده ذخایر و اموال ایشان را بحیثیہ ضبط در آوردند بعد ازین بخطاب مستطاب شریف المملکی معزز و محترم گردید و قلمدان مرصع کہ بعد از میرزا محمد امین میر جملہ بکسی مرحمت نشده بود بمشار الیہ عنایت فرمودند و در آن وقت آمدن لشکر مغول بجانب دکن شیاع بہم رسانیدہ بود خاقان سکندر اقبال یوسف جمال پنجاب ہزار ہون ولایت بنواب شریف المملک مرحمت فرمودند کہ لشکر (۱) نگاہ داشتہ سر داری نیز باسر خیلی جمع نماید و چند زنجیر فیل مست از فیل خانہ خاصہ حوالہ نواب آصفجاهی نمودند مشار الیہ لشکر رنگین از غریب و دکنی و عرب و پتان (۲) و غیرہ افواج آراستہ در میدان دلاکشی داد محل از نظر ملازمان پایہ سریرا علی گذرایندہ مشمول عاطفت بی غایت پادشاهی گردیدہ باعلی مدارج قرب و منزلت صعود نمود و یوما فیوما درجات قرب او در ترقی بود تا مرجع اکابر و اعیان روزگار گردید و صبح و شام طوایف انام بملازمتش قیام مینمودند و در ہمین ایام وزارت سرداری اعظم عین المملکی را کہ بحوالہ منصور خان بود و صلاح ملکان حضور این بود کہ بازیکی از غلامان دولتخانہ گیتی نشانہ رجوع فرمایند از جملہ غلامان آدم خان حبشی را سزاوار این منصب دانستہ تشریف وزارت عین المملکی با و مرحمت فرمودند و او را از سایر غلامان ممتاز ساختند و وزارت سابق او را بہ اللہ قلی گرجی کہ در سلك غلامان خدمتگار منسلک گردیدہ بود عنایت نمودند و حوالہ داری فوج رکابخانہ را کہ بمنصور خان رجوع بود بہ پسر او تفویض فرمودند ۔

(۱) لشکر را نگاہ داشتہ ۔ (۲) یعنی پتان ۔



( ذکر عزل نمودن شاه محمد ولد شاه علی عربشاه را از منصب

پیشوائی و بنواب علامی فہامی شیخ محمد تفویض فرمودن

و منصب دبیری را بجناب ملا اویس مرحمت نمودن )

قبل ازین بخامہ مشک سود برصفایح زراندود این کتاب شرافت انتساب مرقوم شدہ بود کہ دراول سال جلوس ہمایون اعلیٰ بوساطت والدہ خاقان علیین مکان نوراللہ مرقدہا شاہ محمد پیر زادہ بمنصب پیشوائی ارتقا نمود و طبع مشار الیہ (۱) از تدبیرورای و کاردانی بہرہ (۲) بود بتشریف نایب پیشوائی بنواب علامی شیخ محمد مرحمت نمودہ برنسبت پیشوا رخصت نشستن نزدیک اورنگ خورشیدرنگ عنایت فرمودہ بودند و بعد ازین منصب دبیری از میر محمد رضای استرآبادی گرفتہ بنواب علامی دادہ اند چون از شاہ محمد افغالی کہ مشتمل برعدم خیر خواہی بلکہ دلیل بر خیانت و بی رای بود بظہور میر سید و درین وقت کہ شیخ محی الدین از جانب پادشاہ دہلی بحجابت آمدہ توقعات بی جا بسیار مینمود و حاجب حضرت عادلشاہ و نظامشاہ نیز ہریک دواعی بی نسبت داشتند و پیشوائی مذکور از روی حکمت و تدبیر نمی توانست کہ جواب ہریک بنوعی کہ صلاح دولت در آن باشد بگوید و از غایت نفاق بانواب علامی نیز موافقت نمی نمود تا ازین رای و تدبیر مشار الیہ کار ہامتمشی شود ازینجہت مزاج و ہاج اعلیٰ حضرت خاقان سکندر مرتبت تقری (۳) پیدا کردہ بود و وزارت دستگاہ خواجہ افضل تر کہ در این وقت عرایض اورا کہ بحضرت عادلشاہ نوشتہ فرستادہ بود در راہ گرفتہ بنظر ملازمان پایہ سریر خسروی رسانید و نواب علامی عریضہ بخط شاہ قاضی حوالہ دار لشکر فیض اثر کہ شاہ محمد بجمہت عادلشاہ نویسانیدہ بود زیراکہ شاہ خود خط و سواد نہ داشت بعد از فوت شاہ قاضی از قلمدانش برآوردہ بنظر بندگان سریر پادشاہی رسانید بنابرین سبب ہا با اسباب دیگر شاہ محمد را عزل نمودہ در کنبج خانہ باز داشتند و در نہم ماہ مبارک رمضان سنہ مذکورہ تشریف رفیع القدر پیشوائی کل بنواب علامی مرحمت فرمودند و جمعی از موز و نان سخن آفرین و نکتہ منجان فصاحت آئین دار السلطنہ کہ در مدرس فیض مہبط نواب علامی

(۱) مشار الیہ را (۲) بہرہ نہ بود (۳) تفسرے -









علامہ شیخ محمد ابن خاتون



بافضلا و علماء و مدرّس و هم نشین و جلیس و قرین بودند قصاید و قطعها در  
تهنیت و مبارکباد گفته گذرانیدند این صف نعال نشین آئین مجلس بهشت آئین نیز  
قطعه مدیل بمصرع تاریخ ساخت و در وقت مبارکباد گذرانید و آن اینست .

قطعه

شه یوسف رخ جمشید حشمت که حاتم میکند از وی گدائی  
زفرط مرحمت کرده ممکن محمد را بصدر پیشوائی  
بسامان شد مهام ملک و ملت که بود ابر ز آفات سمائی  
متاع فضل و دانش بود کاسد کنون بگرفت در عهدش روائی  
جهان معمور گردیده بد انسان که شد محواز خلاق بی نوائی  
بالهام آمد این مصرع تاریخ محمد یافت از حق پیشوائی  
و مولانا عرب خوش نویس شیرازی این ماده تاریخ را بغایت خوب  
یافته (مصرع) محمد ابن علی پیشوای سلطان شد ۱۰۳۸ چون نواب علامی  
فهامی بر مسند پیشوای متمکن شدند ابتداء متوجه مهات حجاب گردید و چون  
شیخ محی الدین از جانب عالیحضرت شاه جهان آمده توقعات بیجا ازین دولتخانه  
داشت و در مقاصد ابرام مینمود نواب علامی مکاتیب نزد آصفخان و امرای  
ذیشان عالیحضرت شاهجهان فرستاده حکم پادشاهی صادر نمودند که مسند  
شیخ محی الدین تخلف از رضای خاطر اشرف قطب فلک جاه و جلال نموده در  
جميع امور متابعت نماید و صلاح و رضای ایشان را عین صلاح و رضای پادشاهی  
داند بنا برین شیخ محی الدین ترك ادادت (۱) و دواعی نموده اکثر اوقات خود  
و منسوبانش بدولتخانه نواب علامی تردد میکردند و حجاب سلاطین دیگر نیز  
بطریق (۲) متابعت و انقیاد پیمودند و بجهت این خدمات پسندیده که کمال  
خیر خواهی و مبالغه اصرافه پادشاهی بود رخصت سواره بدرون دولت خانه آمدن  
دادند و نواب مشارالیه از دروازه دوازده امام علیهم السلام تا به ندی محل اسوار  
پالکی شده آمد و رفت مینمودند و کمال قرب و متزلت بهم رسانیدند و بخدمات  
مستحسنه مکرم و محترم گردیدند و طبقات آنان هر صبح و شام بملازمت شریفش

(۱) ایرادات (۲) طریق .



آمده در جميع همام رجوع بآن قدوة از باب كرام مينمودند ومنصب رفيع ديبري كه پيش از اين بنواب علامي تعلق داشت اعليحضرت خاقان سكرتدر اقبال ميخواستند بکسی رجوع فرمايند كه مرضي الطبع و محل اعتماد باشد جناب جامع الفنون و انكالات مولانا اويس را كه بحسن خطوط سبعة موصوف بود بجهت اين منصب عالي اختيار فرموده تشریف ديبري مرحمت فرمودند و مشار اليه منشي الممالك شده در اندك زماني بر مدارج و معارج محرميت و قرب صعود و عروج فرموده در جميع امور ديبري بلكه در كل معاملات پادشاهي كمال تصرف نمود و ساير طبقات چاكران بملازمتش تردد مينمودند و قبل از اين مرقوم قلم سوانح رقم گرديده بود كه منصور خان مکتوبي بطاب سيادت پناه ميرسيد محمد اسفرايني فرستاده بود در زماني كه شريف المملك بمنصب سرخيلي و نواب علامي برترتبه اعلامي پيشوائي سرافراز شده بودند مير مشار اليه بدار السلطنة رسيد چون نسبت بندگي قديم درين دولت خانه گيتي نشانه داشت اعليحضرت خاقان يوسف جمال سكندر اقبال متوجه حال ايشان شده بر نسبت سابق برترتبه مجلسي حضور و قرب پايه اورنگ وافر النور معزز و مسرور گردانیده مبلغ پنجهزار هون خرج ساليانه ايشان مقرر نموده ولايت ابراهيم پور را كه دوازده قطعه ديه است تمنخواه دادند و اكثر اوقات مشمول عنايات و منظور انظار خسرو سكندر اقتدار يوسف عذار ميگردند (۱) و بطفيل مير مذکور دو پسر بزرگ و چند نفر از اقوام مشار اليه در سلك مجلسيان دولت محل منتظم شدند و هر يك را مشايره لايق مقرر گردیده و ديه مرحمت نمودند .

(ذكر فرستادن خيرات خان سر نوبت رابرفاقت محمد قلي بيگ ولد قاسم بيگ

پرن بخدمت فرمانرواي ممالك ايران شاه عباس صفوي موسوي)

بر مستمعان اخبار سلاطين عظيم الشان دوران و خوانندگان اوراق آثار خوانين نافذ فرماني (۲) مستور نمايند كه از قديم الايام ميان خاندان شريفه جليله اسمعيليه صفويه موسويه و دودمان رفيعه قطب شاهيه قرا يوسفيه ادام الله ذلال سلطنتهما علي مفارق كافة البريه نسبت موافقت و رابطه مصادقت بوده چه طلوع

(۱) ميگرديدند (۲) نافذ فرمان .





دیہرات خان







فیر اوج سلطنت علین مکان شاه اسمعیل اذار الله برهانه و لموع دری برج خلافت  
پادشاه جنت بارگاه ملک سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقدہ از فق عشر  
ازل مایہ عاشرہ ہجریہ نبویہ علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ مصرع  
آن یکی در ملک ایران این یکی در ملک ہند

و قریع پذیرفته و از آن تاریخ الی یومنا ہذا ما بین اولاد اجداد و احفاد این  
دو سلطنت نژاد کہ ہر یک از ایشان سلطان بادیں و داد و خاقان عالم انقیاد بودہ  
اند رسوم محبت و داد و قواعد یگانگی و اتحاد مرعی بودہ و حجاب عالیشان  
و ایالچیان رفیع مکان از ایران بہ ہندوستان و از ہند بایران در عہد و زمان طریق  
مودت ایشان می پیمودہ ند و در تشیع و ولای ذریہ حضرت سید المرسلین و رواج  
و رونق مذهب برحق ائمہ اجلہ معصومین صلوات الله علیہم اجمعین کہ ہادیان  
سبیل سداد و مرشدان منہج ارشاد اند ہمیشہ یگانگی و اتحاد داشتہ اند و یکرنگی  
این دو سلسلہ علیہ رفیعہ میان سلاطین عالم مشہور و در السنہ و افواہ کافہ بنی آدم  
مذکور است و بنا بر این مقدمات در اوایل سلطنت اعلیٰ حضرت خاقان تلین  
مکان جنت آشین سلطان محمد قطب شاه نور الله مضجعہ پادشاه کشورستان  
خسرو ممالک ایران شاه عباس صفوی موسوی ایالت پناہ حسین بیگ قباچی را  
بہجت تہنیت و مبارکباد بہ پایہ سربر سلطنت مصیر فرستادہ بودند و در سال ہزار  
و بسیت و چہار ہجری نواب علای فہامی شیخ محمد را تشریف حجابت پادشاه  
مملکت ایران مرحمت فرمودہ برفاقت حسین بیگ مذکور روانہ عراق نمودہ  
بودند و نواب معلی القاب بخدمت پادشاه گئی پناہ مشرف شدہ چند سال در آن  
مملکت جنت مثال بودہ مورد توجهات پادشاهی و مشمول عنایات نامتناہی  
گردیدہ و وقت مراجعت ایالت و حکومت دستگاہ قاسم بیگ پرن سپہ سالار  
ملک مازندران را ہمراہ نواب مشار الیہ فرستادند و حاجبین طی مسافت نمودہ  
از راہ گنج و مکران کہ بتصرف امرای پادشاه ایران در آن ایام در آمدہ بود  
بملک ہندوستان آمدند و از آنجا بملک دکن روان شدہ بخدمت اعلیٰ حضرت خاقان  
جنت مکان رسیدند و اقام این رموز بہجت اندرز در آن عہد این قطعہ تاریخ بہجت



ورود نواب علامی گفته بود - قطعه  
چو آمد شیخ الاسلامی ز ایران ضیا آمد ز روی او بهر چشم  
براهش بود چشم جمله مردم رود اکنون براه او بسر چشم  
خرد بهر و رودش گفت تاریخ چو جان آمد بحسم و نور در چشم  
نواب علامی و قاسم بیگ بعواطف خسروی سرافراز گردیدند و مدت  
دو سال حاجب مذکور در دار السلطنته بود و بعد از آن بجوار رحمت یزدان  
مشتافت و محرر این مقالات در آن حین قطعه گفته این مصراع را ماده تاریخ  
ساخته بود -  
مصراع

رفت قاسم بیگ ابلجی از جهان (۱۰۳۴)  
و محمد قلی بیگ نام پسرش را که در آن شباب و آن حسن بود اعلی حضرت  
پادشاه مغفرت دستگاه نوازش بسیار فرموده قائم مقام پدرش داشتند تا در  
زمان اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکنه را قبال محمد قلی بیگ اراده رفتن  
بجانب مملکت ایران نمود و تحف و هدایا از اقمشه و اتمه نفیسه نیز مستعد شده  
بود از میان ملازمان پایه سریر و معتمدان بارگاه خلافت مصیر وزارت پناه  
خیرات خان سرنوبت را که بوفور مال و کثرت خیرات و خدمات شایسته از  
امثال و اقران امتیاز دارد بجهت رفاقت مشار الیه تشریف حجابت پادشاه جمشید  
شان خسرو مملکت ایران مرحمت نمودند و خان مذکور که سالها در آرزوی این  
مطلب عالی بود کامیاب و مسرور گردیده محمد قلی بیگ ولد قاسم بیگ را که بعد  
از رحلت پدر قائم مقام و نایب مناب پدر بود باتوابع و رفقا ضیافت نمایان  
کرده تشریفات فاخر و تحف و هدایا بایشان داد مشار الیهما بکار سازی و استعداد  
سفر مشغول شدند در اوایل این سال حاجبین را تشریف رخصت مرحمت  
فرمودند و تحف و هدایا از اقسام متاع و انواع قمش و مرصع آلات مرغوب  
و جواهر الوان با مکتوب محبت اسلوب مصحوب مشار الیهما ارسال داشتند  
و ایشان از دار السلطنته حیدر آباد روانه شده متوجه ساحل بحر عمان گردیدند  
چون به بندر سورت رسیدند خسرو چنگیزی نسبت تیموری حشمت شاه جهان



که در آن ایوان بجای پدر بر تخت سلطنت جلوس فرموده بود مشار الیهما را به آگره طالب نموده حاجبین از بندر سورت بجنب دار السلطنة آگره رفتند و با پادشاه ذیجاء ملاقات نمودند مکتوبی که بجهت خاقان کشورستان سلطان ممالك ایوان نوشته بود و پیغام زبانی که داشت بحاجبین سپرده و گفته به بندر سورت روانه فرمود و ایشان مراجعت نموده از بندر مذکور بر مرکب عجیب الهیاء بی دست و پا که پشت چوبی و شکم کرباسی بر سطح بحر چوں کشتی هلال که در دریای اخضر فلک سیار است جولان مینماید <sup>قطعه</sup>

بقوت شکم پر زباد آن مرکب بروی آب چو کوه عظیم گشته روان بساعتی برود بیشتر ز صد فرسخ قدز سرعت او تیردر عقب زکمان بوسعت چو شهر بر رفعت است چو کوه بسرعت است چو برق و ولی ندارد جان سوار گردیده از ساحت دریای عمان عبور نمودند چون به بندر عباسی رسیدند و فرود آمدند خبر وحشت اثر تنقال و رحلت خاقان عالمگیر گیتی ستان شاه عباس بحوار رحمت و مغفرت یزدان و باعلا مدارج بهشت جاردان و بشارت فرح افزای غمزدی (۱) جلوس پادشاه نوجوان زینت دهنده ممالك ایران فرازنده تخت جهاننداری فروزنده اکلیل شهریاری نبیره خسرو مغفور جنت مکان شاه صفی بهادر خان استماع نمودند و این قضیه هایام در تاریخ بیست و دوم ماه جمادی الاول سنه هزار سی و هفت هجری در خطه فرح آباد واقع شده بود در ساخ شمعبان سنه ثمان و ثلاثین و الف ۱۰۳۸ هـ عریضه خیرات خان مشتمل بر مضمون مذکور پیایه سریر سلطنت مصبر رسید و حسن بیگ ترك قاچار که در سلك ساجداران این دولتیخانه عالیہ منتظم بود برای آن واقعه این قطعه و تاریخ گفته <sup>قطعه</sup> شاه عرش آشیان خلد مکان آنکه شد منزلش بهشت برین تا برخش مراد بود سوار نامرادی ندید روی زین در جهان داد عدل ز آسمان داد کز سپهرش رسید صد تحسین رایت فتح را بخت (۱) زد شد میسر باوهمان و همین بهر تاریخ رحلتش ز خرد بادل پر ز داغ و جان حزین

(۱) غمزدی (۲) بهجت



استعانت طلب نمودم گفت بصفی داد شاه تاج و نگین  
و دیگری کلمه ظل حق (۱۰۳۶) را تاریخ جلوس پادشاه نوجوان یافته و خیرات  
خان و محمد قلی بیگ از بندر عباس بجانب دار السلطنة اصفهان روان شدند و در  
آن شهر دلشای مسرت افزا که شاعر در وصف و سعتش گفته بیت  
اصفهان نیمه جهان گفتم نیمه وصف اصفهان گفتم  
بشرف ملاقات و سعادت بسا طبوس پادشاه جهان پناه مظهر لطف و قهر اله  
مثنوی

که مهر از طاعت او منفعل بود بجا نها مهر او ما نند دل بود  
شگفته چهره زیبایش چون گل در آن گلشن نروینده است سنبل  
بهیبت دیو و باهیات فرشته ز قهر و لطف یزدانی سرشته  
خدایو و خسرو اقلیم ایران گرفته باج از ایران و تو ران  
فراز تخت بنشسته چو جمشید چو بالای فلک تا بنده خورشید  
نموده پر تور ویش جهان را چنان روشن که خورشید آسمان را  
گاهی تیغش بر کستان زده برق بقسططنین زده آتش پی حرق  
ز شمشیرش شده قیصر هراسان ز تیرش روی گردان گشته قاآن  
ز رویش توفه نور خدائی ز خور پر تو نمیدارد جدائی  
ندارد چشم تاب دیدن او که چون خورشید تابان است آنرو  
مشرف و مستعد شده جبهه را از خاک پای آن خسرو زمین و زمان  
و دیده را از طاعت آن اقباب تابان مزین و نور ساخته در پیراه سرور  
و شادمانی ایام شباب و لذت حیات و زندگی دوباره ادرک نمود و تحف و هدایای  
مرسوله را برگذار نموده مکتوب مرغوب خاقان یوسف جمال سکندر اقبال  
را که فقر آتش مشتمل بر لطایف نکات محبت و وداد و کلماتش مشعر بر خلوص  
اعتقاد و رموز یگانگی و اتحاد بود گدراينده شاهنشاه نوجوان را از آن تحف  
مرغوب و مکتوب صداقت اسلوب کمال خرمی و مهجت روی داد خلایق فاخره  
با اسبابان لجام وزین زرین مرحمت نموده اکرام و احسان وافر نسبت بخیرات خان



فرمودند و قریه که اقوام او یماق خیر اتخان در آن میباشند بطریق انعام باو بخشیدند و تو جهات خسرو ممالك ایران نسبت بخان مذکور بر وجه اتم شمول یافت و مشار الیه صورت و قایع را مرقوم نموده چند سراسپ منتخب مع عریضه از داور السلطنة صفاهان پیاپی سریر سلطنت مصیر ارسال داشت -

( ذکر قضاء یام متفرقه که در تمام این سال میمنت مآل بخیر ظهور پیوسته است )  
از جمله سوانح این سنه آنست که مقرب سریر سلطنت ملک یوسف چون شب و روز نزدیک اورنگ خورشید رنگ خاقان یوسف جمال می بود و فرصت سرانجام مهام لشکر خاصه خیل که خاقان جنت مکان بحواله او نموده بودند نداشت و بامور ضروری ایشان نمی توانست پرداخت خاقان سکندر اقبال متوجه احوال لشکر نصرت اثر شده نصیر الملك دکنی سر نوبت را بجهت حواله داری خاصه خیل پسندیده تشریف این منصب عالی به نصیر الملك دادند و پسرش را نوازش فرموده منصب رفیع سر نوبتی را باو رجوع فرمودند و نصیر الملك باجماع مرام خاصه خیل پرداخته در مقام اهتمام ایشان شد و هفتۀ يك نوبت تایلک کاو راه بسواری رفته لشکر را ورزش سواری که در معرکه کارزار مفید است می فرمود و ایضا درین سال ملک عنبر را که قبل ازین از جمیع مناصب باز داشته در کنج بیگاری نشانیده بودند خاقان یوسف طلعت بحال اوشفقت و عنایت فرموده تشریف خاص مرحمت نمودند و باز از جمله ملکان رفیع مکان گردیده و دنیائی که قبل ازین با و منسوب بود و بملک یوسف حواله فرموده بودند باز بمشار الیه مرحمت شد و او ولایت مقاصرا را که قریب يك لك هون حاصل داشت معمور و آبادان نموده لشکر جدید از غریب و دکنی و پتان و راجپوت نگاه داشت و سنجی را رنگین و بسامان نمود و محل جامدار خانه عامره را که بملک ادراک سپرده بودند باز بملک مذکور رجوع فرمودند و او يك لك هون ولایت تنخواه محل مذکور را بحیطة ضبط در آورده متوجه پشے سامانی این محل شده اقمشه و امتعه و سایر ما محتاج را مجددا خرید و محل جامدار خانه را بطریق اول معمور نمود - و ایضا میر ابو المعالی المخاطب بدیانت خان که از اعظم عمال محل بود



و چند سال بحکومت محل مصطفی نگر که معظم قلاع ولایت محروسه تلنگانه و محل بندر مجلی پتن و بنادر دیگر اشتغال داشت و در زمان میر جمالی منصور خان ولایت و سبب مرتضی نگر با و تفویض نموده بودند و بجهت سرکشی بعضی از رعایای آنجا امارت با حکومت جمع نموده بود و قریب پنجاه هزار هون ولایت بجهت لشکر تحویل او شده بود و به کمال استقلال در آن محل حکومت مینمود درین وقت باطایفه سانپ نیز که رعایای سرکش سرحد مرتضی نگر اند برای تحصیل زررعیقی نزاع واقع شد و خان مذکور با وجود عساکر و حشر (۱) که در خدمتش بودند همه را در مرتضی نگر گذاشته با معدودی از غریبان فدوی و غلامان تفنگچی بی خبر بر سر ایشان رفت و اراده داشت که روسای آنهار اقتیل و اسیر سازد و باین تدبیر بیخ و بن آن بوتهای خار را که تمام آن صحرا و ولایت را فرو گرفته اند و پهن گردیده اند بر کند و چون بمحل و مقام ایشان رسید و آنجماعت را هدف یتر و نشانه تفنگ ساخت آن جماعت دیانت خان را که همیشه با افواج لشکر و حشم و حشر دیده بودند اکنون با معدودی دیده فرصت غنیمت شمرده ایشان را در میان گرفتند چون پیمانه حیات دیانت خان پر شده بود گلوله تفنگ جان شکاری بر سینه اش خورده از اسب در افتاد میر حبیب الله ما زند رانی سلحدار و غریبان دیگر چون خان را کشته دیدند بی تاب گشته بکمانداری ایستادند و آنها نیز در آن صحرا کشته گشتند بعد از این قضیه طایفه سانپ نیز سبقت بر مردم مرتضی نگر نموده عریضه به ملازمان بارگاه فلک اشتباه نوشته فرستادند که ما بندگان رسم رعیتی مرعی داشته تهرنده نموده ایم و زر رعیتی داده ایم دیانت خان از روی ظلم رعایای پادشاهی را قتل عام می خواست بکند بحسب تقدیر کشته شد و ما همان بنده و رعیت پادشاه عالم پناهی چون این مضمون به مسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسید بجهت تادیب و سیاست آن جماعت و حراست مملکت وزارت و شجاعت دستگاه خواجه افضل ترکه را تشریف حکومت آن مملکت مرحمت نموده بآن جانب روانه فرمودند جناب خواجه افضل با حشمت تمام متوجه مرتضی نگر گردیده و در راه هر جا

(۱) یعنی گروه و انبوه .



دزد و حرامی که بود گرفته بردار میکشید و در آن حوالی چهار صد دزد طیار عیار را یکبار گرفت که اکثر روسای آنجماعت بودند در تمام راههای آن ولایت آن جماعت را بردارهای عبرت آویخت تا تنبیه سرکشان دیگر شد و ساحت آن مملکت را از خس و خاشاک آن طاغیان پاک ساخت و در سال غلا و قحط در آن ولایت باهتمام خلایق و حفظ و حراست مملکت و استعداد اذوقه قلاعی که در آن ولایت است بوجه احسن پرداخته غایت سعی در انتظام مهام آنجا بظهور رسانید .

( ذکر قضایای سال پنجم جلوس همایون اعلی که مطابق هزار

و سی و نه هجریست و بنای قصر فلک رفعت و باغ جنت

صفت که بر فراز فضای آن عمارت واقع شده )

در اول این سال خرمی مآل خاقان یوسف جمال سکند را اقبال را بخاطر دریا مقاطر رسید که قصر بلند پایه قریب بعبارات عالیه سابقا بنا فرمایند پس بنایان ماهر و هنرمندان نادر را امر فرمودند که طرح کشیده قصری رفیع بسازند الحق بنای عالم پهنا را بر سطح اغبر چون فلک اخضر برافراختند و طبقات آن را مانند طبقات افلاک بر بالای هم پرداختند هر طبقه مانند آسمان و هر مرتبه مثابه جهانی ایوانهای وسیع و مندیهای (۱) رفیع و شاه نشینها و غرفها در هر طبقه بتکلفات گوناگون و تصرفات موزون ساخته اند و طبقه چهارم آن قصر است بهشت آسا و مجاسیدست فلک فرسا ایوان آن مانند فلک کیوان برافراخته اند و پیشگاهی مانند فلک اطلس از پیش آن ساخته اند هر ستونی چون خط محور از فرش اغبر بزیر فلک اخضر کشیده و سقفش چون عرش اعظم تا ساحت لامکان رسیده و در و محجران را از تخته های صندل ملاقه (۲) و عاج تلنگانه ساخته اند و استادان صنایع و هنرمندان صاحب تصرف و اختراع صنایع غریب و بدایع دلفریب در هر ایوان و نشیمن آن قصر فلک منظر نموده اند و مصوران مانی قلم و نقاشان از رنگ رقم تصویرهای دلفریب و طرحهای عجیب آن محل بازیمنت و زیب را چون نگارخانه چین آراسته اند

مثنوی

(۱) یعنی مندوها (۲) یعنی ملاکه Malacca



قصر عالی بنای شاهنشاه هست بر کله زمین چو کلاه  
 تاج بر سر نهاده شخص زمین میکند شرف بر سپهر برین  
 چرخ طاقی به پیش منظر او مهر و مه هر دو شمس در او  
 آسمان در فضای او گوی چرخ زن مهر دمی بهر سوی  
 در و دیوار و سقف شاه نشین عاج سیمین و صندل زرین  
 هست دار السرور حضرت شاه که جهان را بعدل اوست پناه  
 در چنین قصر و در چنین ایوان که بود پاسبان او کیوان  
 شاه بادا بعشرت حارید بر فراز سپهر چون خورشید  
 چتر او همچو مهر گسترده دشمن از حزم اوست پژمرده  
 و در برابر آن قصر سپهر منظر فضای دلکشای مساوی ارتفاع آن قصر  
 از آملک و سنک ترتیب داده اند و بر سطح آن گلزاری مانند یاغ ارم و گلستانی  
 چون فردوس خرم غرس نموده اند اشجار میوه دار گستاخ شاخ در شاخ یکدیگر  
 آمیخته و میوه های تروتازه از شاخساز آن آویخته بر ایحه ریاحین و بوی گل های باغ  
 دماغ جانرا معطر و مشام ناظران معنبر ساخته گل های خوشبوی و ریاحین رنگین  
 از آنها نخلانه غیبی بمدد طبیعت فصل بهار در کنار شاخسار ظهور نموده بکمال نظافت  
 و نظارت می بالد و بلبل خوش الحان چون عاشقان حیران در هر گوشه و کنار  
 بانالهای زار می نالد دیدها را دیدن آن گلزار ضیا و نور حاصل و دلها را از  
 تفرج آن گلستان فرج و سرور و اصل عجب حالتی که میگویند بهشت جاودان  
 بر فراز آسمان است و از نظر خلایق پنهان است اکنون بر بالای آسمان گل زار  
 چنان چسانست (۱) که در دیده جهانیان عیان است این مگر از یمن اقبال شاهنشاه  
 آخر الزمان است قطعه

قصر سپهر منظر و گلزار چون بهشت از اختراع خسرو آخر زمان بود  
 گویند خلد بر فلک است از نظر نهان این خلد و این فلک بنگر چون عیان بود  
 سلطان مهر چهر بر اورنگ خسروی با مهر بر سپهر همی تو امان بود  
 بادا مدام سلطنت شاه بر قرار تا اقبال و ماه برین آسمان بود

(۱) جنان است



راقم این مسودات چند تاریخ بجهت قصر و گل زار نزہت آثار یافته از  
 آن جمله پنج تاریخ مرقوم نموده شد  
 بیت  
 الشرف آباد بادا (۱۰۳۹) خانه باعیش آباد (۱۰۳۹) ہشت پادشاهی (۱۰۳۹)  
 محل صندل شاہ معانی و صوری (۱۰۳۹) قصر فلک سای شاہ عبداللہ (۱۰۳۹)  
 ( ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان یوسف جمال  
 سکندر اقبال در فصل بر شکل این سال خرمی مال )

بر مستمعان تواریخ سلاطین عالمقدار مستور نماید کہ در فصل بر شکل  
 این سال اعلیٰ حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بطریق سنوات سابق عزم  
 سواری و ارادہ سیر باغات و مہنہات اطراف و انحاء دار السلطنتہ کہ بر قطعہ  
 ازان مثل گل زار رضوان و فردوس جنان است فرمودہ باحشمت و عظمت  
 و کمال بہجت و مسرت متوجہ باغات جانب قبل دار السلطنتہ گشتند و بیاغ و گلشنی  
 کہ بہ بعضی از غلامان خاص خسروی منسوب است نزول اجلال فرمودہ  
 قبہای خیمہ فلک رفعت بقبہ فلک مہر و ماہ رسانیدند و تمام وزرا و امرا و ارکان  
 دولت و اعیان حضرت ہریک در قطعہ از زمین کہ از وفور گل و ریاحین چون  
 خلد برین بود خیمہ و سرا پردہا برافراختہ آن صحرا و دشت را چون شہر  
 ساختند و خسرو یوسف طلعت باحور نثر ادا نازنین و ماہ رویان زہرہ جبین  
 بعیش و عشرت پرداختند و صبح و شام بلاکہ علی الدوام از لعل سیراب نوش  
 لبان کہ مفرح دل و مادۃ الحیات جان عبارت از آنست کام ستان می بودند و مدت  
 یکماہ کہ از لطافت ہوا شام را از سحر تفاوتی نبود و از توالی قطرات امطار  
 تمام روز را کیفیت صبح بود در گل زار و باغات بعیش و کامرانی پرداختہ  
 از انجا متوجہ دیدنی قلعہ گلگونہ کہ کنگرہ حصارش از غایت رفعت بر فلک  
 اطلس می ساید و ہر بر جش از نہایت وسعت چون فلک البروج مینماید شدند  
 و بر فراز کوه درون قلعہ عمارات عالی و منازل متعالی سلاطین مغفور مہرور  
 نور اللہ مضاجعہم احداث فرمودہ اند از آن جملہ قصر جہان نما کہ برقلۃ رفیع  
 منیمی بنا شدہ و تمام جہان از بالای آن نمایان است بسیر آن مقامات و بعیش



و عشرت در آن عمارات مشغول گردیدند و بعد ازان متوجه لنگر فیض اثر که محل مرقد منور سلاطین معدات گستر سلسله علیه رفیعہ قطبشاهیہ است گردیدند چه در ایام سلطنت ابد پیوند زیارت قبور اجدا در فیع مقدار خصوصاً زیارت روضه مطهر منور خاقان علین مکان والد ما جد رحمهم الله تشریف حضور موفور السرور ارزانی نداشته بودند در این سال میمنت مآل بعد از سیر و گشت آن سمت زیارت مرقد منوره رفته ارواح مطهرات آن شهریاران بادین و داد را بفاتحه و مغفرت شادان و غریق رحمت یزدانی ساختند و در روضه مطهر والد مکرم مبلع کلی از نقود و اجناس شال و شیلہ بسیار گذاشتند تا متولیان و خدام و حفاظ و صلحا و اتقیا و سایر مستحقین آن مقام قسمت نموده بدعای از دیاد عمر و حشمت سلطنت ابد پیوند و آمرزش روح مطهر معطر خاقان علین مکان اشتغال نمایند و از انجا کامیاب و کامران بدار السلطنه مراجعت نمودند -

(از جمله سوانح این سال میمنت مآل است)

که المیاسپر پداریدی چودری (۱) در ولایت کلبگور که در میان چودریان و رؤسای ولایات و امثال و اقران خود بوفور مال و منال و کثرت ثروت و مکنت غایت امتیاز داشت و همیشه دویست سیصد سوار و پیاده بسیار جرار را مشاھرہ داده نگاه میداشت بهمانه آنیکه حراست سرحد ولایت حضرت عادلشاه مینایم و گاه گاهی در هوای فضای متابعت و انقیادش آثار غبار تخلف و تمرد بظهور میرسید و بعض اوقات دیدہ دلش بخاک ادبار تیره و تار میگردد و سوار و پیاده مذکور را بجهت حفظ خود نگاه میداشت و هر سال تحف و پیشکش فرستاده خود بحضور وافر السرور نمی آمد و جبین عبودیت بر خاک آستان رفیع الشان بارگاه گیتی پناه نمی سود و متوسل به بهانها و عذرهای نامسموع میشد تادر جمادی الاول سنه مذکوره که اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال بسواری باغات محمد انگر و زیارت روضه مطهر پدر بزرگوار عالیقدر نورالله روضه تشریف

(۱) یعنی چودهری -



حضور ارزانی داشته آن مقامات دلکش را را رشك فردوس معلی ساخته بودند و مملکت مداری شریف المملک که در رکاب ظفر انتساب در خدمت اشرف قرار داد که شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ را بقید و اخذ المیای چودری نامزد نمایند پس امر معلی شرف نفاذ یافت که اعظم الوزرا بر سر آن عاصی طاعی تاخت ببرد و مشار الیه از جمیع لشکر و حشم موفور خود دوازده نفر غریب یکا ندار چابک سوار رفیق خود ساخته اول شب از قلعه محمد انگر بجانب قصبه کلبگور روانه گردید و آن شب و روز و شب دیگر مسافت بعید را بسرعت تمام طی نموده وقت صبح که هنوز آن کافر شجاع زبر دست سر از خواب غفلت بر نداشته بود و از ورود اجل ناگهانی بی خبر که در خانه اش ریختند و در بانانش را بقتل در آورده بخوابگاه او در آمدند و آن کافر در آن شب تاسخ و عیش و عشرت مشغول بوده و سر بخواب غفلت گذاشته بود که از صدای پای جوانان سراسیمه بیدار شده دست بشمشیر برده بود که فی الفور اشجع الامرا با چند جوان او را دستگیر کرده سر پرش را بی توقف از پیکر بدن جدا کرده همان دم بجانب قلعه گلکونده مراجعت نمودند غوغای عظیم در قصبه کلبگور افتاد و جمعی کثیر بجهت تحقیق حال بدنبال آمدند اما جناب وزارت پناه با جوانان بر اسپان از باد سریع تر سوار شده روان گردیده در وقتی که اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال از دروازه قلعه گلکونده برآمده متوجه دار السلطنة حیدرآباد بودند سر آن کافر مغرور را بر سر نیزه کرده از نظر ملازمان رکاب نصرت انتساب گذرانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر شان بجلدوی این خدمت جناب یولچی بیگ را نوازش فرموده اسپ تازی بایراق زرین و تشریف ملوکانه عنایت نمودند و اثاث البیت آن کافر را که مبلغهای کلی میشد بمشار الیه مراجعت فرمودند و اموال و اسباب و نفود و اجناس او در سرکار جمع شد و آن ولایت از خس و خاشاک و جود آن کافر و اقوام و متعلقان او پاک گردید و رعایای آن مملکت مرفه الحال شدند -



( ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل ششم جلوس همایون که مطابق

هزار و چهل هجریست و یوسف شاه المخاطب بوقاخان را برفاقت

شیخ محی الدین برهان پور بخدمت عالیحضرت شاه خرم فرستادن )

**قبل ازین مرقوم قلم مشکین رقم گردیده بود که در شهر سنه سبع**

ثلاثین و الف هجری (۱۰۳۷) عالیحضرت شاه خرم شیخ محی الدین را بحجابت

بیایه سریر خسرو سکندر نظیر فرستاده بودند متعاقب او را ازدار السلطنة آگره

بگرفتن خانجهان پتان صاحب صوبه برهانپور متوجه جانب برهانپور شدند و خان

جهان مقرر حکومت خود را گذاشته از بالای گهات سرحد دکن گذشته نزد

حضرت نظامشاه آمده يك چندی بانظامشاه می بود عالیحضرت خرم پادشاه

برهانپور رسیده آنجا اقامت فرمودند و شیخ محی الدین از آن تاریخ در پایة

سریر خاقان سکندر نظیر بود و چون درین سال مسرت مال تحف و هدایا و انواع

نفایس که بجهت عالیحضرت شاه جهان می خواستند ارسال نمایند موجود و مستعد

شده بود و حضرت شاه جهان هر ماه احدی از برهانپور بخدمت خاقان سکندر

نظیر میفرستادند و در ضمن اظهار مطالب تاکید روانه نمودن شیخ محی الدین

تکرار میکردند خاقان سکندر اقبال یوسف جمال یوسف شاه را که از مجلسیان

حضور وافر النور و بکبر سن و کاردانی موصوف و یکچندی بوزارت عین

الملکی سرافراز بود بحجابت فرمان روای دهلی مقرر فرموده به تشریف خاص

و خطاب وفا خانی مکرم و محترم نمودند و تحف و هدایا و فیل و اسب و طلائی

خالص و مرصع آلات مرغوب تحویل وفاخان گردانیدند و در هفتم رجب سنه

اربعین و الف ( ۱۰۴۰ ) شیخ محی الدین را تشریف رخصت مرحمت نموده

وفاخان را برفاقت مشار الیه روانه کردند و در حین رخصت شیخ محی الدین را

چند راس اسب و چند زنجیر فیل و سی هزار هون نقد و رای آنچه سابقا باو

عنایت شده بود مرحمت نمودند چون مشار الیه و وفاخان طی منازل نموده به

بلده برهان پور رسیدند بوساطت بعضی مهربان وفاخان ملاقات با پادشاه ممالك

هندستان نموده تحف و هدایای مرسوله را گذرانیده به تشریف خاص مشرف



شد و بجهت سبقت ارسال هدایا و پیشکش و اظهار اخلاص نسبت بسلاطین دکن پادشاه تیموری نثراد اظهار محبت بی نهایت بخاقان سکندر حشمت یوسف طلعت نمودند و وفا خان مورد شفقت و عنایات پادشاهی گردید و شیخ محی الدین بواسطه بدسلوکی که درین دولت خانه عالیّه در مبداء حال نموده بود و از جاده ادب بقدر (۱) منحرف شده اعوجاجی در سلوک داشته مغضوب و مردود گردید و آنچه درین دولت خانه عالیّه بهمرسانیده بود به زواج شدیده از و بازیافت نمودند و در آن اردوی گیهان پوی بغایت خواروبی اعتبار شد و پسر و اقربای او را نیز تادیب بلیغ نمودند و از مرتبه عزت بادنی پایه مذلت افتادند و وفاخان توجهات خسرو هندوستان را باحالات دیگر در عریضه درج نموده بیارگاه گیتی پناه ارسال داشت -

( ذکر آمدن باقرخان صاحب صوبه بنگاله بجانب ولایت  
کسیمکوت و محاربه نمودن سپه سالار و امرای آنمملکت  
با او و بیان بعضی از قضا یا که درین ضمن وقوع یافته )

چون فرمان روای ممالک هندوستان شاه جهان در برهانپور یک چندی اقامت نمودند ارادت خان را با جمعی از امرای عالیشان و بالاشکر مغل به بالای کوتلی که بگهات مشهور ست فرستادند که خانبههان پتان را که بنظا مشاه توسل جسته بود بگیرند و امرای بولایت نظامشاه در آمده متفرق گردیدند و صابریک نام از امرای مذکور که در خطاب نصیری خانی در آن حین سرافراز شده بود به کندهار (۲) که قلعه آن قریب بسرحد ممالک محروسه است بافوجی از لشکر مغل آمده اقامت نمود بنابرین خاقان یوسف جمال سکندر اقبال آدم خان حبشی را که دنیای اعظم عین المملک با و مفوض بود و الله قلی ترک سردار را با بعضی از وزرا بجانب قلعه رفیعۀ کولاس که ولایتش سرحد ست فرستادند که تا حراست از طرف (۳) نمایند و سرداران منیوار که در سرحد های آنجانب جا گیر و مقاصدا داشتند تشریفها و هت کرها و طوقهای مرصع مرحمت فرموده در محاسن (۱) بقدرے (۲) یعنی قندهار (۳) از آنطرف -



فصل طرُق سرحد و حراست ولايت تا کيد بليغ نمودند درين وقت عريضة از جانب سيد محمد ولد مير زليل مصطفی خان که در ولايت کسيمکوت و کلنگ سپهسالار بود پيايه سرير خسرو سکندر اقبال رسيد که باقر خان صاحب صوبه بنگاله بجانب ولايت کسيمکوت آمده بالشکر جرار و مردان معرکه کارزار در مقام حرب و قتال و جنگ و جدال است و اکثر ايام لشکر او بمحوالی مملکت آمده بي اعتدالی مينمايند و لشکری که درين مملکت است احتياج بمدد و کمک دارند تا با خصم قوی محاربه نموده بدفع ايشان پردازند خاقان سکندر شان بعد از اطلاع بر مضمون عريضة سيد عبد الله خان قرابت شجاع الملك مير زاده مازندران را بسر داری و بخطاب خانی سر افراز ساخته تشریف خاص مرحمت فرمودند شاه علی ولد سبحان قلی را که از جوانان نمایان و در اول عمر و شباب بود بمرتبه وزارت سر افراز ساخته سردار فوجی از لشکر ظفر اثر نموده بودند و یاقوت خان حبشی که از امرای عظام بود چند نفر از نایکواريان معتبر و حواله داران خاصه خيل را تشریفها عنایت نموده همراه سيد عبد الله خان بولايت کسيمکوت روانه نمودند چون اين افواج قاهره با امر بولايت مذکور رسیده با سيد محمد مصطفی خان ملاقات نمودند باقر خان بعد از آنکه تاخت به کالا چهار آورده بقدر (۱) خرابی نموده مراجعت کرده بعد امر او لشکر مذکور در کالا چهار رفته اقامت نمودند زیرا که آوازه بود که باقر خان باز با استعداد تمام بقصد محاربه خواهد آمد سيد محمد مصطفی خان و جناب سيد عبد الله خان با امرای مذکور و شیر خان احمد نگری و دهر مار او و آسیر او و رایان دیگر با دیو اعظم کشنا دیو و منیلان دیگر در حفظ آن مملکت متفق شده سر راهها و طرق مرور لشکر مغل را مسدود و مضبوط می نمودند و در حراست ولايت سعی بلیغ داشتند درين اثنا سيد محمد مصطفی خان بواسطه از دیاد بیماری که سابقاً داشت بر بستر ناتوانی افتاده بدار الملك عقبی شتافت سيد عبد الله خان حقیقت حالات را بملازمان بارگاه فلك اشتباه عرض نموده استدعای سپهسالاری آن لشکر نمود چون آن ولايت بی وجود سردار ذی اعتبار انتظام نداشت خاقان سکندر اقبال تشریف و شمشیر

(۱) بقدرے -



سر لشکری آن عسا کر ظفر ماثرا بجهت سید عبدالله خان ارسال داشتند و او را از جمیع امرای آنجا ممتاز فرمودند و تاکید بلیغ در حفظ و حر است آن مملکت نمودند و سید مشار الیه را با کمال استقلال بعد از وصول فرمان معلی باتفاق امرا و وزرا و نایکواریان و منیالان آنجا در حفظ آن مملکت سعی موفور بظهور رسانید و بعد ازین شیر خان که از جمله امرای معتبر آن ولایت بود و مدت بیست سال در آن مملکت اقامت داشت و به تجمل و ثروت و اعتبار از وزرای آن ملک امتیاز بهر سائیده بود سفر آخرت اختیار فرمود درین وقت باقر خان از جانب ملک بنگاله باستعداد تمام متوجه ولایت کسیمکوت شد سید عبدالله خان بعد از مشورت قرار داد که شاه علی ولد سبحان قلی و یاقوت خان و سرداران دیگر از مسلمانان و نایکواریان را باستقبال بفرستند و متعاقب ایشان خود حرکت نماید پس ۰۰۰۰۰ (۱) مذکور را بالشکر روانه نموده خود در کالا پهار توقف نمود ایشان بسرحد رفته در جائی که نهرهای آب و گل بسیار بود بباقر خان برخوردند و آنکه تا ملی و توقیفی بکنند صف جدال را بر روی خصم آراستند و لشکر باقر خان نیز بمحاربه تاختند و از طرفین معرکه رزم گرم گردید و بهادران و دلاوران داد مردی و مردانگی دادند و جمعی از هر دو لشکر زخمدار و کشته گردید درین اثنا اسپ شاه علی بهرب پر کلی میرسد و لشکر باقر خان از اطراف او درمی آیند و آن جوان شیر صولت بعد از آنکه چند کس را بضرب شمشیر از پای درآورده بود عسا کر خصم هجوم نموده او را شربت شهادت چشاندند و یاقوت خان و امرای دیگر عنان مقاومت بر تافته مراجعت نمودند و بقدر (۲) چشم زخمی بآن لشکر رسید سید عبدالله خان سر لشکر از استعداد و یساری لشکر باقر خان اطلاع یافته عریضه بملازمان پایه سریر سلطنت مهیر نوشته مقدمات گذشته و استیلای خصم را در آن درج نموده استدعای امداد نمود تا به یمن اقبال پادشاهی دفع و رفع اعادی نماید .

(۱) پس شاه علی مذکور (۲) بقدرے -



( ذکر طلب نمودن خاقان سکندر شان خواجه افضل ترکه را از مرتضی نگر و نامزد نمودن بجانب باقر خان و رفتن خواجه با عظمت تمام بولایت کسیمکوت و برگشتن باقر خان و ترک ولایت کسیمکوت نمودن )  
 چون مضمون عریضه سید عبدالله خان بمسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسید از مره امراء و وزرای عالیشان خواجه افضل ترکه را بمقابل باقر خان تعیین نمودند چون خواجه مذکور بحکومت ولایت مرتضی نگر اشتغال داشت مسرعان را بطلب خواجه افضل فرستادند که لشکر و حشم را گذاشته بسرعت برق بحضور آید چون این خبر بخواجه رسید -  
 مصراع  
 همان ساعت همان لحظه همان دم

براسپ باد پا سوار شده هشتاد فرسخ راه را در سه روز طی نموده آستان رفیع الشان خسرو سکندر اقبال را مسجد عبودیت ساخت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بغایت مسرور و خوشحال شده در هفتم رجب سنه مذکوره تشریف و خلعت خاص با اسپ و زین و لجام سیمین مرحمت فرموده بجانب باقر خان نامزد نمودند و شجاع الملک ولد مغفرت پناه شجاع الملک را تشریف دنیای (۱) شیر خان مذکور و رفاقت خواجه دادند و شیر محمد خان و چند سردار دکنی و چند نفر از حواله داران با هزار سوار خاصه خیل همراه خواجه افضل نمودند و فرمان جهان مطاع صادر شد که جمیع منیواران ولایت کسیمکوت مطیع و منقاد خواجه بوده در هیچ امری تخلف ننمایند و مصحوب هوچی راؤ برهن حواله دار دیده بانان تشریفهای شاهانه و اسبها و هت کرایهای مرصع بجهت دیو اعظم کشنا دیو و منیا لان و روسا و زمینداران آنجا ارسال داشتند و تاکید بلیغ فرمودند که راهها را محافظت نموده با امرای عظیم الشان در جمیع امور موافقت نمایند و در حفظ مملکت بکوشند و میان حسینی حواله دار دروازه عالیه شیر علی را بقلعه راجندری فرستادند که برج و باروی آن قلعه را تعمیر نموده آلات و ادوات آن قلعه را مستعد نموده باستعداد اذوقه و مایحتاج آنجا مشغول نباشد و خواجه افضل

(۱) یعنی مال و دولت و جاه و ثروت -



ترکه بحشمت هر چه تمام تر متوجه قلعه راجمندی که اول ولایت کسیمکوت است گردید و روز بروز شوکت و حشمت خواجه در منازل می افزود و لشکر خواجه که در ولایت و قلعه مرتضی نگر بودند از رودخانه کشنا (۱) باستعداد تمام گذشته در مصطفی نگر بار دوی خواجه ملحق شدند و خواجه بالشکر سپار (۳) با کمال عظمت و حشمت بملک راجمندی رسید اما باقرخان داخل محلات اسکه شده بود و تهیه پیش آمدن مینمود و عالیحضرت شاه جهان چون باخاقان سکندرشان همیشه طریق محبت مرعی میداشتند و در مقام تدارک و تلافی حقوق خدمات سابق می بودند آمدن باقرخان بسرحد کسیمکوت مسموعش شده مکرراً فرامین بنام باقرخان ارسال داشت که ترك جرأت نموده ولایات مقبوضه را بوکلاء قطب آسمان جاه و جلال مرکز دایره مروت و افضال سپرده قدوم ندامت ازوم را از قلعه منصور کر (۳) پس گذاشته به بنگاله مراجعت نماید و فرمان با احدی نیز بدار السلطنه حیدرآباد فرستاد که از اینجا پیش باقرخان برود و باقرخان آمدن خواجه افضل ترکه را بالشکر گران و رسیدن احدی بافرمان حضرت شاه جهان شنیده حاجی پیایه سریر سکندر نظیر فرستاده در مقام اعتذار شد و دیگر جرات پیش آمدن نه نمود و پیشوا الزمانی علامی فهایم احدی عالیحضرت شاه جهان را پیش باقرخان فرستادند و صادق بیگ ترك را که از زمره بندگان این دولته عالیه بود بآنجناب (۴) روانه نمودند که ترك دواعی فاسده نموده برگردد چون عالیحضرت شاهجهان از برهانپور و لشکرش از ولایت دکن مراجعت نمودند باقرخان از سرحد کسیمکوت بجانب بنگاله روان گردید و سید عبد الله خان و امرا که در آن ممالك بودند در اصلاح حال رعایا و معموری مملکت کوشیدند و خواجه افضل بعد از این مراتب که وقوع یافت از راه آن ولایت که میرفت عریضه به پایه ملازمان سریر اشرف نوشته مترصد امر معلی بود و از جانب اشرف اعلی فرمان معلی نافذ شد که در قلعه راجمندی چند روزی اقامت نماید و بعد از آن متوجه دار السلطنه حیدرآباد گردد -

(۱) یعنی کرشنا (۲) بسیار (۳) منصور گده (۴) یعنی بجانب باقرخان -



( ذکر غلا و قحطی که در سنه اربعین و الف هجری واقع شد

و از شدت جوع خلق نا معدود تلف گردیدن و خلاق

شهر بصره بجهت نماز استسقا رفتن )

از جمله غرایب آثار روزگار و تاثیر گردش فلک دوار و نتایج کواکب  
سبعه سیار آنکه درین سنه مذکور قحط عظیمی که دیده اهل آن دو روز زمان  
اینچنین حادثه ندیده بود واقع شد و قضیه که در عهد سلطنت حضرت یوسف  
علی نبینا و علیه السلام در مملکت (۱) و قوع پذیرفته بود درین عصر خاقان  
یوسف جمال سکندر اقبال مشهور عالمیان گردید و تفصیل این اجمال آنست که  
در اول فصل برسات به جهت نباریدن باران اجناس ما کوله قیمت بهمرسانید  
و چون دوسه سال پیهم باران کم باریده بود درین سال که مطلق نبارید گران شد  
و در اول برشکال در بعضی از مواضع تخم بر زمین ریختند و مترصد باران بودند  
چون نبارید هیچ نروئید و در اکثر ولایات زمینها نامرزوع ماند و پانزده من برنج  
که به یک هون بود بهفت من شد و رفته رفته بچهار من و سه من شد چون نصف  
فصل برسات گذشته و نبارید خاقان سکندر اقبال یوسف جمال امر فرمودند  
که محبان حیدر کرار و معتقدان ائمه اطهار علیهم الصلوات الله بعدد اقطار  
الامطار سه روز روزه گرفته روز جمعه بنماز استسقا بروند پس علما و فضلا  
و صالحا و اتقیا دار السلطنته حیدر اباد بنابر فرمان خاقان بادین و داد سه روز  
روزه گرفته صبح روز جمعه در خدمت نواب علای فهای پیشوا الزمانی همه  
پای برهنه نبوعی که در آداب نماز استسقا مذکور است روان شدند و ایتم  
و اطفال مسلمین و فقرا و مساکین گروه گروه همه بدرگاه و اهب الارزاق فریاد  
اللهم ارحم کنان بصره رفتند و سپهسالار جمیع لشکر خاصه خیل و امرا و وزرا  
باعسا کرو حشم خود و کوتوال با جمیع تاجران و سوداگران شهر و مردم غیر  
چاکر و هم چنین بزرگ صاحب منصب باتوابع خودها پای برهنه و ذکر کنان  
طی مسافت نموده بصره رفتند و در راه بدرگاه حضرت رب الارباب و خالق  
خالک و آب و روزی دهنده ذی حیات و پرورنده مخلوقات استغاثه و استسقا

(۱) مملکت مصر و قوع -



نموده و از رود خانه کنار شهر گذشته در میدانی که برابر ندی محل واقع است جمع گردیدند و چون جمیع جاندار روزی خوار حضرت پروردگارند به بر احمه و گوشه نشینان و زهاد کفار بلکه مجموع ایشان را نیز امر جهان مطاع واقع شد که بر سوم و قانونی که دارند بصحرا رفته از خالق جسم و جان و رازق اهل کفر و ایمان مستدعی باران شوند و ایشان نیز با جمعیت عظیمی در يك ضلع از صحرا و کنار رود خانه بقانون خود رفتند و کل خلایق در آن پهن دشت جابجا فرقه فوقه جمع آمدند پنداری که صحرای عرصات و ازدحام و کثرت روز محشر نمودار شد و از کافه مسلمان و مومنین صفوف مطلوله ترتیب یافت و جناب عمده الفضلا قاضی احسن مشهور به قاضی مکه معظمه و خطیب و پیشماز پیش صفوف ایستاده بکمال خضوع و خشوع بنماز استسقا مشغول گردیدند و ادعیه که از ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین منقولست بآواز حزین و دل اندوهگین خواندند و استسقا از حضرت رب العالمین نمودند و بعد از فراغ از آداب نماز و خواندن ادعیه منقوله ما ثوره مجلسی مشحون از علما و فضلا و صلحاء و اتقیا و اکابر دین حضرت سید المرسلین و عظمای وزرا و امرای دولت ابد قرین انعقاد یافت و نواب علامی فهای پیشوا الزمانی ادام الله عمره و دولته بر صدر مجلس قرار گرفته کیسهای زر سرخ و سفید که خاقان سکندر را اقبال بجهت فقر از سال داشته بودند بمیان آورده بجمیع مستحقین و سایر صلحا و اتقیا و فقرا علی قدر مراتبهم قسمت نمودند و پول که بر فیل و شتر بار کرده نزد سرکار اشرف آورده بودند بتمام درویشان و محتاجان حواله دارلنگر فیض اثر را تعیین نمودند که تقسیم نماید و وقت عصر نواب علامی فهای باجمیع خلایق فاتحه از دیاد عمر و افزونی **حشمت** خاقان یوسف جمال خوانده به شهر مراجعت نمودند و در آن روز به یمین اعتقاد خاقان سکندر سدا دو برکت **دعای صلحا و فضلا**ی صاحب ارشاد بقدر (۱) بارانی بارید و زمین نمناک شد اما دیگر از سحاب سراب آسمانقد ار اشک چشمی آب بر روی زمین نرسید و در عین فصل بر شکل حوضهای بزرگ مثل حوض پانگل و حوض ابراهیم پتن و حوض دار السلطه

(۱) بقدرے -



و حوض حسين ساغر و چاههای عمیق که در قرون ماضیه کسی کم آب ندیده بود خشک گردید و اگر بطون اودیه را صد گز میکنند آب نمودار نمی شد فریاد العطش از ساکنان زمین برخاست در باغات اشجار نو و کهن خشک شد صحرا و دشت از عدم آب و گیاه حیوانات و در تلف شدند و در ولایت و دیها خانها انبار اموات شد و در محلات و اشواق شهر چندان مرده افتاده بود که فرصت برداشتن نمیشد خلاق در آرزوی نان جان میدادند خاقان یوسف جمال امر فرمودند که در هر جا اجناس غلات ذخیره باشد همه را بشهر آورده بفروشند و نگاه ندارند ازینجهت درد از السلطنه بقدر (۱) از اجناس ما کوله یافت میشود و در آخر این سال برنج دوازده سیر به یکهون و روغن چهار سیر به یک هون و نخود و گندم بقیمت برنج میفروختند اما در ولایت دیگر اجناس مطلق بهم نمیرسید و مشت برنج به مشت زر نمیدادند و خاقان سکندر اقبال باوجود چند لنگر که صبح و شام بفقرا آش می دادند امر فرمودند که در هر محله لنگرهای ساخته طعام و آش بهر که خواهد بدهند و در بیرون در و از های شهر لنگرهای بزرگ مقرر فرمودند که فقرا بیرون شهر محتاج به لنگرهای شهر نباشند و امرای عالیشان و وزرای رفیع مکان را امر فرمودند که بر در های خانه های خود آش بفقرا میداده باشند و دیگرهای بزرگ آش را در محلات و بازارها میگردانیدند که هر کرا قدرت حرکت نمانده باشد در گلویش می ریخته باشند و در هر محله چاهها را چندان به کنند که اگر آن طرف زمین باید رفت رفته آب بر آرند و نوعی در ابقای حیات خلاق اهتمام فرمودند که مافوق آن متصور نبود و در قرنها سابق که قحط شد هیچ پادشاه عالم پناهی خلاق را چنین نه پرورده و هیچ سلطان عظیم الشانی اهتمام خلق الله را باین مرتبه ننموده و این قحط در اکثر ممالک هندوستان شده بواسطه آنکه در ولایات هند باران نه بارید و از برهانپور خبر آوردند که در آن مملکت آب و گیاه مطلق بهم نمیرسد و کل ذی حیات تلف گردیدند و در ولایت گجرات و احمد آباد گوشت آدم را آدم میخورد و باوجود این حادثه عظیمی عالیحضرت شاه جهان زر بیحد و نهایت

(۱) بقدرے -



که خزانهها از آن مملو بود در ایام قحط خرج نموده از برهانپور نقل مکان فرموده  
رحل اقامت انداختند تا اکثر لشکر و خزانه تلف گردید و در دار السلطنة  
حیدرآباد از کوتوالخانه آنچه در دفتر ثبت نموده اند قریب يك لك آدم از  
اموات را کفن داده بودند و رای آنچه از مسلمان و کفار بی کفن بریز خاک  
رفتند - قطعه

بود چون طوفان نوح این قحط سال کاسه‌ان را انجم آمد در و بال  
جمله جاندار از ملك وجود در عدم کردند از جوع انتقال  
آتش افروخت این باد سموم کز قفس شد گلشن گیتی ز کال  
آب را در خواب اگر دیدی کسی خویشتن را چون خضر کردی خیال  
برزبان نان گر کسی را آمدی بر سر او خلق را بودی قتال  
شد نفسها شعله‌سان از تف جوع سوخت اجزای بدن زین اشتعال  
کرگس و سگ بر هوا و بر زمین کام خود را یافتند از قحط سال  
و کاه مرگ خلق آمده و غم و مرض تاریخ این حادثه عظمی است -

۱۰۴۰ ۱۰۴۰ ۲۳۰

( ذکر طلوع کوکب قمر مثال از مطلع اسمان خاقان یوسف جمال سکندر اقبال )  
چون ایند متعال و خالق ذوالجلال ذات بی همال اعلی حضرت خاقان  
یوسف جمال را از کل موجودات برگزیده است از مبداء کرامت مرتبه سلطنت  
که قرین رتبه بنوت و رسالت است - نظم

گفته آنهاست که آزاده اند کین دوزیک اصل و نسب زاده اند  
نزد خرد شاهی و پیغمبری چون دونگین اندویک انگشتری  
ابواب خزاین غیبی و درهای کنوزلاریبی بمفاتیح سعادات ابدی و مقالید  
میامن سرمدی مکشوف و مفتوح ساخته نفایس جواهر آمال و امانی و لطایف  
مآرب و مطالب کامرانی بر ساحت ظهور و بساط نمود گذاشته در نظر بصیرتش  
جلوه میدهند و از مؤیدات این مقال لالی مثال آنست که در هر آخر روز چهارشنبه  
ششم شهر رمضان المبارک سنه مذکوره یکی از سراپرده نشینان تنق عصمت



و بزم آرایان انجمن عشرت که از خاقان یوسف طلعت سکندر فطنت حمل داشت وضع نمود و گوهر شپچراغی از مخزن غیب در شبستان وجود پرتو افگن شد و کوکبی قرمانند از برج سلطنت تابان گردید و بلیس الزمان و خدیجه الدوران (۱) اغنی زیب دهنده بارگاه عصمت و صلاح صدر نشین محافل قدسی شمایل عفت و فلاح حیات بخش خاصان حرم مکرم محترم والده اعز سلطان سکندر شیم بجهت این فرزند دلبنده اولین که نصرت رب العالمین بخاقان زمان و زمین کرامت و عنایت فرمود و بارگاه حرم محترم بساط عیش و عشرت انبساط فرموده بجمیع مخدرات طاهرات که بمنزله شکوفه و ریا حین گلزار سلطنت اندو بقرب منزلت معزز و مکرم تشریفهای خاص عنایت فرمودند و جناب آصف مرتبت شریف المملک سرخیل شاهی درین روز عشرت اندوز صدگردون شکر در محلات و اسواق دار السلطنه بتمام خلائق تقسیم نمود و زبده الفضلای الزمان قاضی احسن و ملا محمد تقی منجم که برای تحقیق وقت و ساعت آن مولود مسمود خجسته و رود و ملاحظه اطوار و آثار اختران مرصود و گردش فلک کبود مامور بودند تشریفات فاخر و انعامات متکثر مرحمت فرمودند و جامع این نسخه مبارکه در همان روز بجهت اندوز برای تولد آن دُر درج عصمت و دری برج عفت بالبديهه این ماده تاریخ را یافته - مصراع نمایان شد مهی از برج تاریخ -

( ذکر وفات مملکت مداری شریف المملک سرخیل شاهی و خاقان

سکندر شان منصب سرخیلی را بمیرزا حمزه استرآبادی تفویض

فرمودن و اوچند ماهی باین امر جلیل سرافراز بودن )

چون ملا محمد تقی تفرشی بمنصب رفیع القدر سرخیلی مکرم شده بخطاب مستطاب شریف المملکی محترم گردیده باعلی مدارج و معارج قرب حضور و افران نور صعود و عروج نمود به کمال استقلال بر تقی و تقی مهمات دیوانی و ضبط و ربط امور مملکت و معاملات سلطانی اشتغال مینمود و رتبه سرداری چون بامنصب سرخیلی جمع داشت آخرهای روز بمیدان دلگشای کسار رود خانه که

(۱) خدیجه دوران -



دربرا برندی محل واقع است بکمانداری و چوگان بازی میرفت و با جوانان چابک سوار چوگان باز سواری میکرد نوبتی در اثنای اسب دواییدن و گوی بامنصب سرخیل جمع داشت اخرهای روز بمیدان دلکشای کنار رود خانه که دربرا برندی محل واقع است بکمانداری و چوگان بازی میرفت و با جوانان چابک سوار چون گان باز سواری میکرد نوبتی در اثنای اسب دواییدن و گوی زدن از فرس تیز تک رده شده اعضایش بقدری کوفت ناک گردید و بعد از یکچندی که اندک تخفیفی در شدت الم حاصل شده بود در سلخ شعبان در اعلی باغ جشن کلوخ اندازان رمضان میکرد از افراط اکل و بدهضمی بهیضه و اسهال منجر شد و در تمام ماه رمضان باوجود کوفت مذکور صبح و شام بدولتخانه گیتی نشانه آمده بخدمت قیام مینمود کوفتش روی در اشتداد داشت و روز عید رمضان که خاقان سکندر شان بر اورنگ سلطنت قرار گرفته مجلس سلطنت و بساط عالم انبساط خلافت آراسته بار عام جنود ظفر و رود داده بودند تا وقت عصر بر سرپای ایستاده بچاکری و عرض حاجات لشکر و خدمات دیگر مشغول بود و بعد از عید کوفتش شدت تمام پیدا کرده دیگر دیوان اعلی نتوانست که برود و حکیم اسمعیل گیلانی و اطباء هند معالجه مینمودند اما فایده نمیکرد و شدت المش روز بروز می افزود خاقان یوسف جمال سکندر اقبال حسن علیخان غلام حضور و افرانور را بجهت پرسش احوال او فرستادند و طبیبان سرکار اشرف را نیز بمعالجه امر فرمودند چون پیمانه حیات مولوی پر شده بود رفع تقدیر بهیچ علاج و تدبیر نگر دید و در صبح نوزدهم شهر شوال سنه مذکوره ناکام ازین مقام حسرت فرجام بعالم عقبی روان شد و لفظ مرض و ختم ۱۰۴۰ موافق عدد این سال است مدت حکومتش دو سال و هشت ماه بود اعلیحضرت خاقان سکندر شان را تاسفی از رفتن آن خدمتگار نیکوکار بهمرسید زیرا که تا شرف خدمت حضور و افرانور دریافته بود بنوعی درد قایق خدمتگاری و آداب عبودیت و شیوه خیر خواهی میکوشید که مزیدی بر آن متصور نبود و مراتب قرب و منزلتش یوما فیوما می افزود و توجهات خسروی



بوجه اتم شامل حالش گردیده و کمال محرمیت بهم رسانیده بود و بعد ازین قضیه انواع توجه بیاز ماندهای او نموده تفقادات بحال زوجة او فرمودند و قرباتان و همشهریانش را نوازشات فرموده همه را با سامان کلی رخصت رفتن عراق مرحمت کردند و نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی بعد از شریف المملک صلاح چنان دیدند که ناخاقان سکندر شان شخص قابلی را بجهت این منصب عالی تعیین فرمایند - میر قاسم ناظر الممالک و میر معز الدین محمد مشرف و ناراین راؤ مجمو عدار و عمال دیگر تمشیت امور دیوانی و سرانجام معاملات پادشاهی مینموده باشند پس عمال مذکور بامور کار خانها و راتب کهوتی و مطبخ و فیلخانه و طویل و امی رسیدند و درین سال چون اجناس غله قیمت پیدا کرده بود و از ولایت غلات بجهت خرج کارخانجات کمتر می آمد و هر روز قریب دوهزارهون جنس برای سرکار بایست خرید کار بر عمال تنگ شد و از هر محل فریاد برخاست و از ولایت بواسطه نشدن زراعت زر کمتر بخزانة عامره می آمد و قواعد دخل و خرج دیوانی بهم خورده مهمات معطل ماند و مدت سه ماه باین طریق میگذشت پس اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال میرزا حمزه استرآبادی را که به صفات راستی و امانت و دیانت موصوف بود و دنیای که شصت هزارهون ست داشت بحواله او بود بجهت منصب جلیل القدر سرخیلی پسندیده دریست و چهارم ذی الحجه سنه مذکوره بتشریف این منصب عالی سرافراز فرمودند و میرزای مشار الیه بمرتبہ اعلای حکومت صعود نموده شروع در عمل نموده بر راستی و دیانت انجام مرام و تمشیت مهام می پرداخت چون مهارتی در فن استیفا و قلمرانی و بصارتی در عملداری و کار دانی نداشت از مکر و حیل بهامنه در بعض امور متوقف میشد بنابراین تعطیل درکارها بهم میرسید و ازین جهت فریاد از اهل کار خانها و محلات برخاست و قرب و عزتی که لازم این منصب رفیع است جناب میرزا را بهم نرسید و اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بالضروره نظر بحال لشکر و رعیت و اصناف چاکران کرده در فکر آن شدند که منصب رفیع سرخیلی را بمرد کار دانی که از عهده آن کما ینبغی تواند بر آید تفویض فرمایند تا مهمات پادشاهی و امور



جمهور رعیت و سپاهی بی فریاد تمشیت یابد و اکثر اوقات بنفس اقدس متوجه حل و عقد مهمات سلطنت سامان کلیات امور سپاه و رعیت میشدند به رای صوابنهای مهر انخلا در اندفاغ ظلمات شبهات و تیر گئی توققات و تعطیلات مهمات ید بیضا مینمودند و طبقات انام از اهتمام سلطان سکندر احتشام کمال رفاهیت می یافتند و از مراحم و عواطف شاهنشاه گیتی پناه کامیاب و بهره مند میگرددند -

( ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل هفتم جلوس همایون که مطابق هزار و

چهل و یک هجریست و بیان مجملی از احوال نظامشاه که بقدری

نسبت بآمدن مرهروی بر همین سپه سالار عادلشاه بسرحد

قلعه کولاس دار دوشرخ بعض قضایای منسوب بآن)

برضایر فطنت ماثرا باب فهم و ادراک که دانایان آثار کواکب و گردش

افلاک اند مستور نماند که در تاریخ هزار و سی و سه هجری ملک عنبر نظامشاهی

که بدار الملک عقبی روان شد نظامشاه مطلق العنان گردیده زمام مهمات سلطنت

بقبضه اختیار و اقتدار خود در آورده بمعدلت و نصفت و حفظ مملکت بلند

آوازه شد وصیت شجاعتش باطراف ممالک انتشار یافت و فتح خان پسر ملک

عنبر حبشی جهت دواعی فاسده و بیم و هراسی که داشت در خدمت نظام شاه

بدلگرانی و منافقت میگذرانید تا آنکه روی اطاعت بسوی کفران نعمت تافته

بولایت مغل رفته ملتجی بفرمان روای ممالک هندوستان گردید و لشکر گرانی

باچند سردار و امرای مغل برداشته بر سر نظامشاه آمده در حوالی قلعه دولت

آباد برابر نظامشاه صفوف لشکر بجهت قتال برآرست و شامت کفران

وعدوان شامل حال آن جاهل نادان گردیده در معرکه محاربه و مقاتله زخم

منکر از دست نظامشاه خورده دستگیر شد و شکست بر لشکر مغل افتاده بعضی

از اعیان ایشان به ذل اسیری و خواری گرفتاری منکوب شدند و نظامشاه فتح

خان و مفسدان دیگر را به قیود سلاسل و اغلال مقید نموده محبوس ساخت

و امرای اسیر مغل را تشریف و خرجی داده بدرگاه پادشاهی فرستاد و بعد



ازین فتح قدرت وعظمت نظامشاه از دیاد پذیرفته کمال استقلال بهم رسانید تادر سال هزار و سی و شش هجری که عالیحضرت شاه جهان بعد از والد ماجد خود بر سریر سلطنت و فرمان روای متمکن شدند بگرفتن خان جهان پتان که از اعظم امرای پنجهزاری بود وبشجاعت و کثرت اقوام واقربا و جمعیت از سابر اعیان آنجا کمال امتیاز داشت و در زمان نور الدین جهانگیر پادشاه صاحب صوبه ولایت خاندیس و برهانپور بود و از و آثار نفاق بظهور رسیده متوجه شدند و خان جهان از پادشاه روگردان گردیده از بالای گهات گذشته بانظامشاه ملاقات نمود و چند روزی اقامت کرد تا ملاحظه نماید که از نهانخانه عیب چه به حین ظهور میرسد و نظام شاه باخانجهان کمال گرمی و مردمی نموده در رعایت خاطر او میکوشید و درین وقت فتح خان را از حبس برآورده غایت شفقت و مرحمت بحال او نموده از مقربان و محرمان خود گردانید و عالیحضرت شاه جهان چون در برهانپور نزول اجلال فرمودند ارادت خان و نصیری خان و بعضی از امرای عظیم الشان را بالشکر فراوان بر سر گهات و ولایت نظام شاه بگرفتن خانجهان فرستادند امرای مذکور بولایت نظام شاه در آمده طلب خان جهان از مشارالیه نمودند نظام شاه جواب داد که خانجهان را من نه طلبیده ام او خود آمده اگر خواهد خودش بخدمت پادشاه خواهد رفت والا آنچه اقتضای مشیت حضرت ایزدی باشد چنان خواهد شد چون از آمدن لشکر مغل عرصه بر نظام شاه بقدری تنگ شده و غلا و قحط باعث از دیاد تضییق گردیده بود خان جهان باتفاق لشکر نظام شاهی چند نوبت با امرای مغل محاربه نموده دیگر قوت مقاومت در خود و مصلحت بودن در آن مملکت ندیده با اقوام واقربا که قریب هزار نفر بودند از ملک دکن برخصت نظام شاه بجانب آگره روان شد که شاید خود را باافغانان بنگاله برساند و در راه هر جا افغان و پتانے که بود بخان جهان ملحق میشد چون عالیحضرت شاه جهان شنید که خانجهان از ملک دکن بیرون رفته عبد الله خان زخمی و مظفر خان و چند سر امرای دیگر را بتعاقب خان جهان فرستاده و ایشان در راه آگره بخان جهان برخوردند و او از کمال تهور



بای مقاومت در میدان محاربه استوار ساخته از صبح تا وقت ظهر جنگ مردانه کرده لشکر مغل را برهم زده بود چون اقبال پادشاهی بلند بود در اثنای جنگ تیری یا تفنگی برو خورده از اسب در افتاده اقربای او چون روی بجای دیگر نداشتند همه در مهر که گشته گشتند عبد الله خان سرخا بجهان و سر اعیان اقوام او را بریده به برهانپور آمده در زیر سم عالی حضرت شاه جهان انداخت و بعد ازین فتح حضرت شاه جهان در مقام تسخیر ولایت نظام شاه شد و جمعی از امرا که در آن ولایت متفرق شده بودند هر کدام قلعه و جا های را گرفته نشسته بودند و نظام شاه بی امداد و معاونت سلاطین دکن دل بر کرم و عنایت الهی بسته در دولت آباد نشسته بود از غایت کلفت و ملالت تغیری در مزاج و خبطی در دماغ او پیدا شد و بفتح خان که غلام زاده قدیمی بود اعتماد نموده عنان حل و عقد معاملات سلطنت بقبضه اختیار او سپردا و خود کینه دیرینه در خزینه سینه داشت و همیشه مترصد فرصت می بود تا نظام شاه را معدوم ساخته بر نسبت ملک عنبر پدرش صاحب اختیار سلسله نظام شاهی گردد و از آن روزی که از حبس نجات یافته بود در فکر ظهور این امر می بود و تدبیر او موافق تقدیر آمده در شبی که نظام شاه بر بستر غفلت با صد کلفت غنوده بود با بعضی از اهل شقاوت و عناد نظام شاه را گرفته مقید و محبوس ساخت و پسر صغیر السن او را پیاد شاهی برداشت

نظم

مده فرصت بدست دشمن خویش که آنچه تو نکردی او کند پیش  
 تو در خوابی و دشمن سخت بیدار زمرده تا بزنده فرق بسیار  
 و قریب پنجاه نفر از مقربان و ارکان دولت نظام شاه را بقتل آورد و بعد  
 از چند روز از کوری دیده باطن و زشتی طینت قصد صاحب و ولی نعمت کرده  
 نظام شاه را بملك عدم فرستاد و این امر قبیح شنیع را که باعث لعنت خدا  
 و بیزاری کل خلایق بود خوشامد عالی حضرت شاه جهان دانسته متابعت و مبايعت  
 ایشان نمود و بحسب ظاهر مورد نوازش گردید و در ملك خرد امر نمود که  
 خطبه عالی حضرت شاه جهان را در مساجد بخوانند و آخر سزای این حرام خوری



شامل حال او شد چنانچه عنقریب مذکور خواهد گردید و سرداران و لشکر مرهته نظامشاهی چون بے صاحب شدند و متابعت فتح خان حراخور نمی نمودند و اکثر جاگیر و مقاصای ایشان را لشکر مغل متصرف شده بودند بناچار ترك اوطان قدیمی نموده بعضی با امرای مغل پیوستند و بعضی بخدمت حضرت عادل شاه رفتند و جمعی اراده نمودند که التجا باستان سلطنت نشان خاقان سکندر شان بیاورند و درین وقت ارادت خان که سر لشکر افواج پادشاهی بود و بواسطه گرفتن خانجهان بالای گهات آمده بود قلعه دهاوور را که از قلاع مشهور ولایت نظامشاه بود بتصرف در آورده بمحاصره قلعه پرینده که این نیز حصن متین و سرحد ولایت عادل شاه است اشتغال داشت و حضرت عادلشاه ملاحظه نمود که اگر تغافل کرده شود قلعه پرینده نیز به تصرف مغل درمی آید و چون بسرحد اتصال دارد بیم مفاسد دیگر هست بصلاح دید مصطفی خان و خواص خان که دو رکن اعظم آن دولتیخانه اند مرهری پندیت را سر لشکر کرده باده دوازده هزار سوار بمدد قلعه پرینده فرستاد و مرهری مذکور بالشکر موفور نظامشاهی و عادلشاهی بنواح لشکر مغل رفته ایشان را از دور قلعه پرینده برخیزانید و تا کنار رود خانه که در آن حوالی است تعاقب ایشان نمود و چون از مرآن لشکر خاطر خود را جمع نمود بجانب سرحد کولاس که از جمله ممالک محروسه است آمد و با امرای نظامشاهی که التجا بدرگاه گیتی پناه می آوردند برخورد و ایشانرا بخلاص شاهانه و نوید جاگیرها و مقاصای مرغوب فریفته ضمیمه لشکر خود نمود و خبر بنزد شاه ابوالحسن حاجب عادلشاه که در دار السلطنه مقیم (۱) است فرستاده استدعای مدد خرج ازین دولتیخانه عالیه نمود چه در زمانی که شاه محمد پیرزاده پیشوا بوده رعایای سرحد ممالک محروسه با سرداران سرحد عادلشاه منازعه نموده بوده اند و چند دیهه و پرگنه از سرحد عادلشاه بغارت و تاراج رفته بود و شاه محمد بجهت تدارك آن خرابی قرار داده بود که مدد خرجی بفرستد تا آن ولایت ویران شده معمور نمایند مرهری سپهسالار طلب آن وجه مینمود که درین وقت سامان لشکر نموده بمحاربه امرای مغل قیام نماید



و شاه ابو الحسن حاجب نیز از روی دولتخواهی التماس امداد و اعانت مینمود اما مرهری را چون تاکید بلیغ از جانب عادلشاه شده بود که بزودی کارسازی نموده باستعداد لشکر پردازد تقاضا و ابرام سپار (۱) مینمود و قلعه کولاس را محاصره کرده مدت يك ماه در حوالی حصار قلعه منیعه مکرر جنگ واقع شد و جمعی از طرفین مقتول و مجروح گشتند و مستحفظان قلعه کولاس بروج و باروی حصار را بتوپ و تفنگ و بان و انواع آتشبازی استحکام تمام داده هر روز آن لشکر را هدف تیر بلایمی ساختند و جمعی را بخاک خواری می انداختند و مرهری چون در محاصره بغیر از خسران حاصلی ندید دست از محاصره بازداشته با جمعیت عظیمی که قریب بسیمت هزار سوار و پیاده و هرزه کار بسیار بودند چند منزل پیش آمده شروع در نهب و تاراج رعیت نموده جمعی از مینوار که در آن سمت بودند حقیقت حالات را بملازمان بارگاه عالم پناه عرض می نمودند -

( ذکره نامزد نمودن سرداران رفیع الشان بجهت دفع سپهسالار )

عادلشاه و مرهری از روی ملایمت برادر خود را بپایه سریر

سلطنت فرستادن و منازعه بمصالحه مبدل شدن )

چون خبری اعتدالی مرهری سپهسالار عادلشاه بمسامع ملازمان سده بارگاه گیتی پناه رسید در محلی که بارگاه از جمیع امرا و وزرا و اعیان و مقربان پایه سریر و معتمدان اورنگ سلطنت مصیر مشحون بود از جرات مرهری آتش غضب پادشاهی که مثابه نیران عالم سوز قهر الهی است بنوعی اشتعال یافت که نزدیک بود که خس و خاشاک و جود مرهری و لشکرش و کار فرمایان او را بشرارهای مانند بوارق خاطفه در لمحۃ البصر سوخته و خاکستر گردانند مقربان اورنگ خسروی خصوصاً نواب علامی فهایم پیشوا الزمانی در آن حالت جرأت رخصت عرض مطالب نموده بعد از شرف حصول رضا زبان بدعا و ثنای خسرو کشور کشا کشوده فرمودند که -

نظم

پادشاهای ظل چترت بر جهان گسترده باد از سموم قهر تو گلزار خصم افسرده باد  
اگر بحر غضب پادشاهی در تلاطم آید امواج افواج لشکر و حشر جهان را

(۱) بسیار -



زیر و زبر خواهند گردانید و از نهیب مهیب رعد آوای خسروی اگر دشمنان  
چو کوه پابر جای باشند زلزله لرزه در جزای جمعیت ایشان افتاده بودند و پیوند  
اعضای ایشان بنوعی متلاشی گردد که در نفخ صور مجتمع نگردند -  
قطعه

شعله قهرت از علم بکشد بشود همچون برق عالم سوز  
دست خشم اگر زندسبیلی بشود همچو شام چهره روز  
بغضب گرنگه کنی بفضول همچو دیماه میشود نور روز  
طبیعت بحر خاصیت پادشاهی مقتضی آنست که ازین عارضه جزئی کدورت  
پذیر نگردد و از تصادم حوادث کلی ذره از وقار کوه آثار خسرو جهاندار تحرك  
نماید اگر مرهري سالک طریق اعتدال نشود و زبان اسنغفار نکشاید - یکی از  
ملازمان پایه سریر سلطنت را امر فرماید که با نجار فته گوش او را بنوعی بمالد  
که سرش از پیکر بدن جدا شود و عبرت سرکشان دیگر گردد پس بزلال سخنان  
حکمت مآب نواب علامی یشوا الرمانی شعله نیران غضب خاقان یوسف جمال  
سکندر اقبال بقدرے منطقی گردیده قرار دادند که جمعی از امرای عالیشان را  
بافوجی از جنود ظفر و رود بر سر مرهري نامزد نمایند و متوجه امرای که در  
دار السلطنت حاضر بودند شدند و دنیای که بحواله شریف الملك بود و جاگیر  
خوب و مقاصد مرغوب داشت بشجاعت آثار خدا و یردی سلطان که بتازگی  
از جانب ملائکت بنگاله منصب عالی حضرت شاه جهان را گذاشته التجا باین آستان  
ملك پاسبان آورده بود مرحمت نموده در سلك وزرای ذی اعتبار منتظم فرمودند  
و یاقوت خان حبشی را که در ولایت کسیمکوت در معرکه بنرد باقر خان صاحب  
صوبه بنگاله باقدام جلالت پیش نرفته بر دطلب نموده بودند دنیای او را بمظفر  
خان پتان مرحمت فرمودند پس اعظم الوزراء و اشجع الامرایولجی ییگ و خدا  
و یردی سلطان و قزلباش خان و مظفر خان و عالم خان و چند سردار دیگر از  
مسلمان و چند نفر از حواله داران لشکر خاصه خیل مثل اردها خان و استقلال  
خان و از سرداران هندو جگدیر اوو بها لیر او و آنی را و بعض سرداران منیوار



را که هر يك دوهزار پياده داشتند بمقابله لشكر عادلشاه نامزد نمودند و حکم اشرف صادر شد که مرهري کافر اگر اراده پيش آمدن نمايد نگذارند و چون جاسوسان خبر رسانيدند که مرهري سرداران نظامشاهی را با خود متفق ساخته قریب سی هزار سوار و پیاده و جمعی کثیر از غارت کنان او باش هرزه کار مجتمع ساخته قصد پيش آمدن دارد خاقان سکندرشان بجهت دفع ایشان امر فرمودند که خیمه و بارگاه نه گزی را چون سپهر اخضر بر سمت لشکر عادلشاه و نظامشاه برافرازند و جمعی از سرداران عالیشان را که بجانب باقر خان نامزد فرموده بودند مثل شجاعت و وزارت دستگاه اعظم الامرا خواجه افضل ترکه بالشکر خودش و شیر محمد خان و حواله داران لشکر خاصه خیل را طلب فرمودند که باستعداد حرب و ضرب متوجه دار السلطنه گردند و امر شد که شجاع الملک در ولایت کسیمکوت با امرای آنجا اقامت نماید و چند نفر از غریب و دکنی را درین وقت سردار کردند اول علیخان بیگ افشار را که در سلاک بندگان کیوان یاسبان منتظم بوده ده هزار هون تنخواه مرحمت فرمودند که صد جوان بهادر ترک نگاه دارد و میرم بیگ ذوالقدر را که او نیز از جمله بندگان این دولتیخانه عالییه بود ده هزار هون جاگیر دادند که صد سوار تفنگچی قدر انداز نگاه دارد و محمد سعید بیگ بدخشی را که جوان شجاع بود در سلاک ملازمان آستان رفیع الشان منتظم ساخته بر نسبت دو نفر مذکور تنخواه دادند و سید بابو و مخدوم ملک دکنی و چند کس دیگر از اهل دکن را که بشجاعت و دلاوری موصوف بودند نوازش فرموده بر تبه سرداری سرافراز ساخته مقاصد و تنخواه دادند و امرای جدید بالشکر مکمل و مسلح و اسبان تیزی و ترکی فوج فوج در میدان دلکشی داد محل از نظر ملازمان پایه سریر سلطنت مصیر گذشته بتشریف و تحسین سرافراز شدند و قبل ازین مذکور شده بود که سرداران نظامشاهی بقصد ملازمت و بندگی این دولتیخانه گیتی نشانه می آمدند مرهري محیل ایشان را فریب داده نگاه داشته بود رای عالم آرای شاهنشاه جهان پناه اقتضای آن نمود که سنک تفرقه در جمعیت مرهري انداخته قولنامه با تشریفات فاخر بجهت آن سرداران ار سال دارند



از جمله و یتھوجی کا تیا مرهته که دوسه هزار سوار جرار داشت چون قول و تشریف با و رسید سرمفاخرت بر آسمان سوده جمیع لشکر و چند سردار تابع خود از اردوی مرهری جدا شده بر یک کنار نشست و قوت غرور و استکبار مرهری بضعف و انکسار تبدیل یافت و خاقان سکندر شان جمعی از پیادهای منیوار طرار عیار را نامزد فرمودند که در شبهای تار باردوی مرهری غدار در آمده بداس الماس آثار گوش و بینی کفار را بریده بیاورند و مقرر شد که جایزه بینی آوردن یک هون و گوشها آوردن یک هون داده شود و سرداران عالیشان که نامزد شده بودند مقدار سه کاراه بسمت لشکر عادلشاهی رفته بشان و شوکت سنجری قرار گرفتند مرهری بعد از ملاحظه این احوال ترك فضولی نموده بشیوة تملق و اعتذار پیش آمد و خواهر زاده خود نرهری نام را پایه اورنگ خاقان سکندر احتشام فرستاده بوساطت شاء ابو الحسن حاجب عرض نمود که غرض از آمدن این خدمتگار دولتخواه محض استعانت و استمداد است چون دشمن قوی بکمال بی مروتی روی به مملکت دکن آورده اگر اتفاق واقع نشود ممکن که اهل نفاق را تصرف درین ممالک بهمر سددو مدافعه دشمن بر ذمت همت سلاطین دکن که همیشه آبا و اجداد ایشان متفق و متحد بودند انداز لوازم است چون سخنان مرهری مشتمل بر خیر خواهی بود اعیان دولت خواهان پایه سریر سلطنت مصیر تجویز نمودند که باطنا با عادلشاه موافقت نمودن اولی و اناسب است و امداد و اعانت ایشان فرمودن تا بالشکری که نامزد ولایت دکن شده اند رفته در مقام زد و خورد با ایشان در آیند احسن است و در تاریخ پانزدھم شهر صفر سنه مذکوره به تدبیر مصلحان خیر اندیش فیما بین صلح واقع شد و تفرقه عوام الناس به جمعیت تبدیل یافت و خلایق در ظلال رافت و عاطفت خاقان سکندر منزلت یوسف طلعت در مها دامن و امان آرام و قرار گرفتند -

( بیان آمدن سیلاب دریا مثال در اول فصل برشکال بن سال خرمی مال )

بقلم و قایع نگار مشکبار در قضایا و سوانح سال گذشته ترقیم و تحریر یافته بود که چون باران مطلق نه باریده بود قحط عظیم واقع شد در فصل برشکال



این سال حضرت کریم رحیم از غایت ترحم و کرم عظیم روزی خواران بسیط زمین را حیات مجدد کرامت فرمود و از و فورو کثرت اقطار امطار و توالی و تواتر رحمت بی شمار ساخت دشت و صحرا مثابه دریا شد و مدت چهار ماه علی الاتصال از عالم بالا و فضای هوای باران چون سیلاب بر زمین می آمد و حوض های بزرگ بحر آساور و د خانها از آب مملو گردیده رود خانه که از جانب شمال متصل بدار السلطنه حیدرآباد است در صبح چهارشنبه سوری بیست و هفتم ماه صفر بشدت تمام آمده از بالای پل گذشته بدرون شهر ریخت و تادر خانه علی آقای کوتوال ماضی آب آمده اکثر عمارات را فرو گرفت و پاره اشجار باغ محمد شاهی را که در دولت خانه عالی و کنار رود خانه واقع است سیلاب برد و جانب دروازه بشیر پور را اکثر عمارات عالی و منازل فقرا ویران ساخت چنانچه جماعت معمر میگفتند که در هیچ قرن سیلاب باین بسیاری و شدت نیامده بود و جوش آن از وقت صبح تا دوپهرو سه گهری روز بود و بعد از آن حوش و زیاده شدن آب روی در تخفیف داشت -

(ذکر تفویض نمودن منصب رفیع القدر سر خیل بمپرز امروز

بهان صفاهائی بامداد نواب علامی پیشوا الزمانی )

قبل ازین در صفایح سوانح سنه سابقه بجاهه عنبرین شماهه مرقوم شده بود که منصب عالی سر خیل را بسیادت پناه میر حمزه تفویض فرموده بودند و مشار الیه در تمشیت مهمام پادشاهی بقدری راجل بود و امور رعیت و سپاهی چنانکه بایست سر انجام نمی یافت و بهامنه بحیل را دست تصرف در از شده بود بنابراین خاقان یوسف جمال سکندر اقبال در فکر این شدند که بمردمین کار دانی رجوع فرمایند درین وقت نواب علامی فهای پیشوا الزمانی میرزا روز بهان صفاهائی را که در او اخر سلطنت یادشاه سکندر دستگاه علین بارگاه نور الله مرقد سرخیل بود و منصور خان حبشی که در اول سلطنت خاقان یوسف جمال میر حمله شد او را معزول کرده در سلك مجلسیان حضور منسلک ساخت بجهت این منصب جلیل تجویز نموده کار دانی او را بمسامع جاه و جلال خسرو سکندر



اقبال رسانیده در مقام ترقی میرزا مشار الیه شدند چون اکثر مهمات بی سرانجام و معطل بود حضرت اعلی نیز بضرورت تصدیق این امر فرمودند و بتاریخ سیوم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تشریف منصب مکرم سرخیلی (۱) بمیرزا روزبهان مرحمت فرمودند و میرزا حمزه معزول شده مدت حکومتش سه ماه و ده روز بود پادشاه گیتی پناه بجهت تدارک این امر دنیای فیروز خان غلام ترک را که در این ایام تصدیق فرق اشرف اعلی شده بود به میرزا حمزه مرحمت کردند و جاگیر دنیای اول و ثانی یک لک هون شد و در سلك مجلسیان حضور منسلک گردید و میرزا روزبهان به مرتبه اعلی صعود نموده بضبط و ربط امور سلطنت پرداخت و به تنظیم و تسبیح معاملات پادشاهی مشغول شد اما آفتاب طبع اشرف اعلی بروجنات احوال او پیر تو نمی انداخت و خدمات موفور او منظور خسرو جهان پناه نمی شد و در مراتب غیب نمای ضمیر مهر تنویر شاهنشاهی صورت دیانت و امانت وی مرئی و مشهود نمیگردید و همیشه در تصور پادشاه عالم پناه این بود که کس امین به جهت این منصب عالی از ملازمان پایه سریر اختیار فرماید اما میرزا در ابجاح مرام سپاه و رعیت و تنظیم مهمات سلطنت اشتغال داشت و معاملات سلطنت را بنوعی که می دانست تمشیت می نمود و مهمات مملکت را آن چنانکه می توانست سامان میداد و پادشاه گیتی پناه تفرج او ضاع و اطوار و خدمات اومی نمود و اقوال و اعمال او را ملاحظه می فرمود و حزم پادشاهی اقتضای آن می کرد که چند روزی بدین نوع بگذرانند تا بمقتضای الامر (۲) مرهونه با وقایعها آنچه باید کرد بفعل آورند کنون عنان کمیت قلم را بجانب بیان بعض قضایای سنه مذکوره منعطف میدارد و من الله الاعانه -

( ذکر آمدن و تهو جی کا نتیجہ مرہہ بدرگاہ گیتی پناه و پسرو

برادر زاده اش باعلی مرتبه وزارت سرافراز شدن )

عندلیب ناطقه سخن گذار بترجمان قلم مشکبار در سواتح سنه سابقه اظهار نموده بود که اعلی حضرت خاقان سکندر اقتدار بجهت امرای نظامشاهی که التجا بآستان کیوان پاسبان می آوردند و مرهری پندیت محیل فریب داده بشکر عادلشاهی

(۱) سرخیلی را - (۲) الامور -



ملحق ساخته بود قول و تشریف از سال داشته از آن مکار جدا ساخته بودند چون مره‌ری برگشت سرداران مذکور که بزرگ ایشان و یتھوجی کانتیا بود و به شجاعت و دل‌آوری از شجاعان و سرداران ملک دکن کمال تفوق داشت باد و سه هزار مره‌ته مادیان سوار جرار سر قدم ساخته بحوالی دار السلطنت رسیدند خاقان سکندر اقبال مجدداً تشریف خاصه و اسپان بادیای برای او فرستادند و او را مشمول عنایات فرمودند چون هفته در حوالی دار السلطنته توقف کرد و یتھوجی کانتیا را بیماری صعبی عارض شده از بستر ناتوانی عزم خدمت مالک جحیم و توجه بمقر عذاب الیم نمود و دردم نزع و سوجی هرکاره نظامشاهی را که در دار السلطنته می‌بود وصی محمود ساخته پسر و برادر زاده و سرداران و لشکر خود را با و سپرده بماوای حقیق خود شتافت اعلیحضرت سکندرشان بعد ازین قضیه دفعه دیگر تشریفهای فاخر و چند راس اسب و سه زنجیر فیل و هت کره مرصع مصحوب ناراین را و مجموعه دارشاهی فرستادند تا پرسش بازماندگان و یتھوجی نماید ناراین را و مجموعه دار باردوی ایشان رفته زن و یتھوجی و پسر و قرابتان او را تشریفات پادشاهی داده انجاعت را از مراحم و عواطف خسروانه امید وار ساخت و مراجعت نموده حقیقت آن لشکر و عبودیت و فدویت ایشان را بملازمان پایه سریر خسروی عرض نمود و بعد از آن امر معلی شرف صدور یافت که شجاعت دستگاه نصیر الملک حواله دار خاصه خیل باد و هزار سوار از شجاعان خاصه خیل رفته ایشان را از دروازه کوه طور بمیدان وسیع الفضای داد محل آورده سلام بدهاند پس نصیر الملک بموجب امر اعلی بالشکر خاصه خیل رفته آنجماعت را که قریب شش هزار سوار و پیاده بودند از دروازه کوه طور داخل دار السلطنته ساخته بفضای عالم پهنای میدان اد محل در آورد و ایشان فوج فوج با سرداران پیش آمده شرف کورنش و زمین بوس دریا فتند و پسر و برادر زاده و یتھوجی و سی کس از اقربای او را که هر یک سردار فوجی از افواج مره‌ته بودند بحضور وافر النور طلب شد و اعلیحضرت خاقان سکندرشان برادر رنگ مرصع قرار گرفته پسر و برادر زاده او را بیالا طلبدید تشریف فاخر شاهانه و کر خنجر



مرصع و هت کره مرصع و بیست و هفت راس اسپ و پنج زنجیر فیل مرحمت فرمودند و آن سه کس را تشریفات لایق دادند و مبلغ سه لک هون جاگیر و مقاصد با آنجماعت مرحمت نمودند و در سلك امرای این دولتخانه گیتی نشانه منتظم کردند و ولای دنیای ایشان بعد از دنیای عین الملک مقرر شد و بهره و گیتی ایشان نیز در میدان دلکشی داد محل بعد از دنیای عین الملکی واقع می شد - ( ذکر تفویض نمودن منصب رفیع حواله داری خاصه خیل بقاسم بیگ که بحواله نصیر الملک بود و دنیای عین الملکی از آدم خان گرفته بنصیر الملک مرحمت نمودن و وقوع فوت خواجه افضل ترکه و دنیای او را به جناب یولچی بیگ حواله فرمودن )

چون قاسم بیگ ولد ارشد قلی بیگ ترکان که آبای عظام ایشان از منسوبان این خاندان و بندگان خاص این دودمان عظیم الشان بوده اند منصب رفیع کو توالی را گذشته بسلام صبح و شام اشتغال داشت و خاقان سکندر شان متوجه حال او شده منصب لایقی باو تفویض می خواستند بکنند و آدم خان حبشی را که در قلعه کولاس بود و در وقت آمدن مرهری آنچنانکه باید در حفظ و حراست آن سرحد نکوشیده در تدبیر محاربه و قانون مقاتله از عدم وقوف قاصر آمده بود او را ازان قلعه طلب داشتند و وزارت اعظم عین الملکی که بی سامان و رونق گردیده بود ازو گرفته به نصیر الملک مرحمت فرمودند و منصب حواله داری خاصه خیل را که از مناصب بزرگ است و به نصیر الملک مرجوع بود بقاسم بیگ عنایت نمودند و او از جمله منصب داران گردید و قبل ازین مرقوم شده بود که شجاعت و وزارت دستگاه خواجه افضل ترکه را از قلعه راجندری طلب نموده بودند مشار الیه در آن ولایت بیماری صعبی بهم رسانیده بود و در حالت بیماری بدار السلطنة آمده سعادت بساط بوس خسرو سکندر منزلت یوسف طلعت دریافت و کوفتش امتداد و اشتداد بهم رسانیده روز بروز از دیاد پذیرفت و در هجدهم ماه جمادی الاخر سنه مذکوره متوجه دارالملک عقبی شد مشار الیه مدت نه سال در خدمت خاقان علین مکان نور الله مرقدہ سرخیل باستقلال بود و در



بندگی اعلیحضرت سلطان سکندر شان خلد الله عمره و ملکه مدت شش سال و کسری بامارت و وزارت اشتغال داشت و به تحمل و ثروت از امثال و اقران بغایت ممتاز بود بعد از او دنیای معمور حواله او را که قریب یک هزار سوار ترك و عرب و عجم و غیره داشت بشجاعت و سخاوت دستگاه یولچی بیگ مرحمت فرمودند و دنیای حواله مشار الیه را بجانب قزلباش خان که از ملازمان قدیم الخدمه این دولت خانه عالیّه است عنایت نمودند و ولایت مرتضی نگر را که بحواله خواجه مغفور بود بمیر فصیح الدین محمد تفرشی رجوع فرمودند (ایضا) در بعضی از شهور سنه مذکوره از جانب فتح خان پسر ملک عنبر نظام شاه ابوالحسن نام حاجی پیاپه سریر سلطنت مصیر آمده تحفه و هدیه گذرانید و میر جعفر جهرمی و وسوچی برهمن هرکاره را که از قبل مغفرت پناه نظام شاه بودند معزول گردانید اعلیحضرت خاقان سکندر شان حاجب مذکور را مشمول عنایت فرموده منزلی بجهت اقامت و علوفه جهت او و مردم او مرحمت کردند و وسوچی هرکاره چون قبل از این وصی و یتوچی کاتیا مرهه شده در سلك آنجماعت مندرج گشت چاکری او بر نسبت سرداران و حواله سنجی لشکر مرهته مقرر شد و بعد از چند گاه خاقان یوسف جمال متوجه حال میر جعفر جهرمی گشته در سلك مجلسیان حضور و زمره بندگان بارگاه موفور السرور منتظم فرمودند و مشار الیهما از جمله ملازمان درگاه گیتی پناه گردیده سرمفاخرت برآسمان سودند -

( ذکر نامزد نمودن عالیحضرت شاه جهان آصف خان را با امرای پنجهازاری بر سر عادلشاه و تسخیر مملکت بیجاپور و بیان فرستادن شاه علی بیگ را

پیاپه سریر خاقان سکندر شان برفاقت و فاختان مذکور و رفتن حضرت

شاهجهان بکوچ متواتر از برهانپور بجانب آگره و لاهور )

در قضایای سنه سابقه و سوانح ماضیه چنین مرقوم گردیده بود که شیخ محی الدین پیرزاده را عالیحضرت شاه جهان بدار السلطنته حیدرآباد بحجابت فرستادند و شیخ معین الدین برادرش را بجانب بیجاپور روانه گردانیدند و عادلشاه



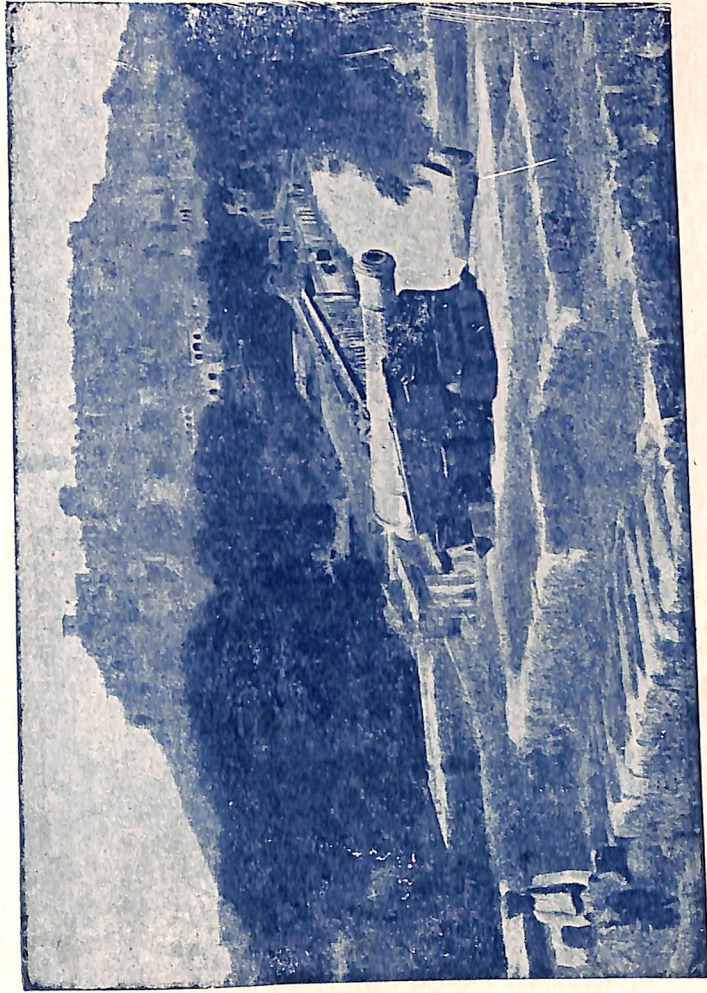
قرار داده بود که نه لك هون و صدز بخیر فیل و تحف دیگر پیشکش بفرستند چون امرای مغل بولایت نظامشاه در آمده متفرق شدند بسرحدولایت عادلشاه رسیده دستبردها نمودند و مرهري برهمن ؛ سرداران دکنی ممانعت لشکر مغل و حفظ ولایت خود میکردند و عادلشاه بنا براین و بجهت امور دیگر که روی داده بود فسخ عزیمت از سال پیشکش نمود و شیخ معین الدین از بیجاپور برآمده می خواست به لشکر مغل ملحق شود چون بشهر بیدر رسید مرجان حبشی که از جانب عادلشاه کو تووال و حارس آن قلعه بود شیخ مذکور را هما نجا بازداشت و نگذاشت که برود و اکثر اوقات بوساطت شیخ محی الدین ازین دولت خانه عالی به شیخ معین الدین مدد خرج مرحمت میشد چون از جانب عادلشاه پیشکش بخدمت عالیحضرت شاه جهان نرسید در اول سنه مذکوره هجری آصفجان را با اکثر امرای پنجهزاری و پنجاه شصت هزار سوار مغل به بیجاپور نامزد فرمودند و آصف خان باحشمت و عظمت تمام به بالای گهات روان شد و سابقا مذکور شده بود که و فاخان به رفاقت شیخ محی الدین بخدمت عالیحضرت شاه جهان رفته تحف و هدایا گذرینده مورد التفات گردیده بود درین وقت حضرت شاهجهان و فاخان را تشریف رخصت مرحمت نموده شاه علی بیگ را که از امرای هزاری بود برفاقت خان مشار الیه بیایه سریر خاقان سکندر اقبال روانه گردانیدند اما آصفخان از بالای کوتل فرود آمده در ولایت نظامشاه خیام حشمت بر افراخت و فتح خان که در دولت آباد بود اظهار اطاعت و انقیاد نموده در سلك امرای پنجهزاری منسلک گردید و اکثر قلاع ولایت نظامشاه در تصرف مغل درآمد و آصفخان از راه گلبرگه باعظمت تمام به بیجاپور روان گردید و در شهرودیه و ولایتی که برسمت مرور لشکر مغول بود بغارت و تاراج رفت و مردم بسیار از هر صنف مقتول و اسیر شدند و بسی خاندانهای نام و نشان گردیدند تا لشکر مغل به بیجاپور رسیده قلعه بیجاپور را محاصره نمودند و عادل شاه بروج و باروی قلعه را بتوپ و تفنگ و بان و آتشباری سپار (۱) استحکام تمام داده نگذاشتند که کسی از بیرون بحوالی حصار گذار نماید و سرداران عادل

(۱) بسیار -









قلعہ گولکنڈہ



شاهی در بیرون دروازهای قلعه خیمه و بارگاه برافراخته گاه گاهی دستبرد  
 به لشکر مغول می نمودند و چند نوبت فیما بین محاربه واقع شد و بعضی از شجاعان  
 لشکر مغول بر اطراف حصا و تا کنار خندق آمده از ضربات توپ و تفنگ  
 و بان و آتشبازی ضایع و تلف می شدند و مصطفی خان پیشوائی عادل شاه  
 بخدمت آصف خان رفته سخن صلح در میان آورده پیش کش سابق را قبول نموده  
 بود هر روز فرامین تا کید اعلیحضرت شاه جهان به آصف خان به جهت تسخیر  
 بیجاپور میرسید و ملا محمد مقیم که در بیجاپور بحجابت رفته بود اخبار آنجا را  
 بخدمت ملازمان بارگاه گیتی پناه اعلام می نمود و جاسوسان متعاقب یکدیگر  
 قضایای آنجا را بموقف عرض میرسانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال  
 بجهت احتیاط قراز دادند که سرداران نامدار بمحافظت سرحداتی آن طریف  
 نامزد نمایند چه در قلعه کهاندهار (۱) نظام شاهی که متصل بسرحد ولایت رامگیر  
 است نصیریخان که از امرای سه هزاری بود با فوجی از مغول نشسته بود و مرور  
 لشکر مغل اکثر از آن قلعه واقع میشد پس نصیر الملک سردار عین الملک را به  
 تشریف واسپ و شمشیر سپهسالاری نوازش فرموده شجاعت و وزارت دستگاه  
 یولچی بیگ و خدا ویردی سلطان و قزلباش خان و پسر ویتھوجی گاتیا که بخطاب  
 پدر سرافراز شده بود و عالم خان و شیر محمد خان و مظفر خان و جمعی از سراران  
 مینوار مثل دهر مارا و نایکوار هزاره و جگدی را و ویهالیرا و را بجانب سرحد  
 روانه فرمودند و امرای مذکور بطریق که امر شده بود در محال و مقام معهود  
 جابجا خیمها و سراپردها مثابه فلک مهر و ماه برافراخته بحراست سرحد و محافظت  
 طرق قیام نمودند و امرای علی صادر شد که در قلعه محمد انگر عرف گل کونده  
 باستعداد آتشبازی و مرحمت (۲) توپها و آلات حرب و ادوات ضرب پردازند  
 و معتمد السیریر السلطانی ملک عنبر که سردار يك لك هون جاگیر و مقاصد است  
 بقلعه مذکور رفته بانتمام امور قلعه و تهیه یراق و اسلحه و ساختن آتشبازی  
 اشتغال نماید ملک مذکور بقلعه گل کونده رفته شصت برج آن قلعه را که در هر  
 يك پنج توپ نش توپ بزرگ که هر يك پنج من و ده من گلوله سنگ می اندازد

(۱) یعنی قندهار (۲) مرمت -



و سی صد منجنیق که هر یک سنگ پاره‌ها را تا بفلک اثیر برده بر زمین پراکنده میسازد و دوازده هزار کنگره که بیست و چهار هزار تفکنجی قدر انداز دارد به تعمیر و اهتمام بروج و بارود ساختن آتشبازی مشغول شد و امر معلی شرف نفاذ یافت که از زراد خانه خاصه جوشن و جبه و دزه و خود و چهار آینه بجمعیه حمله سلاح و عساکر نصرت مآثر قسمت مینمایند و ایشان نیز باستعداد یراق جدال و قتال اشتغال نمودند اما از انجانب و فاخان باجناب شاه علی بیگ چون از ولایت نظام شاه گذشته داخل سرحد ممالک محروسه شدند بقلعه رفیعہ رام گیر رسیدند و فاخان پهلوی توانای بر بستر ناتوانی نهاده روح حزینش که مدت هشتاد سال در حصن تن و قلعه بدن اقامت داشت بجانب فضای بی انتهای عالم عقبی روان شد -

مصراع

جسد چون ز خاک ست شد سوی خاک

و شاه علی بیگ باپسر و فاخان متوجه پایه سریر خسرو سکندر اقبال گردیدند چون به حسین ساغر رسیدند میر فصیح الدین محمد را امر عالی نافذ شد که باستقبال شاه علی بیگ روان شود میر مشار الیه با آداب شایسته بمنزل مذکور رفته بلوازم ضیافت و شرایط مهمانی چنانکه قانون این دولتیخانه عالیہ است پرداخت و شاه علی بیگ و رفقاء اور ابر سرخوان نعمت آورد و کندوری صرف نمودند و پان و خوشبوی قسمت شد و در عاشر شهر جمادی الاول سنه مذکوره اعلحضرت خاقان سکندر منزلت بآئین خسروی و شان و شوکت سکندری بجانب حسین ساغر توجه فرموده در آن مقام دلکش ملاقات شاه علی بیگ گرفتند و مکتوب مرغوب عالیحضرت شاهجهان بنظر اشرف رسید و منشی عطار دلفننت مضمون آنرا بمسامع جاه و جلال رسانید و حاجپ را به تشریف خاص و یک سلسله فیل بزرگ و در راس اسب نوازش فرموده باحشت سلطنت بدار السلطنه مراجعت فرمودند و در دوازدهم ماه مذکور حاجب را بدار السلطنه در آورده در باغ میرجمله ماضی فرود آوردند و در هفدهم ماه مذکور خاقان یوسف جمال مجلس شاهانه آراسته در هر محل و قصر محاسیان عظام و سلحداران اندک و نام و اصناف چاکران از طبقات امام جابجا آرام گرفتند و اسپان بازین



ولجام زرین و فیلان کوه پیکر با جللهای زربفت و ابریشمین در دروازه‌های هر محل و قصر ایستاده کردند و بارگاه خاص از امرای عظیم‌الشان و وزرای رفیع‌مکان و مجلسیان ذوی الاحترام و مقربان عالی‌مقام مشحون گردید و جناب میر فصیح را با کریم‌خان سرنوبت بطلب حاجب فرستادند و مشارالیه را با کرام تمام بحضور وافر النور آوردند و دفعه دیگر حاجب بشرف ملاقات مشرف گردید خاقان سکندر شان زبان مبارک به پرسش احوال پادشاه تیموری نژاد گشوده بهمزبانی حاجب را سرافراز ساختند و بخلعت ملوکانه و دو راس اسپ و یک زنجیر فیل نوازش نمودند و پسرش را با دو سه کس که همراه بودند خلعتهای شاهانه مرحمت کردند و تا آخر ماه رمضان المبارک شاه علی بیگ در دارالسلطنة بود و هر چند روز احدی از جانب عالیحضرت شاه جهان می‌آمد و پیغام چندی که بمسامع مقربان اورنگ سلطنت و گوش هوش ملازمان بساط عالم انبساط خلافت را استماع آن گران بود می‌آوردند و چند الک هون و چند زنجیر فیل منتخب و جواهر نفیسه که از معادن این ملک بهم میرسید میخواستند نواب علامی و فهای پیشوای الزمانی بانواع ملاطفات حاجب و احدیان را تسلی می‌نمودند تا به بینند که از نهانخانه غیب و خلوتسرای لاریب چه بحین ظهور میرسد و چون در مرات رای مهر انجلائی غیب نمای اعلیحضرت خاقان سکندر شان این معنی مرئی و عیان بود که حضرت شاه جهان بی نیل مرام و بی حصول کام از مملکت دکن مراجعت خواهند فرمود و آصفخان با پنجهزاریان که بجانب بیجاپور رفته بودند از ان ولایت نا کام با تفرقه تمام بر خواهند گشت با حاجب مذکور و احدیان که متواتر می‌آمدند بقدری مدارائی میفرمودند تا در اواخر ماه رمضان جاسوسان از برهان پور خبر آوردند که حضرت شاه جهان بسرعت تمام از برهانپور کوچ نموده بجانب آگره و لاهور روان شدند و احدی نیز متعاقب بطلب حاجب آمده خبر رفتن پادشاه را آورد جمعی از جاسوسان که در بیجاپور بودند خبر آوردند که در اردوی آصفخان قحط پیدا شد و آذوقه از هیچ جانی رسید و هرگاه با سرداران عادل شاه محاربه واقع میشد شکست بر



لشکر مغول می افتاد و از ضربات توپ و باد پیچ نیز جمعی کثیر هلاک شدند و کسی نزدیک حصار نتوانست برود و درین حالات احدی شاهجهان بقدر عن تمام بطلب آصفخان آمد و مشار الیه بغایت سرعت از آن مملکت متوجه حضور شد و لشکر مغل باتفرقه فاحش از آن ولایت مراجعت نمودند پس شاه علی بیگ نیز ازین جانب ناکام و بی نیل مرام بسرعت تمام در غره ماه ذی القعدة الحرام روانه گردید و هر چند سعی نمود که دست خالی نرود فایده ار تملقات و ابرام او بظهور نرسید و این چنین قضیه صعبی و حادثه عظیمی که در مملکت دکن در هیچ قرنی حادث نگرددیده بود به یمن اقبال پادشاه گیتی پناه سکندر بارگاه خدا، الله عمره و ملکه ابدان بخیر گذشت و بیبرکت حمایت و امداد ارواح مقدسه و انفاس مطهره ائمه معصومین و برگزیدگان حضرت رب العالمین که همیشه اهل این بلاد دم از ولا و محبت ایشان زده اند مملکت تلنگانه از آفات و حادثات محفوظ و مصئون و از بلیات مامون ماند قطعه

محرمان حرم و صل که جان بازانند کی گذارند که در بزم در آیند اغیار  
در حرم فوج کبوتر چو به پرواز آیند کر گس و بوم نگردند در انجا طیار  
باغ جنت که در و سدره و طوبی رسته باغبان چون بکند غرس در آن بوته خار  
مدت اقامت حضرت شاه جهان در برهانپور سه سال و کسری بود و این بقلّت ادویه و قحط گذشت گویند خزانه‌ای که در قرن‌ها و اعصار از حاصل هندوستان جمع شده بود درین روزگار غلا و قحط خرج شد و خلقی نامعدود که از جمیع ممالک هند و هر دیار در بلده برهانپور در پایه سریر عالیحضرت شاه جهان جمع آمده بودند از عدم قوت و شدت جوع بصحرای بی انتهای عقبی شتافتند -

(ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال بجانب حیات آباد و در آن خطه دلکش و بقعه بهشت آسا بساط عیش و نشاط و خوانی میزبانی و سباط بجهت خاص و عام عالمیان گستران و ختنه محاسن اشرف نمودن )  
چون فصل برشکال که ابتدای خرمی هر سال است در زیر فلک نیلگون



و روزگار و قلمون هویدا شد بر پشت کوه و روی صحرا سبزه و گل ریحان  
و سنبل دمیدن گرفت و از تاب آفتاب که اشجار باغات خشک و بی آب بود از  
ترشح ابر گوهر بار و رطوبت هوای مسرت آثار سرسبزی آغاز نهاد و کنارانهار  
و اطراف چشمه سار چون خط تازه نوش لبان شکر نثار سبزه نوخیز نمودار  
و پدیدار شد -  
نظم

گشت عالم تازه خرم ز فصل نو بهار سبزه و سنبل پدید آمد بطرف جویبار  
سبزه نورسته بر اطراف جو در گلستان میدهدیا داز خط نوشین بسان گلغذار  
بر نهال تازه گر طره پیچیده است هست همچون قامت رعنا بتی ز نار دار  
در چنین فصل فرح انگیز طرب آمیز که مزاج پیران را هوس نشاط جوانان  
بهم میرسد و شعله آتش شوق طبع جوانان از عشق حسن محبوبان دل ربای علم  
علم میکشید اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال که ذات اشرف قدسی  
صفاتش تامتهای گردش فلک دوار و سیر کواکب سبعة سیار و امتداد سواد  
لیل و بیاض نهار بر تخت سلطنت و اورنگ خلافت پاینده و لمعات آفتاب جمال  
جهان آرایش بر ذرات کاینات تابنده باد اراده فرمودند و عزیمت آن نمودند  
که خسته محاسن اشرف بنایند و از گلدسته عذار آفتاب آثار غبار غالیه نمودار  
بز دانید -  
شعر

بدر بی هاله آفتاب ضیا است آئینه بی غبار روی نما است  
مهر بی ابر را بود پر تو شمع بی دود پیش (۱) دارد ضو  
و در مالک محرومه دکن رسم است که از ابتداء چون موی محاسن بسترند  
بعیش و سور باین امر قیام نمایند و بعشرت و سرور این مرام بانجام رسانند بنا  
برین عالی حضرت مریم عصمت بلفیس هنزلت خدیجه مرتبت فخر النساء الزمان  
حیات بخش خاصگیان سر اداق حرم خاقان زمان والده ماجده اعلی حضرت یوسف  
طلعت سکندر شان متکفل اخراجات این جشن طرب افزای خسروانه و متحمل  
این میزبانی شادانه گردیده قرار دادند که این بزم عالم آرا و این سور عشرت  
افزا در خطه حیات آباد که قطعه ایست از بهشت برین و بقعه ایست جنت آئین

(۱) پیش -



و در دوفرستی جانب شرقی دارالسلطنته حیدرآباد صانها الله فی ظل دولته و الیهما  
 عن الفتن و الفساد در ابتدای سال جلوس شرافت مانوس خاقان یوسف جمال  
 بطرح دلنشین و طرز فردوس قرین احداث فرموده اند و از وفور اهل صنعت  
 و حرفت و جمعیت اصناف طبقات انام و کثرت ابنیه و عمارات رفیعہ و بسیاری  
 باغات و بساتین مثابہ شهری شده واقع شود پس امر جہا نمطاع صادر شد کہ  
 مثل آئین بندی ایام مولود برگزیده حضرت معبود و باعث و جود کل موجود  
 علیہ الصلوٰۃ من الملک الودود چاوریا و دکا کین میدان و بازار برابر داد محل  
 حیات آباد را آئین بندند و وکلاء عالیحضرت مہد علیا باستعداد اسباب عیش  
 و سرور و لوازم جشن و سور قیام نمایند و در بیست و چہارم ماہ رجب المرجب  
 سنہ مذکورہ شہریار یوسف عذار سکندر اقتدار باحشمت و شوکت جم بر خیل  
 آسمان توام سوار شدہ از دارالسلطنتہ بجانب سید آباد روان شدند و آن قصبہ  
 بہشت مثال را محل نزول اجلال و مضرب خیام جاہ و جلال ساختند و روز  
 دیگر شقہای لوای نصرت و اقبال جبال مثال چون خورشید بی زوال برقبہ آسمان  
 رسانیدند و بہ قصبہ منصور آباد تشریف حضور و افران نور بردہ آن منزل  
 جنت قرین را از فرقدوم بجهت لزوم بصد مرتبہ خوشتر از گلزار ارم حضرت  
 و نصرت بخشیدند و صبح روز سیوم بجانب خطہ فرح بخش حیات آباد کہ دیدہ  
 را از سوادش نور و سینہ را از ہواش سرور حاصل انت مانند خورشید  
 گیتی افروز کہ روز نور و زہ بیت الشرف آید تشریف ورود ارزانی داشتند  
 و آن مقام دلکش را از لمعات انوار حضور و افران سرور منور ساختند و قبہای  
 خیمہ و خرگاہ و سراپردہ و بارگاہ در فضای عشرت فزای میدان برابر داد محل  
 و ساحت میدان دربار و در بندہای دولتخانہ گیتی نشانہ باوج فلک مہر و ماہ  
 رسانیدند و کلاوندان رقاص مملکت تلنگانہ و دارالسلطنتہ حیدرآباد کہ رشک  
 لولیان شیرین حرکات لاهور و احمدآباد اند بانواع حلی و زیور و رخسارہای  
 چون شمس و قمر بزم سور و محفل عشرت و سرور بآئین دلبران جان بخش و باعشویہ  
 و کرشمہای دلکش در آمدہ ہنگامہ عیش و طرب گرم ساختند و جہانیان بہ



نشاط و کامرانی پرداختند - نظم

کشادند بر خلق درهای سور    بهر جاز جوش طرب خاست شور  
 زهر دل گل خرمی بردمید    بهر جانسیجی زعشرت وزید  
 بطبع جوانان شادی طلب    در آمد خیال وصال و طرب  
 شده قطره دل چودریای شوق    زبانرا ز گفتار عشق است ذوق  
 جو گلشن شد از گلرخان انجمن    سرایند گان بلبلان چمن  
 و ارباب نغمه و ساز که هر يك بار بد و نکیسای عصراند به لحن روح افزا  
 و نغمه غمزدا غنچه دلهای مستمعان را شگفته و جان عاشقان را آشفته می ساختند  
 نغمه تاروینی و طنبور خون فسرده در شریان بجوش می آورد و نوای نه  
 و موسیقار به مستان بزم عشرت خاصیت انقاس مسیحا میداد - قطعه  
 ناله نای و نغمه طنبور    از دل جان رهود هوش و شعور  
 در دل آمد بجای هوش هوس    گشت در جان شعور عین سرور  
 خس و خاشاک زهد را آتش    برق لامع بحر من مستور  
 در محافل قدس و مجالس انس اعلیضرت خاقان یوسف جمال سکندر  
 اقبال باحور زادن خاص و پری طلعتان رقاص - شعر

فوجی زپری نژاد و از حور    کز طلعت شان قمر برد نور  
 هر يك صنمی بدلربای    از نوش لبان بجان فزای  
 باقامت سروروی چون گل    گل گل بشگفته هر يك از مل  
 بر بساط نشاط با کمال انبساط بادراك لذات روحانی اشتغال میداد اشتند

مثنوی

از نشاء راح ار غوانی    رخ چون گل باغ نوجوانی  
 از بوی عبیر و مشک و عنبر    گر دیده دماغها معطر  
 از رایحه بخور گشته    جان را مدد حیات گشته  
 و خاقان سکندر شاز بر اورنگ شهر یاری و سریر کامکاری مانند جم  
 و کسری آرام گرفته در اطراف و جوانب لعلبتان پری زاد و پری پیکران حور



نژاد هر يك ناهید مثال به را مشگری و نغمه سرای می پرداختند - نظم  
 شاهنشاه مهر چهر بر تخت اقبال غلام و بنده اش بخت  
 تا بنده ز نور ذو الجلالی ایشان چون نجوم بر حوالی  
 طلعتش (۱) هست شمس بی ظلمت مجلسش هست گلشن جنت  
 گل عیش شهنشاهی بشگفت تهنیت بلبل بهشت بگفت  
 بالجملة درین ایام فرح انجام جمیع خلائق از صغیر و کبیر و برنا و پیر  
 بعیش و طرب مشغول گردیدند در طبع پیران لذت عهد شباب و شادی عنفوان  
 جوانی و مزاج جوانان را ذوق ادراک وصال و کامرانی پیدا آمد -

نظم

چو نور و زاست این عهد طرب خیز شده در بزم عشرت جام لبریز  
 شگفته غنچه شادی زهر دل نوای نغمه چو لحن عنا دل  
 گلستان ارم گر دیده عالم گل بی خار گشته عیش بی غم  
 مدت دوازده روز داد عیش و عشرت داده در شب دوازدهم بمبار کی  
 و فرخی و کامرانی ختنه محاسن اشرف اقدس واقع شد - مثنوی  
 به تراشید خط زروی و چوماه ملک خوبی به تیغ داشت نگاه  
 باغبان سبزه چون زگلشن رفت جای آن لاها و گل بشگفت  
 سبزه تازه را زباغ بچید گل نسرين زهر طرف بد مید  
 بود گردی بروی آب حیات صاف شد همچو صفحه مرات  
 هاله بود دور بدر پدید هاله شد محو و بدر شد خورشید  
 داشت مرآت رونمای غبار شد مصفا و گشت مهر آثار  
 سنبل و گل بهم اگرچه نکوست لیک گلهای سرخ آتش خواست  
 گرچه ریحان دمیده از آتش موی از شعله کی شود سرکش  
 و بعد از فراغ عیش و عشرت آنشب روز دوازدهم اعلیحضرت خاقان

مجلس شسته گلشن جنت

(۱) طلعت شمس بی ظلمت

تهنیت بلبل بهشت بگفت

گل عیش شهنشاهی بشگفت



یوسف طلعت بر اورنگ سلطنت قرار گرفته مقربان خاص و محرمان با اختصاص را بجملعتهای ملوکانه نواخته بیست راس اسپ عراقی بازین و لجام زرین و سیمین و عبایهای زربفت و ابریشمین مرحمت فرمودند و بجمیع ارکان دولت قاهره و امرا و سرداران و مجلسیان حضور و افران نور و ملکان رفیع مکان تشریفهای خاصه بعضی را اسپ و جیغه و بعضی را پدک مرصع عنایت شد و خوانندها و سازندها و ارباب طرب علی قدر مراتبهم بخلعت پادشاهی مفتخر و مباهی گردیدند و چون شاه علی بیگ حاجب عالی حضرت شاه جهان درین حین در دار السلطنته بود امر اعلی عز صد و ریافت که خیمه و شامیانه های مخمل و اطلس در خطه حیات آباد برافراخته فروش نفیس گسترده حاجب مذکور را طلبیده در آن خیمه فرود آوردند و روزی که عظمای سریر سلطنت را بخلاع شاهانه نوازش میفرمودند مشارالیه را در آن بزم فردوس قرین طلب فرموده خلعت سراسر طلا با دوراس اسپ و یک سلسله فیل و به پسرش خلعت اعلا و یک راس اسپ مرحمت فرمودند و حاجب حضرت عادل شاه ابو الحسن را نیز طلب نمودند (۱) خلعت شاهانه و یک راس اسپ عنایت نمودند و هم چنین حجاب سلاطین دیگر که در دار السلطنته بودند علی قدر مراتبهم به تشریفها نوازش فرمودند به بعض حجاب این دولتیخانه عالی که در خدمت شاه جهان و پادشاه ایران و سایر سلاطین عظیم الشان رفته بودند علی قدر مراتبهم تشریفات فاخر فرستادند و بجهت سرداران و امرای بزرگ که در سرحدات و خارج دار السلطنته بودند نیز تشریف و اسپ ارسال داشتند و وکلاء عالی حضرت مهد علیا که مباشر این اخراجات بودند خرج این جشن شاهانه را که همه از سرکار فیض آثار ایشان سامان یافته بود دواک هون بقلم تخمین در آوردند و بعد از فراغ از این عشرت و سور عالی حضرت خاقانی ملاحظه زیب زینت و رنگینی و وفور اسباب جشن و تزک ملوکانه و داد و دهش پادشاهانه نموده گلشن گلشن شگفتگی و عالم عالم کشاده روئی بر روی علیا حضرت والده والا درجه ظاهر ساخته قامت قابلیت ایشان را به تشریفات خاص الخاص و زراین و حلی پر جواهر قیمتی اختصاص دادند و فیلان کوه پیکر و اسپان تازی

(۱) نموده



با یراق مرصع و پالکی تمام طلا مکمل به بعض احچاز بلند بها و چند پرگنه و دیهه به سبیل انعام داده نوازش بیش از بیش فرمودند و باتفاق ایشان با سایر صدر نشینان سرادقات عزت و خاصگیان محفل عشرت متوجه دار السلطنه شده از پرتو چتر مهر آثار شهر را بر نور ساختند -

( بیان آرام یافتن عساکر ظفر مآثر از تحمل مشقت اسفار و آسایش

خلاق در ظلال رافت و عاطفت خاقان سکندر اقتدار و ذکر

شمه از سخنان گوهر نثار سلطان یوسف عذار )

چون اعلیٰ حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت از سواری و سیر فرح بخش حیات آباد کامیاب و کامران بدار السلطنه حیدر آباد مراجعت فرموده بر اورنگ سلطنت صعود نموده بر چهار بالاش شوکت و قدرت و عظمت تکیه نمودند اخبار بهجت آثار برگشتن عالی حضرت شاه جهان از برهانپور و مراجعت آصف خان و امرای عالی شان از بیجاپور و رفتن باقر خان از سرحد ولایت کسیمکوت باعث انشراح و انبساط خاطر همایون گردید گلشن طبع خاقان سکندر رشان را طراوت و نصارت تازه و شگفتگی بی اندازه حاصل آمد عظمای مقربان سریر سلطنت و کبرای نزدیکان اورنگ خلافت زبان فصاحت بیان بلاغت تبیان بدعای و ثنای خسرو دوران کشوده فقرات مسرت آمیز دلپذیر و عبارات فرح انگیز بلاغت مسیر که مشعر است بر ازدیاد و ارتفاع و اعتلای اعلام نصرت اعلام سلطنت ابد انتظام و مخبر است از خلود و دوام استحكام قوایم سریر خلافت ارتسام چون لالی ثمین و جواهر رنگین در رشته تقریر و سلك بیان کشیده تهنیت دفع اعدا و مبارک باد رفع خصمهای پرغدر و جفا فرمودند اعلیٰ حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت از استماع لطایف آن کلام بلاغت فرجام فصاحت انتظام گلشن گلشن شگفتگی فرموده بر زبان گوهر نثار آوردند که چون جد امجد ما خاقان کشورستان صاحب قرآن ممالک هندوستان نور الله مرقدہ باعانت روح مطهر حضرت پیغمبر حضرت امیر المؤمنین حیدر و بامداد انقاس مقدس ائمه اثنی عشر علیهم صلوات الله الملك



الا کبر در این مملکت شمشیر ذو الفقار آثار را بقوت و قدرت تهور و شجاعت  
بر فرق و اعتناق روسای کفار نابکار و هنود خاکسار زده حشر و لشکر ایشان  
را به آتش صاعقه تیغ برق شعار و شعله جوهر خنجر خونخوار مانند خس  
و خاشاک سوخته این مملکت را بقبضه تسخیر در آورده رواج ملت مصطفوی  
و رونق مذهب مرتضوی داده اندازان تاریخ قریب یکصد و چهل سال است  
که این بلاد از حوادث روزگار و تغلب و تعدی اغیار محفوظ و مصون است  
و الیوم که بمحض عنایت حضرت سبحان و کرامت بی نهایت خالق انس و جان  
اکلیل شهریاری بفرق فرقد سای و اورنگ کامکاری مقرر جلوس میمنت اتمای  
ما است چون بهمان نسبت خزینة سینه بی کینه را از جواهر محبت خاندان  
مصطفی و مرتضی و ائمه هدی مملو داریم و شقه‌های لوای فلك سای مهر انجلائی  
سلطنت و خلافت ابد پیوند ما که بطراز زراندای ولای ائمه اثنی عشر و تشیع  
حضرت امیر المؤمنین حیدر مطرز است در آفاق و اقطار عالم مشهود پادشاهان  
معظم او منظور فرق امم گردیده است یقین که اعتقادات صادقه و نیات صافیة  
ما نیز همان نتایج خواهد داد و دیگر آنکه فضلائی روزگار و علمای عالمقدار هر  
دیار و نجبای اولاد سید مختار و نقباء ذریه حیدر کرار و محبان و شیعیان ائمه  
اطهار در پایه سریر سلطنت شعار و درگاه گیتی مدار ما چندان مجتمع شده اند  
که بجمعیت و وفور خلق حیدر آباد مثابه دار السلطنته صفاهان گردیده ودعای  
بی ریای ایشان یقین که در درگاه حضرت بیچون بشرف اجابت مقرون است  
و از آثار آن کافه عباد و کل ممالک و بلاد از حوادث مصون و از آفات مامون  
پس مقربان اورنگ خلافت جواهر دعا و لالی ثنا نثار کلام معجز نظام اعلی حضرت  
سلطان سکندر احتشام کرده این دو بیت ضمیمه آن نمودند -  
قطعه

لطایف سخن پادشاه صورت و معنی کند چو وحی بدلهای مستمع تاثیر  
سزد زهر کتابت مداد از خورشید که دیده خرد از دیدنش شده است منیر  
و از حضرت خالق انس و جان و دارنده زمین و آسمان مسألت فرمودند که تانفخ  
صور و قیام یوم نشور مملکت دکن از حوادث و شرور و تعدی خصماء مغرور



موتمن باشد و خلائق در ظلال رافت و عاطفت خاقان یوسف چهر سکندر  
 حشم با کمال امنیت آرام گیرند و بعد از این خاقان سکندر مرتبت فرمان جهان  
 مطاع بجانب امرای عالیشان که به حراست سرحدات ممالک و حفظ طرق  
 و مسالک ما مور بودند ارسال فرموده ایشان را طلب کردند امرای ذی جاه  
 بآرزوی تقبیل سده سنیّه بارگاه گیتی پناه روی بدار السلطنه آوردند در شهر  
 ذی القعدة الحرام سنه مذکوره نصیر الملک سپهسالار و شجاعت دستگاه یولچی  
 بیگ و ویتھوجی کانتیای مرهته و خدا و یردی سلطان و قزلباش خان و امرای  
 دیگر و نایکواریان عظام هزاره داخل دار السلطنه شده در میدان و سبغ  
 الفضای داد محل از نظر ملازمان بارگاه خسروی گذشتند و حضرت خاقان  
 اعلی امرای عالیشان را به تشریفات پادشاهی نوازش فرموده رخصت بمنازل  
 عنایت نمودند و شهر از وجود ایشان معمور گردید (و ایضا) در اواخر سال  
 اختری تابنده از مشرق جاه و جلال خاقان بی همال طالع گردید یعنی روز دوشنبه  
 یازدهم ذی القعدة الحرام این سنه حضرت خلاق بی منت و وهاب بی ظنت  
 خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت را فرزندی کرامت فرمود - مصراع

که دیده از رخ او شد منیر و دل مسرور

و به سکرانه این موهبت خاقان سکندر منزلت مبلغی کلی بعلمها و فضلا  
 و صلحا اکرام و احسان فرمودند و بقفرا و مساکن نقود و اجناس بسیار تصدق  
 نمودند و جمعی از شعرا تاریخهای که یافته بودند بمسامع جاه و جلال خسرو یوسف  
 جمال رسانیدند از انجمله این سه تاریخ مرقوم گردید اول تاریخی که ملا وجهی  
 شاعر دکنی یافته است - مصراع

آفتاب از آفتاب آمد پدید (۱۰۳۱)

و ملا غواصی که در شعر دکنی از امثال خود ممتاز است این کلمه را ماده  
 تاریخ ساخته است - محفوظ باد (۱۰۳۱) و راقم این رموز به جهت اندوز سه  
 تاریخ یافته و سه قطعه گفته از انجمله این قطعه و تاریخ مرقوم نمود -





ملا غوامی







## قطعه

شاه خورشید لقا عبد الله      که مسلم بودش پادشهی  
 گشته ذرات جهان چون مه و مهر      از رخس تافته تافر شهی  
 عهد پر عشرت شاهست مدام      طرب افزا چو دم صبحگاهی  
 در گلستان طرب وقت خرام      پای در گل ز قدش سروسهی  
 حق عطا کرد بشه فرزندی      خوشتر از قرص مه چار دهی  
 گیتی از مقدم او شد آباد      محو گردید ز عالم تبهی  
 باد پانیده شه و شهزاده      تا که خور حک کند از شب سیهی  
 گفت تاریخ تولدها تف (۱۰۳۱) آفتاب فلك قطب شهی  
 و ماده تاریخ دیگر این است که      گهر تاج پادشاه زمان  
 ( ذکر قضایای میمنت و بهجت اقتضای سال هشتم جلوس همایون اعلی که  
 مطابق اثنی و اربعین و الف هجریست و تفویض نمودن منصب

رفیع سرخیلی بجناب میر فصیح الدین محمد تفرشے)

قبل ازین بخامه مشکبیز در صفایح ذکر سوانح تحریر نموده بود که میرزا  
 روز بهان چون سرخیل شد مشغول سرانجام معاملات سلطنت و انجام مرام  
 سپاهی و رعیت گردیدا ما بجهت عدم توجه و التفات خاقان سکندر شان کوکب  
 ارتفاع حالش روز بروز روی در تراجع داشت و ترقی و اعتباری که لازم این  
 منصب عالیست مشار الیه را بهم نرسید و شهریار سکندر اقتدار بعد از شریف  
 المملک متوجه حال میر فصیح الدین محمد بودند و چون مشار الیه را بولایت  
 مرتضی نگر فرستاده بودند یگچندی انتظار آمدنش داشتند و بسبب بعضی از امور  
 چون نسبت بمیرزا روز بهان بی توجه شده بودند فرمان معلی بجهت میرمشار الیه  
 فرستاده بسرعت تمام اور اطلب داشتند و جناب میر مهمات ولایت مرتضی نگر  
 را بعمال کاردان باز گذاشته خود متوجه پایة سریر سلطنت مصیر گردید و داخل  
 دار السلطنه شده شرف کورنش و سعادت بساطبوس دریافت و بگوش هوشش  
 نوید منصب جلیل القدر سرخیلی رسانیدند اما میرزا روز بهان بکار گذاری



و خیرخواهی بنوعی که میدانست اشتغال داشت و از بیم عزل سعی در نفرائی (۱) و خدمات می نمود چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان متوجه تربیت میر فصیح الدین محمد بودند خدمات موفور او منظور نظر کیمیا اثر نیفتاد بلکه بعدم دیانت و امانت متهم گردید تا در شب هجدهم شهر صفر سنه مذکور که هیچ يك از ارکان دولت پیاپی سریر سلطنت نیامده بود جناب میر را بحضور موفور السرور طلبد و تشریف منصب عالی سرخیلی مرحمت فرمودند و قامت قابلیتش را بخلعت این منصب و الا آراستند و مشار الیه را در امر حکومت مطلق العنان ساختند و میرزا روزبهان معزول شد مدت حکومتش دو ماه و نیم بود پس میر فصیح الدین محمد باین مرتبه ارجمند سرافراز شده بعنایات پادشاهی مستظهر گردید بدفتر خانه شاهی آمده برمسند حکومت قرار گرفت و به عهده داران دفتر خانه عامره پان قسمت نموده تیمنا برچند رقع و مثال احکام نوشته بمنزل خود رفت و صبح گاه بیارگاه خلعت پناه آمده مشغول مهمات گردید بعد از يك چندی که صبح و شام بموقف سلام حاضر میگردد و تمام روز به معاملات مملکت می پرداخت مراجع خسروی اقتضای آن نمود که قلمدان مرصع بمشار الیه مرحمت نمایند پس برنسبت شریف المملک قلمدانی که جواهر ترصیع نموده بودند بآصفجاهی عنایت فرمودند و جناب آصف مرثی از الطاف خسروی بهره مند گردیده بدرجات قرب و منزلت بقدری صعود نمود و فضیلت پناه ملا خلق شوستری این دو ماده تاریخ را بجهت سرخیلی میر آصف جاه یافته است - بیت

جملة المملک شاه عبد الله (۱۰۳۲) میر دانش فصیح کار آگاه (۱۰۳۲) ر چون ولایت مرتضی نگر بحواله جتاپ آصفجاهی بود و در آن مملکت جمعی کثیر از رعایای سرکش هستند که بجهت تحصیل زروتادیب ایشان سردار ضابطی همیشه مقرر بوده و جناب میر چون بخدمت ارجمند حضور سرافراز گردیده بودند احوال آنجا را بمسامع جاه و جلال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال رسانیده استدعای سردار صاحب شوکتی نمودند که در آن محل بفرستند از جمله وزرای ذیشان خدا و یردی سلطان را بجهت این مهم اختیار فرمودند

(۱) یعنی چاگری -



و در هشتم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تشریف بوی مرحمت فرمودند و سلطان مذکور باین خدمت مسرور گردیده بولایت مرتضی نگر روانه شد -

( ذکر خواستگاری نمودن عالیحضرت عادلشاه صبیّه محترمه خاقان جنت

بارگاه سلطان محمد قطب شاه را نور مرقدّه و بیان ارسال پالکی زرنگار

جواهر نثار ماه آسمان عصمت و اختر شب تاب برج عفت بجانب

بیجاپور و آراستن بزم عشرت و آئین محافل سور پر سرور )

ای قلم همچون علم بردار سربر اوج ماه داستانی کن بیان از جشن و سور قطب شاه قطب شاهان شاه عبد الله شاهنشاه عهد شاه یوسف طلعت و جم حشمت و گیتی پناه طرح جشنی در جهان افگندکان در قرنهای دیده انجم ندیده در زمان هیچ شاه گشت از آئین جهان مانند خلد آراسته حور و غلمان فوج فوج از هر طرف در بزمگاه بزمگاه خسروی از چشم زخم فتنه دور تارین چرخ فلک گردنده باشد مهر و ماه خامه مشک افشان عنبر بیز در تحریر این داستان دلاویز و ترقیم این حکایت عشرت انگیز چنین رطب اللسان و عذب البیان میگردد که از قدیم الایام ما بین سلسله علیه رفیعہ قطبشاهی و دودمان عالیشان عادلشاهی نسبت قرابتی و موصلات بود و مراسم یگانگی و اتحاد و قوانین دوستی و داد از جانبین مراعات میفرموده اند چنانچه خاقان علین مکان سلطان محمد قلی قطبشاه طاب ثراه همشیره معظمه خود ملکه جهان را در سلك ازدواج حضرت ابراهیم عادلشاه در آورده بودند و عادلشاه صبیّه جلیله خود را با پادشاه جنت بارگاه سلطان محمد قطبشاه نور الله مرقدّه عقد مناکحت بسته بودند و نسیم محبت و نکته الفت از گلشن سلطنت این دو خاندان سلطنت نشان بجانب یکدیگر می وزیده و روائح مصادقت و مودت ایشان بمشام جان سلاطین با تمکین نزدیک و دور رسیده -

بیت

اگر گلچین ز گلشن گل سوی عطار آوردی نسیم از طبله عطار بردی بو بگلشن هم بنا برین مقدمات درین وقت حضرت سلطان محمد عادلشاه که بر تخت سلطنت و کامکاری صعود فرموده اورنگ و دیهیم خسروی را بعد از والد ماجد به



فرو شکوه پادشاهی و شان و شوکت شاهنشاهی زیب و زینت بخشیده بودند  
 اراده نمودند که نسبت قدیمی که مابین سلاطین عالیمقدار و خواقین نامدار بوده  
 تجدید نمایند به حجابی که در پایه سریر سلطنت مصیر مقیم بودند اعلام نمودند که  
 آن گوهر یکتای درج سلطنت و شهر یاری و آن دری برج خلافت و جهانداری  
 اغنی صبیّه محترمه خسرو علین مکان که در سرا دقات عز و علا و خلوتخانه حرم  
 محترم معلی محتفی و مستور است خواستگاری نمایند و شاه ابوالحسن حاجب مقیمی  
 و شبخ رحیم حاجب مصلحتی حسب فرمان انتهاز فرصت نموده اراده ذکر  
 مقدمات این مطالب عظمی و توطیّه اظهار این مقصد کبری نموده بواسطت محرمان  
 بارگاه و مقربان درگاه خسرو گیتی پناه بر موز خفیه اظهار این معنی کردند و نسبت  
 اتحاد و رابطه یگانگی و و داد حضرت عادلشاه (۱) بوجوه دلپذیر تقریر فرمودند  
 اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بعد از استماع این کلام میمنت انجام  
 و استشام این روایح طرب فرجام رجوع حصول این مرام و وصول این مطالب  
 سعادت انتظام را بمشیت بی علت سرمدی و بتقدیر حضرت ایزدی حواله نمودند  
 و نظر بموافقت سلاطین ماضیه و مواصلت خواقین سابقه فرموده بصلاحدید  
 بعضی از مقربان خاص و معتمدان با اختصاص اجابت آن استدعا و قبول آن  
 مدعا را بکسوت سکوت و لباس مطرز بطراز خموشی برآراستند و حجاب دانش  
 مآب از فحوی ادای آن دارای سکندر رای یوسف لقا آثار رضا استتباط نموده  
 کیفیت احوال بطریق اجمال بحضرت عادلشاه عرض نمودند و حقیقت افتتاح  
 ابواب مواصلت را به اسان شکر و منت معروض داشتند چون این خبر فرح اثر  
 و مژده ثمر بمسامع جاه و جلال عادلشاه رسید گلشن گلشن شکفتگی بهمرسانیده  
 ازین نوید فرح افزای و حصول امید غمزدای بازوی سلطنتش که از زور سر پنجه  
 اعدا ضعیف گشته بود قوتی بی اندازه و پشت دولت و حشمتش را استظهار  
 و اعتضادی تازه پیدا شد و در گلشن شهر یاری و کامگاریش که از خزان حوادث  
 روز گاه بی برگ و بار شده بود بوزیدن نسیم بهجت و خرمی آثار سر سبزی و شکفتگی  
 هوید اگر دید -  
 قطعه

(۱) عادلشاه را -



شجر دولتش ازین پیوند در گلستان دهر قد بکشید  
 رنگ و بویافت گلشن طبعش تانسیمی ازین چمن بوزید  
 تیرگی رفت از جهان دلش زین افق صبح عیش چون بدمید  
 و در روز و صول خبر فرح اتر پیل و دمامه شادمانی بنو ازش در آورده  
 جشن ملو کانه و عیش و عشرت خسروانه نمودند و از برای حجاب مذکور  
 تشریفات فاخرو انعامات متکثر ارسال داشتند و بعد ازین بانوی سرای سلطنت  
 و صدر نشین سر اداق عفت و عصمت خواهر بزرگ خود را با چندی از عظمای  
 حوم محترم عادلشاه مرحوم و مرهروی پندیت سپهسالار و حسینی ابن خان حبشی  
 و چند سردار نامدار دیگر را بجهت تمشیت عقد مصاهرت و سرانجام مهم  
 مواصلت بپایه سریر خسرو سکندر اقبال یوسف جمال ارسال داشتند چون  
 اردوی اعظم زیج پور ارتحال نموده بعد از طی منازل داخل منازل ممالك  
 محروسه گردیدند امر جهان مطاع شرف صدور یافت که چاشنیگران و خوان  
 سالاران باستقبال شتافته در هر منزلی بلوازم ضیافت و شرایط مهمانی چنان که  
 داب این دولتخانه عالیه است قیام نمایند و کریم خان سرنوبت را با چهار  
 حواله دار خاصه خیل متعاقب باستقبال فرستادند و بمد ازان سیادت پناه میرزا  
 حمزه را بالشکرش روانه نمودند و روز دیگر نصیر المملک را بالشکر ظفر اثر دنیای  
 عین المملکی بآئین رنگین فرستادند و هم چنین در هر منزل سردار معنبری را  
 بانواع تکلیفات و تشریفات باستقبال میفرستادند و تعظیم و تکریم ایشان کما ینبغی  
 بجای می آوردند تا بحوالی دار السلطنه اردوی ایشان نزول نمود درین مقام بعضی  
 از ملکان عالیشان را مثل ملک الماس و ملک عنبر و ملک آدم باستقبال فرستادند  
 و تهینت و رود سرا پرده نشینان بارگاه عفت و عصمت واقع شد و روز دیگر  
 جناب آصف مرتبت میر فصیح الدین محمد را با چند سردار نامدار و لشکر  
 سپار (۱) باستقبال فرستادند و در دامن کوه طور که نزدیک بدروازه جنوب  
 دار السلطنه است اردوی ایشان را فرود آوردند و خاقان یوسف جمال سکندر  
 اقبال امر فرمودند که میدان دلکشای قصر داد محل و عمارات چاوری تها

(۱) بسیار -



و کو تو الخانه و د کاکین اطراف میدان و دربار عالیہ شیر علی را با چهل ایوان  
میدان که هر يك يك وزیر منسوب است و چند محل قصرهای اندرون  
دولتخانه را آئین بستند و ابواب عیش و عشرت را بر عالمیان مفتوح ساختند  
و کلاندان ماه رخسار و پری پیکر آن حور آثار بجلوه گری در آمده مدت يك  
ماه از صبح تا رواح و از رواح تا صبح هنگامه طرب و مجلس لهو و لعب  
گرم میداشتند -  
نظم

بزم که بر زحور گشت و پری جمله در دلبری بجلوه گری  
بزمگاه شهنشه دوران طرب انگیز طبع پیرو جوان  
هر طرف مجمعی ز محبوبان هر کجا مجلسی پر از خوبان  
قصر ها چون نگار خانه چین زینت و زیب یافته ز آئین  
عشرت پادشاه پاینده تابود مهر و ماه تابنده

و در عین گرمی هنگامه عیش و عشرت خاقان سکندر منزلت اراده میر  
و سواری فرمودند و فرمان معلی شرف نفاذ یافت که خیمه و سراپرده بارگاه  
سپهر اشتباه خسروی را در دامنه کوه طور بر سر پای کنند و فراشان و مهتران  
بهرام قدرت خیام فلک رفعت را بر اوج مهر و ماه برافراختند و آن دشت و صحرا  
را مانند شهری ساختند و روز دیگر اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر  
اقبال بر بالای فیل آسمان مثال که بزنجیرها و جر سهای طلا و جل مکمل بجواهر  
مانند فلک ثوابت و ظگی و چقه های مرصع و به تقطیعات دیگر آراسته بودند  
سوار شده جمیع امر او وزرا و ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان خاص  
و معتمدان با اختصاص و بهادران شیر افکن و پهلوانان لشکر شکن در رکاب  
ظفر انتساب از دولت خانه عالیہ بیرون آمدند غلغلۀ طبل و دبدبۀ دمامه و صفیر  
نفیر و صدای رعد آوای کرنای در فضای آسمان و ساحت زمین و زمان به پیچید  
و پیاده و سوار زیاده از حصر و شمار از دروازه عالیہ شیر علی تا دروازه شهر  
که قریب يك فرسخ راسته بازار است دورویہ ایستاده شده بودند و اقبال حبال  
مثال و اسپان شمال تمثال باحلی و زیور بسیار زیاده از هزار و دوهزار برسم



جنبش پیش روان نمودند و اعلیحضرت خاقان سکندر احتشام باشان و شکوه پادشاهی و عظمت و شوکت ظل الهی و حشمت و تجمل افزون از تصور و تخیل متوجه کوه طور شده بسر پرده و بارگاه گیتی دستگاه در آمده بر اورنگ سلطنت صعود فرموده قرار گرفتند و مقربان سریر سلطنت و معتمدان اورنگ خلافت و امرای عالیمکان و وزرای عظیم الشان و نامداران بارگاه و سرداران باحشمت و جاه و غریبان دولتخواه خیر اندیش و عجمان فدوی سرشت و فاکیش و ترکان باسیاست تندخوی و جشیان پر جهات جنگ جوی و سلاحداران شجاعت شعار و دکنیان یکنک باز جلادت دثار و دلاوران باننگ و نام و بهادران بهرام انتقام و اصناف طبقات انام هر کدام در مقام خود آرام گرفتند و سرنوشتان مرغ صولت و عهده داران مشتری قدرت عصاهای مرصع بکف از هر جانب و هر طرف باهتمام و انتظام آن مجلس بهشت تزئین پر داخندند بارگاه خسرو گیتی پناه از انواع تجملات پادشاهی و اقسام تکلفات شاهنشاهی آراسته و مانند فردوس معلی از کدورات پیراسته شد - نظم

مجلسی چون خلد شد آراسته دهر از کلفت بشد پیراسته

شاه مانند سلیمان بر سریر از فروغ طلعتش عالم منیر

صف زده لشکر زهر جانب هزار هر یکی چون رستم و اسفندیار

جمله پوشیده لباس رنگ رنگ با سلاح و بایراق روز جنگ

و از بالای تختگاه عرش اشتباه و فرار اورنگ خورشید رنگ اشاره

لازم البشاره بملازمان بساط عالم انبساط واقع شد که مرهري پندیت سپهسالار

عادلشاه را طلب نمایند جمعی از معتمدان باردوی حضرت عادلشاه رفته مرهري

را با امرای عظام باعزاز و اکرام بردرگاه جهان پناه آوردند و مرهري بجهت

تعظیم و تکریم بارگاه خسروی از یک تیر پر تاب راه پیاده شد بخیمه فلك رفعت

دربند اول رسید و عهده داران برجیس صولت حسب الامر جهان مطاع

مرهري را با چند نفر از امرای و سرداران عظام باردادند و بهر بارگاه سپهر مانند

که میر سیدند فوجی از نامداران و جمعی از سرداران عالیشان را میدیدند



باشکوه سنجری و شوکت اسکندری جابجا قرار گرفته اند و فیلان مسمت  
 کوه پیکر را در بندهای معظم ایستاده کرده اند تا از هفت خیمه و سایبان سپهر  
 نشان مشار الیه را گزرانیدند و بیارگاه عرش اشتباه رسانیدند مرهری بآن مقام  
 کبریا و جبروت رسیده و آن آفتاب فروزنده ملک و ملکوت را مشاهده نموده  
 کمال دهشت بهم رسانیده برابر اورنگ خسروی چند جاتسلیم و کورنش کرده  
 بعبودیت قیام نموده لوازم دعا و ثنا یجائی آورد از مقام عز و علا تو جهات  
 خسروی شامل حالش شده بعواطف و الطاف پادشاهانه سرافراز گردید و به  
 تشریف و خلعت ملوکانه مفتخر و مباهی شد و شش راس اسپ مع یراق  
 سیمین و دو فیل با و مرحمت فرمودند و امرای رفیق اورا نیز به تشریفهای  
 شاهانه و اسپهای ترکی سرافراز ساختند و بزعفران طرب افزای و مشک اذفر  
 و انواع خوشبوی و عطریات تمام خاص و عام مجلس بهشت آئین جنت قرین  
 را معطر و رنگین گردانیدند و در آن مجلس چهل راس اسپ و پنج زنجیر فیل  
 و صد عدد تشریف اعلی و اوسط بامرای عادل شاهی و توابع ایشان عنایت شد  
 و مرهری را باسردان رخصت انصراف ارزانی داشته تا وقت عصر در بارگاه  
 فلک اشتباه به عیش و عشرت مشغول بودند و بعد از آن به آئین سابق متوجه  
 دولتخانه گیتی نشانه گردیدند و در شب نوزدهم ماه شعبان المعظم همشیره  
 حضرت عادلشاه را باخواتین خاص و اهل حرم ایشان را طلب فرمودند  
 و مرهری سپهسالار اسباب و اشیائی که همراه آورده بود و تحف و هدایا  
 و نفایس امتعه و اقشه لوازم عروسی بر فیلان و شتران بار کرده دوهزارخوان  
 ترتیب داده پالکیهای محذرات مکرمات حرم را برداشته داخل شهر شد و امر  
 معلى صد و ریافت که از دروازه دو ازده امام بدولتخانه عالیہ درآیند و در قصر  
 ندی محل که بانواع تجملات پادشاهی چون نگارخانه چین آراسته بودند آن شب  
 مرهری دفعه دیگر بشرف بساطبوس و عز کورنش خاقان یوسف جمال سکندر  
 اقبال مشرف شد و پالکیهارا با اسباب و تحف و هدایای مذکور بحرم معلى  
 بردند و در آن شب قضات رفیع الدرجات و فضلالی شریف الذات ستوده



صفات مجلس انس و محفل قدس آراسته آن زهره برج عصمت را با مشتری  
سپهر سلطنت و آن بلیس عصر را با سلیمان دهر بمبلغ سی لك هون عقد بستند -

بیت

بستند جو عقد مهر فهر با ماه گفتند زغیب بارك الله

و مدت يك هفته در اندرون حرم بساط نشاط انبساط نموده بهیش  
و عشرت پر داختند و خدیجه الدوران اعنی والده ماجده خاقان سکندر شان  
انواع تکلفات و تواضعات بهمشیره مکرم حضرت عادلشاه و خواتین محترم  
فرمودند و بهر يك تشریفات شاهانه و زر این و مرصع آلات قیمتی عنایت نمودند  
و آنچه در تصور ایشان نبود به حین ظهور پیوست و خاقان یوسف عذار سکندر  
اقتدار بجهت بردن پالکی حضرت ملکه عالمیان از میان اکابر و اعیان و مقربان  
پایه سریر خلافت نشان سیادت پناه آصف جاه میر فصیح الدین محمد را اختیار  
فرموده به تشریف این خدمت و الاقامت قابلیتش رایا راستند و دوراس اسپ  
ترکی بازین و یراق سیمین مرحمت کردند و بر تو جهات و عنایات ازدیا و فرموده  
دنای قزلباش خان که هشتاد هزار هون تنخواه و مقاصدا داشت به مشار الیه  
عنایت نمودند و جناب معالی نصاب عمده المشایخ و الافاضل شیخ محمد طاهر را  
نیز تشریف خاص بادوراس اسپ مرحمت فرمودند که باتفاق آصفجاهی همراه  
پالکی زرنگار ملکه عالمیان باشند و جناب عمده الفضلا و زبدة العلما قاضی  
احسن مشهور بقاضی مکه معظمه که از اعظام فضلاى عصر و در سلك مجلسیان  
حضور وافر النور منسلك اند و جمعی از مجلسیان عظام را تشریف رفاقت آصفجاهی  
و عمده المشایخ دادند و دولت خان عهده دار دولت خانه عالیہ را باچند خواجه  
سرای معتبر تشریف های خاصه مرحمت نمودند و بهمراهی و خدمت پالکی  
ملکه عالمیان تعین نمودند و کریم خان سرنوبت حضور وافر النور را با دو  
سردار یکی سید بابو و دیگری مخدوم ملک را با چهار حواله دار خاصه خیل که  
چهار صد سوار لشکر تابین (۱) ایشان بودند تشریف همراهی پالکی ملکه  
جهانیان مرحمت کردند و در بیست و ششم ماه شعبان پالکی زرنگار مکمل بجواهر

(۱) یعنی تابع و پیرو -



آبدار ملکه عالمیان بایست پالکی خاصه و صد و پنجاه پالکی دیگر از خدمه با اثاثه سلطنت و تجمعات پادشاهی و فیلان بزرگ کوه آثار و اسپان ترکی و تازی بادرقتار و شتران قوی هیکل پر بار و عرابهای گردون کردار و سرباری زیاده از حصر و شمار با امرا و وزرا و لشکر سپار بآئین خسروانه بیرون دار سلطنته روان فرمودند و در دامنه کوه طور سرا پرده و بارگاه براوج مهر و ماه بر افراختند و آن صحرا و کوهسار را مانند شهری ساختند - نظم

شهر گردید جمله صحرا بس که کردند خیمه بر سر پا  
خیمه و سایبان چو چرخ برین سایه گسترده بر تمام زمین  
دهر بهر طرب کشود بساط گشت آماده بزم عیش و نشاط

و در سلخ شهر شعبان خاقان سکندر شان بجهت و داع ملکه عالمیان با عظمت و حشمت خسروی بطریقی که سابقا مرقوم گردید بجانب کوه طور تشریف حضور موفور السرور ارزانی داشتند و چون با کمال حشمت از دار السلطنته متوجه بیرون شدند مرهری سپهسالار عادلشاه خبر دار شده از اردوی خود بجانب دروازه شهر بسر راه آمده سر عبودیت بر زمین خدمت سود و در سلك ملازمان رکاب ظفر و نصرت انتساب پیاده روان شده استدعا از بندگان خاص و مقربان با اختصاص نمود که چون همشیره مکرمه حضرت عادلشاه در این اردوی معظم است توقع آنست که از فر قدوم عشرت لزوم شاهنشاهی بارگاه عادلشاهی را بر نور سازند و بغبار سم سمند فلک مانند آن اردو رامشک افشان و عنبر بیز گردانند اعلی حضرت خاقان سکندر شان رعایت جانب عادلشاه و خواهر بزرگ ایشان نموده پرتو التفات بر آن جانب افکندند و همائی لوائی سلطانی جناح عطوفت و مهر بانی کشوده ظلال مرحمت و رافت بر آن حدود گسترده اولاً در سرا پرده و بارگاه عادلشاه نزول اجلال فرمودند و از لمعات شان و شوکت شاهنشاهی آن مقام مسرت ار تسام را چون فلک خضرا منور ساختند مرهری بعد از لوازم خدمت و بوسیدن زمین عبودیت سه طبق زرسرخ و سفید نثار نمود و از دربند بارگاه تا محل جلوس پای انداز زربفت



و مخمل گسترایندویک نورس اسپ عربی و عراقی بایراق و زین زرین و سه زنجیر  
 فیل کوه عدیل و نه تقوز خوانهای اقمشه نفیسه و تحف دیگر پیشکش ملازمان  
 خسرو یوسف طلعت سکندر حشمت نمود خاقان سکندر شان مرهری رابه  
 تشریفات فاخر نوازش نموده شش راس اسپ و دوزنجیر فیل مرحمت فرمودند  
 و به کلادندان رقاص بیجاپور که مثابه پری و حور و پیش بارگاه به رقاص مشغول  
 بودند پنجهزار هون و ده هزار روپیه و اسپ و فیل بخشیدند و از آن بارگاه  
 وارد و بر آمده متوجه بارگاه فلك اشتباه ملکه عالمیان گردیدند و همشیره گرامی  
 را دیده جواهر نامعزود و انواع تحف و هدایای نامحصور مرة بعد اخرى به  
 ملکه عالمیان و خاصان حرم عنایت فرمودند و ایشان را و داع نموده بعد از  
 يك پهر شب بصد هزار مشعل و چراغان شب تیره را چون روز روشن و ساحت  
 آن مسافت را مانند گلزار و گلشن ساخته متوجه دار السلطنة گردیدند و محاسبان  
 دفتر خانه پادشاهی قیمت اسباب جهیز را که همراه پالکی علیا حضرت بلقیس  
 الزمانی نموده اند مبلغ پنج لك هون نوشته اند و آنچه در ایام جشن و سوار از  
 تشریفات و غیره در دار السلطنة صرف گردیده پنجاه هزار هون تخمین شده  
 و بعد از انقضای ایام جشن و میزبانی که مدت یکماه و نیم لیل و نهار در مقامات  
 و محلات مذکور هنگامه عیش و عشرت گرم بود در واسط شهر رمضان المبارک  
 اردوی معالی ملکه جهانیان را روانه بیجاپور گردانیدند و تامنازل سرحد  
 ممالك محروسه چند سردار نامدار و امرای عالمقدار را که هر يك با هزار سوار  
 و ده هزار پیاده بود بمشایعت فرستادند و امرای عالیشان با پالکی زرنگار جواهر نثار  
 تاسرحد روان شدند و از سرحد مرخص گردیده مراجعت نمودند چون  
 اردوی اعظم ملکه عالمیان بولایت بیجاپور در آمده طی منازل نموده به گلبرگه  
 رسیدند حضرت عادلشاه پسر اخلاص خان میر جمله را با چهار هزار سوار  
 باستقبال فرستادند و مشار الیه بشرف آستان بوسی بارگاه فلك اشتباه ملکه  
 عالمیان مشرف گردیده به تشریف خاص سرافراز شد و فرمان عادلشاهی به  
 مرهری پندیت رسید که بسرعت بحضور آمده از آنجا معاونت فتح خان نظامشاهی



که در قلعه دولت آباد محصور است و مهابت خان با امرای مغل آن قلعه را محاصره نموده کار بر او تنک و دشوار گردانیده اند برود پس مره‌ری بشف کورنش و رخصت ملکه عالمیان سرافراز شده تشریف و پان رضا گرفته روان گردید و اردوی حضرت مهد علیا در هر منزلی که نزول اجلال میفرمود آن سرزمین رشک فردوس برین میشد و عمال محال بخند متگاری قیام مینمودند و آصفجاهی ایشان را به تشریف و انعام سرافراز می ساخت چون به یک منزلی بیجاپور رسیدند و آن محل دلکشناخیم جاه و جلال و مضرب سرادقات اقبال گردید مصطفی خان و خواصخان که میر جمله و کار ملک آن دولتخانه عالیه و دورکن اعظم سلطنت عادلشاهیه اند به استقبال آمده شرف تسلیم و کورنش آستان بارگاه معلی دریافتند و آصفجاهی و عمده المشایخ انواع کرمی (۱) بمشار الیهما فرودند و سفره از الوان اطعمه و انواع اشربه و سایر تکلفات ماکولات کشیده شده خاص و عام طبقات انام از آن مایده تناول نمودند و بعد از فراغ از مراسم ضیافت و لوازم مهمانی تشریفهای ملوکانه پیشوا و میر جمله را پوشانیده بهر یک چهار راس اسب و یک فیل عنایت نمودند و جمعی از اعیان و اکابر که برفاقت مشار الیهما آمده بودند همه را خلعت و تشریف علی قدر مراتبهم پوشانیدند چنانچه صد دست تشریف آن روز بهمه امرای عادلشاهی مرحمت شد و روز دیگر عالیحضرت عادلشاه با عظمت و اجلال باستقبال تشریف آورده خیمه و بارگاه برابر اردوی ملکه عالمیان برافراختند و بساط نشاط انبساط نموده بعیش و عشرت پرداختند و شب روز دیگر به بارگاه فلك الشیام ملکه عالمیان در آمده جواهر و افروز رمتکاثر نثار نموده رسوم و قاعده جاوه که در دکن متعارف است مراعات فرمودند - نظم

حمله آراستند چون جنت	شمع افروختند در خاوت
شوق انگیخت طرزناز و نیاز	تا شدند آن دو بادشه دمساز
چون قران کرد ماه باخورشید	شد قرین بخت و دولت جاوید

و در آن شب از خرمی چون صبح طرب افزای نوروز بود بعیش و عشرت

(۱) اکرامی -



اشتغال داشتند و از شادی لذت وصال آن شب را چون ليله القدر پنداشتند  
درعید شباب عشق را شاهد وصال در آغوش و هیجان شوق با حصول آرزو  
دوش بردوش - قطعه

لیلة القدر بود آن شب وصل که نمودند مهر و ماه قران  
بود در خرمی به از نو روز آن شب فیض بخش نورافشان  
گل عشرت صباح عید آن شب چید از بز مگاه صدد امان  
و در آن مقام دل افروز بهجت اندوز گذر اینده آخر همان شب پالگی  
ز رنگار جواهر نثار ملکه عالمیان را برداشته بجانب بیجاپور روان شدند و راسته  
بازارهای شهر را آئین بسته چراغان بسیار نموده آتش بازی و افرسوخته بآئین  
رنگین و ترتیب دلنشین داخل شهر و دولتخانه عالییه گردیدند - قطعه  
از روشنی شمع شبستان سلطنت مه در حجاب بود نهان تابه صبحگاه  
با صد هزار شمع کواکب سپهرایک همراه پالکی زرا اندود شد براه  
و درون دولتخانه را که چون کارگاه ارژنگ و نگارخانه چین آراسته بودند  
با کمال شادمانی و غایت بهجت و مسرت آرام و مقام گرفتند و داد عیش و عشرت  
دادند و روز دیگر حضرت عادل شاه بر اورنگ سلطنت قرار گرفته جناب  
آصفجاهی و عمده المشایخ و قاضی احسن و مجلسیان عظام و امراء عالیشان را طلب  
نمود و ایشان بشرف ملاقات مشرف گردیدند و آصفجاهی و جناب شیخ راه وصل  
بمسند سلطنت جای نشستن تعیین نمودند و عزت و حرمت ایشان بوجه آتم بوقوع  
پیوست و مورد الطاف و اشفاق بی غایت گردیدند پس هر یک از ایشان را  
بخلعت خاص سرا فراز ساختند و مجلسیان و سرداران رفیق را علی قدر مراتبهم  
مخلع ساخته نوازش فراخور حال هر یک نمودند و مدت یک ماه در بیجاپور  
اقامت واقع شد و جمیع امراء و وزرا و منشیان و ارکان دولت عادل شاهی  
بملاقات و دیدن آصفجاهی و عمده المشایخ می آمدند و هشار الیهم بمراسم  
تواضعات و ضیافتهای پرداختند و به بعضی تشریف و اسب عنایت میدادند  
و هر روزه اسباب ضیافت و مهمانی آماده و مهیا می بود بعد ازین مراتب



عالی حضرت ملکه عالیان جناب آصفجاهی شیخ الاسلامی را تشریف شاهانه و چند راس اسپ مرحمت فرموده رخصت مراجعت دادند و عالی حضرت عادل شاه نیز تشریفات فاخر با اسپان یراق سیمین عنایت نموده رضای انصراف ارزانی داشتند و ایشان با امرا و مجلسیان و لشکر از بیجاپور مراجعت نموده در غره محرم سنه ثلاث و اربعین و الف (۱۰۴۳ هـ) بدار السلطنة رسیدند و بمد از عاشر محرم بعز بساط بوس عالی حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال معزز و سرافراز شدند و به تشریف خاص ارجمند و در میان امثال سر بلند گردیدند و عمده المشایخ بواسطه حسن خدمات مشمول عواطف شده بنوید مناصب عالیه مفتخر و مباهی گردید و اوضاع و اطوار بیجاپور را بنوعی که مشاهده نموده بود بمسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسانید -

( ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سنه مذکوره و بیان تغیر

و تبدیل بعضی از مناصب که درین سال وقوع پذیرفته )

در بعضی از شهور این سنه شیر محمد خان را که به شجاعت و کاردانی موصوف است و به یمن تربیت ملازمان پایه سریر سلطنت از مرتبه سلحرداری دنیا عین الملکی با علی مرتبه و زارت و سرداری ترقی نموده تشریف و شمشیر سر لشکری و سپهسالاری مملکت کسیمکوت و کلنگ مرحمت فرمودند که باتفاق شجاع الملک ولد شجاع الملک میر زاده ما زندران که بعد از پدر بخطاب مستطاب سرافراز شده و دران مملکت بسر پنجه تهور و دلاوری دست و بازوی قوت و قدرت دیوان و راجهای آنجا ابر تافته بود بحر است مملکت و اهتمام احوال سپاهی و رعیت پرداخته بدفع شر و فساد که از دشمن بومی و یگانه حادث شود قیام نماید و بجهت دیو اعظم کشنا دیو که سر و سردار دیوان و منیالان و اجدادش فرمان روای آن ممالک بوده اند تشریف و اسپ و پالکی ارسال داشتند که بموافق و متابعت مشار الیهما سالک طریق خدمت باشند و سید عبدالله خانی را از ان مملکت طلب فرمودند و مشار الیه در ششم ماه جمادی الاول این سنه بدار السلطنة رسیده شرف بساط بوس محفل جنت آسار یافته در سلك مجلسیان



دنيا ووزارت مشار اليه را بياقوت خان حبشی مرحمت فرمودند (ايشا) در شب سیزدهم جمادی الاخر سیادت پناه میر محمد رضای استر آبادی را تشریف منصب پیشوائی مرحمت فرمودند و نواب علامی فهایمی شیخ محمد را بنا بر سعایتی که از بعضی نسبت بایشان بظهور رسید چند روز به نشستن در منزل خود و ترك آمدن بچاگری مامور ساختند و درین وقت چون همیشیره بزرگ عادل شاه و مرهري پندیت سپه سالار بجهت مهم مواصلت بدار السلطنة آمده بودند بعد از فراغ از مهمات ارسال پالکی زرنگار بقلیس الزمانی ملاکۀ علمیان و سر انجام امور ایشان متوجه حال نواب علامی شدند و چنین ظاهر گردید که سعایت و تهمت از روی عناد بوده و دامان اخلاص ایشان در دولتخواهی صاحب و ولی نعمت از آلايش باین قسم امور که بایشان نسبت یافته پاك است اعلی حضرت خاقان سکندر شان در مقام توجه و التفات در آمده یکی از مقربان سریر سلطنت با پاندان طلا بخدمت نواب علامی فرستادند و تنبول دان مذکور را بملزمان علامی بخشیدید و کمال التفات بظهور رسانیدند و بعد از چند روز دیگر نواب علامی را بحضور وافر النور طلب فرموده به تشریف خاص نوازش بیش از پیش نمودند و جای صدر الشریعة صدر جهان بجهت جلوس ایشان معین گردید و امور مشورت و مراجعت که باعث قوام و نظام سلطنت است بر نسبت سابق بر همه رتبه مقدم بهم رسانیدند و سوانح احوال ایشان بعد ازین عنقریب مرقوم خواهد شد (وايشا) در هفدهم ماه جمادی الاخر معتمد السلطان ملک آدم را تشریف حواله داری خاصه خیل مرحمت فرمودند و قاسم بیگ ازین مهم معزول شد و ملک مذکور در زمان خاقان مغفور جنت مکان نور الله مرقدۀ دفعۀ يك سال و دفعۀ یازده سال باین منصب جلیل اشتغال داشت چون خاقان سکندر اقبال ملک مذکور را باین منصب ارجمند سر بلند فرمودند مشارالیه باهتمام عساكر ظفر مآثر پرداخته باقیات مشاھرۀ لشکر را از اعمال محال تحصیل نموده بخود نصرت و ورود رسانید و ولایت ایلور و چند محل دیگر بجهت تنجواه خاصه خیل از مملکت محروسه جدا نموده حواله خود گرفت (وايشا) در شب بیست و نهم ماه جمادی الثاني فرزند



دلبد نور سیده اعلیٰ حضرت خاقان سکندر منزلت خلد الله عمره و ملکه که هفت ماه و بیست روز از ولادتش گذشته بود به بهشت جاودان شتافت و ازین قضیه داغ برسینهای عالمیان ماند و دل جهانیان از آتش این مصیبت سوخت امر اعلیٰ صادر شد که غنچه نشگفته باغ بهشت را در لنگر فیض اثر برده در روضه جد بزرگوارش دفن نمایند و پیشوا و سرخیل و جمیع مجلسیان و کل امر او و وزرا و تمام چاکران تشییع نعش آن معصوم نموده حسب الامر بها نمطاع عمل نمودند و روز زیارت مبلغ کلی از نقود و اجناس بسات و علما و مستحقین خیر (۱) نمودند امید چنانست که حضرت پادشاه بی نیاز منزله از شریک و انباز بعوض آن گوهر شب چراغ آفتاب عالماتی از مطلع سپهر سلطنت اعلیٰ حضرت خاقان یوسف جمال تابان گرداند و روزگار سلطنتش تا عمر طبیعی ممتد سازد بحرمه محمد و آله الامجاد (و ایضا) در او اخر ماه جمادی الاخر دنیای مظفر خان پتان را بآدم خان حبشی مرحمت فرمودند و در غره شوال ملاحسن شوقی نام حاجی از جانب عادلشاه بپایه سریر سلطنت مصیر آمد و یادگار گذاریند و به تشریف واسپ سرافراز شد (و ایضا) در او اخر سنه سیادت پناه شجاع الملک را که در ولایت کسیمکوت بود طلب فرمودند و سنجی که بحواله مشار الیه بود بنا بر سفارش شیر محمد خان سپهسالار به میرستم مازند رانی که جوان دلاوریست و داماد خان مذکور شده بود عنایت فرمودند و چون زمینداران و دیوان ولایت مذکور در جنگل ها و کوههای آنجا بعض اوقات سرکشی می نمودند به شیر محمد خان و میرستم فرمان معلی شرف نفاذ یافت که باتفاق یکدیگر بضبط آن ولایت پردازند و سرگشان را گوشمالی میداده باشند و شجاع الملک ذرا واسط ذی الحجه بدار السلطنة رسیده سعادت بساطبوس دریافت و در زمرة ملازمان حضور منسلک شد و مژده وزارت دیگر بگوش هوش او رسانیدند -

( ذکر قضایای عشرت و خرمی افزای سال میمنت مآل نهم جلوس

همایون اعلیٰ که مطابق سنه ثلث و اربعین و الف هجریست )

بقلم مشکبار که نگارنده سوانح روزگار است در قضایای سال گذشته

(۱) خیرات -



چنین مرقوم گردیده بود که چون شجاع الملک را از ولایت کسیمکوت طلب فرموده مزده وزارت مجدد بگوش هوشش رسانیده بودند در اول این سال خرمی و میمنت مآل متوجه حال مشار الیه شدند و شیوه فدویت پدرش و خدمات موفور خودش را منظور ساخته در هجدهم ماه صفر دنیای که يك لك هون تنخواه داشت بمشار الیه مرحمت فرمودند و مشار الیه از جمله وزرای عظام و سرداران با احتشام گردیده و قریب یک هزار جوان بهادر غریب و پتان چابک سوار و چند هزار پیاده جلد (۱) جرار نگاه داشته لشکر رنگین با یراق و سلاح در میدان وسیع الفضای مقابل ندی محل کنته و سان داد (و ایضا) قبل ازین مذکور شده بود که دنیای مظفر خان را بآدم خان حبشی عنایت فرموده بودند نسبت باوظن خیاتی و گمان خطائی بهم رسانیدند و دنیای حواله او را امانت نموده به حجار خان دکنی که قبل ازین درسنجی عین المملکی سلحدار بود به یم تربیت ملازمان شاهنشاهی قابلیت وزارت و سرداری بهم رسانیده مرحمت نمودند و آدم خان را چند گاه در قلعه گولیکنده محبوس گردانیدند و به شفاعت بعضی از ملازمان سریر سلطنت نجات یافت و چون درین وقت آوازه آمدن مهابت خان بجانب مملکت دکن و تسخیر نمودن قلعه دولت آباد بلند شده بود حجار خان را بایاقوت خان بجانب سرحد کولاس نامزد نمودند که بحر است قلعه و حفظ طرق اشتغال نمایند و درین وقت رای عالم آرای خسروی اقتضای آن نمود که قلاعی که در سرحدها واقع است و بمتانت و استحکام اشتهاار دارد باستعداد آذوقه و آتشبازی و تعمیر حصار و بروج و بارو (۲) پرداخته شود بنا براین حسن بیگ شیرازی را که درین وقت منصب کوتوالی را ازو گرفته بمیرزا ابراهیم صفاهانی داده بودند بجانب قلعه رفیعہ رامگیر که ولایتش سرحد ولایت نظام شاهیه است فرستادند و پانزده هزار هون برای خرج ما بحتاج تحویل نمودند و مشار الیه بآنقلعه رفته در اندک زمانی به استعداد آذوقه و تعمیر بروج و بارو و سامان ضروریات آنجا پرداخته مراجعت نمود و درازای این نیکو خدمتی باز منصب کوتوالی که از اعظام مناصب این دولتخانه عالیه است

(۱) یعنی تیز و چست - (۲) یعنی دیوار قلعه -



بمشار اليه تفويض فرمودند و بر نسبت سابق باين منصب و الا سرافراز شده بضبط و حراست شهر و محلات مشغول شد و هم چنين ميان حسيني عهده دار دروازه عاليه علي شير را بجانب قلعه منيعه پانگل که از قلاع رصين متين اين مملکت است فرستادند و او نيز بسر انجام مايحتاج از اذوقه و مرمت بروج و بارو و استعداد آتشبازی پرداخت و هو جی رای را و بر همن حواله دار ديده بانان و مملک نور محمد را بقلعه عاليه مصطفی نگر که از اعظم قلاع اين ولايت است فرستادند که باستعداد مايحتاج و اهتمام ضروريات آنجا اشتغال نمايند و چند نفر معتبر ديگر را بچند قلعه ديگر فرستادند که ضروريات آن محال را سامان دهند -

( بيان تفويض نمودن منصب رفيع مير جملگی بنواب علامی فهامی شيخ محمد و مرحمت نمودن منصب سر خيلي بجانب شيخ محمد طاهر و روز شرف آفتاب )  
قبل از اين در قضايای سنه سابقه مرقوم قلم عنبرين رقم گردیده بود که اهل عناد در باب نواب علامی فهامی سعایت نمودند و بعد از آن بوضوح پيوست که طبع مشار اليه از تصور اموری که نسبت بايشان مينمودند منزّه و مبرا است و رد دولت خواهی صاحب و ولی نعمت حقيقی منفرد و يکتا اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال در مقام تدارک شدند و نواب مشار اليه را نوازش بسيار فرمودند و اراده داشتند که در همين وقت باز منصب پيشوای بايشان رجوع فرمائيد ملاحظه از عدم رسوخ در امور و خلاف حزم نموده به تکليف منصب جليل القدر مير جملگی تسلي بخش خاطر نواب علامی گرديدند و نواب علامی تامل در قبول آن داشتند و در اين اوقات جميع مهام سلطنت و امور تدبير و راجوت به رای مهر انجلای صواب اقتضای نواب مشار اليه تفويض می يافت و در خلا و ملا اعلی حضرت خاقان سکندر شان جميع عقود امور را با تامل تدبير صائبه مشار اليه میکشودند و بعد از فراغ از مجلس خاص که حضرات مرخص ميگردیدند تا وقت عصر بلکه تا شام و پاره از شب بصحبت نواب علامی اوقات اشرف ميگذرانيدند و هميشه تکليف قبول منصب رفيع القدر مير جملگی به شروط متعدده ميفرمودند و دولتخواهی و فدويت مقتضی آن نبود که تکلیفی که



عن صميم القلب از جانب اشرف اعلى واقع ميشود قبول نفرمايند بنابرین لازم شد که متابعت امر اشرف نموده مرتکب این مهم بزرگ شده رسوم محدثه را محو فرموده در انتظام مهام سلطنت و آسایش سپاهی و رعیت بقانون معدلت و نصفیت پردازند تا آنکه در نهم شهر شوال سنه مذکوره که آفتاب عالمتاب بر برج حمل بدرجه شرف رسيد اعليحضرت خاقان يوسف جمال بر اورنگ کامرانی قرار گرفته مجلس جنت مثال را به تجمعات سلطنت آراسته جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت و مجلسیان محفل قدس منزلت و امرا و وزرا و حجاب سلاطین ذوی الاقدار جا بجا در محل و مقام خود از روی ادب ایستاده و قرار گرفته بودند نسبت بنواب علامی توجهات شاهانه فرموده بخلعت خاص جمله المملکی قامت قابلیتش را آراستند و زمام جمیع مهام سلطنت و عنان کل امور مملکت بقبضه اقتدار و اختیارش سپردند و پالکی از طلا و نقره که زرگران ماهر تلنگانه بصنایع بدیعه و نقوش و طرح عجیبه آنرا ساخته و یراق آن بزرگوار و ابریشم الوان پرداخته بودند و تاغایت این چنین پالکی در سرکار این سلسله علیه باتمام نرسیده بود از جامدارخانه عامره آورده بجهت سواری نواب علامی مرحمت فرمودند و جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر خواهرزاده نواب علامی را که بقابلیت ذاتی و استعداد کسبی متصف است از کمال شفقت و مرحمت تشریف سرخیلی و نیابت نواب علامی عنایت فرمودند و مشار الیهما از آن مجلس بهشت آئین بخلاع مناصب عالیہ مکرم و محترم گردیده باعمال و مناصب داران بدفتر خانه پادشاهی آمده برمسند حکومت تکیه زده تیمنا بر چند عرضه و رقعہ احکام مطاعه نوشته بر پالکی خاص مذکور سوار شده متوجه دولخانه شدند و روز دیگر بیارگاه فلك اشتباه پادشاهی آمده بر تق و فتنه مهام سلطنت و اهتمام احوال سپاهی و رعیت پرداخته در هر امری قواعد جدید از روی عدل و دولخواهی قرار دادند و بد تصرف بعض عمال و اهل دخل را از امور دیوانی قطع فرمودند و میر فصیح سرخیل ماضی چون بولایت مرتضی نگر بجهت تحصیل رز و سرانجام مهام آنجا رفته بود در این وقت که از منصب سرخیلی معزول



شد نواب علامی تشریف پادشاهی بجهت او فرستادند که مستمال بوده کارسازی خود نموده به حضور موفور السرور آید و چون مقرر است که جمعی از سلحداران بحواله میر جمله می باشند اعلیحضرت خاقان سکندرشان برای توقیر و احترام نواب علامی دوسر داریکی مخدوم ملک و دیگری سید بابونام را که هر کدام صد سوار و هزار پیاده دارند با چهارده سلحدار کار آمدنی حواله فرمودند و مقرر نمودند که روز های پنجشنبه بزیارت روضات کرام سلاطین مغفور مبروز نور الله مراقد هم بروند و جمیع مجلسیان و کل سرداران غریب و دکنی و خاصه خیل در سواری لشکر فیض اثر همراه نواب علامی باشند و هر روز بعد از فراغ از مجلس حضور موفور السرور به لعل محل تشریف آورده جمیع عمال و عهده داران بملازمت آمده با کمال عظمت و اعتبار بسر انجام مهام دیوانی اشتغال مینمایند و در ایام میر جملمگی از دولت پادشاه جهان پناه جمعی کثیر از مجلسیان و عملداران و سلحداران و سرپرده داران و طوایف چاکران را مشاھرہ افزودند و جمعی از اهل استعداد را در سلك بندگان دولتخانه خسرو سکندر اقبال منتظم فرمودند و باقی مشاھرہ سنوات ملازمان و چاکران بارگاه خلافت پناه را که در زمان عهده داران سابق نرسیده بود با تمام تنخواه دادند و خلائق اکثر در این زمان از قرض و پریشانی بجات یافتند و به علما و فضلا و تاجران بلکه بکافه انام در این ایام احسان و اکرام پادشاه سکندر احتشام اشتمال یافت چون باعث از دیاد دعای دوام عمر و افزونی دولت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت و سبب بقیت ذکر جمیل خسرو یوسف طلعت و بقای نام نیک که حیات جاوید عبارت از آنست (۱)؛ این امور خیر و اعمال حسنه بود نواب علامی فهای مورد تحسین گردیدند و خاقان سکندر اقبال در ایام میر جملمگی نواب علامی دوبار باوالده مکرمه معظمه و سایر اهل حرم محترم بمنزل نواب علامی آمده هر بار یک هفته بعیث و عشرت اشتغال داشتند و نواب جمله الملمگی کل ما محتاج و سایر اخراجات را روز بروز از سرکار خود ترتیب میدادند و در آن مدت آستان آن منزل محل تسلیم سایر اکابر و اعیان و مقرر تعظیم بزرگان (۱) از آنست -



بود و مرتبه اول نواب علای جواهر و مرصع آلات و اسب و فیل و آقشه و تحف و هدایای بسیار پیشکش نمودند و اعلیحضرت خاقانی از کمال عنایت که بایشان داشتند بواسطه رعایت خاطر ایشان دور اسب عربی از انجمله که قابل سواری اشرف اعلا بود قبول نموده باقی اسباب و تحف و پیشکش بایشان مرحمت فرمودند و خلعت و کسوت خاصه باد و سر اسب مع یراق زرین که معتاد تشریف ایشان بود عنایت کرده مورد توجهات شاهانه و مشمول مراحم خسروانه ساختند و در روز هفتم بمقر سلطنت و قیلول دولت معاودت فرمودند و نواب مشار الیه بلوجود کثرت مشاغل مهم سلطنت و وفور امور مملکت و ملازمت دو هفته خاقان یوسف طلعت سکندر منزلت هر صبح مدرس فیض مہبط ایشان از وجود ارباب دانش چه از قضات و علما و فضلا و صلحا و شعرا و اهل استعداد و کمالات و از اکابر و اعیان و امرا و وزرا و غیرهم که مشحون میگردد با فاداه و افاضه علوم منقول از کتب تفاسیر و احادیث و فقه و معقول از حکمت و ریاضی و منطق و غیره مشغول می باشند و بعد از فراغ از آن متوجه امور دینوی میگردد و بدولتخانه دیوان اعلی میروند و از ملازمت پادشاه گیتی پناه که مراجعت مینمایند در دیوانخانه از عاملان و عهد داران و کارکنان جمعیت عظیم میشود و بانتظام و اهتمام مهم خسرو سکندر احتشام و بانجاح مرام انام تا وقت شام اشتغال می نمایند و شب نیز بعد از صرف سفره عام مجلس افاده و استفاده انعقاد می یابد و اصحاب فضل و کمال و مستعدان صاحب حال از وجود فایض الجودش مستفید و مستفیض میگردد و روزهای سه شنبه که روز تعطیل است باشعرا و فصاحت شعرا و موزونان بلاغت دثار از عرب و عجم دیوان متنبی و دیوان خاقانی و انوری و مشنوی مولوی با کتب شروح و دواوین دیگر از شعرا نامدار در میان آورده صحبت مستوفی میدادند تا این طبقه نیز از افادات و صحبت فیض بخش بهره مند گردند و در ماهی دوسه نوبت مجلس ایام تعطیل در باغات خاصه حوالی شهر انعقاد می یابد و حجاب سلاطین عظیم الشان ایران و هند را طلب مینمایند و جشن زرگانه زیاده بر معتاد کرده



میشود بالجملة ذات حمیده صفات کثیر الحسناتش جامع کالات صوری و معنوی و طبع شریفش عارج معارج اعلی مراتب دنیوی و اخروی است -

( ذکر قضایای سال میمنت و خرمی مآل دهم جلوس سعادت مانوس همایون اعلی که مطابق سنه اربع و اربعین و الف هجریست )

بر مستمعان اخبار سلاطین ذوی الاقتدار و شنوندگان حکایت و قایع و سوانح روزگار مستور نماند که چون عالیحضرت شاه جهان از برهان پور بجانب آگره مراجعت نمودند مهابت خان المخاطب بخانخانان را به برهان پور فرستادند و او باستقلال تمام برهان پور آمده اقامت نموده بعد از چند روز کمر به تسخیر ولایت نظام شاه بسته با جمعی از امرا و افوج لشکر مغل بیالای گهات آمده قلعه دولت آباد را محاصره نمود درین وقت حضرت عادل شاه شیخ دیر را که راس و رئیس دبیران عادل شاهی بود بحجابت پیائنه سریر سلطنت مصیر فرستادند و مشار الیه در بیست و هفتم ماه صفر بدار السلطنة رسید و باتفاق شاه ابو الحسن حاجب مقیمی بیایه سریر سلطنت آمده شرف بساطبوس دریافت و تحفه و هدایا که از جانب حضرت عادل شاه آورده بود از نظر ملازمان پایانه سریر اشرف گذرانید و عرض نمود که چون لشکر مغل بجانب دکن آمده و مهابت خان تسخیر قلعه دولت آباد مینماید باید که شیوه موافقت از طرفین مراعات بوده باشد و بوجوه دلپذیر در شرائط اتفاق و مراسم و فاق ترعیب و تحریر نمود و التماس عهد و پیمان کرد که بی اتفاق حضرت عادلشاه با پادشاه مغل را بطله نه نمایند و بلکه در مدافعه این لشکر متفق بوده در جمیع امور یکدل و یکزبان باشند و مدت یکماه در دار السلطنة توقف نموده از ملازمان خسرو سکندر اقبال مرخص شده مراجعت نمود ( ایضا ) در اوایل شهور این سنه میر فصیح الدین محمد کار سازی ولایت مرتضی نگر نموده بیایه سریر خسرو سکندر نظیر آمد و بعد از یکک چندی دنیای که بحواله او بود بواسطه بعضی از امور از مشار الیه گرفته بمقرب سریر السلطنة حسن علیخان که جوانی در اول عمر و شباب و از جمیع ملازمان سرخ دستار بمزید عزت و اعتبار بغایت ممتاز



واز رشحات سحاب الطاف پادشاهی نشو و نمای کامل یافته بود و بر غلامان حضور وافر النور رتبه تقدم داشت مرحمت فرمودند و او از جمله وزرای عالیشان گردید و چون مقرر است که در مرتضی نگر سردار معتبری باشد خدا ویردی سلطان را از آن محل طلب نموده میرزا حمزه را که پیش این نیز در آنجا بود سر لشکر آن ولایت کرده با چند سردار و جمعی از جنود خاصه خیل را بآن جانب فرستادند (و ایضا) درین سال دنیای که بحواله ملک معتبر ملک عنبر بود و یک لک هون ولایت و تنخواه داشت مقرب اورنگ خلافت علی رضا که او نیز از جمله غلامان سرخ دستار حضور وافر النور است و از جو بیار تربیت شاهنشاهی شاداب گردید نشو و نمای کامل یافته و بمنصب خزانة داری سرافراز بود مرحمت نمودند و او نیز از جمله وزرای رفیع مقام شد و بعد از اندک زمانی باز با ملک عنبر بر سر عنایت آمده دنیای یاقوت خان را که به بعضی تقصیرات منسوب شده بود مبلخی ولایت و تنخواه اضافه نموده به ملک عنبر مرحمت فرمودند و ملک مذکور آن سنجی بی سامان را اہتمام نموده ولایت تنخواه را معمور کرده لشکر رنگینی از همه طایفه نگاهداشت -

( ذکر گرفتن مہابت خان قلعة دولت آباد را و فتح خان و پسر نظام شاه را بقول از قلعه بیرون آوردن و مہابت خان سمر عالم آخرت نمودن )

قبل ازین گذارش یافت که عالیحضرت شاه جهان از دار السلطنة آگرہ مہابت خان را با چند سرا مرای معتبر به برہان پور فرستاد و مشار الیہ در اول این سنہ مذکورہ پنجہزای و چہار ہزاری و چند فوج از لشکر مغل از جانب برہان پور ببالای گہات آمدہ متوجہ قلعه دولت آباد شدہ مشغول محاصرہ آن قلعه فلک شکوہ گردید و متعاقب این خبر رسید کہ حضرت عادلشاه مرہری را با چند وزیر بکومک و مدد فتح خان فرستادہ و ایشان اطراف و جوانب لشکر مغل را دادند و امرای مغل متوجہ لشکر عادلشاه افتادہ یا قوتخان نظامشاهی کہ از غلامان معتبر نظامشاه بود و خود را ثانی ہلک عنبر میدانست و قبل از این روی اخلاص از ان سلسلہ گردانیدہ بجانب مغل رقتہ بود و عالیحضرت شاه



جهان بنابر مصلحت ملك گيرى اورا معتبر داشته در سلك امرا منتظم ساخته  
 بهمهراه مهابتخان بجانب دكن فرستاده بودند و او از سلوك مهابتخان دلگير  
 گشته باز به لشكر نظامشاهيه ملحق شده مهيج فتنه و جدال گشته بود كشته  
 گرديد و لشكر عادلشاهى ضعيف و بى قوت شده ديگر جرات جنگ نمودند  
 و مهابت خان بعد از قتل يا قوت خان و شكست دادن لشكر عادلشاه مشغول  
 محاصره قلعه مذكور گرديد و مدت پنجاه درپاي قلعه نشسته گاربراهل قلعه  
 تنگ و دشوار ساخت و بالاخره بجهت فتح خان و پسر نظامشاه قول فرستاده  
 مؤكد بايمان مغلظ ساخت كه ولايت خارج دولت آباد را بايشان واگذاشته  
 تصرف در آن نمايد و ايشانرا در ولايت مذكور بگذارد فتح خان اعتماد  
 بر قول مهابت خان نموده ناچار از غايت اضطرار باپسر نظامشاه از قلعه برآمد  
 و مهابتخان قلعه رفيعة دولت آباد را كه به متانت و استحكام در ملك دكن مشهور  
 است و چندين سال پاي تخت و مقر سلطنت نظامشاه بود بتصرف درآورده  
 ضميمه ممالك پادشاهى نمود و نصير بخان را بمحافظت قلعه و ولايت تعيين نمود  
 خود بانظامشاه (۱) و فتح خان روانه برهانپور شد و در آنجا خلف عهد و شرط  
 و پيمانى كه بايمان مؤكد ساخته نموده نظامشاه (۲) و فتح خان و اهل حرم وساير  
 متعلقه ايشانرا مقيد ساخته با اسباب و با اجناس كه از قلعه برآورده بود بخدمت  
 پادشاه دهلى روانه نمود و خود درين سال در برهانپور توقف كرد و بعد از  
 يكچندى از خدمت عاليحضرت شاه جهان استعفا نمود كه يكي از شاهزاده‌هاى  
 عظام را صاحب صوبه برهانپور نموده بفرستند تا در تسخير ملك دكن مدد  
 معاون او باشد و التماس او در معرض قبول آمده شاهزاده عاليهمقدار شاهزاده  
 شجاع را باستعداد تمام وسيد مظفر مخاطب بخانجهان را اتاليق او ساخته برهانپور  
 فرستادند و چون شاهزاده مذكور بنواحى برهانپور رسيد مهابت خان باجمع  
 وزرا و لشكرى كه در برهانپور بودند باستقبال شاهزاده برآمده در نواحى  
 رودخانه پرينده سعادت بساطبوس و گورنش دريافتند و از هما نجامهابت خان

(۱) باپسر نظام شاه (۲) پسر نظام شاه .



و جميع امرا و لشکر در خدمت شاهزاده مذکور بعزم تسخير و لايت ييجاپور  
بر بالاي گهات آمده اولا کمر به تسخير قلعه پرينده که از قلاع متين نظامشاهی بود  
و درين وقت به تصرف امراي عادلشاهی در آمده چست بسته بمحاصره آن  
مشغول شد و مدت چهار ماه بامور قلعه گيري پرداخت و چند انچه سعی نمود اثری  
بظهور نرسيد و بی نيل مقصود باز به برهانپور معاودت نمود و چون ببرهانپور  
رسيد شاهزاده ارجمند را اعليحضرت شاه جهان بحضور طلب نموده بود بابعض  
امرا بجانب دار السلطنه روانه نموده خود در برهانپور توقف کرد راین اثناء  
بیماری صعب ناگهانی عارض او گردید و علاج اطبا سودمند نیامده بضرورت  
ترك حیات مستعار و دواعی دنیوی نموده بعالم عقبی روان گردید و در اواسط  
جمادی الاول سنه مذکوره که اعليحضرت خاقان سکندر اقبال بعزم سیروسکار  
از دولتيخانه عاليه برآمده در باغات ارم مثال و بساتين بهشت تمثال بعیش و عشرت  
اشتغال داشتند که جاسوسان قهرمسیر خبر قضیه ناگزیر اورا رسانیدند و عریضه  
شیخ احمد جبل عالمی نیز که از پایة مریر سلطنت نزد او بمحاجات رفته بود آمده  
مصدق این خبر گردید و راقم این مسودات تاریخ رفتن اورا بطریق تعمیه  
چنین یاقه -  
قطعه

خان عالمکام مهابت خان آنکه بودش زمانه در فرمان  
داشت امید تادکن گیرد رفت امید از مهابت خان (۱۰۴۴)  
چون عدد لفظ امید از عدد لفظ مهابت خان ساقط شود تاریخ مطلب است  
( و ایضا ) این تاریخ را نیز بطریق تعمیه راقم این مسودات گفته -  
قطعه

چرخ گردان انچه داد از عڑ و جاه جمله یکدم از مهابت خان گرفت  
تاچه قصدی داشت جانش زان سبب هادم اللذات از وی آن گرفت  
بین که چون تاریخ فوت او شده از مهابت خان زمانه جان گرفت  
عدد جان از عدد مهابت خان چون گرفته شود تتمه تاریخ مدعا است -



( ذکر آمدن ایلچی پادشاه ممالک ایران شاه صفی بهادر خان

باتفاق خیرات خان حاجب این دولت خانه گیتی نشانه

و بشرف ملاقات مشرف شدن )

قبل از این در سال دوم جلوس همایون اعلیٰ مرقوم قلم سوانح رقم گردیده بود که خیرات خان را برفاقت محمد قلی بیگ پسر قاسم بیگ پرن برسات بخدمت پادشاه ممالک ایران فرستاده بودند او بنوعی که در قضایای سابقه مرقوم گردیده بمالک ایران رفته بخدمت خسرو ممالک عجم فرمان روی ترک و دیلم مشرف شده و چند سال در خدمت پادشاه صفوی نژاد بود و بعد از آن خان مذکور از آن پادشاه دین پناه رخصت مراجعت حاصل نموده امام قلی بیگ شاملوی صحبت یساول را که یکی از ملازمان حمزور وافر النور آن پادشاه گیتی پناه است بهمراهی خان مشار الیه بحاجت بخدمت قطب فلک جاه و جلال اعنی خاقان سکندر اقبال یوسف جمال فرستادند مشار الیهما از راه قندهار بجانب هندوستان آمده بخدمت خسرو ممالک هند رسیدند و از آنجا بجانب مالک دکن آمدند و در غره ذی قعده سنه مذکور مخبر وصول حاجین به سرحد ممالک محروسه رسید اعلام حضرت خاقان سکندر اقبال از این خبر فرح اربغایت خوشحال شده از جمله ملازمان سریر سلطنت سیادت پناه میر معزالدین محمد مشرف الممالک را بجهت استقبال تعیین نموده مبلغی به مشار الیه دادند که بلوازم ضیافت و مهمانی قیام نماید میر مذکور بسامان آن مهم پرداخته باستقبال شتافت و آداب شایسته رنگین و طرز دلنشین خوان سماط و بساط ضیافت و نشاط بگسترانید و بوجه احسن آن خدمت را به تقدیم رسانید چنانچه از جانب اشرف مورد تحسین گردید و چون نزدیکتر رسیدند جناب مملکت مداری شیخ محمد طاهر سرخیل شاهی را باستقبال فرستادند که در بعضی از منازل از جانب اشرف بلوازم ضیافت و مراسم مهمانی پردازد مشار الیه نیز بنوعی که شاید و باید بآن امر قیام و اقدام نمود خوان سالاران و چاشنیگران خاصه شریفه از الوان اطعمه و انواع اشربه و اقسام میوه سفره ضیافت را آراستند و حاجب را با جمیع رفقا



مرخوان نعمت آوردند و تواضعات بسیار با حاجب از جانب اشرف واقع شد و بعد از آن شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ را که از وزرای عظیم الشان بود با استقبال فرستادند مشار الیه با فوج رنگین و خدم و حشم آراسته بلوازم استقبال کما ینبغی پرداخته با کمال تعظیم و تکریم حاجب را بخیرات آباد جنت نهاد که دو فرسخی جانب شمال دار السلطنه است رسانید و در هفدهم ماه ذی قعدة سنه مذکوره خاقان سکندر اقبال با کمال عظمت و اجلال سوار شدند و از دار السلطنه تاحل مذکور دو رویه سواران لشکر و فیلان گوه پیکر ایستاده شدند و در محل میعاد قصر یست بر رفعت و وسعت چون فلک خضرا و در صفا و خرمی مانند جنت الماوی به تجمعات سلطنت آراسته و بانواع تکلفات پرداخته خاقان اعظم بانجا رسیده فرود آمدند و بر سریر سلطنت و اورنگ خلافت قرار گرفتند و بارگاه فلک اشتباه از اکابر و عظماء و مقربان و امرا مشحون گردید و بآئین لایق ملاقات حاجب واقع شد و حاجب بعد از تقدیم خدمت پنجاه راس اسب عدد عراقی منتخب و تاج و کمر خنجر و شمشیر مرصع و مکل بجواهر الوان و پانصد عدد زربفت و ابریشمین از میله و مطبق و کمر بندهای قیمتی و ده جفت قالی کرمانی و جو شقانی بیست ذرعی که یک جفت از آن زربافت بود با نمد یکتهای (۱) فراخور آن و تحف دیگر با مکتوب محبت اسلوب که مضمونش مشتمل بر تهنیت جلوس خسرو بادین و داد و اظهار کمال محبت و نهایت و داد بود از جانب پادشاه قلم ایران گذرانید و خاقان سکندر اقبال یوسف جمال دهان جواهر نثار غنچه آثار را بتکلم شگفته ساخت با گلشن گلشن شگفتگی پرش احوال فرمان روای ممالک عجم فرمودند و التفات بسیار بحاجب کرده خلعت خاص بایک زنجیر فیل و دو راس اسب عراقی بایراق زرین مرحمت نمودند و از آن مقام دلکش سوار شده به بعضی از امرا و میر معزالدین محمد مشرف الممالک را امر فرمودند که حاجب را بشهر در آورند و باغ میرزا محمد امین میر جمله ماضی را که بهترین مقامات و منازل دار السلطنه است بجهت نزول و اقامت او تعیین نمودند و بعد از آن امام قلی بیگ حاجب را بدولتخانه عالیه طلب فرمودند و مشار الیه مرتبه دیگر

(۱) نمیکتها -



سعادت ملازمت دریافته از جانب خود چهارده سر اسب عراقی و دوازده عدد شتر و پنج جفت قالی بآمد یکنه‌های نفیس و چهارده طبق زربفت و نفایس دیگر برسم تحفه گذارایندند بخلعت خاص و جیغیه مرصع که بدو هزار و پانصد عدد هون در زر گرخانه عامره مستعد شده بود و یک زنجیر فیل و دوسر اسب مشرف شده بخلع و مفتخر بآئین رنگین از دولتنخانه عالییه برآمده بمنزل خود رفت و بجهت اقامت و خرج مشار الیه صد کندی اجناس غله و پنجهزار هون نقد و پرگنه مجاهد پور که دوسه هزار هون حاصل آن قریه است مقرر داشتند و در ماهی مقرر شد که هزار هون نقد از خزانه عامره بجهت خرج مشار الیه ارسال مینموده باشند و روز دیگر خیرات خان دوازده سر اسب عراقی و عربی و چهارده طبق زربفت و دونفر غلام و کنیز گرجی جمیل و یک قطارشتر و پنج جفت قالی بآمد یک تها و چند عدد با اش پر قو با تحف دیگر گزراينده بخلعت خاص و اسب نازی سر افراز گردید و در سلك مجلسیان حضور که اعلی مرتبه خدام بارگاه خسروست منتظم شد و بعد از آن دنیای حواله مقرب سریر السلطان حسن قلیخان که هشتاد هزار هون تنخواه داشت و از وزارت استعفا نموده بود بخیرات خان عنایت فرمودند و باعث از دیاد عزت مشار الیه گردید و در اواخر این سال حسن قلیخان مذکور که بعد از گذاشتن وزارت بمنصب خزانه داری سر افراز شده بود و تقرب او با علی مرتبه کمال رسیده در آوان شباب و عنفوان جوانی بجوار رحمت یزدانی شتافت و عمر خود را فدای ملازمان خاقانی نمود پادشاه سکندر دستگاه متوجه احوال پسران او که یکی در سن ده و دیگری در سن شش بود شده همان التفات خسروانه که درباره خان مغفور داشتند از ایشان دریغ نمیدارند و از جمله غلامان سرخ دستار حضورند -

(دیگر سوانح اقبال سال میمنت مآل یازدهم جلوس همایون

اعلی موافق سنه هزار و چهل و پنج هجریست)

بر مستمعان اخبار سلاطین ذوی الاقتدار عظیم الشان که هوشمندان اولو الابصار بنی نوع انسانند معروض میدارد که در شهر ربیع الاول سنه مذکور



غضنفر خان نام داماد رندوله خان که اعظم امرای حضرت عادلشاه است التجا  
 پیاپی سریر خاقان سکندر اقبال آورده بوساطت نواب علای فهای جمله الملکی  
 در سلاطین امرای این دولت خانه گیتی نشانه منظم گردید و چهل هزار هون  
 تنخواه و مقاصد با مرحت فرموده در سلاطین سلحدار محلدار رضای چاکری  
 او دادند و در تاریخ بیست و هشتم ربیع الثانی حضرت سلطان محمد عادلشاه  
 بتقویت و امداد ملکه عالمیان خلعت دولتها سرپر شور و شر خواص خان را که  
 کمال تسلط بر پادشاه داشت بریده بر دروازه قلعه بیجاپور آویختند و این قضیه  
 عجیبه که در نظر عقلا وقوع آن بغایت بعید مینمود بمنصه ظهور رسیده باعث  
 خوشحالی شاه و سپاه آن ملک گردید و عادلشاه از قید او نجات یافته به یمن  
 اعانت و امداد اعلی حضرت خاقان سکندر شان زمام حل و عقد امور سلطنت  
 را بقبضه اختیار خود در آورد و تفصیل این اجمال بدین نوع تحریر می یابد  
 که چون پادشاه مغفرت دستگاه ابراهیم عادلشاه مدت پنجاه و چهار سال بر سریر  
 سلطنت تمکن را استقرار داشت در سنه ست و ثلاثین والف عجری متوجه مملکت  
 عقی گردید -

مصرع

رفت تا عالم دگر گیرد

و از جمله اولاد آن پادشاه مغفور سلطان محمد به سعی خواصخان و ملا  
 محمد امین داماد ملا محمد لاری بجای پدر بر تخت سلطنت جلوس نمود و خواص  
 خان دکنی که از تربیت یافتهای ابراهیم عادلشاه بود و در وقت رحلت او گوتوالی  
 قلعه بیجاپور بآن خان تعلق داشت باتفاق محمد امین مذکور که درین وقت  
 خطاب مصطفی خانی سرافراز شد امور سلطنت را به ید تصرف خود در آورده  
 جمیع مهام سلطنت را برای و تدبیر خود منوط و مربوط ساختند و شاهنواز  
 خان و امین الملک را که کارکنان و صاحب اختیار مہیات سلطنت زمان پادشاه  
 مرحوم بودند گرفته در قلعه مرچ محبوس نمودند و بجهت صغرسن سلطان محمد  
 عادلشاه را دخی در امور پادشاهی و معاملات سلطنت نمیدادند و قریب نه سال  
 بدین منوال میگذرانیدند تا آنکه بحسب تقدیر حضرت پادشاه علی الاطلاق



و خالق انفس و آفاق موصلت میانه خاقان سکندر دستگاه و حضرت عادلشاه چنانچه در ازمنه سابقه میان این دو سلسله رفیعہ ارتباط موصلت بوده واقع شد و آن صدر نشین سرادقات عصمت اعنی همشیره خاقان سکندر منزلت بتزویج عادلشاه درآمد چون آن خدر معلی و آن زهره زہرا بدولتخانہ عادلشاه درآمدہ متوجہ اوضاع و اطوار آن بارگاہ شد و طرز آنجا را موافق طبع عالی خود ندیدہ در مقام آن شد کہ اختیاز امور سلطنت در قبضہ قدرت عادلشاه باشد و اہل تسلط و طغیان را دفع نماید بنا برین آن بلقیس زمان احوال بی سامانی آن دولتخانہ را برادر اعزا کرم اعنی خاقان سکندر شیم معروض میداشت تا بامداد اعلیحضرت سکندر منزلت دفع تسلط ارکان دولت نماید درین اثنا اتفاقی کہ میانه خواصخان و مصطفی خان مدت چند سال بود بہ نفاق تبدیل یافت و خواصخان ارادہ نمود کہ مصطفی خان را دفع بکند و بی شرکت او امور سلطنت را متکفل گردیدہ در معاملات پادشاهی وحید و در مہمات فروعات ذات خود را اصیل ~~سلاطین~~ بہانہ بہ از موافقت و متابعت بامغلان نیافتہ او را رابطہ پادشاه مغل متہم ساخت و بدین جہت او را گرفتہ بافرزندان و متعلقان در قلعہ بنکاپور محبوس نمود و خود من حیث الاستقلال بہ تمشیت امور سلطنت پرداخت و باوجود آن کہ بادشاہ بسن رشد و شباب رسیدہ بود و صاحب داعیہ گردیدہ از او ملاحظہ نکردہ ترک خود سری و خود رای نمی نمود و در این وقت بعد از نہ سال شاہ نواز خان و امین الملک را از قلعہ مرچ برآورده یکی از ایشان را بجای مصطفی خان دست نشان خود میخواست بکند و بعض اوقات نظر بوجود و شعور پادشاہ کردہ در مقام خدر نیز می بود و میخواست کہ پسر شاہزادہ درویش را کہ از اولاد عادل شاہ مرحوم بود و اور امکحول گردانیدہ بعد از یک چندی معدوم ساختہ بود بر تخت سلطنت بہ نشاند مجموع این مراتب کہ در خلا و ملا از او بظہور میرسید بر خاطر حضرت عادل شاہ بغایت گران آمدہ در فکر و اندیشہ مآل حال خود افتادہ بہ امرای خود کہ در



ولایت بیجاپور بودند پیغام مخفی فرستاد که مرا از دست این غدار ستمگار خلاص کنید که با وجود عدم تصرف در امور سلطنت بیم آن هست که از از او غدیری بظهور رسد سرداران و وزرا از این پیغام ملالت انجام کمال اضطراب بهم رسانیدند و چاره بجز آن ندیدند که توسل بملازمان پایه سریر خسرو سکندر اقبال جسته از مراحم پادشاهی استعانت نمایند بنابرین رندوله خان و اکثر امرای عظام بذیل الطاف پادشاه سکندر مقام دست توسل و اعتصام استوار نموده عرضه داشت نمودند که ما بندگان را در این حادثه بغیر از امداد و دستگیری آن خسرو سکندر شان پناهی نیست اگر بزر و لشکر امداد فرمائید به یمن تقویت و اعانت آن خسرو سکندر منزلت در مقام استخلاص ولی نعمت خود میتوانیم شد چون خاقان سکندر شان تسلط خواص خان را باین غایت نمی پسندیدند در مقام امتیالت و امعنات رندوله خان و امرای بیجاپور در آمده فرمان معلی در جواب عرایض ایشان صادر فرمودند که این اراده بسیار بموقع است در کار خود دساعی و مردانه باشند و متوجه قلعه بیجاپور شوند که آنچه درین هصاحت شمارا در کار باشد از سرکار اشرف بشما خواهد رسید و موازی بیست و چهار هزارهون نقد و تشریفات فاخر بجهت رندوله خان و امرای عادلشاهی فرستادند و سرداران چون از جانب خاقان سکندر منزلت براین وجه تقویت یافتند آن مبلغ را بر لشکر قسمت نموده با قریب پانزده هزار سوار بعزم استخلاص ولی نعمت خود از محل و مقامی که بودند متوجه بیجاپور شدند و از جانب اشرف اعلی روز بروز استمالت و تقویت ایشان واقع میشد و ترغیب و تحریص در امر معهود میفرمودند و بدفعات خرجی میفرستادند اما خواص خان برآمدن امر او اراادت و دواعی ایشان اطلاع یافته مرهری پندیت را که کلید عقل و مدار علیه خودش بود بالشکری که تابعش بودند بجانب رندوله خان و امرای نامزد نمود و آن کافر محیل باستقبال آن لشکر روانه شد چون تقارب فریقین و قوع یافت جمعی از لشکر امرای مذکور از رودخانه که فیما بین بود بجانب مرهری عبور نمودند و مرهری پیش آمده به تسویه صفوف و بترتیب لشکر پرداخته مشغول جنگ گردید چون ادبار با



او و خواصخان ولی نعمتش روی آورده بود با وجود آنکه در اکثر معارك قرین فتح و ظفر بود در این معرکه با کمال قدرت و جلالت شکست فاحش از وزیري که از آب گذشته بود خورده روی از میدان قتال بر تافت و جمعی کثیر از مردم او مقتول و مجروح گردیدند و مرهري از رزمگاه بدر رفت و رندوله خان با امرا بعد از این فتح دلیرانه بجانب بیجاپور روان شدند چون بحوالی قلعه و شهر رسیدند بر عادلشاه ظاهر شد که به یمین تقویت و مدد خاقان سکندر شان امرا و سرداران جرات آمدن نموده اند تا تسلط خواص خان را بر طرف سازند بغایت مسرور گردید اما کمال ملاحظه داشت که خواص خان مباد ابرایمعی مطلع شود که ایشان باشاره او آمده اند و در این وقت در مقام غدري که همیشه در خاطر داشت در آید در این باب باملاکه عالمیان صلاح دید آن مخدومه عظمی بحسن تدبیر که موافق تقدیر ملک قدیر بود قرارداد که پیش دستی نموده بدفع آن غدار قیام نمایند اگر چه جمیع خاندان متگاران حضور و اندرون دولت خانه از منسوبان خواص خان و محکوم و مطیع او بود و بلکه بطریق حراست خدمت مینمودند باد و نفر از غلامان که کمال اعتماد بر ایشان بود این مشوره در میان آورده و ایشان را از خود کرده در کین نگاه داشتند و خواص خان چون بوقت معتاد بدولتخانه آمده به خدمت پادشاه رسید غلامان مذکور دلیری نموده از کین بر آمده اورا در میان گرفتند و کار او به يك لحظه باتمام رسانیدند و عالمی را از شر و فساد اوفارغ ساختند و اینچنین امر مشکلی که جرات دفع آن هیچ احدی را میسر نبود باین آسانی وقوع یافت و ده نفر از مردم معتمدان غدار که در بیرون بودند و نسبت خویشی باو داشتند امر شد که سرهای ایشان را نیز بریده با سر پرش خواصخان در باز ازیهای شهر گردانیده بر دروازه قلعه آویختند و روز دیگر رندوله خان را با امرای که باراده دفع او آمده بودند بحضور طلب نموده تشریفات فاخر بایشان داده نوازشات بسیار نمودند و چون بر حضرت عادلشاه ظاهر شد که این نوع امر عظیمی بامداد و توجهات اعلی حضرت خاقان سکندر شان و بواسطه اعانت ایشان صورت یافته و مقارن این حال



تشریفات و اسپان تازی و ترکی که خاقان سکندر شان بجهت شادباشی امرای  
 مذکور همراه جناب فضایل مآب قاضی عطاء الله مجلسی حضور که بحجابت  
 مقیمی آنجا مقرر شده بود و مکتوب مشتمل بر تهنیت و دفع دشمن خانگی مع  
 تحف و یادگار ارسال داشته بودند رسید حضرت عادلشاه اظهار رضامندی  
 بسیار از خاقان سکندر اقتدار نموده شکر مساعی جمیله ایشان بجای آورد و ملک  
 خشنود که از ملکان این دولت خانه گیتی نشانه بود و در وقت ارسال پالکی  
 زرنگار مبارکه بلیقیس الزمانی اور اداخل ملکان و خواجه سریان جهاز کرده  
 بودند و در راه بیجاپور از وفور خدمات شایسته از خواجهای دیگر امتیاز  
 بهم رسانیده بود در خدمت ملکه عالمیان قرب و منزلت زیاده یافته بواسطه  
 شکر گذاری امداد و اعانتی که واقع شده بود باتحف و هدا یاوسه زنجیر فیل  
 و شش راس اسب بانجانب فرستادند چون ملک خشنود بنواحی شهر رسید  
 زیاده بر حجاب سابق نسبت باو تعظیم و تکریم نموده بعضی از خواجها و ملکان  
 پایه سریر سلطنت را باستقبال فرستاده اور ابا عزاز و احترام بحضور موفور  
 السرور آوردند و واسپها و فیله را باتحفها بوضع لایق و مناسب از نظر ملازمان  
 پایه سریر اشرف گذارینده زبان سپاس و شکر خسرو سکندر منزلت کشود  
 خاقان سکندر شان او را به تشریف خاصه سرافراز فرموده خانه ناراین را و  
 مجموع دار که در این وقت فدای ملازمان بارگاه خسروی شده بود و منصب  
 اورا بسرور او داده بودند و خانه اودیوانی شده بود بواسطه نزول او تعیین نمودند  
 و هر وقت اورا بحضور اشرف طلب فرموده نوازش میکردند و بعد از یکچندی  
 ملاغواصی شاعر دکنی را رفیق او ساخته باتحفه و یادگار روانه بیجاپور ساختند  
 و بعد از قتل خواض خان خبر رسید که مرهري ممتن حرام خور که ماده کل  
 فساد بود گرفتار شده او را به بیجاپور آوردند و بنا بر امر حضرت عادل شاه  
 زبان و گوش و بینی آن کافر را بریده بردراز کوش سوار کرده در محلات  
 شهر گردانیده در دروازه قلعه بردار عبرت آویختند و جزای بی ادبی چندی که  
 در زمان سابق در وقت برون پالکی ملکه عالمیان از او در اینجا واقع شده بود



يك يك شامل حال او شد

بيت

کسی که در حرم کعبه میکند عصیان

جزای آن به یقین میرسد به بد کردار - و راقم این مسودات تاریخ قتل  
خواصخان را بطریق تعمیه در فقره نثر یاقته و اینست ( سرخواصخان گنه  
گار بریدند چون حرف خا از خواص خان گناه گار محو شود هزار و چهل  
و پنج باقی ماند ) ( ایضا ) - مصرع

ده عدد از حرا مخور کم شد

چون ده کس دیگر را بقتل آورده بودند ده عدد از لفظ حرا مخور کم  
شود تاریخ مطالب است و اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بعد ازین متوجه  
سیر و گشت شده مدت يك ماه در باغات حوالی و نواحی دار السلطنه بعیش  
و عشرت اشتغال نمودند و در منزهات بکامرانی پرداختند و بعد از آن بشهر  
تشریف حضور ارزانی داشتند و حضرت عادل شاه میر زین العابدین پسر شاه  
ابوالحسن حاجب مقیمی را همراه ملا غواصی شاعر نموده دوزنجیر فیل  
بزرگ و شش سر اسب عراقی و دو صندوق مقفل از تحف و هدایا ارسال  
داشتند و مشار الیهما بشرف بساطبوس مشرف و سرافراز گردیدند -

( ذکر تفویض نمودن منصب جلیل القدر پیشوائی دفعه

دیگر بنواب علامی فهای شیخ محمد و بیان مرحمت نمودن

منصب سرخیلی به سید عبد الله خان مازندرانی )

قبل ازین مرقوم كلك بدایع نگار که ثبت نماینده قضایا و سوانح روزگار  
است شده بود که چون بنواب علامی فهای شیخ محمد منصب رفیع القدر جمله  
الملایکی مفوض شد با آنکه سر انجام کل مهام سلطنت و انجام مرام سپاهی  
و رعیت برای عقدہ کشایش منوط و مربوط (۱) حل عقود امور پیشوائی  
نیز بسر انگشت تدبیر و انامل افکار صایبه نواب مشار الی القابہ وقوع می یافت  
و امور غریبه و حوادث عظیمه که از نهانخانه غیبی بفضای شهود و ساحت عیان  
میرسید و در نظر بصیرت خاص و عام بلاکه جمهور انام رفع آن قضیه و دفع

(۱) مربوط بود -



آن بلیه از قبیل محالات و امور ممتنعات می نمود از رای مهر انجلائی و تدبیر  
 دلپذیر نواب مشار الیه رفع اشکال و دفع اختلال میگردید و شب تار هول  
 و دهشت بروز روشن اطمینان و امنیت تبدیل می یافت و معاملات حجاب که  
 در این وقت اعظم امور سلطنت و اتم مهات پیشوائی از وجود فایض  
 الجودش بنوعی متمشی میگردید که عقلا و ارباب دانش را کمال حیرت در آن  
 بهم میرسید و حصول این معانی بی تأیید ایزدی و عنایت بی غایت صمدی ممکن  
 و متصور نیست بنابر این در این وقت اعلیحضرت خاقان سگندر منزلت را بخاطر  
 دریا مقاطر رسید که چون جمیع مهات پیشوائی از نواب علای فهای تمشیت  
 می یابد که قامت قابلیتش را بخلعت پیشوائی بیارایند و متکفل امور منصب  
 میرجملگی نیز باشند یا میرد قابل که نواب مشار الی القابہ تجویز فرموده شایسته این  
 امر جلیل دانند رجوع فرموده شود پس تصمیم این عزیمت فرموده در هفدهم  
 شهر رجب المرجب سنه مذکوره بخلعت خاص پیشوائی و دوسر اسب عراقی  
 نواب علای فهای را نوازش نمودند و چون جناب میر محمد رضا از ملازمان  
 قدیم الخدمه این دولت خانه عالیّه است بعد از عزل امر معلی شد که بر جانب  
 چپ اورنگ خسروی قریب بجای شاه خوند کار پسر شاه محمد قرار بگیرد  
 و رضای اعلی شد که نواب علای فهای بر نسبت مغفرت پناه میر محمد مومن  
 سوار پالکی شده بدوات خانه گیتی نشانه آمد و رفت نمایند و کافه انام از  
 خواص و عوام بکمال فرح و خوشحالی تردد بدولتخانه نواب مشار الیه می کنند  
 و در جمیع مهم و امور رجوع بذات شریفش می نمایند و راقم این مسودات  
 این قطعه تهنیت و مبارکباد گفته مذیل بمصراع تاریخ ساخت قطعه  
 چو نوروز است و این عهد طرب خیز که گیتی شد بعیش و عشق دمساز  
 مراد باغ دل بشگفت زین عهد بهر باغم دری از خلد شد باز  
 محمد پیشوائی شاه چون شد جهان را خرمی گردید آغاز  
 بگلزار مدیخش گشته هر دم ز بانم عند لیب نغمه پرداز  
 اگر باصد زبان مدحش بگویم یقین در وصف ذاتش هست ایجاز



پی تاریخ این پاینده دولت زغیب آمد بگوش هوشم آوار  
 که هم از جانب یزدان و سلطان محمد پیشوائی شه شده باز  
 و جمعی از فضلا و شعرا قصیده ها و تاریخها گفته اند و ایراد آن موجب تطویل  
 است چون نواب مشارا لی القابه بر مسند پیشوائی متمکن شدند پیشتر از زمان  
 میر جمعلگی بترتیه حال عباد و استقامت امور مملکت و امنیت و معموری بلاد  
 بو انتظام مهام سلطنت و معاملات تدبیر و راجوت سعی موفور بظهور رسانیدند  
 و وساطت نواب معلی القاب جمع از مردم مستعد قابل که بکالات و دانش متصف  
 بودند در سلك مجلسیان و چاکران بارگاه فلك اشتباه منتظم گردیدند از انجمله  
 میرزا قاسم خراسانی است که از منصب داران عالی حضرت شاه جهان و پدر ایشان  
 و در روی ارادت باین دولت خانه آورد و در سلك مجلسیان حضور منسلک  
 گردیدند و چند دفعه هزار هون و چند دفعه پانصد هون خاقان سکندر احتشام  
 باو انعام دادند و سه هزار هون مواجب سالیانه او مقرر نموده دیهات تنخواه  
 دادند و چون همیشه میل رقتن بملك ایران داشت بعد از چند گاه مرخص شده  
 به بندر مموره مچلی پتن و در انجا پانصد هون دیگر مرحمت نمودند و به بندر  
 عباسی روانه کردند و جناب حکمت پناه فضائل و کمالات دستگاه حکیم نظام الدین  
 احمد گیلانی که از خدمت مهابت خان مرخص شده از بندر مموره مچلی پتن  
 بحانب مملکت ایران میخواست برود به کشتی نرسیده در بندر مانده بود احوال  
 او را بعرض اشرف رسانیده پانصد هون با پالکی عاج بجهت مشار الیه به بندر  
 مذکور فرستاده او را طلب نمودند و بشرف ملاقات خسرو سکندر صفات  
 مشرف ساختند و خاقان سکندر اقبال متوجه حال او شده هزار هون دیگر انعام  
 دادند و بجای مرحومی حکیم جبرئیل نزدیک پایة اورنگ خورشید رنگ جای او  
 تعیین فرمودند و شش هزار هون خارج انعامات موفره مواجب ایشان تعیین  
 نموده دیهای معمور تنخواه دهانیدند و خانه اخلاص خان میر جمله ماضی که  
 عمارت رفیع و فضای وسیع دارد باو مرحمت کردند و چون مشار الیه اموال  
 و اسباب خود را پیشتر به بندر عباسی فرستاده بودند نواب علامی فهامی از



سرکار اشرف فروش وظروف واثاث البيت او را مرتب و مهیا نموده گر میهای دیگر بتقدیم رسانیدند و مشار الیه از مقربان عظام گردید و میر میران ولد خلف سیادت پناه اقضى القضاة قاضی ظہیر الدین محمد نجفی را کہ یکی از تلامیذ مدرک فہیم مدرس فیض مہبط نواب علامی فہامی است و کسب علوم معقول و منقول و کمالات دیگر از نواب مشار الی القابہ نموده و در آوان شباب جامع فنون فضائل شدہ و مجلسی دولت محل بود در این وقت بمنصب دبیری حضور سر افراز ساختہ مجلسی حضور نمودند و جناب حکیم عبد الجبار گیلانی کہ مجلسی دولت محل بود در این وقت مجلسی حضور و از مقربان پایہ سریر شد و چون بہ حسن صورت (۱) موصوف است منصب روضہ خوانی حضور در روز عاشورا باء مرجوع است و خدا ویردی سلطان کہ قبل از این در سلك وزرای عظام منسلک بود و بواسطہ تہاون و غفلتی کہ در بعض امور مرجوع از او بظہور رسیدہ بود سنجی او را امانت نمودہ بودند در این وقت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بواسطت نواب علامی با او بر سر لطف آمدہ عفوزلات و تقصیرات او نمودہ باز بوزارت فوجی از لشکر ظفر اثر سر افراز فرمودند و بہ بعضی از محلات ولایت مرتضی نگر و معدن الماس فرستادند و محمد صالح بیگ استرآبادی را اولاد سلك مجلسیان دولت محل منتظم فرمودہ بعد از ان بمنصب سر نوبتی حضور سر افراز گردانیدند و جناب مقرب سریر السلطانی علی اکبر جنیدی دکنی را بمنصب سر نوبتی سر افراز ساختند و ملک آدم معزول شد و سید طاہر دکنی و کریم خان لاری ہر کدام بحوالہ داری پانصد لشکری خاصہ خیل سر افراز شدند و بعضی از سلحداران بجهت حسن خدمت و قابلیت در سلك مجلسیان دولت محل منتظم شدند و در محلات و ولایات شمال و حکام جدید منصوب گردیدند از انجملہ محل بندر مچلی پتن و نظام پتن و مصطفی نگر بسیادات پناه میر محمد سعید سردفتر حوالہ نمودند و در مدت سہ ماہ کہ منصب سرخیلی بکسی تفویض نیافتہ بود جناب مقرب سریر السلطانی ملا اویس منشی

(۱) صوت -



الممالك را بنوشتن احکام و انجاح مرام فرق انام امر فرمودند و او چون ترك منصب د بیری نمی نمود و راضی بمنصب سرخیلی نمی شد و مهمات سلطنت بی وجود سرخیلی صاحب کفایتی تمشیت نمی یافت سیادت پناه سید عبدالله خان مازندرانی را که قبل از این سر لشکر ولایت کسیمکوت و کلنک بود بجهت منصب سرخیلی اختیار فرمودند و در شب نوزدهم ماه شوال سنه مذکور که اعلیحضرت خاقانی بر اورنگ گیتی افروز بعشرت و کامرانی اشتغال داشتند بخلعت منصب رفیع سرافراز شده به تنظیم و تنسیق امور مملکت و ولایت پرداخته از صباح تا شام بخدمات خسرو بهرام غلام و انجاح مرام اشتغال نمود - ( ذکر آمدن اعلیحضرت شاه جهان بجانب دولت آباد و فرستادن حاجب بخدمت قطب فلك جاه و جلال و بیان سوانح دیگر که در این ایام وقوع یافته )

کمیت خوشخرام قلم مشکین رقم را در ساحت صفایح بد کرسوانح چنین جرلان مینماید که در سنه مذکوره جوگ راج که یکی از امراء و زمینداران عالی حضرت شاه جهان بود و از شاه جهان فرار نموده بولایت خود رفته کوس یاغی گری را بلند آوازه ساخت حضرت شاه جهان شاهزاده اورنگ زیب را باجمعی از امراء و افواج لشکر بر سرآورد فرمودند و او بعد از قتال و جدال تاب صدمات آن عساكر نیاورده جا و مقام خود را گذاشته روی بوادی فرار نهاد و جنگل بنگل میگریخت و امراء پادشاهی تعاقب او داشتند و او سرگردان کوه و دشت ادبار بود تا سرحد ممالك محروسه آمده بدست پیادهای مینوار که سردار ایشان حارس آن سرحد بود بقتل رسید و دو پسر او که یکی قریب بسن بیست و دیگری در سن هفت و هشت بود با چند نفر از قرابتان نزدیک او دستگیر شدند و آنها را بیایه سریر خسرو سکندر نظیر آوردند و عبدالله خان زخمی و خاندوران داماد او که پیش از این بخطاب نصیر یخان سرافراز بود و جمعی دیگر از امرای پادشاهی که تعاقب جوگ راج داشتند و خارج سرحد ممالك محروسه اقامت نموده طلب بازماندهای او مینمودند که جاسوسان سریع



السیر اخبار توجه حضرت شاه جهان بجانب دولت آباد رسانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت جماعت جوگ راج وپسران اورا بایراق واسپان که بدست آمده بود مصحوب عالم خان نموده بخدمت اعلیحضرت شاه جهان ارسال داشتند و مشار الیه روان شده در حوالی برهانپور بخدمت پادشاه رسیده انجماعت را بملازمان پادشاهی سپرد عالیحضرت شاه جهان از یک جهتی ووافق خاقان سکندر شان بغایت شادمان گردیده خان مذکور را با اسب و تشریف نوازش فرموده باز فرستاد و آن یگانگی باعث ازدیاد محبت و وداد گردید اما چون اخبار آمدن شاه جهان به جانب ملک دکن و جشن نوروزی در دولت آباد کردن متواتر شد در اواسط شعبان سنه مذکوره فضایل مآب ملا تقیای شیرازی را تشریف حجابت شاه جهان مرحمت نموده دوهزار هون انعام دادند که بکار سازی قیام نموده روانه شده در هیچ جا توقف نه نمایند تا بخدمت پادشاه برسد و سه زنجیر فیل و تحف و هدایا از هر جنس مصحوب مشار الیه فرستادند و مولوی طی منازل نموده در دولت آباد سعادت بساطبوس دریافته اقبال حبال مثال و تحف و هدایای مرسول را گذاریند مشمول عنایات پادشاهی شد و قبل از رسیدن ملا تقیا وقتی که عالیحضرت شاه جهان بنواحی برهانپور رسیدند شیخ عبد اللطیف را که از منصب داران عمده و خدمت دیوانی تن با و مرجوع بود بحجابت بیجاپور تعیین نموده روانه ساختند و شیخ عبد اللطیف در هشتم ماه مبارک رمضان بسر خدمت محروسه رسید خاقان سکندر شان کریم خان را بافوج حواله اوباستقبال فرستادند که در سرحد بامرضیافت قیام نماید و از سرحد تار رسیدن بدار السلطنة منزل بمنزل علوفه و مایحتاج او و رفقای او را از جانب اشرف سامان مینموده باشد و کریم خان بسرحد رفته خدمات مرجوعه را بتقدیم رسانید و بعد از آن میر معز الدین محمد مشرف الممالک را باستقبال فرستادند و مشار الیه در پنت الله قلی که دوکاره بدار السلطنة است کمندوری دیوان ترتیب داده ضیافت نمایان کرده حاجب را با جمیع همراهان او بر سر سفره آورد و آن خدمت را با آداب شایسته بتقدیم رسانید و بعد از آن معالی نصاب شیخ محمد طاهر



سرخیل سابق را با استقبال فرستادند مشار الیه باستعداد تمام بمنزل مذکور رفته مراسم ضیافت ملوکانه بجای آورده حاجب را از آن منزل کوچانیده به محلی که نیم فرسخی بالای حوض حسین ساغر ست فرود آورد و در چهار دهم ماه رمضان المبارک عالیحضرت خاقان سکندر شان با استقبال تشریف حضور ارزانی داشتند و از دروازه شهر تا آنجا که قریب به دو فرسخ است دورویه لشکر و حشر و فیلان کوه پیکر ایستاده بودند و افیال جبال مثال و اسپان شمال تماشال برسم چنبت (۱) از پیش و جمیع امر او وزرا و مجلسیان و ارکان دولت در رکاب ظفر انتساب روانه شدند و در محل میعاد که سر پرده و خیام فلک ارتفاع و بارگاه جهان اتباع پادشاهی برافراخته بودند فرود آمده در آن مقام بهشت ارتسام ملاقات حاجب مذکور گرفتند و مشار الیه تحف و هدایا که از جانب پادشاه آورده بود با کمر شمشیر و خنجر مرصع و مکتوب عالیحضرت شاه جهان گذاریند و خاقان سکندر اقتدار زبان گوهر بار پرش احوال حضرت شاه جهان کشوده التفات و توجهات بحال حاجب فرمودند و حاجب از جانب خود یک سلسله فیل و دو راس اسپ و سی چهل طبق از اجناس قماش و دو قطار شتر و یک جفت گا و بهل و بعضی تحف دیگر پیش کش نمود خاقان سکندر منزلت قریب سه چهار گهری با حاجب صحبت داشته نجلعت فاخر ملوکانه اور انوازش فرموده دو زنجیر فیل و دوسر اسپ عراقی ضمیمه تشریف او نمودند و از آنجا با کمال شوکت و اجلال بر بالای فیل کوه مثال سوار شده متوجه دولت خانه گردیدند و شیخ حاجب روزی دیگر بابعضی از مقربان داخل دار السلطنت شده بخانه منصور خان میر جمله ماضی که بجهت نزول او تعیین نموده بودند فرود آمد و در هفدهم ماه جناب شیخ محمد طاهر را بطلب حاجب فرستاده دفعه دیگر در ندی محل ملاقات او گرفتند و در این دفعه نیز تشریف و فیل و اسپ مرحمت فرمودند و چون عالی حضرت شاهجهان بدولت آباد رسیدند انتظار جواب حجاب نکشیده فوجی را بسر کردگی خاندور ان باینجانب و فوجی بسر کردگی سید خان جهان بجناب

(۱) جنیبت یعنی اسپ کوتل آراسته شده -



بیجاپور و جمعی را بسر کردگی خانزمان پسر مهابت خان به بعض ولایت غیر قابض نظام شاه تعین کردند و خاندوران با افواج خود به تعجیل یکایک به ناندیر که چهار کاری سرحد مملکت محروسه است آمده اقامت نمود تا معلوم شود که بعضی تکالیف حضرت ساه جهان را که از انجمله قبول پیشکش سکنیست تلقی قبول میکنند یا نه بنا بر این در آن سرحد بقدری شورش به مهرسید و عوام الناس شهر نیز مضطرب گردیدند و اعلیحضرت خاقان سکندر منزات بجهت اطمینان خاطر خلایق و رعایت حزم و پیش بینی جمعی از امرارای مثل نصیر المملک بالشکر عین المملک و شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ و سیادت پناه شجاع المملک و چند سرارای معتبر دکنی و چند نفر از سرداران هند و را تشریفه داده بجانب سرحد طرف قصبه ناندیر روانه فرمودند که در اینجا بکمال عظمت قرار گیرند و ایشان با بجانب رفته خیام فلک رفعت بر افراخته باشند و شوکت تمام آرام گرفتند و خاقان سکندر شان بعد از آن متوجه تعمیر و اهتمام قلعه گولکونده و قلاع نزدیک شده امر فرمودند که به ذخایر و استعداد و آلات و ادوات حرب پردازند و خود بدولت و اقبال سوار شده بدیدن قلعه گولکونده تشریف ارزانی (۱) و بروج و باروی آن را بنظر احتیاط در آورده امر فرمودند که شصت برج آنرا با تشبازی و توپها استحکام دهند و در هر یک چهار توپ و ضربه زن و بان منجنیقها مرتب دارند و در کنگرها چندین هزار تفنگ و بان و آتشبازی بسیار نگاه دارند و توپچیان ما هر را به تعمیر و مرمت توپخانه و اهتمام آتشبازی مشغول ساختند و انبارها را از ذخایر اجناس مملو فرمودند و در اندک وقتی ما محتاج قلعه بنوعی موجود و مهیا گردید که مافوق آن متصور نبود بعد از فراغ این امور با کمال تهور و پردلی متوجه دارالسلطنه و دولت خانه عالیہ شدند و بنوعی طرق سرحدها و راههای بر (۲) بیشه و جنگل را از عیار پیشهای تلنگانه و پیادهای تفنگچی مضبوط فرمودند که طیور غیر آن مقام را امکان طیران نبود چون شیخ عبد اللطیف حاجب در شهر بر اوضاع و اطوار و حزم و پیش بینی اینجا اطلاع یافت دانست که از بعضی ارادت (۳)

(۱) ارزانی دادند (۲) هر (۳) ارادات .



بجز خسران حاصلی نخواهد بود مکرراً بخدمت حضرت شاهجهان نوشت که  
 اولی آنست که پیشکشی که از سال خواهند داشت مغتنم دانند که مبادا این نیز  
 در معرض خلل و توقف آید و قضا یا بنوع دیگر بمنصه ظهور رسد بنا بر این  
 بمصلحت وقت قرار بار سال پیشکش یافت و شیخ عبداللطیف دفعه دیگر بدولتخانه  
 جنت نشانه آمده مقدمات صلح رامدکور ساخت و مقرر شد که پیشکش فرستاده  
 شود و نواب علامی مرجع الانامی از بجانب اشرف مکلف گردیدند که حاجب  
 رانجانه خود طلبیده ضیافت نمایند نواب علامی توطیه ضیافت ملوکانه فرموده  
 حاجب را بارفقا بمنزل خود طلبیدند و سفره از الوان اطعمه و انواع اشربه  
 و اقسام میوه بدفعات گسترده بعد از فراغ آن به صحبت کتب و نقل حکایات  
 و مجلس داری پرداختند و آن روز تکلفات بسیار و تواضعات بی شمار بحاجب  
 فرمودند و در غره ذی قعده حاجب از شهر بیرون رفته در باغ بنی اقامت نمودند  
 و از جانب عالیحضرت شاه جهان این تکلیف نیز واقع شده بود که چنانچه قبل  
 از این در اعیاد و جمعات بر رؤس منابر فاتحه سلاطین صفوی نژاد را مقدم بر فاتحه  
 ایشان میخواندند بعد از این بجای آن فاتحه حضرت شاه جهان بخوانند و مبالغه  
 در این باب از حد تجاوز دادند اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت مدتی در  
 این باب تامل داشتند و بعد از آن رجوع به فتوای علما و ارباب دانش که زبده  
 و خلاصه کارخانه آفرینش اند نموده پس علما و فضلاء پای تخت خسروی  
 و اکابر و اعیان ملت مصطفوی و ارباب رای ثاقب و اصحاب فکر صایب را در  
 دولتخانه گیتی نشانه طلب فرمودند و مجمعی چون اهل خلد برین از علما و فضلاء  
 دین سید المرسلین و مجلسی از اکابر عظمای صاحب رای مصلحه بین ترتیب  
 یافت و اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت از فراز اورنگ سلطنت خطاب  
 بار باب صلاح و صواب فرمودند که علمای دین هبین و مفتیان ملت سید المرسلین  
 در باب تکلیف مذکور چه می فرمایند و صلاح دین و دولت ابد قرین و رفاهیت  
 کافه مسلمین را در چه می بینند علمای اعلام و فضلاء اسلام باتفاق نواب  
 مستطاب مرجع الانام زبان را به ثنا و ستایش خسرو سکندر مقام کشوده  
 بعرض ملازمان اورنگ خورشید رنگ رسانیدند که چون دقایق حقایق غیبی



و سرایر خفیات خلوتخانه لاریبی از انوار دانش از لی در ساحت ضمیر مهر  
 تنویر اقدس اشرف منکشف و منجلی است باید که خلاق در حال اشکال امور  
 و حین اضطرار و فتور از انعکاس اشعه رای خورشید ضیای خاقان گیتی آرای  
 از ظلمات حیرت و تیرگی هول و دهشت بر آمده در ساحت بیضای امنیت آرام  
 بگیرند اما چون التفات خاقان سکندر اقبال شامل احوال این طبقه خیر خواه  
 و فدویان بلا اکراه واقع شده آنچه در مصلحت این دولت ابدقرین و رفاهیت  
 طبقات مومنین و مسلمین معلوم این دعاگویان جان نثار و بندگان فدویت شعار  
 باشد فرض عین و عین فرض است که بسمع مقربان بارگاه فلک اشتباه برسانند  
 اولی آنست که تکلیفی که واقع شده بوجوه متعدده و دلایل متکثره بقبول  
 و اجابت تلقی گردد چه در عدم موافقت و انقیاد بیم هدم بنیان وجود چندین  
 هزار عباد و اسرا ازواج و اولاد و ویرانی امصار و بلاد و حدوث انواع فساد  
 از تاراج اسباب و اموال و تفرق اهل و عیال هست و در حال قتال و جدال  
 بتائید حضرت ایزد متعال بر تقدیری که فتح و نصرت از جانب خاقان سکندر  
 اقبال باشد حوادث و آفات مذکور لازم حال جمهور خواهد بود و شق ثانی  
 که مالا عین رات و لا اذن سمعت در شان آنست و عالمیان از تصور رویت آن  
 دور و آد میان از تخیل شنیدن آن مهجور ما دامت (۱) النشور و یوم ینفخ فی  
 الصور و بعد از ادای این کلام اخلاص انتظام بحجت تاکید این مرام همگی ارباب  
 دین و اصحاب دول جبهه عبودیت بر بساط نیاز سوده معروض داشتند که قبول  
 این تکلیف که صلاح حال و ضیع و شریف است باید نمود و ابواب امنیت بر  
 و جنات احوال کافه متوطنین این مملکت باید گشود پس خاقان سکندر شان  
 بعد از استفتا گوش بسنخنان مردم بی خرد و بی تجربه نکرده موافقت شرع شریف  
 نبوی را بر شقوق دیگر که خلاف حزم و پیش بینی است ترجمیح داده رضا بامر  
 مذکور دادند تاشیخ عبد اللطیف در این جا بود هر جمعه در مسجد حاضر میشد  
 و این سنت بعمل می آمد چون این خبر بسمع عالی حضرت شاه جهان رسید از

(۱) ما دامت الدنيا الى النشور والى يوم ینفخ فی الصور .



این شیوه یگانگی و اتحاد بغایت مسرور و شاد گردیده حکم نمود که خاندوران با افواج خود پیرامون ملک قطب فلك جاه و جلال نه گشته روانه ولایت بیجاپور بشود و اونیز با اتفاق سید خاننجهان بملك بیجاپور در آمده بهر پرگته و قصبه شهر که میر سیدند قتل و غارت نمودند و نساء و صبیان را اسیر کردند و انواع بی اعتدالی در ولایت بیجاپور نمودند چنانچه مذکور شد و در السنه و افواه مشهور گردید که اسارای ذکور و اناث آن مملکت زیاده از پنجاه هزار نفر بود و مبلغهای کلمی از اموال بتاراج رفت و کشش و قتل عظیم شد و ولایت ویران گردید تا آنکه ایشان نیز دانستند که صلاح ملک و دولت در صلح و قبول تکالیف است و ایشان نیز ازین راه پیش آمده پیشکش و بعض تکلیفها قبول نمودند و آن بلیه را از خود دفع کردند بالجمله بعد از این قضایا جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر را تشریف حجابت عالیحضرت شاهجهان مرحمت فرمودند و مقرر شد که برفاقت شیخ عبد اللطیف بخدمت پادشاه رفته تحف و هدایا از جواهر و مرصع آلات و چند هزار روپیه و اشرفی که باسم شاه جهان مسکوک شده بود و صد سلسله فیل و پنجاه راس اسب بازین و لجام زرین و سیمین که موازی شش لك هون بقیمت در آمده بود از نظر بادشاه بگذرانند و در هنگام وداع در معموره حیات آباد جنت نهاد که منسوب بملازمان علیا جناب والده مکرمه اعلیحضرت سکندر منزلت است طرح ضیافت انداخته نواب علامی و فهای را تکلیف فرمودند که حاجب را بآن محل بهشت مانند برده بمهمانی قیام نمایند حسب الامر مهد علیا حاجب را بسیر حیات آباد برده در آن روزانواع تکلفات در مطعومات و ماکولات نموده هزار لنگری طعام الوان بالوازمش و هزار طبق حلویات و اقسام میوه از انگور و خربزه و هندوانه و پنس و کیله و انناس و انار و نارنگی و غیرهم که در يك فصل موجود کشیده شد و بعد از فراغ از مجلس اکل و شرب از جانب مهد علیا يك زنجیر فیل بزرگ و چند راس اسب و قطعات مرصع بحاجب تکلیف واقع شد و در دوم شهر ذی الحجه نوشته حضرت شاه جهان مشتمل بر عهد



و شروط و دست پنبه زعفران رسيد خاقان سكندر شان بطريقى كه سابقا مرقوم شد با كمال عظمت و شوكت باستقبال تشریف بردند و حاجب صلحنامه را گزرايد مضمون آنكه بمنزله فرزند اكبريد بادوست مادوست و بادشمن مادشمن باشيد كه ما نيز باشما چنين خواهيم بود و ما دام كه نسل طرفين باقى باشد همين عهد مستمر خواهد بود و در غره محرم الحرام سنه ۵۱۰۳۶ جناب شيخ محمد طاهر خيمه بيرون زده باستعداد تمام و اردوى آراسته از سلاحداران و لشكر و حشم روانه گرديده چون چنين امر عظيمى در مدت سلطنت اين سلسله عليه روى نموده بود و بحسن تدبير و مساعى جميله نواب علامى بخير گذشت و سرموى آزار بهيچ احدى از احاد اهل اين ملك نرسيد خاقان سكندر شان از غايت لطف و كمال عنايت و شفقت رضا دادند كه پالكي نواب علامى فهامى را تا داد مغل و نزديك مند وه بيت الخلافة كه بحيدر محل موسوم است مى آورده باشند و اين رتبه و منزلت درين دو لئخانه كيتى نشانه هيچ بزرگى را ميسر نشده و آكنون جميع بزرگان و اعيان همراه پالكي دولت قرين نواب مشار الى القابه در دو لئخانه تردد ميكند و الحق جمعيت خاطر خسروى بادين و داد و امنيت حال عباد از يمن تدبيرات و پيش انديشى آن ذات كامل الصفات است -

( ذكر قضايای دولت و اقبال سال ميمنت مآل دوازدهم جلوس سعادت

ما نوس همايون كه مطابق سنه ست و اربعين و الف هجريست )

برابر باب تاريخ و اخبار كه طالبان سير سلاطين ذوى الاقدارند مستور نماند كه چون جناب معالى نصاب شيخ محمد طاهر برفاقت شيخ عبد اللطيف در غره محرم اين سنه از دار السلطنه بخدمت عاليه حضرت شاه جهان متوجه شده طى منازل و قطع مراحل نمودند در آن حين اعليه حضرت شاه جهان در دولت آباد انتظار آمدن حاجب قطب فلك جاه و جلال داشتند كه بعد از وصول از دولت آباد بجانب آگره مراجعت نمايند و شيخين حاجبين چون بقصبة كهركى كه سه فرسخى دولت آباد است رسيدند اعليه حضرت شاه جهان



از غایت محبت که بقطب فلك جاه و جلال داشتند شاه علی بیگ کو تو ال معسکر  
ظفر اثر را که قبل ازین بحجابت باین دو لثخانه عالیّه بود با میرزا جم قلی بیگ  
منصبدار هفتصدی که متصدی معاملات خزانه است و بخشی افضل خان باکل  
لشکر وزارت افضلخان باستقبال فرستادند و ایشان با کمال حشمت به کهرکی  
آمده با اعزاز و احترام تمام جناب شیخ محمد طاهر و شیخ عبداللطیف را  
برداشته به دولت آباد که محل نزول اجلال پادشاه بود روان شدند و در ساعت  
سعد ملاقات نمودند عالیحضرت شاه جهان با کمال لطف و محبت از چگونگی  
احوال خاقان سکندر اقبال استفسار فرمودند و در آن پرسش انواع عنایت  
بظهور رسانیدند و تحف و پیشکشی که مذکور شد جمیعا مفصلا از نظر آن  
پادشاه گذرانیده شد و بنظر امعان در جمیع آن تحف ملاحظه فرمودند و در آن  
روز تشریف فاخر بجناب شیخ محمد طاهر مرحمت کرده در سلك امرای پنجهازاری  
مقرر شد که نزدیک جهر و که قیام نماید و شیخ مذکور از جانب خود از اجناس  
اقشه و تحف این ملك پنجاه خوان ترتیب داده چند قطعه مرصع مرغوب  
پیشکش نموده مورد التفات گردید چون فصل برسات رسیده بود و وصول  
حاجب واقع شد عالیحضرت شاهجهان از دولت آباد کوچ فرموده متوجه  
ماندو شدند و به رودخانه تپتی که رسیدند سیلاب عظیم آمده بود و آلات  
عبور از آب نایاب بود پادشاه اکثر لشکر و احوال و ائفال را گذاشته  
بامعدودی از خواص امرا باتفاق شاهزادها از آب گذشته به ماندو تشریف  
بردند و لشکر بمرور از آب عبور نمودند و جناب شیخ محمد طاهر از عقب  
پادشاه از آب گذشت و بجانب ماندو روان شد چون به آب نریده که مابین  
برهانپور و ماندو واقع است رسید از جانب عالیحضرت شاه جهان کشمیر خان  
که از منصبداران عظام است باستقبال و به سزاولی آمده شیخ محمد طاهر را  
با کمال عزت و تکریم از آب نریده گذرانیده بداغ چوکی بجانب ماندو بردودر  
ماندو ملاقات پادشاه واقع شد و جشن وزن مبارك انعقاد یافت و چون پادشاه  
کمال لطف و شفقت بقطب فلك سلطنت داشتند شیخ صاحب را فرمودند که



روز وزن مبارک در جشن حاضر باشند و از اجناس جواهر و لآلی و نقود که در ترازوی وزن میگذازند و بادشاه را بآن وزن میکنند حکم کردند که دو طبق پر کرده بشیخ حاجب مرحمت نمایند و چون نسبت به هیچکدام از امرا و ارکان این معنی بظهور نرسیده بود در نظر خاص و عام بسیار نمود و اکثر اوقات شیخ مشارالیه را در غسل خانه که مجلس خاص الخاص بادشاهی است طلب مینمودند و روزی بعد از رخصت دادن امرای عظام شیخ را نگاه داشتند و بغیر از شاهزاده دار اشکوه ولی عهد و شاهزاده اورنگ زیب و شاه شجاع کسی آنجا حاضر نبود شیخ را نزدیک طلبیده بملازمان خاص امر فرمودند که جواهر جواهر خانه را بیاورند و انواع جواهر الوان از سوار و پیاده که در این مدت در جواهر خانه جمع شده بود همه را در طبقهچها گذاشته آوردند و آنچه در سر بند و بازو بند و گردن مبارک از جواهر و لولو داشتند که هر دانه خراج ملکی تواند بود یک یک را به شیخ نمودند و این مراتب الطاف و اشفاقی نسبت بحاجب از کمال محبت و و دادی بود که باقطب فلک جاه و جلال داشتند و رضا شد که به محل شاهزاده اعظم دار اشکوه که ولی عهد است رفته ملاقات نمایند و بعد از ملاقات و بساط طوس از جانب شاهزاده اکرام انواع نسبت به شیخ بوقوع آمد بالجمله جناب شیخ در ماندن و مرخص گردید فیل ظفر نشان نام که فیل پای تخت بادشاه مرحوم بود و اکنون فیل پای تخت بادشاهی شده با یراق و زنجیر و زنگهای نقره و جل زربفت و بعضی تقطیعات ملوکانه و پنجاه تفوز قماش نفیس از هر جنس باشبیه مبارک و تسبیحی از لآلی غلطان و دانههای زمرد کهنه ترتیب یافته بود و مدتی باشبیه بادشاه مرحوم حمایل گردن ایشان بوده است و لوح زرین عهد که پادشاهی و شروطی که فی مابین مقرر شده بود که من بعد بعمل آید در آن منقور بود بجهت قطب فلک جاه و جلال ارسال داشتند و انعام و افراز زرو اسپ و تشریف فاخر به شیخ محمد طاهر مرحمت نمودند و خواجه طاهر را که از خواجه زادهای ما و راه النهر و از مقربان پادشاه بود برفاقت جناب شیخ روانه نمودند چون از معسکر پادشاه کوچ نمودند به برهانپور رسیدند



خواجه طاهر را بیماری عارض شده بجانب عالم عقبی شتافت لاعلاج جناب  
 شیخ در آنجا توقف نموده عرض حال به پایۀ سریر بادشاهی کرد چون این خبر  
 بعرض رسید خواجه زاهد نامی را که از بنابر میر سید علی همدانی است از  
 حضور روانه فرمودند که باتفاق شیخ باینجناب آید و مشار الیهما از برهانپور  
 متوجه دارالسلطنه حیدرآباد شدند و در اوایل شعبان سنه مذکوره بسرحد ممالک  
 محروسه رسیدند و بر سبیل اتفاق در این وقت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت  
 بسواری و شکار محل و یلیسرم مشغول بودند چون خبر وصول ایشان رسید  
 از همانجا صالح بیگ سرنوبت حضور را باستقبال تعیین نمودند که تاسرحد رفته  
 بلوازم استقبال و شرایط مهمانی برداخته حاجبین را بنواحی شهر حیدرآباد  
 برساند و بعد ازان میر معزالدین محمد مشرف الممالک را فرستاده که او نیز  
 بلوازم استقبال و ضیافت قیام نمایند و ایشان را بر بالای حوض حسین ساغر که تا  
 شهر دوفر سیخ است فرود آورد و خاقان سکندر شان از سواری محل و یلیسرم  
 فارغ شده بجانب دارالسلطنه مراجعت فرمودند و درازدهم ماه شعبان داخل  
 دولتخانه عالیہ گردید و در هجدهم ماه مذکور خاقان سکندر منزلت بنوعی که  
 در استقبالیهای سابق مذکور شد بآئین رنگین باستقبال روان شدند و در محل  
 ملاقات که خیمه اطلس الوان مانند فلک اطلس برافراخته بودند و به تجمعات  
 پادشاهی آراسته فرود آمده ملاقات خواجه زاهد حاجب گرفتند و شیخ  
 محمد طاهر بشرف بساطبوس مشرف شده فیل کوه پیکر ظفر نشان را که بن عفران  
 و صندل مرآپای او را اندوده و بازنجیر و زنگه‌ها نقره و جل زربفت و تحف  
 هدایای مذکور از نظر اشرف گذرانید و مورد الطاف بسیار و مشمول عنایات  
 بی شمار گردید و خواجه زاهد را نوازش بسیار فرموده تشریف فاخر و دو  
 راس اسپ مرحمت کردند خواجه زاهد از جانب خود نه راس اسپ پیشکش  
 نموده و بجهت نواب علامی فهامی شیخ محمد بجلدوی حسن تدبیرات ایشان که  
 مانع قتال و جدال شده معاملات را بصلح مقرون ساخته بودند شاهجهان خلعت  
 فاخر از قبای زربفت خاصه و دستار و کمر بند خاصه و دو راس اسپ تازی



بازین و یراق سیمین ارسال نموده بودند خواجه زاهد از نظر اشرف گذرانیده به نواب علامی مرحمت کردند و از انجا بدولت مخانه عالیہ مراجعت واقع شد و روز دیگر سر نوبتان حضور خواجه زاهد را بشهر در آورده در خانه منصور خان میر جملہ ماضی کہ بجهت او تعیین یافته بود فرود آوردند و مقرر شد کہ اخراجات ایشان را از سرکار اشرف می داده باشند و خاقان سکندر اقبال کمال توجه بحال شیخ محمد طاهر فرموده بدفعات متعدده چادر خاصه کہ بردوش مبارک داشتند بر آورده بمشار الیہ داده سرافراز فرمودند زیرا کہ از این جانب حجاب کہ پیش پادشاه دهلی رفت و آمد میکردند نسبت بهیچکدام این قدر تعظیم و تکریم و انعام و اکرام واقع نشده بود و هیچ حاجی از انجانب این قسم فیلی و این نوع تحف و هدایا و تبرکات نیا ورده بود فی الجملہ در این وقت از ین اقبال پادشاه سکندر ر مثال و مساعی جمیلہ نواب معلی القاب صالح بر این وجه واقع شد و کمال امنیت بلاد و رفاهیت عباد بهم رسید و چون در وقتی کہ شیخ محمد طاهر در حضور بادشاه دہلی بود مقرر شد کہ از جانب شاهزاده اعظم شاهزاده اورنگ زیب کہ تعیین شده بود کہ بعد از رفتن پادشاه در دولت آباد بمانند حاجی بیایہ سریر فرستاده بر نسبت حجاب نظام شاهی مقیم دار السلطنت نمایند بصلاح شیخ مشار الیہ و افضل خان میرزا بنده رضائی ولد ملا کلب علی تبریزی را کہ از منصب داران عمده پادشاهی و بحوالہ شاهزاده مذکور شده بود مقرر شد کہ از جانب شاهزاده اعظم باین جانب بیاید و محصل حسین برادرش به بیجاپور برود و در همین وقت کہ خواجه زاهد رسید میرزا بنده رضای مذکور نیز از جانب شاهزاده اعظم نزدیک دار السلطنت رسید استقبال مشار الیہ نیز بوجه لایق و رتبه شاهزاده وقوع یافت و نشان شاهزاده را با کتار مرصعی کہ از جانب شاهزاده آورده بود گذرانید و از جانب خود نہ راس اسپ و نفایس اقمشہ آن ملک پیش کش نمود و تشریف و دو راس اسپ با و مرحمت نمودند و منزلی کہ میرک معین حاجب نظام شاه می بود بجهت او معین شد و بعضی از سر نوبتان مشار الیہ



را داخل دار السلطنه نموده در منزل مذکور فرود آوردند و خواجه زاهد ایام رمضان را در دار السلطنه گذراند بعد از عید رخصت انصراف یافت و مبلغ سه هزار هون نقد باوانعام داده مبلغی دیگر بدفعات از نقد و جنس باو تکلف فرمودند و بخدمت عالیحضرت شاه جهان روانه نمودند -

( ذکر سواری عالیحضرت خاقان یوسف جمال و چراغان

نمودن دورحوض دریای مثال )

برضمایر فطنت مآثر بزم آرایان انجمن سخن گستری که صدر نشینان محافل دانشوری اند پوشیده نماند که در سنوات سلطنت ابدپیوند هر سال خاقان سکندر اقبال مقرر بود که سیر ( ۱ ) و هوای باغات و منزهات ( ۲ ) تشریف حضور وافر النور ارزانی داشته مدتی در محلات اطراف دار السلطنه بعیش و عشرت اشتغال می نمودند و در مواضع و مقامات دلکش سیر و سواری میفرمودند و بنا برآن که طبایع از افراط عیش و وفور طرب ملال کللال بهم میرسید که گفته اند

بیت

مکرر گرچه سحر آمیز باشد طبیعت را ملال انگیز باشد

بدولت خانه و مقر سلطنت مراجعت می نمودند و در این سال نیز اراده سیر و سواری داشتند که جناب وزارت مآب اعظم الوزراء ( ۳ ) الزمان ناسخ آثار الرستم والحاتم ( ۴ ) بالشجاعه والاحسان یولچی یک از ملازمان پایه سریر خاقان سکندر شان استدعا نمود که چون اراده ختمه نمودن بنده زاده دارم از شراره سم سمند برق مانند کلبه محقر را منور فرمائید خاقان سکندر اقبال از غایت شفقت مرحمت که بحال مشار الیه داشتند التماس اور اشرف اجابت از رانی داشتند و مشار الیه از این مژده حیات افزا هر ذره وجود خود را خورشید جهان آریافت و بلوازم استعداد جشن و تهیه اسباب ضیافت پرداخت و خانه و کاشانه خود را زیب و زینت داده چون صرح ممد ( ۵ ) و قصر خورنق ساخت و باغ و صحن گلشن را چون فردوس عدن بیار است و در پیش

---

( ۱ ) به سیر ( ۲ ) منزهات ( ۳ ) وزراء ( ۴ ) رستم و حاتم ( ۵ ) یعنی قصر ساده و هموار -



هر در بند و هر مربع و مثنی خیا بانها خیمهای اطلس و زربفت بر افراخت-  
(مثنوی)

خانه را آراست چون خلد برین اتفاق خور و رضوان شد بر این  
آنکه چنت از نظرها بدنهان شد کنون در دیده مردم عیان  
و اعلی حضرت سکندر منزلت در غره رجب المرجب سنه مذکوره بر  
سنگاسن مملواز جواهر و اولو سوار شده و خواندها و سازندها بر حواشی  
و اطراف به خوانندگی و سازندگی مشغول و جمیع امرا و زرا و مجلسیان و مقربان  
و ارکان دولت و اعیان حضرت از پیش و پس روان با کمال فرح و سرور از  
دولتخانه گیتی نشانه تشریف حضور بیرون آوردند و جناب وزارت پناه از  
دربار فیض آثار تادر خانه خود که قریب سه هزار قدم باشد از دو جانب پای  
انداز زربفت و مخمل گسترانیده که تابوئیها که حامل سنگاسن خورشید مسکن  
انداز جانب چپ و راست بهر جانب که عبور نمایند بر بالای آن بگذرند  
و پای انداز دوطرف زاده طبع و وزارت پناه مشار الیه است که پیش از این از  
کسی واقع نشده باجمله بآئین خسرو پرویزی مسافت نموده به بیت السرور در  
آمدند و بعد از اندک فاصله علیا حضرت مریم سیرت والده مکرمه اعلی حضرت  
سکندر منزلت یوسف طلعت با مهد علیا و ستر معلی صبیئه صغیر السن اشرف  
اقدس در پالکیهای زرنگار که برقعهای آن مکمل بلالی و جواهر آبدار بود و قریب  
صد عدد پالکی دیگر از اهل حرم محترم با حشم و خدم از دولت خانه عالیه  
بیرون آمدند درین دفعه بطریق متعارف از دربار دولت خانه پای انداز مخمل  
و اطلس و ابریشمینه بگسترده و چون داخل خانه وزارت پناه شدند و والده  
و زوجه و فرزندان مشار الیه که از ملک ایران آمده بودند مراسم استقبال  
و لوازم خدمات بتقدیم رسانیده بعد از سجده اشرف بخدمت اهل حرم  
ایستادگی نمودند و چون خاقان سکندر منزلت از سنگاسن زرنگار فرود آمده  
در محلی که بواسطه جلوس همایون معین شده بود برکسی صندل قرار گرفتند  
و وزارت پناه پیشکشی که ترتیب داده بود مشتمل بر دو زنجیر فیل و دوازده سر



اسپ عربی و عراقی و پنج قطار شتر و یکدانه لعل بزرگ گزیده که بهفت هزار هون در آن وقت خریده شده بود و خوانهای متعدد از زربفت و مخمل و اقمشه نفیسه از نظر ملازمان اشرف اعلی گذرانید و سه روز آن کاشانه عزت آشیانه دولتخانه شاهانه بود و جمیع امرا و وزراء و ارکان دولت و اعیان حضرت صبح و شام بسلام می آمدند و دو هفته بساط نشاط و خوان سباط گسترده الوان اطعمه و انواع اشربه و اقسام میوه صرف میشد و کندوری خاص بانواع تکلفات و تنوعات ترتیب می یافت و کل ما محتاج خاص و عام بوجه اکمل مرتب و مهیا بود روز چهارم که اراده بر آمدن از آن منزل نمودند خاقان مکندر شان بوزارت پناه تشریف فاخر و کمر شمشیر و خنجر مرصع بایک سلسله فیل و دو راس اسپ بایراق زرین مرحمت نمودند و به پسر کوچک و والد و اهل حرم مشار الیه را نیز تشریفات فاخر که مناسب ایشان بود عنایت کردند و عالیحضرت بلیقیس مکانی بوالده و اهل حرم و وزارت پناه خلایع فاخره و مرصع آلات و رزاین گرانها شفقت نمودند و از انجا بدولت و اقبال با کمال عظمت و اجلال بیاغ میرزا احمد امین میرجمله که محل نزول امام قلی بیگ حاجب شاه عالم پناه شاه صفی بهادر خان است توجه فرمودند بیگ مشار الیه از دربند باغ پای انداز از زربفت گسترده بلوازم استقبال پرداخت و منزل عالی آن باغ رازیب و زینت نموده بفروش و تکلفات آراست و بمراسم ضیافت ملوکانه و مهمانی پادشاهانه اشتغال نمود و خدمات شایسته به تقدیم رسانید و خوانهای تحف و هدایای نفیسه از اقمشه و زربفت و ابریشمین تزیین داده با چند سراسپ عربی پیشکش نمود و خدمات موفور او بعرض قبول در آمده مورد توجهات بادشاهی گردید و قبل از سواری چون مرکوز خاطر همایون اعلی بود که بیاغ مذکور رفته بتقریب تماشای حوض قلزم آسا که بیاغ مذکور در ضلع جنوب آن واقع است و عرض حوض هزار قدم و طول سدش چهار هزار گرتخمین شده و درین سال بواسطه کثرت بارندگی ملو از آب ذلال گردیده چند روزی در آن مکان فرح افزا بعیش و نشاط بگذرانند حکم معلی شرف صدور یافته بود که امرای عظام



و وزرای ظفر فرجام اطراف و جوانب حوض مذکور را بآئین پادشاهانه چراغها نمایند و سرکاری آن بوزارت دستگاه مشارالیه رجوع شده بود باهتمام و سعی مشارالیه از سه جانب حوض چوب بند رفیع بمقدار چهارده ذرع مشکل باشکال مختلفه و مصور بصور اشجار سرو و صنوبر و صور حیوانات از فیل و شیر و غیره بطراحی دلپذیر ترتیب یافته بود و چند هزار ظرف سفال که بر هر یک چند چراغ روشن شود مستعد شده بود تا چراغهای مرتب و مهیا بود شب دوم که عمارت آن باغ دلکش با بعشرت و کامرانی مشغول بودند امرا علی نفاذ یافت که اطراف حوض بحرمانند را چراغان بکنند کار فرمایان ماهر با فروختن چراغان اطراف پر داختمند و چندین هزار چراغ بر ظرفهای مذکور بر سطح آب جلوه گر ساختند و کشتی ها را که بجهت سیر در آب ساخته بودند بطرح خوشنما چراغان کرده ملاحان در میان آن دریا بگردش در آوردند الحق چراغانی شد که دیدهای روشنان فلک هرگز آنچنان تماشای ندیده و چراغان فضای افلاک از خجالت پرده ازد و د آن بر روی خود کشیده و از نظر خلائق پنهان گردیده - ( نظم )

کواکب بر فلک تاریک گردید چو روشن شد چراغان شهنشاه  
چراغان داد مه را نور چندان ز نور مهر مستغنی بشد ماه  
زعکس این چراغان آتش و آب به یکجا جمع شدی جبر و اکراه  
هزاران نور از بالا و پائین عیان شد هر طرف در این طربگاه  
خسر و سکندر اقبال از تماشای آن چراغان انجم مثال گلچین و خلائق  
از اطراف آن حوض تماشا بین گردیدند و بعد از فراغ از آن عشرت و عیش  
حاجب را به تشریفات فاخر نوازش فرموده یک زنجیر فیل و د و راس اسب  
عراقی و پنجهزار هون نقد بر سیل انعام مرحمت نموده و علیا حضرت ناموس  
العالمین و والده اشرف اعلا از جانب خود هزار هون نقد تکلیف فرمودند و از  
آن مقام مسرت ار تسام بعزم سواری و دیدن حوض ابراهیم پتن بر آمده  
متوجه آنجانب شدند -



( ذکر سواری خاقان سکندر شیم تابه محل و یلیسرم و سیر

سواحل رود خانه کشنا و گشت آن مقامات خرم شیده به ارم )

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از تماشائے چراغان و سیر حوض  
فارغ گردیدند اراده دیدن ابراهیم پتن و سیر مرغزار جنت آثار آنجا فرمودند  
و در خزینه سینه قدسی قرینه سلاطین شوکت و عظمت آئین بعضی از اسرار  
استار و کنوز رموز مانند نهانخانه غیبی و مخفیات خلوتخانه لاریبی مخزون  
و مکنوز است که هیچ احدی از احاد خاص و هیچ فردی از افراد سایر نام  
را اطلاعی بر آن نیست و بعضی از آن و شمه از آن امر پنهان بر عقلای دور بین  
و تیز بینان عین الیقین بتدریج زمان مکشوف و ملحوظ میگردد و مصداق این  
مقال آنکه چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از باغ میر جمله بعظمت  
وحشمت تمام بجانب ابراهیم پتن روان شدند در آن مقام بشاشت انتظام حوضیست  
که خاقان علین بارگاه ابراهیم قطبشاه طاب ثراه در عهد سلطنت خود حفر  
فرموده طول سبب آن يك فرسخ و دورش سه فرسخ است دریائی است پراز  
آب باران و در هیچ وقت قعر آنرا بعد از حفر کسی ندیده زمین چند پرگنه  
و قصبه و دیه در تحت آن مزروع و از آب آن چندین هزار کنبدی از اجناس  
غله محصول و مرفوع خیمهای فلك رفعت مخمل و اطلس در آن محل فرح افزا  
برافراختند و سه روز در کنار آن حوض و آن مقام مسرت انتظام بعیش و عشرت  
پرداختند و مفهوم کسی نبود که مکنون ضمیر خورشید تنویر خاقان سکندر سریر  
چیشست بلکه همه کس را گمان این بود که از آن نمکان فرح بخش بدولت خانه اقبال  
آشیانه معاودت واقع خواهد شد که یکایک تصمیم عزم خاقان سکندر شان بدیدن  
قلعه دیورکونده که از قلاع متین مشهور این ممالك است و از ابراهیم پتن تا آنجا  
چهار کا و مسافت است که هشت فرسخ باشد ظاهر شد و طبل و دمامه کوچ  
بآن طرف بنوازش در آوردند و توجه بآن جانب فرمودند و آن قلعه شهر نظیر  
و آن صحرای فرح افزا بعد از سه روز مضرب سرادقات جاه و جلال گردید  
در آنجا نیز بساط عیش و عشرت انبساط فرمودند و مدت پنج روز بطرب



و کامرانی اشتغال نمودند و دو مرتبه بر بالای آن کوه فلك شکوه برآمده سیر آن قلعه رفیعہ کردہ امریکوچ اردوی گیہان پوی بجانب رود خانه کشنہ (۱) نمودند و منزل بمنزل میرفتند و در هر منزل یک روز و دو روز اقامت نموده بسیر و گشت و عیش و عشرت می پرداختند تا به محل و یلیسرم کہ از دار السلطنۃ تا آنجا دو ازده کا و مسافت است رسیدند و آن مقامیست کہ رود خانه کشنہ (۲) از میان کوههای آن گذشتہ و دور آن سر زمین همه کوه است و در میان آن نیز کوهی واقعست بس رفیع و در قدیم الایام در عهد حکومت کفار بتخانہ عظیمہ به تکلفات گوناگون از سنگهای تراشیدہ ساختمانی و در اطراف و جوانب آن محل آثار بتخانہ های رفیع ظاهر است کہ در زمان ظهور و خروج صاحبقران ممالک هندوستان فرازنده اعلام اسلام و ایمان خاقان رضوان مکان سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقدہ از اصنام و اوثن آن معابد خالی گردیدہ و آن عمارات و آثار تا غایت چون کوه استوار بجا مانده الحق سیر گاهیست کہ در ساحت ربع مسکون بآن غرایب جای و بآن نزاهت ماوای کمتر دیدہ شدہ رود خانه کشنہ در حوالی آن دو قسم شدہ و از آن کوهها گذشتہ سر بهم آورده آب رود خانه کشنہ (۳) در غایت لطافت و گوارای و جمیع امراض و اسقام را دافع و هوای روح افزای آن هر کس را موافق و نافع مدت چند روز در آن مقام بهجت اندوز بعیش و عشرت دل افروز مشغول شدند و قریب پنجاه هزار آدم کہ در آن اردوی اعظم بودند در کنار رود خانه کشنہ (۴) و کوهها به سیر و گشت پرداختند و جمع از زمین داران و رعایای معتبر در آن طرف آب کشنہ (۵) کہ ابتدای ولایت مرتضی نگر است اقامت دارند کہ بزرگ ایشان را سانپ نیر و ارمی گویند و قبایل ایشان با جمعیت وافر و خیل و حشم متکثر و اکثر شجاع و متهور اند حکم<sup>۱</sup> جہا نمطاع شرف نفاذ یافت کہ سانپ نیروار مذکور باروسای ایشان مقام (۳) بسجدہ پایہ سریر سلطنۃ بیایند چون مدتهای مدید بود کہ مانند وحوش و سباع در آن دشت و کوهها خود سر می چریدند از

(۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵) کرشنا (۶) تمام -



غایت بیم و هراس جرات آمدن بآن اردوی گیهان پوی و شرف سجده اشرف در یافتن نه نمودند و از اطاعت حکم ابا نمودند و چون ابن معنی در غیرت سلطنت نمی گنجید بجهت تادیب و قید آنجماعه لازم شد که وزیر صاحب شوکتی را بآن ولایت نامزد فرمایند از جمله وزرای رفیع الشان و امرای عالیمکان که در رکاب ظفر انتساب بودند شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیک را که بمزید عزت و اعتبار و بکمال تمکین و وقار اشتهار داشت نامزد نمودند که بآن ولایت رفته جمیع رعایا و روساء آن طایفه مذکور را قید و گردنهای سرکش ایشان را بحیز رعیتی و متابعت در آورده و ساحت آن مملکت را از بوتهای خار خلاف و تمرد مصفا ساخته چند حواله خاصه خیل را باحواله داران ایشان و چند وزیر مثل عالم خان و هیبت خان و خدا ویردی سلطان و اسو راو و جگتا راوو و سنجنی حواله خیرات خان و سنجنی ملک معتبر ملک عنبر و الغ بیک و محافی بیک و میرزا ابراهیم را پانزده هزار هون تنخواه دادند که لشکر خوب بگیرد و رفیق باشد و باجمعی که قریب پنجهزار سوار و دوازده هزار پیاده میشد همراه عساکر ظفر مآثر وزارت پناه مقرر نمودند و امراء لشکری که در ولایت مرتضی نگر اند حکم شد که متابعت مشار الیه نمایند و جناب وزارت پناه با چهار پنجهزار سوار دواسیه نامدار و قریب پانزده هزار تفنگچی و پرچه دار جلد جرار از رود خانه گشنه (۱) عبور نموده روانه آن مملکت شدند و ذکر فتوحات مشار الیه و قید و ضبط آن ولایت بتوفیق الله تعالی در بیان قضایای سال آینده مرقوم نموده خواهد شد و اعلا حضرت خاقان سکندر شیم در ششم ماه شعبان المعظم از محل ویلیسرم بجانب دار السلطنت مراجعت فرمودند و در حین مراجعت توجه بجانب قلعه نل گونده فرموده به سیر و گشت آن قلعه منیعه که بر بالای کوه رفیعی واقع است مشغول شدند و از آنجا قطع منازل مینمودند تا در دودوازهم ماه مذکور داخل دار السلطنت گردیدند و مانند آفتاب در بیت الشرف قرار گرفتند و اهل شهر را از قدوم خسرو سکندر اقتدار شکفتگی فصل بهار حاصل آمد و شروع در عیش و عشرت و آتشبازی عید شب برات نمودند -

(۱) کرشنا -



( ذکر قضایای متفرقه که تا آخر این سال به حین ظهور رسیده )  
 چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از سواری و یلیسرم مراجعت فرمودند به بعضی از سرداران لشکر کانتیایی التفات شدند چه از ناروجی مکرراً آثار حرا محوزی بظهور رسیده بود يك دفعه فرار نموده بسرحد ممالك محروسه رفت و در آنجا اقامت نموده مرتکب فسادی چند شد خاقان سکندر شان وزارت پناه یولچی بیگ را نامزد فرمودند که او را گرفته بیاورد مشار الیه بالشکری که در آن وقت حاضر بودند به تعجیل بجانب او ایلغار نمود و چون در سرحد قریب با و شد آن کافر جرات نموده در مقابل درآمد و میخواست که بهیأت اجتماعی خود را بر لشکر وزارت پناه بزند که جوانان چابک سوار فریب (۱) صفت (۲) بسته بر پشت اسپان به کمانداری مشغول شدند و آن کافر را بالشکر هدف تیر بلا ساختند جمعیت او به تفرقه مبدل شده جمعی از ضرب نوک پیکان جانستان برخاک هلاک افتادند و جمعی مجروح شده دستگیر شدند و نارو بامعدودی از مردمش فرار نموده از مهرکه بدر رفت جناب یولچی بیگ قرین فتح و ظفر گردیده اسپ بسیار و سرهای کفار و اسیران را برداشته بپایه سریر آمد و از جانب اشرف مور و تحسین گردیده به تشریفات و شمشیر و کمر خنجر مرصع نوازش یافت و آن کافر مدتی در بادیه ادبار سرگردان مانده باز توسل به بعضی از ملازمان پایه سریر بسته از گناهان سابق استغفار نمود عنایات خسروانه شامل حال او گردید و او با عبد الله کانتیا که یکی از امرای این طبقه بود که بسعادت اسلام استسعاد یافته بود بپایه سریر خسرو سکندر نظیر آمدند و بنابر التماس بعضی از دولتمخواهان بهر کدام ولایت و تنخواه مجدد زیاده بر اول مرحمت فرمودند و در ظلال رافت و عاطفت پادشاهی با و یتهوچی و جمعی دیگر از امرای این طبقه می بودند همانا که صفت ردیه تمرد و تخلف از جبات این طایفه محو و نیستی (۳) نیست بنابر این در ماه رمضان المبارک این سمنه امر بگرفتن ناروجی و عبد الله کانتیا فرموده در دولتمخانه عالیه این دو کس را مقید ساختند و بعد از چند روز بقلعه مبارکه گل-کونده فرستادند که در آنجا روزگار

(۱) غریب (۲) صف (۳) منسی -



بگذرانند -

نظم

هر کس که بر آن کوه و در آن قلعه روان شد      تا روز قیامت ز همه خلق نهان شد  
 آرام گه هر که بر آن کوه چو گردید      احوال جهان دگرش جمله عیان شد  
 و ولایت و تنخواه ایشان را به منشی المملکی ملا اویس مرحمت فرمودند  
 که لشکر نگین نگاه دارد و فوج آراسته از طایفه غریب ترتیب دهد و امید است  
 که در قضایای سال آینده و تفویض نمودن وزارت بجناب منشی المملکی و تنخواه  
 دادن چهار لک خون مرقوم نموده شود انشاء الله تعالی - (و ایضا) در بیست  
 و ششم شوال سنه مذکور میر رستم مازندرانی از ولایت کسیمکوت آمده  
 بیست و هشت زنجیر فیل و سی هزار خون همراه آورد و کاس راج نام منیال  
 مفسدی که بغایت مفتن و در آن ولایت میان راجه‌ها به شیطنیت مشهور بود و گویند  
 همیشه تحریک آمدن لشکر مغل بآن ولایت این ملعون می نموده بدست یکی از  
 راجه‌های آنجا که غایت اخلاص بملازمان پایه سریر سلطنت داشت گرفتار شده  
 و شیر محمد خان سپهسالار ولایت کسیمکوت بر سر اورفته کاس راج را بازن  
 فرزندان و مردمانش را دستگیر کردند و خان مذکور آن کافر را نیز مصحوب  
 میر رستم داماد خود به پایه سریر ارسال داشت میر مشارالیه بشرف بساط بوس  
 مشرف شده مورد توجهات گردید و کاس راج را بعد از چند روز با فرزندان  
 و متعلقان به قلعه گولیکنده فرستادند تا از آنجا بمطوره عدم انتقال نماید  
 و تشریف فاخر باد و اسپ بجهت شیر محمد خان ارسال داشته میر رستم را نیز  
 تشریف رخصت مرحمت نموده روانه کسیمکوت ساختند (و ایضا) مالک  
 پرست خان که یکی از غلامان معتبر قدیم الحزمه این دولتخانه عالیه بود و در  
 زمان خاقان جنت بارگاه سلطان محمد قلی قطبشاه نورالله مضجع مدتی بوزارت  
 و سر داری و خدمات بزرگ سرافرازی داشت و عهد سلطان علین مکان  
 سلطان محمد قطبشاه نیز امارت و وزارت داشت و در زمان خاقان سکدر شان  
 حواله داری قلعه گولیکنده و حواله داری پانصد لشکری خاصه خیل و خدمات  
 دیگر با و تفویض یافت و مدت چند سال بخدمات مذکور اشتغال داشت در



ماه ذی الحجه اين سنه فدای ملازمان پادشاهی شده بعالم عقبی شتافت و بعد از و شصت نفر از اولاد ذکور و اناث ماندند اعليحضرت خاقان سکندر شان متوجه بازماندهای اوشده پنج پسر بزرگ و هشت داماد اور ادر سلك ملازمان دولتمخانه منتظم فرمودند و بجهت تتمه اولاد چهار هزار هون دیهها تنخواه دادند و حواله داری فوج خاصه خیل بمحمد صالح بیگ سرنوبت تفویض فرمودند و قبل ازین میرزا حمزه را که از ولایت مرتضی نگر طلب نموده بودند و لشکر او بجهت بدسلوکی آزرده خاطر بودند بنا بر این لشکر حواله اورا به منشی الملایکی حواله کرده بودند و مشارالیه مدتی بیکار بچاگری قیام داشت درین وقت برو اعتماد کلی نموده گویا کونده را بمشارالیه سپردند و خدمات جزوی دیگر که به خان مذکور تعلق داشت به بعضی از ملاکان رجوع فرمودند ( و ایضا )

میرزا اسد الله تبریزی کرک یراق شاه دین پناه خسرو ممالک ایران در او اخر سنه مذکوره بدار السلطنة وارد شد چون مکتوب محبت اسلوب شاه دین پناه شاه صفی بهادر خان بجهت خاقان سکندر شان آورده بود اعليحضرت خاقانی او را بحضور طلب فرموده بشرف ملاقات مشرف ساخته خلع فاخر با و عنایت نموده منزل عالی و وسیع بجهت نزول او تعیین کردند و توجّهات نمایان بحال او بظهور رسانیدند و اکابر و اعیان پایة سریر سلطنت ضیافتها کرده انواع گرمی و محبت بجای می آوردند بعد از یکچندی مرض اسهال بهم رسانید و طبیبان ایران و هند معالجه نمودند مفید نیامده بجوار رحمت ایزدی پیوست و برادر او میرزا محمد جوهری که بامر حجابت مهابت خان در دار السلطنة قیام داشت و بعد از گذشتن مهابت خان در سلك ملازمان حضور این دولت خانه عالیہ انتظام یافته بود بضبط اموال و باز ماند های او پرداخت و اعیان دار السلطنة تشییع جنازة او نموده در قبرستان شهر مدفون ساختند ( ایضا )

در او اخر سنه مذکوره عمدة الوزراء علی رضا را بسرحد ولایت را شگیر و آنحدود نامزد فرمودند که بعض سرکشان و متمردان اطراف را دفع نماید و مشارالیه با فوج و لشکر آراسته و بعضی از حواله داران خاصه خیل بآنچانب روان گردید و قضایای اونیز



بتوفیق الله تعالى در سوانح سال آینده مرقوم خواهد شد -

( ذکر سوانح سال ممینت اثر سیزدهم جلوس سعادت و خرمی ثمر اعیان حضرت خاقان سکندر حشر که مطابق سنه سبع واربعم و الف هجریست از انجمله

تفویض نمودن منصب جلیل القدر سرخیلی بمیر محمد سعید اردستانی )

در قضایا و سوانح سابقه مرقوم قلم مشکین رقم گردیده بود که جناب سیادت و نقابت پناه میر محمد سعید سردفتر شاهی را حواله دار بندر معموره مچلی پتن کرده فرستاده بودند چون مآثر رشد مشار الیه زیاده بر آن ظاهر شد و قابل خدمات دیگر نیز بود در سال دیگر حواله داری محل مصطفی نگر را که از معظم قلاع و ولایات تلنگانه است بمشار الیه رجوع فرمودند و سیادت پناه مومی الیه در معموری ولایت و انتظام مهام آنجا سعی موفور بظهور رسانیدند و توجهات شاهانه همیشه شامل حاشی می بود و مرتبه مرتبه بر مدارج قرب صعود مینمود و اقوال و اعمالش پسندیده طبع ملازمان پایه سریر خسروی می گشت تا در اوایل محرم سنه مذکوره بخاطر دریا مقاطر اعلی حضرت خاقانی خطوط نمود که جناب میر مشار الیه را بحضور طلب نموده متوجه احوال او بوجه اتم شوند فرمان معلی صادر فرمودند که بحضور بیاید و مشار الیه بعد از وصول فرمان اعلی استعداد و کار سازی آمدن بحضور نموده در هفتم شهر صفر ختم بالخیر و الظفر بدار السلطانه رسیده سعادت بساط بوس حضور و افرا نور دریافت و تحف و هدایا که همراه آورده بود گذرانیدند و بنوازش و تشریفات پادشاهی سرافراز گردید چون آثار رشد و قابلیت کاردانی از وجنات احوال او مشاهده افتاد و سید عبد الله خان سرخیلی شاهی به نحوی باین خدمت قیام نمی نمود که مرضی خاطر ملازمان اشرف اقدس باشد در شب نهم شهر صفر تشریف منصب رفیع القدر سرخیلی را بجناب سیادت پناه مشار الیه مرحمت نمودند و از سید عبد الله خان نیز نظر التفات دریغ نداشته جنابش را در سلك مجلسیان حاضر منتظم فرموده سه هزارهون مواجب و مشاخره او مقرر نمودند و جناب مملکت مداری آصف جاهی میر محمد سعید بر تبه عالی سرخیلی سرافراز گردیده من حیث



الاستقلال شروع در مهمات نمود و محلات مذکور نیز بر نسبت سابق بوکلای ایشان تعلق گرفت و جمعی از سخنوران دار السلطنته قصاید و قطعها در مبارکبادی آن عالیجاه گفته گذرانیدند از انجمله ملا عرب خوشنویس شیرازی این کلمات را تاریخ یافته است ( ختم باد ) ( ۱۰۴۷ ) وراقم این رموز بهجت اندوز نیز قطعه گفته مذیل بتاریخ منصب مذکور ساخت - ( نظم )

خسرو عهد شاه عبدالله	کز رخس دهر یافته است ضیا
ز اقتضای عدالتش باشند	گرگ با گو سفند دریك جا
برگزید است بهر سرخیلی	سیدی را که نیستش همتا
نگاشن عقل را بهین شجر است	که زشه یافته است نشوونما
بسعادات انجم است قرین	زان سعید آمده بهر دوسرا
تا که شه بر فراز اورنگ است	دولتش را دوام باد و بقا
بهر تاریخ عقل دور اندیش	گفت سرخیل کامل دانا ( ۱۰۴۷ )

الحق سرخیلی است کامل و دانا و در معاملات مملکت و در امور دین و دولت مبصر و بینا از کمال رشد و غایت کردانی روز بروز بر معارج قرب صعود نموده کمال محرمیت بهم رسانید و بقوت اقبال و رشد در اندک وقتی غایت استقلال در امر حکومت یافت و راه منافع و تصرف ارباب دخل را مسدود گردانید و مبلغهای کلی از عمال و بها منته گرفته و اصل سرکار فپض آثار ساخت و بنوازش قلعدان مرصع سرافراز شد و پرگنه که موازی سی هزارهون حاصل داشت باصفجاهی مرحمت شد که جوانان سپاهی غریب در خدمت خود نگاه داشت کنند و در آمدورفت بدوالتخانه دیوان اعلی و سواری همیشه در ملازمتش باشند و قریب صد نفر از جوانان کارآمدی عراقی و خراسانی که بشجاعت و دلاوری موصوف اند در سلك و سلحداران پادشاهی مجددا چاکر نمود و از جانب مخدره عظمی مهدعلیا و والدۀ ما جده خاقان سکند رشان بعض خدمات که بمشار الیه رجوع شد بود بروجه لایق و طریق پسندیده بآن قیام نموده از ایشان نیز بتشریفات فاخر و کمر شمشیر مرصع و اسب وفیل سرافراز گردید و بعد ازین در ضمن



ذکر سوانح احوال آصفجاهی مرقوم خواهد شد -

( ذکر آمدن اعظم الوزرا یولچی بیگ از ولایت مرتضی نگر )

قبل ازین در ذکر سواری محل و یلیسرم بقلم و قایع رقم مرقوم شده که وزارت دستگاه یولچی بیگ را با افواج قاهره بجانب مرتضی نگر فرستاده بودند تا تنبیه رعایای سرکش آنجا نماید مشارالیه بنوعی که مذکور گردیده بآن مملکت رفت و چند قلعه متین را که در تصرف روساء کفار بود بآلات قلعه گیری و جنگ مسخر نموده اکثر متمردين را اسیر و قتل ساخت و طایفه سانپ نیز وار را که همیشه در جاده رعیتی سلوک نمودند مطیع و منقاد ساخت و یک قطعه الماس که بوزن سه هون بود و بمبلغهای کلی می ارزید و مبلغ چهل هزار هون بر مسم پیشکش از ایشان گرفته پیاپی سریر خسروی ار سال داشت و کمال اقتدار در آنجا بظهور رسانید و جمعی را به قهر و غلبه و جمعی را بلطف و تشریف رام و مطیع ساخت و بعد از این فرمان محلی بطلب مشارالیه صادر شد که با سایر سرداران عظام روانه شود و یولچی بیگ با سرداران رفیق در بیست و ششم ماه ربیع الاول سنه مذکوره بدار السلطنة رسید خاقان سکندر شان نصیر المملک عین المملک را باستقبال فرستادند و مشارالیه را بارقفا بشهر درآوردند و آنروز خاقان زمان در شاه نشین قصر سپهر منظر داد محل بر تخت سلطنة جلوس فرمودند تا جمیع وزرا و لشکری که همراه یولچی بیگ آمده بودند هر یک با فوج خود از نظر اشرف بگذرند پس یولچی بیگ در میدان دلکشای برابر قصر فلک رفعت رسیده از اسپ پیاده شده چند جا زمین خدمت بوسیده به پای قصر رسیده سجده عبودیت و کورنش بندگی بتقدیم رسانید و نوازش خسروی بوجه اتم شامل حالش شده تشریفات تمام زرخاصه و یک زنجیر فیل و دوراس اسپ و کمر شمشیر و خنجر مرصع سرافرازی یافت آسیرا و نایکواری هزاره را و سیادت پناه میر ابراهیم و خدا ویروی سلطان را که بمعن الماس فرستاده بودند و از آنجا رفیق ایشان شده بخدمات قیام نموده بود و خانی بیگ و الغ بیگ را علی قدر مراتبهم تشریفها عنایت شد و بعضی از سرداران پتان مثل هیبت خان و رفقای



او و جماعه آواره از لشکر کانتیا که در این مصالحت کوتاهی نموده مآثر مردانگی ظاهر نساخته بودند از پر تو عنایت با نور و از توجهات شاهانه مهجور ماندند و رقم عزل بر و جنات احوال ایشان کشیده شد و جای هیبت خان و تنخواه ایشان را به علیخان بیگ افشار که شجیمان روزگار و از خویشان خان احمد پادشاه گیلان است عنایت نمودند و جای آواره را بمیرزا ابراهیم مرحمت نمودند و قبل از این مرقوم شده بود که علی رضاخان را بدفع بعض متمرذین فرستاده بودند مشارالیه حسب الامر اعلی دفع آن جماعت نموده بجانب دار السلطنه آمد چون محل مرتضی نگر از سردار ذی اقتدار خالی بود علی رضاخان را که فوج رنگین داشت و لشکر خاصه خیل نیز همراه بودند نامزد نمودند که بجانب مرتضی نگر رود و خلعت و اسب بجهت او در بیرون شهر فرستادند که داخل شهر شده بسرعت متوجه محل مذکور گردد و مشارالیه به تشریفات سرافراز شده بجانب مرتضی نگر روانه (۱) تا حفظ و ضبط مملکت نماید -

( ذکر تفویض نمودن و زارت بجانب منشی الممالک ملا اولیس )

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان توجه تمامی بحال منشی الممالکی ملا اولیس داشتند و درجات عزت و اعتبار او را می افزودند با وجود قرب و محرمیت خاص که مشارالیه را بود اراده فرمودند که و زارت نیز باور جوع فرمایند و قبل از این پاره از ساوک و خدمت نار و کانتیا و عبد الله گانتیا طبع قدسی سرشت خاقان سکندر شان را کلفتی بود بعد از قید و حبس ایشان دنیای هردو امانت نموده باچند محل دیگر موازی استوار چها لک هون دنیا به مولوی مرحمة فرمودند که افواج لشکر رنگین از طوایف انام و شجاعان باننک و نام نگاه دارد و در چهاردهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تشریف شریف خاص و بادسر اسب عراقی و دو فیل دندان دار بزرگ برای سنجی و دو جفت دما مہ بردو شتر و دو جفت نقاره بردو اسب و دو علم زرنکار که لازمه و زارت است عنایت فرمودند و از سایر وزرای عالیشان مشارالیه را امتیاز تمام بخشیدند و این نوع نوازش نسبت بوزرای عالیشان کمتر وقوع یافته و مشارالیه از دربار پادشاهی

(۱) روانه گردید -



با کمال عظمت خلعت خاصه و زارت پوشیده با فیله‌ها و دما مه و نقاره و علم‌ها زر نگار و لشکر بسیار از پیاده و سوار با اکثر امرای نامدار سوار شده بمنزل خود روان شد و منصب رفیع دبیری بارتبه وزارت جمع نموده سربزرگی برقبه فلک دوار سود و چون صاحب السیف و القلم یمن عواطف خاقان سکندر شیم گردید این مصرع بتاریخ آن رتبه اعلی شد - ( بیت )

زا لطاف و شفقت بملا اویس عطا کرد سیف ز قلم قطبشاه (۱۰۴۷)

( ذکر بعضی از وقایع متفرقه )

در اول سال مردم اسجع الوزر اشجاع الملك را باشاه ابو الحسن حاجب مقیمی عاداشاه که منزلش قریب بمنزل ایشان بود جنگ واقع شد و سبب نزاع آنکه از سپاهیان شجاع الملك تفنگی برجا نور می انداخت گلوله تفنگ بخانه حاجب افتاد نفر مذکور را گرفته مقید ساختند و مردم شجاع الملك شنیده بر سر خانه حاجب آمدند که آن نفر را از خانه بر آورند و فی ما بین جنگ واقع شد و لشکریان شجاع الملك مذکور دروازه خانه حاجب را سوخته باندرون رفته بی اعتدالی نمودند و حاجب از این خفت آزرده شده عریضه به مصطفی خان نوشته به بیجاپور فرستاد چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از دلگیری حاجب اطلاع یافتند بعد از چند روز نواب علامی فهامی پیک واء الزمانی را با جمعی از مجلسیان بمنزل حاجب مذکور فرستادند که او را از کلفت بر آرند حاجب چون حقوق انواع احسان و اکرام و الطاف پادشاهی را منظور نداشته شکایت به بیجاپور نوشته بود بسخنان معذرت و عذوفت آمیز نواب علامی باصلاح نیامد نواب علامی نیز ملنفت او نه شده برآمد و جناب افضل الفضلا قاضی احسن را بنابر اشاره اعلیحضرت خاقانی به تعجیل به بیجاپور نزد اعلیحضرت عاداشاه فرستادند که معلوم نماید که باعی فتنه و نزاع حاجب مذکور شد و آنچه دیده از اطوار و اعمال خود دیده جناب فضایل مآب در کمال سرعت به بیجاپور رفته به مصطفی خان پیشوای آنجا ملاقات کرده حقیقت احوال را بعرض اعلیحضرت عاداشاه رسانید چون حاجب شکایت بسیار از هر یک امرای



عظام این جانب نوشته بود معلوم شد که سخنش معلل بعرض است واصلی ندارد و سلوکش موافق رضای ملازمان خاقان سکندرشان نیست او را معزول نموده سیادت پناه میرحسین صفاهانی را باتفاق جناب افضل العلماء مشارالیه بحجابت فرستادند که موافق امر اشرف اعلی سلوک نماید و مشارالیهما در دوازدهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره پیاپی سریر سلطنت مهیر رسید و بعضی از سربازان حضور بیرون شهر رفته ایشان را بدربار آوردند و میرحسین مذکور شرف بساطبوس یافته از جانب عادل شاه دو فیل یکی بزرگ و یکی چاوه و شش سر اسب و دو صندوق مقفل و مملو از تحف گذرانیده مورد توجهات گردید و باسب و تشریف سرا فراز گشت و شاه ابوالحسن از شامة اعمال خود معزول گردیده به بیجاپور رفت و در آنجا بعد از چند روزی بعالم عقبی روان شد (ایضا) در این سال محمد مقیم مجلسی حضور را تشریف بحجابت شاهزاده اعظم شاهزاده اورنگ زیب دادند که چون شاهزاده از خدمت والد نامدار خود بدوات آباد مراجعت نماید حاجب بسعادت ملاقات استسعاد یافته از جانب اشرف بوظایف تهنیت قدوم میمنت لزوم قیام نماید و سه سلسله فیل بازنجیرهای نقره و تکلفات دیگر با تحف و هدایا ارسال داشتند و حاجب بحجابت دولت آباد روانه شده بشرف ملاقات مشرف گردیده تحف و اخیال را گذرانید و مورد توجهات شد در این اثنا بسعادت از باب غرض یا بواسطه آنکه توقع زیاده داشتند تحف مذکور را پیش حاجب فرستادند و خود بسواری بطرف توجه فرمودند چون این خبر پیاپی سریر اعلی رسید در مقام تدارک آن شده دو فیل نمایان دیگر و یک لک هون از وجه مقرری فرستادند و یک دانه الماس بزرگی که قبل ازین جهت پادشاه دهلی میخواستند بفرستند باشاره ایشان داخل پیشکش نمودند که از جانب ایشان پیشکش بادشاه شده باشد چون دیدند که از این جانب کمال همت و تکلفات حاتمیه واقع شد عذر سلوک سابق را در این دفعه از سواری برگشته بودند بجای آوردند و تحف اول و ثانی را بحضور طلب داشته بآئین لایق از نظر گذرانیده و اصل سرکار خود ساختند ملا محمد مقیم حاجب را به تشریفات



و اسب و انعام سرافراز ساختند و حاجب اخبار عذر خواهی و محبت بیش از پیش شاهزاده اعظم را معروض ملازمان پایه سریر خسروی گردانید - (ایضا) میرزا بنده رضای حاجب مقیمی شاهزاده اعظم که در دار السلطنت بود اعلیحضرت خاقان سکندر شان کمال شفقت و عطوفت بحال او مینمودند و نهایت اکرام و احسان نسبت باو بظهور میرسانیدند و اعیان و اکابر شهر او را ضیافت ها میکردند و ابواب داد و ستد در دار السلطنت مفتوح ساخته مبلغهای کلی از خرید و فروخت و معامله کردن بهم میرسانید و ملازمان بارگاه خسروی او را از یک جهتان این دولخانه تصور مینمودند و همیشه مورد عنایات و اشفاق پادشاهی می بود در اواخر آثار نفاق از او بظهور رسید و ظاهر حالش با بطن موافق نبود و بلکه خیانت نیز از او بظهور رسید چنانچه مبلغی که بجهت شاهزاده اعظم تحویل او نموده بودند پاره از آنرا خود متصرف شده بود و دیگر اعمال نامناسب از و واقع میشد بالجملة اعلیحضرت خاقانی بعد از صدور بعضی اقوال و افعال که مخالف اراده و شیوة اخلاص بود پرتو التفات را از او باز گرفته از نظر اعتبارش انداختند سلوك نامرضی او را بشاهزاده و الاجاه نوشتند چون انحراف مزاج اشرف اعلی معلوم شاهزاده و الاجاه گردید فوراً رقم عزل بر وجنات احوال او گشیده فرمان بطلب او صادر شد که سرعت تمام بحضور آید تاجزای خلاف رضا که اسم نامسهای اوست داده شود و او نیز مثل عزیز سابق با نهایت حسرت و پشیمانی از دار السلطنت بیرون رفت و هم چنین محاصر حسین برادرش که در بیجاپور بود او نیز از بدسلوکی که در بیجاپور از و واقع شده بود مورد تعرضات شده هر دو برادر با کمال حرمان و خسران از دکن و تانگانا بیرون رفتند چون بنده رضا بخدمت شاهزاده رسید مدتی در اینجا سرگردان بود و بخواری و بی اعتباری میگذرانید تا آنکه از جانب پادشاه ملازمی آمده او را مقید زنجیر نموده بحضور برد و بدل او عزت دستگاه نتیجة الکرامی قاضی عزیز الدھر خلف صدق قاضی عبد العزیز را مقرر داشتند که از جانب شاهزاده اعظم بحجابت مقیمی با نیجا نب بیاید -



( ذکر فرستادن عالیحضرت شاهجهان میرحفظ الله

را بحجابت بخدمت خاقان سکندر شن )

چون عالیحضرت شاه جهان کمال محبت و مودت با خاقان سکندر شان دازند از آن تاریخی که خواجه زاهد را فرستاده بودند و او مراجعت نموده بود کسی دیگر را نفر ستاده بودند بنا برین یاد آوری نموده میرحفظ الله را که از آدمی زاد های نجیب آن ملک است بحجابت این جانب مقرر نموده با تحف و هدایا روانه نمودند و مشار الیه در اوایل ربیع الاول سنه مذکوره بسرحد رسید خاقان سکندر شان بعضی از سر نوبتان را با استقبال فرستادند که بلوازم ضیافت پرداخته بھوالی حوض حسین ساغر که محل ملاقات است برسانند بعد از مراسم ضیافت چون مشار الیه بمحل میعاد رسید در پانزدهم ماه مذکور خاقان سکندر شان عزم سواری فرموده بآن محل جنت مثال که خیمه های سپهر رفعت بر سرپای کرده بودند تشریف حضور ارزانی داشته ملاقات حاجب مذکور گرفتند و تحف و هدایای که همراه آورده بود گذرانید از الجمله بعضی چیز های مینا کاری بود و اتفاقا عالیحضرت خاقانی در این ایام رغبتی بساخت مینا داشتند بموجب ارباب الدول ملهمون عالیحضرت شاهجهان بانچه مرضی طبع همایون بود ارسال داشته بودند طبع اشرف را غایت بشاشت از آن بهر رسید پس مشار الیه را سر نوبتان حضور بشهر در آورده در منزل علی قلیخان فرود آوردند و مدت دو سه ماه در دار السلطنة بود دوباره شرف ملاقات بادشاهی دریافت و نواب علامی مکرر ضیافتها نموده تا در غره ماه رجب سنه مذکوره رخصت معاودت یافته بیرون نشت خاقان سکندر شان توجهات موفور بحال او فرمودند چون از پادشاه تعیین یافته بود که چهار هزار هون انعام باو بدهند این مبلغ را باو مرحمت کرده بدفعات وقت رخصت و بعد از آن نقود و اجناس آقمشه و مرصع آلات که مبلغهای کلی میشد عنایت فرمودند میرزا محمد جوهری را بر فافت مشار الیه بحجابت مقرر نمودند چون او بعد از بیرون رفتن از شهر عمر یملازمان خسروی (۱) میرزا ناصر مجلسی را تشریف

(۱) خسروی داد -



حجابت عالیحضرت شاجهان داده مبلغ سه هزار هون بجهت خرج او مرحمت فرمودند و تحف و هدایای مرغوب و چند زنجیر فیل بزرگ دندان دار بایک دانه الماس که شصت رتی وزن داشت مصحوب او بخدمت پادشاه فرستادند و حاجبین در ماه رمضان از بیرون دار السلطنة روانه شده قطع منازل نموده در دار السلطنة آگره بخدمت خسرو ممالک هندوستان رسیدند و میرزا ناصر بوساطت افضل خان ملاقات پادشاه نمود تحف و هدایا مر سوله را گذراینده مشمول عنایت پادشاهی گردید و محل قیام او را در سلك منصبداران عمده مقرر فرمودند و عرضه داشت میرزا ناصر که گذرایندن تحف و هدایا منظور بادشاه شدن و توجهات بسیار فرمودن در آن مسطور بود پیاپی سریر خسروی رسید -

( ذکر شمه از خصایل حمیده و افعال پسندیده خاقان یوسف جمال

سکندر اقبال و بیان شفقت و محبتی که آنشهر یارنسبت

به برادران اعزاز جمند بظهور میرسانید )

بر عقلدی ذوی الاعتبار و عرفای اولی الابصار که دانایان حقایق روزگار و بینایان آثار گردش فلک دوار و نتایج کواکب سبعه سیارند هویدا و عیان است که مورخین صدق شعار و مخبران صحیح القول راست گفتار که وقایع سلاطین نامدار و سوانح خواقین عالمقدار دهور و اعصار را در متون کتب و بطون دفاتر ثبت و ضبط کرده اند آن قضایا و وقایع مشهور بلغای عصر و منظور عقلدی دهر گردیده است کلام همه مشعر بر این معنی است که هر بادشاه ذیجاهی که بعد از انقضای روزگار سلطنت و کمرانی و انتهای فرمانروای و جهانبانی و داع تحت و تاج سپهر ارتفاع مهر شعاع نموده یکی از خلاف او که بحسب تقدیر حضرت قدیر شایسته اکیل و سریر بوده اورنگ نشین سلطنته و فرمانروای مملکت گردیده است بجهت امنیت و معموری مملکت و آسایش طبقات سپاهی و رعیت شرکای صاحب داعیه و اخوان مظنون الخبر که در مجالس عدم جای داده اند تا کل خلائق را رفاهی و جمیع مملکت را امنیتی حاصل آمده



(مثنوی) -

ازان عهد کین چرخ گردان شده زمین مسکن نوع انسان شده  
 زکیوان شده دور چندان هزار مه و سال گشته فزون از شمار  
 چنین بود آئین و رسم شهان که بودند فرمانروای جهان  
 ز بهر شریکان تخت و کلاه ته چاه کردند آرام گاه  
 گهی قلعه و کوه چون آسمان نمودند ماوای آن مفسدان  
 گهی ز آب سرچشمه تیغ تیز نمودند سیراب تارستخیز  
 که تا ملک از فتنه یا بد امان شود عالم از عدل چون گلستان  
 خداوند گیتی چو یکتا بود ز آفات ملکش مبرا بود  
 ز خورشید روشن چو گردد جهان شود محو جرم مه و اختران  
 و در سنوات عشر چهارم و پنجم بعد الف هجری بادشاهان کامگار  
 و جهانداران عالمقدار که زینت ده اورنگ سلطنت و حافظ در ایج ملک  
 و ملت شده اند همه بالضروره این طریق را مسلوک داشته اند و بآئین سلاطین  
 پیشین عمل نموده اند از انجمله خسرو ملک هندوستان عالیحضرت شاه جهان که  
 در سنه ست و ثلاثین الف هجری بعد از والد ماجد خود نورالدین جهانگیر پادشاه  
 بر تخت سلطنت جلوس سنه (۱۰۳۶ هـ) نمودند برادر و برادرزادگان را که هشت  
 نفر بودند بیکدفعه امر بقتل نمودند و آن هشت شاهزاده را در بلده لاهور  
 مقتول نمودند و مدفون ساختند و پادشاه اقلیم ایران - (مصراع)  
 که در حکم آن بود یونان و توران  
 شاه صفی بهادر خان که جدا بجدش بعد از خود - (مصراع)  
 شاه جمجاه سکندر بارگاه

شاه عباس انار الله برهانه در سال هزار و سی و هشت هجری تخت و تاج  
 را به فروشان وجود فایض الجودش آراست ایشان برادر آن و برادرزاده و عمه  
 زادهای خود را مکحول و مقتول ساختند و ساحات گلستان ملکات را از  
 بوتهای خار وجود ایشان مصفا گردانیدند و قانون آل عثمان خود چنین است



که اطلاق خواند کار بر یکی از اولاد سلطان اول کردند مابقی را دفع مینماید و از بدو دولت آن سلسله که بعثمان جق مشهور است هر پادشاهی که اورنگ نشین مملکت شده است رعایت این قانون را ملزم (۱) بوده است و آن سلسله کمال رسوخ در این قانون دارند و تخلف نمی نمایند و بر این قیاس اعلیحضرت سلطان محمد عادل شاه که بعد از رحلت والد بزرگوار خود ابراهیم عادل شاه در سنه سبع و ثلاثین بعد الف هجری ۱۰۳۷ هـ بر سریر دارائی مملکت موروثی نشست برادران و برادرزادگان را مکحول و بعد از آن مقتول ساخت و پادشاهان ممالک زیر بادجه در شهر پیگو و شهر نادرشهر آجی و بعضی از ولایت دیگر که در عشرهای مذکور بر تخت سلطنت بجای پدران متمکن گردیده اند بصحت پیوسته که هر يك بجهة حفظ مملکت و امنیت طوائف میبای و رعیت دفع برادران که ماده فسادند نموده اند مگر اعلیحضرت خاقان سکندر اعتبار یوسف عذار -

بیت

که بادسلطنتش تا که مهر بر فلک است زمین ز آدمی و آسمان پر ملک است  
در سنه هزار و سی و پنج از هجرت سید اولاد آدم صلی الله علیه و آله و سلم  
قائم مقام پدر مغفور مبر در مکرم معظم خود گردیدند از کمال رافت  
ذاتی و خلق محمدی نسبت به برادران اعز از جند که سه نفر بودند یکم شاهزاده  
ابراهیم میرزا که از صبیبه ابراهیم عادل شاه تولد نموده بود و دیگر شاهزاده  
سلطان قلی میرزا و دیگری شاهزاده میرزا کمال محبت اخوت و لطف ابوت  
بخلاف سلاطین روی زمین بظهور رسانیدند تا آنکه بر سیل اتفاق در سال  
دوم جلوس میمنت مانوس شاهزاده ابراهیم میرزا بواسطه عارضه بیماری که  
علاج پذیر نشد به بهشت جاودان روان گردید اعلیحضرت خاقانی در لباس  
سیرگوار در آمده مراسم عزای و ماتم بتقدیم رسانیدند و بنوعی طبع اشرف  
ازین حادثه کلفت ناک گردید که بسخنان مقربان و عقلای پایۀ سریر که هر  
يك افلاطون عصر اند رفع آن غایله نمی شد و تاسف بسیار در آن واقعه داشتند  
و دو برادر عالی گهر دیگر که ماندند در مقام تربیت ایشان می بودند و چون

(۱) ملنزم -



از عهد صبا بسن بلوغ و شباب رسیدند منزلی در غایت و سعت و رفعت و خدمتگاران خاص بجهته ایشان تعیین نمودند و جمعی از مردم معتبر غریب و ترك و دکنی را برای خدمت ایشان مقرر داشتند و جمیع ما یحتاج از انواع تکلفات ملبوس و ما کول و غیره روز بروز بجهته ایشان ترتیب یافته و می یابد و بهره طبع ایشان مایل شود آماده و مهیای نمایند و فرو گذاشت در هیچ امری از امور کلی و جزوی ایشان واقع نمیشود و شاهزاده بزرگ گاه گاهی طبع سلیم را سقیم ساخته در از ای این همه محبت و شفقت اعلی حضرت سکندر منزلت یوسف طلعت بجای شکر و منت سخنان شکایت آمیز شرارت انگیز بظهور میرسانند و این الفاظ نامناسب ایشان بمسامع جاه و جلال خسرو صاحب اقبال میرسد و خاقان فرشته خصال یوسف جمال حمل بر حدائق سن و جهالت و نادانی ایشان فرموده تفقدات و عنایات درباره ایشان بیشتر مینمایند تا رفع کلفت و نادانی ایشان بشود و آن شاهزاده نادان مدرک این مراحم و عواطف نگشته خشونت و جهالة میفزاید تا در ماه ربیع الثانی سنه مذکوره که محرر این وقایع تحریر دفتر سوانح اقبال و شرح احوال خجسته مآل را باینجا رسانیده بود آن شاهزاده مدکور از روی جهالت و نادانی بواسطه امر سهلی توهم بیجای کرده در مقام قصد خود شده نگین الماس قیمتی انگشتری خود را که در انگشت داشتند و اعلی حضرت سکندر منزلت مدتی قبل ازین بواسطه آنکه پیرایه آبرو برایشان بوده باشد و سرمایه شوق و حضور ایشان گردد (۱) برآورده بی آنکه خدمتگاران خاص و محرمان نزدیک ایشان اطلاع یابند کوفته ریزه ریزه ساخته تناول فرموده اند چون این خبر و جشت اثر بسمع خاقان سکندر حشر رسید با کمال اضطراب و تفرقه خاطر اشرف فوراً حکمای ایران و طبیبان هندوستان را که در سلك ملازمان بارگاه فلك اشتباه منتظم اند همه را حاضر ساخته بتاکید بلیغ در اندفاع آن سم امر فرموده و حکمای حاذق افلاطون رتبت بقراط منزلت بمعالجات و تدبیرات آن امر دشوار پرداختند چون توجه اعلی حضرت خاقانی در دفع آن قضیه جانگاہ

(۱) گردد بایشان مرحمت نموده بودند -



بوجه آنم بود از غایت محبت اخوت راضی نبودند که سرمونی آزار و ضرر  
 بآن شاهزاده عالیقدر رسد و مبالغه تام در دفع این ضرر جانی داشتند چنانچه  
 مدت دو روز و دو شب خواب نکرده با کمال تفرقه خاطر بنفس اقدس متوجه  
 دفع آن غایله بودند و تدبیرات حکمای مسیحا انفس دفع آن سم جانگرا موافق  
 افتاده بعد از دو روز (۱) و شب بیم هلاک و دغدغه فوات بر طرف گردید  
 و خاقان سکندر شان بجهة سلامتی آن شاهزاده نادان کمال خوشحالی بهم رسانیدند  
 و بغایت شادمان شدند چون این چنین قضیه مهلیکه و بلای مبری دفع گردید  
 شکر حضرت واهب العطا یا بجای آوردند و زبان مبارک به نصیحت آن برادر  
 جاهل کشوده گوش هوش او را به دُرر نصایح مرغوب آراستند و انواع محبت  
 و شفقت درباره او بظهور رسانیدند و بعد از فرج این نوع شدت و راحت  
 بعد از چنین محنتی ارکان سریر سلطنت و مقربان اورنگ خلافت که هر یک در  
 معاملات روزگار دانا و بینا و در فضایل و کمالات بو علی سیناء عصر اند زبان  
 گوهر بیان بسپاس و ستایش خاقان سکندر شان کشودند و بجهت لطف و محبتی  
 که اقتضای عرق اخوت است بخلاف طبایع سلاطین روزگار که از خاقان  
 سکندر اعتبار بظهور رسیده تثار ثناء و تحسین نمودند الحق خاقان یوسف جمال  
 این شیوه پسندیده را بخلاف پادشاهان این عصر و زمان ضمیمه صفات حمیده  
 و اخلاق حسنه ساخته هم اخوان را بکمال فراغت و هم مملکت را در غایت امنیت  
 نگاهداشته اند و از نهایت معدلت و وفور بامس و سطوت احدی رایا رای آن  
 و تصور چنان نیست که خیال باطلی و اندیشه فاسدی در خاطر گذر آیند و اجتماع  
 این نقیضین و اتفاق این ضدین بی تائید ایزدی و عنایت صمدی ممکن و متصور  
 نیست و هیچیک از سلاطین روی زمین را این نوع توفیق میسر نشده امید از  
 پادشاه علی الاطلاق و خلاق انفس و آفاق چنانست که وجود فایض الجود  
 اقدس اشرف این خسرو دوران و پرورد کار طبقات انسان را با عمر طبیعی  
 و سلطنت سرمدی از جمیع سلاطین عالم ممتاز و دشمنان جاه و جلالتش را در آتش  
 یاس و ناکامی بسوز و گداز دارد بحرمة محمد و آله الامجاد -

(۱) دو روز و دو شب -



( ذکر شمه از احسان و اکرام خاقان سکندر احتشام نسبت بسیار

خواص و عوام طبقات انام و بذل جهد و رعایت صله رحم

و شفقت بحال اقوام و اقربائی نیکو فرجام )

بقلم مشکبار و قایع نگار بر صفایح و اوراق زرنگار شمه از احسان و اکرام  
شهر یار سکندر اقتدار یوسف عذار و بندی از رعایت خاطر خویشان و اقربای  
حمیده اطوار بدین آئین نگارش مینماید و بجهت طالبان اخبار و اسمار و مستمعان  
آثار سلاطین عالیقدر فصلی از مناقب و محامد شاهنشاه گیتی مدار جهاندار بر  
الواح لیل و نهار روزگار برین نمط ثبت می گرداند که ابتدای سلطنت و جهانداری  
و جلوس بر اورنگ بادشاهی و کامکاری اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف  
جمال دریا مثال به بذل و ریزش کشیده به نحوی بایثار درم و دینار عالمیان را  
خوشنود و کامیاب فرمودند که آنچه منجمین صادق القول در روز و لایات  
باسعادت شاهنشاه سکندر قدرت یوسف طلعت از گردش فلک دوار و آثار  
کواکب سبعة سیار استخراج نموده بعرض خاقان علین مکان نور الله مضجعه  
رسانیده بودند همگی مشهود طبقات نوع انسان و منظور افراد عالمیان گردید  
و در تمامت ممالك ایران و توران و ولایت هندوستان بلکه در تمام اقالیم جهان  
صیت سخاوت و مکرمت و آوازه معدلت و مرحمت شاهنشاه لك بخش بنوعی  
انتشار یافت که شهرت جود و کرم حاتم در ضمن آید - ( مصراع )

چون حرف مدغم گردید پنهان

چه هر کس از ار باب استعداد از عراق و خراسان پیاپی سریر سلطنت  
مصیر رسید فراخور حال و قابلیت مشمول عواطف و مراحم خسروی گردیده  
کامیاب شد و جمعی که از ایران می آمدند بحکم ناقد (۱) ایشان و زراء عالیشان  
وامرای رفیع مکان در زمره لشکر ظفر اثر نگاه داشتند و هیچ فردی از افراد  
غریب از این درگاه فلک اشتباه بی نصیب نمی گردد و مبالغهای کلی هر سال  
بر سبیل انعام بخاص و عام طبقات انام مرحمت میشود و رای آنچه از لشکر فیض  
اثر و خیرات خانه عامره و وجوه خیرات و تصدقات موفوره بسایر مستحقین

(۱) نافذ -



میرسد از انجمله ملا خلیل قصه خوان مخاطب به ملا نعمه که از جانب بنگاله و لاهور  
 بدار السلطنة همایون اعلی وارد شده بوساطت نواب علامی پیشوا الزمانی  
 بشرف سجده اشرف مشرف گردید و مدت يك سال در پایه سریر خسرو سکندر  
 اقبال اقامت داشت قریب ده هزار هون که موازی هزار تومان عراق باشد  
 بدفعات بطریق انعام از خاقان سکندر احتشام باو عاید شد خارج آنچه از امرای  
 عظام و وزرای عالیمقام و ارکان دولت و اصحاب حشمت باو مرحمت شد و کامیاب  
 و کامران از ملازمان بارگاه کیوان پاسبان مرخص گردیده از بندر معمور  
 مچلی پتن بجانب مملکت ایران روان شد و جمعی کثیر از اهل استعداد و ارباب  
 فضل و حکمت و مردم باشجاعت و جلالت در سلك بندگان و ملازمان بارگاه  
 فلک اشتباه منتظم گردیدند و از پنجهزار هون تا هزار هون علی قدر مراتبهم  
 مواجب و مشاھرہ هریک از ایشان مقرر شد و در هیچ عصری از اعصار ماضیه  
 در دار السلطنة این سلسله علیه اینقدر مردم از ارباب استعداد و اصحاب علم  
 و فضل و مردم قلزن و سپاهی و غیره از اهل ایران مجتمع نگردیده بودند  
 و باین مبلغ مشاھرہ معین نشده که در این عصر و زمان ازین عواطف و مراحم  
 خاقان سکندر شان جمع آمده سرافرازی یافتند چه جمیع امرای عالیشان و وزرای  
 رفیع مکان با اکثر لشکر ظفر اثر و اکثر عمال و عهده داران قلزن معتبر و اهل  
 مناصب و سایر مجلسیان و اکثر ساجداران از مردم ایران اند و جمعی کثیر از  
 تجار مال دار چه در دار السلطنة و چه در بنادر معموره و ولایت محروسه  
 اقامت نموده غایت تجمل و ثروت موفور بهمرسانیده اند از اهل ایران اند و  
 چندان نوازش و مرحمت از خاقان سکندر شان نسبت بسایر طبقات مذکوره  
 به حین ظهور میرسد که ایشان او طان حقیق و مکان اصلی خود را فراموش کرده  
 با کمال فراغت در ظللال رافت و عاطفت شاهنشاه مهربان تعیش مینمایند -

(مثنوی)

شهانے کہ بودند اندر جهان ز عدل و کرم مانده زایشان نشان  
 گذشته از ایشان بسے روزگار به گیتی ولی نام شان برقرار



بداد و دهش نام ایشان بماند      اگرچه دوامی بدوران نماند  
 همین نامشان مانده از جود و داد      نه نوشیروان مانده نه کیقباد  
 شهی را که داد و دهش شد شعار      چو کسری و جم باشد او نامدار  
 شهنشاہ دوران و قطب شہان      که شد حافظش خالق انس و جان  
 جهان کرده آباد از عدل و جود      ز رحمت دری برخلاق کشود  
 بدوران او خلق آسوده حال      ز مرآت دلها زدوده ملال  
 درین عهد از فرط عدل و کرم      مثل شد چو نوشیروان و چو جم  
 بسی دور گردست (۱) این چرخ تیز      نباشد چنین دور تارستخیز  
 خدایش نگهدار بادا مدام      عدویش فنا تا بروز قیام

در کتب سیر و آثار و تواریخ سلاطین عالمقدار مورخین راست گفتار  
 و سخن گزاران فصاحت شعار در تعریف عهد سلطنت و کامرانی خاقان چنگیزی  
 نژاد سلطان حسین میرزا بایقرا انار الله بهانه داستانها نوشته اند و از جمعیت اهل  
 استعداد و ارباب کمالات و بسط و بساط عیش و نشاط و آسایش طبقات سپاهی  
 و رعیت و معموری و امنیت مملکت و وفور اسباب طرب و عشرت و امثال ذلک  
 فصول و حکایات پرداخته اگر ارباب عقل و دانش و اصحاب بصیرت و بنیش  
 سخاوت و شجاعت و عدالت و حکمت و صفات حمیده و اخلاق پسندیده خاقان  
 سکندر اقبال را ملاحظه نمایند و خصوصیات این عهد و زمان را از جزویات  
 و کلیات مشاهده فرمایند بحکم خرد خردمندان این زمان را بر آن زمان ترجیح خواهند  
 داد چه این جمعیت و کثرت مردم ایران و وفور ارباب دانش و عرفان در منتهای  
 ممالک هندوستان که بولایت تلمنگانه اشتهار دارد از مراحم و عواطف خاقان  
 سکندر شان واقع شده اگر در شهر هری و ولایت خراسان وقوع یافته باشد  
 جای تعریف و تحسین است چه جای این مملکت که بطریق اولی سزاوار کمال  
 تعریف و تحسین خواهد بود چون اعلیحضرت خاقان سکندر شانی باطبقات  
 انسان و کافه عالمیان در مقام عطوفت و شفقت اند و از مراحم عام خاقان سکندر  
 مقام مردم دور و نزدیک و ترک و تاجیک بهره مند میگردند جمعی که بسمت

(۱) کرده است -



قرا بقی و نسبت خویشی موسوم اند بطریق اولی از الطاف بی غایت شاهانه و توجهات خسروانه گامیاب اند شاهد این حال و مصداق این مقال آنکه از جمله منسوبان این دودمان رفیع الشان و والده سیده ماجده و همشیره عقیقه صالحه خاقان جنت مکان که جده و عمه خاقان سکندر شاند از ابتداء سلطنت خاقان مغفور مبرور بکمال عزت و فراغت تئیش مینمودند و از اول سال جلوس سعادت ما نوس بادشاه سکندر اقبال بر نسبت سابق دقیقه از دقائق تعظیم و تکریم ایشان فرو گذاشت نمی فرمودند خصوصاً به جده سیده معظمه کمال اکرام و احترام میفرمودند و بالتأسیس ایشان منصب جلیل القدر پیشوائی به داماد ایشان شاه محمد تفویض فرمودند چنانچه در طی تحریر و قایع سال اول جلوس خسروی سمت گذارش یافته و با وجود عدم قابلیت و استعداد این خدمت شریف المرتبت قریب بدو سال بنابر انجاء ملتئم جده مکرمه منصب رفیع مذکور با او بود و شاه خوندکار پسر شاه محمد را بر نسبت سابق کمال عزت و احترام مینمودند و همشیره جده معظمه مکرمه که زوجه میر قطب الدین نعمت الله دشتکی شیرازی بود با صبیئه او که بعقد نکاح میرزا شریف شهرستانی صفاهانی در آمده بود معزز و مکرم داشته مشاهره و مواجب لایق مقرر داشتند و احوال ایشان چنان شد که این دوسیده عفت و عصمت پناه را با صبیهای ایشان دستگاه زیاده از خواهش ایشان بهم رسیده بود زیرا که شاه محمد را مشاهره پیشوائی دوازده هزار هون و مشاهره شاه خوندکار هفت هزار هون و خرج خانه ایشان تادر این عهد شش هزار هون و بجهت خرج اهل البیت میر قطب الدین نعمه الله قریب هزار هون مقرر نمودند و دیهای معمور تنخواء دادند چنانچه قریب پنجاه هزار هون هر سال بایشان میر سید و با عزت و احترام تمام روزگار میگذرانیدند و عالیحضرت مهد علیا اغنی والده مکرمه خاقان سکندر اعتبار بعد از آنکه جلوس فرزند ارجمند شهریار بر تخت سلطنت خورشید آثار واقع شد یکساعت از خدمت نور دیده عالمیان جدائی نمیفرمودند و دل و جان را بهر دم نثار مینمود (۱) جده سیده مکرمه در

(۱) می نمودند -



مفارقت فرزند مغفور مبرور خود سوخته و گداخته بودند تا آنکه بعد از يك چندی اراده نمودند که از دولته خانه گیتی نشانه بر آمده بخانه شاه روند کار و صبیحه معظمه خود تشریف برند و خاقان سکندر اقتدار در مقام اعتذار ایشان در آمده با نواع ملاطفت تسلی بخش خاطر حزن ایشان میگردیدند و در حرمت و عزت ایشان می افزودند و آن سیده عظمی را خور سندی حاصل نمیشد تا آخر از دولته خانه عالییه بر آمده بمنزل صبیحه خود تشریف بردند و جمیع اموال و اسباب و تجملات خود را که مبلغهای کلی میشد بانجا نقل فرمودند خاقان سکندر شان رضای خاطر ایشان را مرعی داشته کمال محبت و مرحمت نسبت بایشان مینمودند و بجهت اخراجات جدّه مکرره جمیع دیهای ایشان را برقرار داشته کل مایحتاج ایشان را سرانجام نموده از دولته خانه عالییه صبح و شام طبیلهای (۱) اطعمه و اشربه ارسال میداشتند و در هیچ امری نسبت بحال ایشان مضایقه نمی نمودند و هر چند روز بدیدن جدّه و عمه تشریف حضور از زانی داشته کمال محبت و مرحمت و عطوفت بظهور می رسانیدند تا آنکه شاه خورند کار بزرگ شده بسرحد بلوغ رسید جدّه و والدّه اش صبیحه مغفرت شعار ملک التجار را بجهت او خواستگاری کردند و خاقان سکندر شان مبلغ کلی از نقد و جنس بجهت جشن و میزبانی کد خدائی او مرحمت کرده تشریفات همه آنجماعت عنایت نموده مشار الیه بعد از این در کمال عزت و حرمت زیاده بر نسبت سابق بدیوان اعلی آمد و رفت میکرد و محل چلوس او نزدیک اورنگ خورشید رنگ مقرر گردید و خاقان سکندر فرهنگ محبت و لطف و اخوت بحال مشار الیه بتقدیم می رسانیدند تا از گردش فلك دوار در سال دهم جلوس سعادت مانوس در آوان شباب و اول جوانی جهان فانی را وداع نموده عمر عزیز را بملازمان خاقان سکندر شان بخشید عالیحضرت خاقانی بعد از این قضیه تفقّدات و دلجوئی نسبت بجدّه و عمه فرموده دیهای تنخواه مرحوم مذکور را بایشان گذاشتند و بر اخراجات ایشان افزودند و بعد از اندک روزی که شاه محمد که مدتی بود که بنا بر ظهور بیوقوفی و نادانی معزول

(۱) طبق های -



شده بود و از اهل بیت نیز جدائی اختیار نموده از گوشه خانه بر نمی آمد و بطور خود در منزل میگذرانید متوجه عالم عقبی شد در این وقت نیز اعلی حضرت خاقان سکندر شان شفقت های گوناگون بحال جده و عمه نموده رفع ملال از خاطر ایشان نموده و همیشه متوجه حال ایشان بودند چون جده سیده از رفتن داماد و نیره که غایت خور سندی و تعلق بایشان داشت حزین و غمین بوده لوح سینه را از تعلقات مصفا گردانیده در منزل مسجدی ساخته صبح و شام بلکه علی الدوام بعبادت خالق جسم و جان و موجد زمین و آسمان اشتغال مینمود در آن اثنا فکر اعظم عبادات در خاطرش خطور نموده اراده حج بیت الله الحرام و طواف روضه حضرت سید الانام و زیارت مرقد مطهر ابن عم و وصی برگزیده ملک علام و تقبیل عتبات طاهره سایر ائمه علیهم الصلوات و السلام تصمیم نموده از خاقان سکندر احتشام رخصت خود و همشیره و صبیهارا خواست و در این باب مبالغه را از حد گذرانید اگرچه سلاطین عظیم الشان این سلسله علیه رفیعہ این قسم پردگیان سرادق عزت را رخصت سفر نداده خصوصاً سفر ولایتی که در تصرف پادشاه دیگر باشد اما خاقان سکندر شان بواسطه رعایت دو امر شگرف التماس ایشان را بمعرض قبول در آوردند اول رعایت شرع شریف دین محمدی که حج بر ایشان واجب بود و وجوب امر معروف تقاضا آن مینمود که اگر ایشان از رفتن سفر خیر البلاد با و امتناع نمایند ایشان را باختیار خود نگذاشته جبراً قهراً روانه مکه معظمه نمایند و هرگاه ایشان خود اراده این امر شریف واجب نموده باشند و در باب رخصت خود نهایت الحاح نمایند اگر تجویز رفتن ایشان نه کرده مضایقه فرمائید در مظلّمه ترك واجب با ایشان شریک بوده در روز باز خواست اعمال یوم الحساب افعال در معرض خطاب بادشاه بی زوال و محل عتاب حضرت ایزد تعالی (۱) در آیند دوم آنکه (۲) رعایت صله رحم و رضای خاطر ایشان مرعی ندارند چه هرگاه ایشان خیر و خوبی آخرت خود را در این دانسته اراده امری کنند خالق جسم و جان و پروردگار عالمیان بر ایشان واجب فرموده اگر

(۱) متعال (۲) آن که اگر رعایت -



در مقام ممانعت درآیند و ایشان را ازان اراده متصرف (۱) سازند عبد الخالق و الخلاق مصیب و نیکو کار نباشند بنا بر رعایت این دو امر از صمیم قلب ایشانرا مرخص ساخته انواع توجهات نسبت بایشان فرمودند و با آنکه معلوم عالمیان بود که سامان و جمعیت ایشان به مبلغهای کلی میرسد و هر يك از ایشان را تحملات موفور هست جمیعاً بایشان جمع نمایند و از زانی داشتند و مبلغ بیست هزار هون نقد از خزانه عامره برآورده بجهت راه خرج سفر خیر اثر مرحمت کردند و بر این مکرمت افزوده حکم معلى نافذ نمودند که جمیع دیهای ایشان را چنان که پیشتر مذکور شد برقرار دارند و حاصل آن ولایت بجهت ایشان جمع نمایند تا معاودت ایشان و چون لازم بود که بکبر سن و فضل علم و صلاح و تقوی محلی باشد رفیق ایشان بکنند سیادت پناه فضیلت دستگاه اقصی القضای میزند ظهیرالدین محمد نجفی قاضی معسکر ظفر اثر را تعیین نمودند و مشارالیه را با ولد خلفش میرمیران که قبل از این بمنصب دبیری سرافراز شده در سلك مجلسیان تشریفات حضور موفور السرور منتظم گردیده بود بحضور اشرف طلب نموده به فاخر نوازش کردند و بر مشاھرہ سابق ایشان سوائی که عبارت از ربع آنچه مقررست افزودند و بجهت خرج راه شریعت پناه مبلغ هفت هزار هون مرحمت کردند و چند نفر از مجلسیان دولت محل و ساجداران را مشاھرہ دوساله مقدمه (۲) عنایت فرمودند به بعضی از طالب علمان غیر از چاکر را بجهت همراهی هزار هون مرحمت انعام کرده رفیق مشارالیه کردند که در مدت رفتن و مراجعت نمودن بخدماٹ مرجوعه قیام نمایند و سفر مبارک ایشان در غره رجب المرجب سنه مذکوره اتفاق افتاد که از راه بندر معموره مجهل پتن روانه شدند و وزارت پناه خیرات خان را تشریف مرحمت نمودند که همراه ایشان بوده یا بندر معموره برساند و در همین موسم در کشتی مفخر التجاری شیخ ملک محمد شیرازی که از زمره تجار معتبره و از متوطنین آنجا است روانه سازد و بجهت سفر ایشان سامان و استعداد کشتی نموده روانه بندر عباسی

(۱) منصرف - (۲) مقدمه یعنی بطور پیشگی -



گرداند و از آنجا به نجف اشرف و کربلای معلی رفته و زیارت آن دو مرقد مطهر و زیارت عتبات ائمه دیگر که در عراق عرب ند نموده ان شاء الله بمکه معظمه و مدینه مکرمه روانه شوند تا ثوابت این مبرات و اجر این حسنات که خسرو (۱) سکندر صفات نسبت بطبقات آدمیان و کافه عالمیان عموما صدور می یابد پروردگار عالمیان عمر طبیعی و سلطنت ابدی شامل ذات ملک صفات خسرو سکندر اقتدار بگرداناد و آثار این اطوار در جراید روزگار ثبت گردیده در ازمنه و اعصار آتیه در السنه و افواه عالمیان ساری و جاری باشد امید واری از خالق انفس و آفاق و بادشاه علی الاطلاق چنانست که احسان و اکرام خسرو سکندر مقام نسبت به طبقات انام الی یوم القیام در مراتب از دیاد بوده دشمنان و اعادی جاه و جلالتش شکسته حال و تباه گرداند - (ذکر تتمه قضایای این سنه) در غره ذی القعدة این سنه دنیای عین الملکی از نصیر الملک دکنی که بجهت بیماری و ضعف بسیار از ملازمت و خدمت متقاعد شده بود گرفته بمقرب الخضر (۲) السلطانی میان علی اکبر جنیدی دکنی (۳) از مردم نجیب دکن است و پدران او بخدمات حضور سرفراز بوده اند امثال تفویض شد و مشارالیهما که از اهل دکن اند باین دو خدمت سرافراز و از و اقران ممتاز شدند -

( ذکر بعضی از فضلا و اعیان دار السلطنة که در سنه

مذکوره بعالم بقاروان گردیده اند )

از انجمله ملا خلی شو ستریس که از فضلا و شعراء دار السلطنة بود و قریب بیست و پنجسال بود که دفعه دوم بدار السلطنة آمده اقامت داشت یگچندی در عهد سلطنت خاقان مغفور مبرور نور الله هضیعه بمنصب تدریس مدرسه دار الشفاء سرافراز بود و در این زمان خاقان سکندر شان در مقام ترقی او در آمده او را در سلك مجلسیان حضور منتظم ساختند در این وقت نیز درس علوم معقول و منقول و فنون ریاضی میگفت و جمعی از اکابر زادهای (۱) که از خسرو (۲) السلطانیه - (۳) دکنی که از -



و طلبه علم از او مستفید میگردیدند و از علم جفر و اعداد نیز بهره تمام داشت و بعض اوقات اعلیحضرت خاقان سکندر شان بخدمات مقابله و تصحیح کتب علمی و خواندن ادعیه و اعمال جفر او را مشغول میداشتند و اشعار مرغوب از قصیده و غزل و قطعه و رباعی و مثنوی در صفایح روزگار از او بیادگار مانده و نواب علامی پیشوای الزمان تذکره اعیان و اکبری که باستعداد و طبع نظم موصوف بوده اند و مدح خاقان مبرور مغفور نور الله مرقدش (۱) میکرده اند ترتیب داده اند در آن تذکره فضایل و کمالات مولوی را که دفعه اول بدار السلطنت آمده بوده مرقوم نموده اند و قصاید غرا و مقطعات و ترکیب بند خوش ادارا که در مدح خاقان مبرور بنظم در آورده ثبت کرده اند در اوایل سنه مذکوره بعالم عقبی توجه نمود و علما و فضلا دار السلطنت همراه جنازه او رفته در دار السلطنت دفن ساختند (و دیگر) سیادت پناه معفوری میر سید محمد اسفراینی که دفعه دوم در سال چهارم جلوس اعلیحضرت خاقان از جانب آگره آمدند چنانچه در وقایع آن سال مرقوم قلم سواخ رقم گردید و اعلیحضرت خاقانی غایت التفات بمشارالیه فرموده بر نسبت زمان خاقان مغفور مشاهره و محل جلوس او را نزدیک اورنگ خلافت مقرر فرموده بودند و مدت چند سال بعزت و فراغت میگذرانید و بحسن سلوک و وسعت خلق از اقران و اکابر و اعیان امتیاز داشت بنابر آن مقبول طبایع خاص و عام بود و بخدمت پادشاهان نافذ فرمان ایران و هندوستان و بلاد دگر که رسیده عزت و احترام او نموده بودند و دفعه اخیر که بدار السلطنت آمد می گفت که خوش ترین اقالیم جهان و بهترین ممالک سلاطین عظیم الشان دار السلطنت حیدرآباد جنت نها داست و ملازمت پادشاه سکندر چشم دل نشین تراز صحبت پادشاهان عالم است و هر سال مبالغها بطریق انعام غیر مشاهره با و میر سید و دو بادشاه ایران خلعتهای فاخر و چند سراسپ قیمتی برای مشارالیه فرستاده در فرمان معلى توجهات بسیار بموی الیه فرموده بودند و هر چه بید تصرف میر مذکور درمی آمد خرج مینمود مع هذا مبلغ دیگر قرض میکرد تا در هجدهم ماه ربیع الاول

(۱) مرقده -



سنه مذکور کوفت اعضا و پا شدت تمام پیدا کرده و مداوای اطباء مفید نیامده  
بعالم عقبی توجه نمود و جمیع اکابر و اعیان با اتفاق نواب علایم فهایم تشییع  
جنازه او نموده مدفون ساختند و ارباب طبع در قضیه رحلت آن سید بزرگوار  
مرثیه ها گفته اند و بعضی مذیل بتاریخ نمودند و راقم این مسودات نیز قطعه  
گفته این بیت را که تاریخ در آن است مرقوم نموده - (بیت)

چو تاریخ فوتش به جستم خرد گفت بملك بقار فته سید محمد (۱۰۴۷)

و اعلی حضرت متوجه فرزند ان مرحومی شد سه هزار هون تنخواه  
مرحمت فرمودند و پسر بزرگ میر ابو القاسم نام که داماد اقصی القضاة قاضی  
ظہیر الدین محمد است در سلك مجلسیان حضور منتظم ساختند و چاکری در پسر  
دیگر در دولت محل تعیین فرمودند (و دیگری) میرزا محمد جوهری بترزیست  
و احوال او بتقریبات مذکور شده چون میر حفظ الله حاجب عالی حضرت  
شاه جهان را روانه مینمودند اور تشریف حجابت پادشاه دہلی و رفاقت میر  
مشار الیہ مرحمت کردند و او بیرون دار السلطنة رفته بکار سازی مشغول بود  
که بیماری اول اشتداد یافته در حالت نزع اور بشهر آوردند در همان شب سفر  
عالم بقا نمود و در پہلوی برادرش میرزا اسد الله کرک یراق مدفون ساختند  
و ترکه و اموال او بموجب وصیت بمیرزا عبد الغنی برادر دیگرش منتقل شد  
(دیگری) میرزا حمزه استر آبادیست برادر زاده میرزا بیگ فندرسکی که  
در زمان خاقان مغفور از جانب ایران آمده در سلك مجلسیان دولت محل  
انتظام یافت و در همان ابام بتقریب دامادی غفران پناه میر مجد الدین محمد ولد میر  
محمد مومن بمرتبه امارت رسید و مدت چند سال در خدمت خاقان مغفور و چند  
سال در عهد دولت ابد پیوند گذاریند و اکثر اوقات بمنصب سرداری و امارت  
سرافراز بود و چند ماهی منصب رفیع سرخیلی با و مرجوع بود و بعد از ان  
در سلك مجلسیان حضور منتظم شده در این وقت حواله دار قلعه مبارکه محمد انگر  
شده بود مرض اسهال بهمرسانیده در ماه شوال برحمت ایزدی پیوست  
و در دایره میر محمد مومن مدفون شد اعلی حضرت خاقان پسر برادر او را که



از استرآباد آمده بود در سلاک محلداران مقرر داشتند و حواله داری قلعه را به بعضی از ملازمان و غلامان رجوع فرمودند (و دیگری) عمدة السادات و الفضلا میرزا فضل الله شیرازیست که از سادات دست غیب شیراز و از نجبا و اعیان دار المملک فارس بوده در اوایل سلطنت خاقان سکندر شان بدار السلطنة آمده در سلاک مجلسیان حضور انتظام یافت و بغایت معزز و بکمال علم و فضل و صلاح موصوف بود و در اثبات مذهب شیعه هزار حدیث از کتب احادیث شیعه و سنی انتخاب نموده بزبان فارسی شرح و بیان آن کرده تالیفی مینمود که کوفت سابق او شدت نموده بدارالبقارفت و جمیع علما و فضلا بانواب علای تشیع جنازه او نموده در قبرستان دار السلطنة دفن کردند چون وارثی در این ملک نداشت امر معلی نفاذ یافت که متروکات او را بامینی بسپارند تا وارثی از شیراز بیاید یا بشیراز بفرستند (و دیگری) شیخ هارون جزایریست که مدرس اهل لنگر فیض اثر و مسلمین این شهر و فقیه بیعدیل عادل و بصلاح و تقوی موصوف بود و قریب سی سال به نشر علم فقه و دعای از دیاد جاه و جلال ایندولت اشتغال داشت در ماه ذیقعد سنه مذکوره برحمت ایزدی و اصل شد و نواب علای متوجه فرزندان او شده برنسبت سابق از لنگر فیض اثر و وظیفه مقرر کردند (دیگری) ملا تقیای شیرازیست که در زمان خاقان فردوس آشیان در سلاک مجلسیان حضور منتظم یافته بحجابت مقیمی خانه نظام شاه تعین شد و مدتی بوجه مرضی بآن خدمت قیام نمود و بعد از انتقال آن دولت بدار السلطنة آمده یکچندی در سلاک مجلسیان بود در آن ایام که اعلیحضرت شاه جهان بدولت آباد آمدند مشارالیه را باستعداد تمام باچند زنجیر فیل نامی و تحف گرامی بخدمت شاه جهان فرستادند و او در دولت آباد بخدمت پادشاه رسیده تحف و هدایا را گذراینده مورد توجهات خسروانه گردید و بعد از آن بحجابت مقیمی آن درگاه مقرر شده در ملازمت ارددی گیهان پوی به آگره رفت و در آنجا بعرض ضیق النفس برحمت حق پیوست و ترکه او از گتیب و اموال در سرکار پادشاه آنجا ضبط شد (دیگری) از غلامان و ملکان عالیشان ملک عنبر سر



جامدار است که احوال او بتقریبات مذکور شده در ذیقعه سنه مذکور عمر را بملازمان پایه سریر بخشید و دنیای يك لك هون او را امانت نموده جامدار خانه عامره را بحواله ملك آدم کردند و فیالخانه و طویله و خدمات دیگر که باو رجوع بود بغلامان دیگر تفویض نمودند (و دیگری) حسن بیگ شیرازیست که از اول زمان سلطنت خاقان سکندر اقبال کوتوال دار السلطنت بود و کمال استقلال در این منصب رفیع یافته و گوی تفوق از امثال خود ربوده بود و مورد توجهات میگردد به تحریک بعضی از ارکان دولت و به سببی از اسباب منصب کوتوالی را به صنی قلی بیگ (۱) حواله دار لشکر رکاب خانه بود تفویض یافت و حسن بیگ را بعد از عزل به سرکارے ساختن یکطرف قصر حیات محل مقرر نمودند و مشار الیه صبح تا شام در کار عمارت اهتمام تمام میکرد و امیدوار بود که بعد از این بمنصب عالیہ سرافراز گردد که در مرض اسهال عمر خود را فدای ملازمان پادشاهی نمود و در مسجدی که نزدیک بخانه او ست مدفون گردید اعلیحضرت خاقانی فرزندان او را بحضور طلسمیده به تشریف نوازش فرمودند و دو پسر او را در سلك مجلسیان دولتمحل سرافراز نموده هزار هون مشاھرہ نموده دیهی تنخواه دادند و مشهور بود که سامان او يك لك هون میرسید همه را بفرزندان او وا گذاشتند و سلسله علیہ رفیعہ قلب شاهی باین شیوہ مرضیه بین السلاطین (۲) العالم اشتهار و اختصاص دارند که مطلقاً نظر کیمیا اثر ایشان بر احوال و متروکات ملازمان بنوده اگر چه گنجها اندوخته باشند بورثه ایشان باز گذاشته اند و اگر ورثه بنوده کل ما یعرف و تمام نقود و اجناس را ضبط نموده اند تا وارث یا وکیل وارث آمده تصرف نمایند چنانچه در عهد خسرو زمان چند بزرگ متمول صاحب ثروت که بمنصب عالیہ سرافراز بودند و عمر را فدای ملازمان در گاه نموده بعالم بقارفتند تمام تجملات و اموال موفور ایشان بورثه ایشان انتقال یافت امیدواری از حضرت باری تعالی چنان است که در ازای این اکرام و احسان که از خسرو زمان نسبت بکافه آدمیان صدوری یابد عمر طبیعی و صحت ذات خجسته صفات کرامت نماید و بارگاه

(۱) که حواله دار - (۲) بین سلاطین العالم -



حشمت و سلطنتش را از حوادث و آفات در حفظ و حمایت خود بداراد بحرمت  
نبی الاکرم و آله الامجاد (۱) -

( ذکر قضایای میمنت مآل سال چهاردهم جلوس سعادت مانوس

خاقان سکندر شان که موافق سنه ثمان و اربعین و الف هجریست )

بر عقلای بنی نوع انسان که مستمعان اخبار سلاطین عظیم الشانند مکشوف  
و عیان می سازد که در این سال سعادت مآل و الهه امجد اکرم پسندیده خصال  
اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال اراده نمودند که قریب به محل حرم  
محترم عمارت رفیع و سیعی که شایستگی جلوس سرا پرده نشینان بارگاه عفت  
و خاصگیان سراق عزت خاقان سکندر منزلت داشته باشد بنا فرمایند اگر چه در  
حرم معلی عمارات عالی و منازل متعالی است اما چنان نبود که مرضی طبع شریف  
آن محذره عظمی باشد پس جاشی که قابلیت عمارت دلخواه باشد بنظر احتیاط  
در آورد، نزدیک بقصر سپهر منظر امان محل اراده بنای قصری نموده مقرب  
سریر رفعت اساس ملک الماس حواله دار عماران را امر نمودند که داستان (۲)  
بنا و معماران را حاضر نموده طرح بکشند پس آنجماعت ماهر طرحی عمارت که  
مشمول بر چهار طبقه باشد کشیده بنظر ملازمان بارگاه خاقان سکندر دستگاه  
در آوردند اعلی حضرت خاقانی ملاحظه آن طرح نموده امر فرمودند که بر بالای  
طبقه چهارم که ترتیب خواهد یافت طرح چهار عمارت عالی که روبه چهار  
جانب مشرق و مغرب و جنوب و شمال باشد با ایوانهای وسیع و مندپهای رفیع  
و نشیمنهای خاص و غرفها ساخته طنبتی طویل و عریض در میان آن بنا نمایند  
و آصفجاهی میر محمد سید سرخیل شاهی را تشریف سرکاری ساختن آن قصرهای  
فلک نما مرحمت شد و مشار الیه حسب الامر جهان مطاع مهندسان کاردان  
و معماران نادر الزمان سرکار اشرف رابکار مشغول ساخته صبح و شام بلکه  
علی الدوام باهتمام این خدمت اشتغال نمود و چهار قصر عالی با ایوانها و مندپها  
و نشیمنها بر بالای چهار طبقه ترتیب یافت و در میان چهار عمارت طنبتی و وسیع  
طویل پرداخته شد و در تحت آن حامی بطرح دانشین و تکلفات موفور اتمام یافت

(۱) بحرمت النبی و آله الامجاد - (۲) استادان -



و کاری که بسالها بایست بانمام رسد در مدت یکسال مانند کوه رفیعی آن عمارت را برافراختند و بعد از این امر معلی (۱) شد که طنبتی مذکور را استادان نقاش عراقی و هندی که هر یک مانی زمان توانند بود بطرح دلفریب نقاشی نمایند و استادان ارژنگ رقم بطلا و لاجورد و رنگهای غیر مکرر در آن طنبتی شاه نشین به جلسهای بزم و معرکهای رزم و شکارگاهها و غیره نقاشی نمودند و آن طنبتی را چون گلشن ارم و روضه خورنق بنقش و نگار آراستند و در ماه ربیع الاول سنه مذکوره این نیز به یمن توجّهات خسروی تمام شد و نام نامی آن قصر را حیات محل قرار دادند و شعرای فصاحت و بلاغت شعار و سخن سنجان نادره گفتار دار السلطنته قطعه های غرا در تعریف و توصیف قصر حیات محل گفته اکثر را مذیل بتاریخ که لفظ حیات محل در آن بود ساختند و بعضی از آنرا با حسن الکتاب مولانا عرب خوشنویس شیرازی که از زمره خوش نویسان کتابخانه عامره است و روزی هزار و هزار و ششصد بیت کتابت نستعلیق می کنند و مع هذا قطعه نویسی خوب و کتابه نویسی با اسلوب است مرحمت فرمودند که کتابه نویسد تا در تخته و سنگ نقر نموده در طنبتی و پیشگاه عمارات نصب نمایند و چند مصراع تاریخ که از قطعها راقم این مسودات شنیده بود مرقوم نمود اول ملا حکمی شیرازی قطعه گفته که این مصرع تاریخ گردیده است (ع) -

محل پادشاه ملک و دین حیات محل

و محمد قاسم نویدی این مصرع تاریخ را بطریق تعمیه گفته - (مصرع ع)

گلشن آسمان حیات محل

و دیگری گفته که -

(ع) نامش از آسمان حیات محل میرزا روزیهان صفاهانی گفته

(ع) که شد حیات محل از محال سلطانی

و راقم این مسودات نیز قطعه گفته تاریخ در آن درج نموده بود مرقوم

ساخت اگرچه در جنب این تاریخها نوشتن آن از این قبیل است که .

(۱) معلی صادر شد -



(ع) بردسته گل نیز به بندند گیارا

(قطعه)

بنا بر این تجویز نمود

خسرو عهد شاه عبدالله که بود پادشاه دین و دول  
 ساخت قصری که زیر پایۀ او پست بنمود آسمان زحل  
 از فرازش توان جهان دیدن هست جام جهان نما بمثل  
 از قدوم خدیو مهر غدار گشته این قصر همچو برج حمل  
 تا بود عرش بر فراز فلک باد قصر شهی مصئون زخل  
 بهر تاریخ گفت هاتف غیب قصر سلطان بود حیات محل

بالجمله بعد از اتمام تکلفات آن قصر عالی علیا حضرت ناموس العالمین  
 اراده نمودند که اعلیحضرت خاقانی را بآن محل دلکشا آورده ضیافت نمایند  
 پس سطح آن قصرها را قریب بدویست جفت قالی زربفت و ابریشمین و پشمین  
 جو سقا ه و کرمانی بیست گزی و سی گزی فرش نموده نمذیکتهای نفیس  
 بر صدر آنها گسترده و سقف آنرا به مخمل و اطلس پوشیده طاقچههای آنرا  
 بطرف و آوانی چینی و فغفوری و انواع تکلفات آراسته ساعت سعدی  
 اختیار کرده التماس نمودند که خاقان سکندرشان با جمیع امرا و وزرا و مجلسیان  
 و سایر چاکران بآداب و قانون سواری از در دولتخانه عالیہ شیرعلی برآمده  
 از در بندی که بجهت قصر حیات محل در میدان و وسیع الفضاء دربار ترتیب  
 داده اند درآیند و اعلیحضرت خاقانی التماس ایشا را با جابت مقرون ساخته  
 در سلخ ماه ربیع الاول براسپ جهان نورد سپهر نمود مانند آفتاب تابان سوار  
 شده طلعت مهر اضاءات از انوار یزدانی فروزان و پرتوش بر عالمیان تابان از  
 دروازه عالیہ شیرعلی برآمده جمیع اعیان و سایر مقربان و مجلسیان و امرا و وزرا  
 در رکاب دولت ظفر قرین و جناب آصف جاہی ملاگت مداری پیش پیش  
 با ہتمام پرداختہ و تمام میدان و وسیع را در صفا چون سطح آئینہ ساخته و سر  
 نوبتان مریخ صرلت بآداب و توزک لشکر مشغول شدہ بدر بند محل رسیدند  
 و ملاکت مداری با بعضی از معتمدان خاص از جانب علیا حضرت پا انداز



مخمل و زر بفت گسترده و از در بند اول تا قصر فلک منظر که قریب هزار گز مسافت باشد مشتمل بر هشت در بند پای انداز کشیدند و در هر در بند يك زنجیر فیل و چند سر اسب و چند شتر و اجناس ما کوله خرمن خرمن کرده تصدیق کردند و اعلی حضرت خاقانی با کمال عظمت و شان و شوکت سلطنت از هر در بند فلک مانند گذشته در هر محل در بند جمعی از چاکران بنوعی که در دولتیخانه عالیہ خدمت ایشان مقرر است قیام نمودند و مملکان رفیع مکان و عهدداران دروازه حرم محترم هر يك با خواجههای زر و جواهر و نقایس اقمشه رسیده نثار و پا انداز مجدد نمودند اعلی حضرت خاقانی از ابرش صبا رفتار فرود آمده از قدوم بهجت لزوم پایهای نردبان آن قصر را چون خشت مهر و ماه نور ضیاء بخشیدند و قریب صد زینہ پایه را تا بالا همه زر بفت قیمتی گسترده بودند اعلی حضرت خاقانی بر آن قصر بر آمده پیشوا الزمانی و بعضی از مقربان را رخصت دادند که بالا آیند قصر فلک رفعت از انوار شمعش طلمعت آن زیب دهنده اورنگ و اکیلی پر نور گشت در بالای طبقه اعلا بر اورنگ سلطنت قرار گرفتند و مقربان عظام و مخصوصان لازم الاحترام در محل و مقام خود قیام نمودند و زبان فصاحت بیان بمبارکباد و تهنیت کشودند و توصیف طرح دلپذیر و تعریف این قصر سپهر نظیر عبارات سنجیده نمودند و پیشکشهای لایق کشیدند و از جانب علیا حضرت والده امجد اکرم يك زنجیر فیل بزرگ با زنجیر و یراق طلا و دوسر اسب عربی فرد اول بایراق مرصع و کمر پته (۱) مرصع بجواهر قیمتی و چند طبق و خوان از اقمشه زر بفت عراقی و مخمل فرنگی و غیره و چهارده دست رخت فاخر که به زرتار بطراحی دوخته شده و چادرهای حاشیه منقش که بزر تار و ابریشم بکمال تکلف کشیده کرده شده و دیتهای قیمتی و تحف دیگر گذرانیده شد و آصفجاهی مملکت مداری یکمده تخته پلنگ تمام طلا با متعلقات و لوازم آن که همه از طلا مرتب شده و تخمیناً دوازده من طلا خالص احمر بکار رفته بود و طلا آلات دیگر با تحف مرغوبه و اقمشه نفیسه گذرانید و چون جناب آصفجاء اهتمام تمام در اتمام عمارت و سرانجام مایحتاج (۱) یعنی کمر بند -



و لوازم آن نموده بود از جانب علیا حضرت ناموس العالمین تشریف خاص  
 الخاص و اسب بازین زرین و یک سلسله فیل و کمر شمشیر مرصع عنایت شد و ملک  
 الماس حواله دار معماران را خلعت فاخر مرحمت شد و بعضی از اهل این خدمت  
 را تشریف های علی قدر مراتبهم داده شد و بعد ازین مجلسیان عظام و سلحدار  
 محلداران بترتیب خدمت فوج فوج بر بالای طبقات آن قصر برآمده بکورتش  
 قیام نمودند و آنروز حکم چهار نبطاع شرف نفاذ یافته بود که جمیع ملازمان بارگاه  
 فلک اشتباه از اعلی و اواسط و ادنی ملبس بلباس الوان نشده رخصت سفید  
 بپوشند چون جوق جوق بلوازم خدمت میپرداختند ملکان و عهده داران بادیه  
 های طلا و نقره را از زعفران طرب افزا و مشک اذفر پر ساخته و خوانچهای  
 عبیر و انواع خوشبوی بر سردست داشته سینه و بر هر یک را بزعفران رنگین  
 میساختند و مشک و خوشبوئیها بر سینه و بر ایشان می مالیدند بعد از ادای  
 مراسم عبودیت بمحل خدمت مراجعت مینمودند و بعد ازین مراتب سفره  
 عامی که بانواع تکلفات مطعومه و ما کوله و حلویات و تنقلات متنوعه چاشنی  
 گیران و خوانسالاران ترتیب داده بودند یک هزار لنگری طعام بطول چهار  
 صد گز سفره کشیده شده بود امر معلی نافذ شد که بانواب علای فهای جمیع  
 مقربان عظام و سایر ملازمان خاص و عام بر آن مایده رفته صرف نمایند بعد  
 از صرف نمودن طعام شرابدار خواص خوانهای تنبول که اوراق آنرا باوراق  
 طلا دسته بسته و فوفل و کات را با مشک و طلا مزوج نموده بهر کس دادند  
 و آنروز تا شام طبقات انام فصل فصل بر آن سفره می آوردند و چاشنی گیران  
 بر سر پای ایستاده بآن نعمتهای غیر متناهی اشتغال داشتند و روز دیگر علیا  
 حضرت ناموس العالمین امر نمودند که چند هزار طبله از تنقلات متنوعه ملونه  
 که ترتیب یافته بود بمنازل حجاب عظیم الشان و وزراء رفیع مکان و مجلسیان  
 عظام و مقربان کرام علی قدر مراتبهم از صد طبله تاده که هر یک از پنج من  
 تا یک بوزن بود ببرند حب الامر ملازمان خاص بمنازل ایشان بردند و ازان  
 جشن و میزانی جمیع افراد انسان از خاص و عام بهره مند گردیدند و بدعاء



و ثنای پادشاه سکندر بارگاه مشغول شدند -

( ذکر آمدن حاجب شاهزاده اعظم او رنگزيب بدار السلطنة )

قبل ازین مرقوم گردیده بنده رضا از این دولتخانه عالیہ نادم و خاین روان شد و از جانب پادشاه خط عزل بر رخسار حال او کشیده شده سیاده پناه قاضی عزین الدهر ولد قاضی عبدالعزیز را تعین نموده بودند که از جانب شاهزاده اعظم بدار السلطنة بحجاب مقیمی بیاید و مشارالیه باین خدمت منصوب شده روانه این جانب گردید چون بحوالی دار السلطنة رسید بعضی از سربو بتان را باستقبال فرستادند که بلوازم مهمانی قیام نمایند و او را در عمارت باغ خیرات آباد فروه آورده بدرگاه گیتی پناه معلوم نماید و بعد از فراغ امر ضیافت و رسیدن او بمحل مذکور اعلیحضرت خاقانی بتاریخ دوازدهم صفر سنه مذکوره متوجه سواری شده بآداب و قانون سلطنت بنوعی که در سواریهای سابق مذکور شده روانه گردیدند و در آن مقام بهشت ارتسام فرود آمده ملاقات حاجب مذکور گرفتند و او تحفه شاهزاده اعظم را گذرانیده از خود نیز چند سر اسب و تحف دیگر پیشکش نمود و به تشریف و دوسر اسب نوازش یافت و خاقان سکندر شان بدولت و اقبال بدولتخانه گیتی نشانه مراجعت نمودند و مشارالیه را داخل شهر ساخته در منزل ملا محمد علی دبیر فرود آوردند و همیشه بتوجهات خسروی سرافراز است و چون بنده رضا بواسطه اعراف (۱) از جاده ادب مستوجب سیاست شده بود مشارالیه در مراسم حسن سلوک رفیعه (۲) فرو گذاشت نمی نماید و او تا غایت موافق مزاج ملازمان بارگاه خسروی بوده است -

( ذکر نامرد نمودن یولچی بیگ بقلعه کولاس )

چون عمده الوزرا یولچی بیگ در مصلحت مرتضی نگر بروجهی که مرضی خاطر اشرف کاری نکرده بود و بعد از کورنش و عرض خدمات آنجا پرتو التفات بر احوال او توافقت و بجهت تنبیه او بقدر تخفیف در تنخواه وزارت او واقع شد و مبلغ چهل هزار هون و لایت از سنجی او امانت کرده جمعی که از آن تنخواه چاکر سنجی بودند مثل ابدال بیگ و محمد زمان بیگ و لاجپن

(۱) اعراض - (۲) دقیقه -



بیگک قریب صد جوان عراقی و ترک را در سلاک ملازمان بارگاه منتظم فرمورند و در محلات سلاحداران جابجا تعیین نمودند و عمده الوزرا را بقلعه کولاس نامزد نمودند چون ولایت مقاصی او در آن سرحد بود امر معلی نافذ شد که محال مقاصی خود را بحفظ و حر است سرحد و قلعه اشتغال نماید و مشار الیه در اواخر صفر سنه مذکوره بجانب قلعه کولاس روانه شد -

( ذکر مغضوب شدن ملا اویس منشی )

بر مستمعان اخبار مستور نماند که در ماه ربیع الاول سنه مذکوره ملا اویس منشی مغضوب گردید با کمال قرب و منزلت از نظر کیمیا اثر پادشاهی افتاد و مشار الیه را در خانه خودش محبوس نموده و سنجینی وزارت او را امانت نموده بجانب آصفجاهی فرمودند که بحال لشکر او وارسد و از جا گیرات تمنخواه زر تحصیل نموده بلشکر دهد و وجه مغضوب شدن مولوی طاهر آنکه چون سرخیل رشید مستقلی در میان بنود و او خود را در نهایت تقرب می یافت از مرتبه منصب خود تجاوز نموده در مهمات سرخیلی بلکه در پیشوائی و غیرهمادخل مینمود بواسطه توجهات پادشاهی جمیع منصبداران را زیر دست خود می پنداشت و با آنکه دخل و تصرف او در مهمات مناصب مذکور چندانی مرضی طبع اشرف علی نبود اما اکثر اوقات میگذرانیدند و نهی صریحی نمیفرمودند و این بعضی مشتمل بر بسی مصالحتها بود تا آنکه در این وقت جناب آصفجاه متأثر رشد خود را در اعلی مرتبه ظاهر ساختند و در هر امری غایت خیر خواهی از ایشان بظهور میرسید و کمال قرب و محرمیت بهمرسانیدند و راضی بنودند که مشار الیه بطریق سابق دخل در سرخیلی کنند بلکه اسناد بعضی چیزها که خلاف فدویت و اخلاصی بود نسبت با و واقع شد بنا بر آن قرب او بقدری کم شده استشمام روایح بی عنایتی و کم التفاتی از ملازمان پایه سریر نمود و حوصله اش تاب مشاهده این نیاورده بی تامل در مقام رضا در آمد و صریحا در مواجهه استدعاء رخصت نمود این ادا بر خاطر ملوکوت ناظر اشرف گران آمد که چه معنی دارد که نفرانی که از ادنی مرتبه با اعلی



مرتبه قرب سریر ما سرافرازی یافته باشند و بوسیله مراحم ما از سایر اعظم و اکابر بارگاه کمال امتیاز بهمرسانیده باشند بمجرد آنکه برشد دیگری از خود زیاده یا بند بی آنکه تغییری در منصب و مهم ایشان واقع شود از کمال بیفکری حقوق تربیت را منظور نداشته بر روی ما اظهار طلب رضا کنند بنا بر این طبع اشرف را از و شفری (۱) بهمرسیده امر اعلی نافذ شد که دیگر بچاگری نیاید و در منزل خود اقامت نماید و در مقام تغییر منصب او در آمده فرمان معلی بطلب نجابت دستگاه میرزا تقی ولد ارشد قاضی غلام علی نیشاپوری که مدتی اقصی القضاات دار السلطه اصفهان بود در بندر مچلی پتن اقامت داشتند فرستادند و مشار الیه بعد از وصول فرمان معلی مفتخر گردیده و کارسازی خود نموده در ماه شوال پیاپی سریر بشرف بساط بوسی رسید و در بیست و ششم همین ماه خلعت منصب رفیع القدر دیری بمیرزای مذکور مرحمت شده باعلی مرتبه قرب حضور پر نور سرافرازی یافت -

( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال و بیان مراجعت

نمودن حجاب ایندولت خانه از خدمت شاهزاده

اورنگزیب شاهزاده هندوستان شاه جهان )

چون اعلیحضرت سکندر اقبال هر سال بعد از فصل برشکال که وقت خرمی باغات و بساتین است سیر و سواری تشریف حضور ارزانی میداشتند در ماه رجب المرجب سنه مذکوره سواری باغ لنگم پلی و باغات حوالی دار السلطه توجه فرمودند و تاقریب به عید شب برات در منزهات (۲) و صحرا و باغات گذرانیدند ملا محمد مقیم مجلسی را که بخدمت شاهزاده اعظم بحجابت فرستاده بودند مراجعت نموده در باغات مذکور بشرف بساطیوس و ملاقات مشرف شد و سیادت پناه میرزا ناصر را که بحجابت اعلیحضرت شاه جهان فرستاده بود و مشار الیه در دار السلطه آگره بخدمت پادشاه رسیده امور بحجابت (۳) را باحسن و جهی بتقدیم رسانیده بود چنانچه شمه قبل از این مذکور شده مراجعت نمود و در حین رجعت در دولت آباد بخدمت شاهزاده

(۱) تنفرے - (۲) در منزهات - (۳) حجابت -



اعظم رسیده از جانب ایشان نیز بنوازشات سرافرازی یافته بود چون بنواحی دار السلطانه رسید بجهت مکتوب اسلوب پادشاهی و تحف و تبرکات مصحوب او که باین جانب مرسل بود در ششم ماه شعبان عالیحضرت سکندر شان بآن محل ملاقات حجاب پادشاهی تشریف حضور ارزانی داشته ملاقات میرزای مذکور گرفتند و تحف و هدایا که از جانب پادشاه و شاهزاده عالیقدر دارا شکوه و لعل که بجهت خاقان و از جانب مهد علیا بیگم صاحبیه صبیحه محترمه پادشاه بجهت والدیه مکرمه خاقان سکندر شان آورده بود از نظر اشرف گذرانید و چون تحف مذکور که مرسل بود يك يك بنظر اشرف رسید میرزای مذکور مشمول توجهات شده به تشریف قباى خاصه که در بر مبارک بود سرافرازی یافت و اسب عراقی بایراق مرصع عنایت فرمودند و چون بمقر سلطنت مراجعت نمودند در ازای نیکو خدمتی های که از جانب میرزا ناصر در این امر حجابت بظهور رسیده بود منصب رفیع کوتوالی را که قبل ازین بصفی قلی بیگ تفویض یافته بود وارد در ششم همین ماه بعد از آنکه مدتی بیمار بود بعالم عقبی شتافت بمیرزای مشارالیه تفویض نموده و خانه مالک پرست خان که منزلیست وسیع و رفیع آن را نیز مرحمت نموده او را از جمله نمصبداران عظام گردانیدند -

(از سوانح این سال است)

که در او اسط ماه جمادی الاول خبر وصول سیادت پناه میرزا نظام که از سادات دست غیب شیراز است از جانب شاهزاده اعظم از دولت آباد بجهت بنواحی دار السلطانه رسید چون ملا محمد مقیم استرآبادی چنانچه گذشت تحف و هدایای مرغوبه از این جانب گذرانیده بود شاهزاده اعظم درازی آن يك زنجیر فیل بزرگ خوب دند اندار و يك چاوه فیل با تحف و هدایای دیگر مصحوب سیارت پناه مذکور ارسال نموده بودند بنابر قاعده مقرر مصحوب میر محمد تقی طباطبای میوه و شیرینی باستقبال او فرستادند و بعد ازان میر محمد معز الدین محمد مشرف را فرستادند که لوازم ضیافت بتقدیم



رسانیده بخیرات آباد که محل ملاقات قرار یافته بود بیاورد و بعد از تقدیم رسوم ضیافت میرزا مشار الیه بمحل مذکور رسیده در باغ خیرات آباد شرف ملاقات دریافت وافیال و تحف دیگر گذرانیده به تشریفات و توجهات سرافراز گردید و منزل خواجه مظفر علی دبیر سابق بجهت نزول او مقرر شد و دوهزار هون نقد و پنجاه کندی غله از اجناس بجهت علوفه او فرستادند و مکررا بنوازشات شاهی سرافرازی یافت تا در ماه ذیقعد سنه مذکوره رخصت مرحمت نموده مبالغ پنجهزار هون نقد بطریق انعام و عنبر چه مرصع که به پانصد هون خرید شده بود با دوسر اسپ باو مرحمت فرمودند و عزت دستگاه خواجه علی رضا مجلسی حضور را تشریف رفاقت مشار الیه دادند که با تحف که مشتمل بر دو زنجیر فیل بزرگ و یک زنجیر فیل چاوه بود مع یراق نقره و طلا و دو زنجیر ماده فیل که مجموع پنج زنجیر فیل باشد و تسبیح مروارید که بده هزار هون خرید شده بود و کمر شال مرصع و طره مرصع جواهر که هر دو بده هزار هون به قیمت در آمده بود بخدمت شاهزاده اعظم برو دو مبلغ سه هزار هون بخواجه مذکور مرحمت شد کار سازی خود نماید و در اول ذی حجه مشار الیهما از بیرون دار السلطنة بجانب دولت آباد روانه گردیدند -

(از جمله وقایع این سال است)

در سلخ ذو الحجه این سال سیادت پناه میر قاسم اردستانی که مدت بیست سال بود که منصب نظارت ممالك بعد از میر ابوطالب با و مفوض بود و قریب پنجاه سال در این دولتهخانه بخدمات گذرانید و در ایام عاشورا خدمات الاوه حضور بعد از میرزا جلال الدین محمد قزوینی باو رجوع شده بود و از اعیان پایة سریر بود بجوار رحمت ایزدی پیوست اعلیحضرت خاقان بخدمت الاوه حضور بمیر عبد الرحیم استر آبادی تفویض فرمودند و بعد از محرم متوجه حال فرزندان او شده بتشریفات نوازش فرمودند (ایضا) در سلخ همین ماه خبر رسید که قاضی عطاء الله گیلانی حاجب مقیمی بیچاپور برحمت ایزدی پیوست مشار الیه بکمالات صوری و معنوی اتصاف داشت و بحسن سلوک از اقران ممتاز بود خاقان



سکندر شان بعد از استماع این خبر کلفت اثر فرمان جهان مطاع برای فرزندان او مغز الدین محمد نام فرستادند که با والده محترمه و متعلقان خود روانه درگاه گردد چون مرحومی جناب لقمان الزمانی حکیم نظام الدین احمد المخاطب بحکیم الملك را وصی خود ساخت و ایشان غایت سعی و اهتمام در باره فرزندان مرحومی بتقدیم می رسانند و مربی ایشان کردیدند -

( ذکر قضایای سال میمنت مآل پانزدهم جلوس که

مطابق سنه تسع و اربعین و الف هجریست )

بردانایان روزگار و عقلای ذوی الاعتبار ظاهر و هویدا میگردداند که سلسله علیّه رفیعۀ قطب شاهیه که امتدادش با گردش دایرۀ فلک دوار و سلسلۀ سواد لیل و بیاض نهار متصل و معرن ( ۱ ) باد از آن تاریخ که نثر خورشید شعاع سلطنت ایشان از مطلع مملکت تلنگانه و هندوستان بر عالمیان پر تو افکن شده ولوای جهان کشای شهر یاری بر قبه فلک زنگاری برا فراشته شد لمعات فیوضات و انوار مکرمات ایشان بر ساکنان اقطار و آفاق عالم نور گستر گردیده همیشه ابواب خیرات و انعامات و اکرامات ایشان بر روی سادات و علما و ارباب کمالات مفتوح بوده است به تخصیص در عهد و زمان خاقان سکندر شان که جهان از عدل و رافت و مکرمت آبادان و از یمین عطوفت و مراحش هندوستان رشک اقلیم ایران گردیده چنانچه در صفایح ذکر سوانح زمان دولت ابد پیوند شمه از وفور احسان و اکرام اعطاء خاقان سکندر شان که بخواص و عام طبقات انام واقع شده مرقوم گردیده است در اول این سال میمنت مآل بخاطر قدسی مناظر خاقان سکندر مآثر خطور نمود که خیراتی که قبل از این از دولتخانه گیتی نشان به بنا در بر عرب میرفت و در مکه معظمه و مدینه مشرفه بشر فاوتقبا و حرمین و سکنۀ عتبات عالیات ائمه طاهرات ( ۲ ) میرسید و تا غایت بجهت عوارض موانع و سوانح و قایع سبیل عبور و مرور آن سمت متروک و مسدود گردیده و فرمان روای ایران شاه عباس صفوی بندر هر موز را درین عهد از فرنگان گرفته سواحل دریارا از وجود آن طایفه پاک ساخته هر موز را

( ۱ ) مقرون - ( ۲ ) طاهرین -



ویران نموده بدل آن بندر عباسی را معمور نموده اند و از بنا در هندوستان کشتی‌ها به بندر عباسی می‌رود از بندر معموره مچلی پتن نیز تاجران مسلمان و فرنگان انگریز و ولندیز که در آنجا متوطن اند کشتی‌های بزرگ ساخته من بعد به بندر عباسی میرفته باشند تا تجار مالدار و مسافران طی مسافت دور و دراز راه خشکی نکشیده قدیمی از اقصای بلاد هندوستان برداشته قدم دیگر بر زمین ایران بگذارند و از راه بندر عباسی معتمدان امین اموال نذر و خیرات را با ماکن مشرفه و مراقد مقدسه به‌برند و بموجب امر اشرف در آنجا صرف نمایند پس رسوخ درین عهد امر به‌مرسانیده چند کس معتمدان را بصلاح نواب علامی تعیین فرمودند و وجوه نذر و خیرات روضات ائمه طاهرات (۱) بایشان سپردند از انجمله میر تاج الدین قهی را مبلغ چهار هزار هون دادند که اتباع (۲) متاع باب انجا نماید و مبلغ هزار هون بطریق انعام با و مرحمت نمودند و ایضا مبلغ چهار هزار هون بشیخ حسن غیاث دادند که او نیز متاع اتباع (۳) نماید و یک هزار هون با و نیز مرحمت شد که در مصارف خود صرف نماید و ایشان این وجه را بکر بلای معلی و نجف اشرف برده بسادات و علما و ارباب عظام و استحقاق رسانیده قبض وصول بدرگاه معلی آوردند و بعد از این هر سال وجوه خیرات را با این طریق با ماکن و مشاهد مشرفه می‌برده باشند و چون پردگیان سرداق عصمت و عفت علیا حضرت جدّه معظمه و عمه مکرمه با توابع خود چنانچه رقمزده کلا بیان گردیده بعزم حج بیت الله الحرام و زیارت ائمه عالی‌مقام علیهم الصلوٰة و السلام هم از بندر مچلی پتن به بندر عباسی روانه شده بودند و در این سال بواسطه انقلابی که از مرآمدن خواند کار روم بنفس خود با عساکر غیر محصور بعزم تسخیر بغداد و جدال و قتال عظیمی که میان فرمانروای ایران و خواند کار شده سبیل آن سمت مسدود گردیده بود دردار السلطنة اصفهان مانده بودند یاد آوری ایشان نموده قریب دو هزار تومان بمیرزا محمد مشهدی و پاره بخواجه عبد العلی اردستانی بدو دفعه دادند که متاع عراق خرید نموده

(۱) طاهرین - (۲) ابتلاع - (۳) ابتلاع -



بجهت ایشان بپردازند و مقرر شد که هر سال همین مبلغ برای ایشان بفرستند -  
 ( وایضا ) در اول این سال خاقان سکندر اقبال نسبت بسایر ارباب استحقاق  
 ترحم فرموده زر عاشور را که بنابر عوارض موانع متروک شده بود مرحمت  
 نمودند و بنواب علامی فهای رجوع نمودند که تقسیم نماید نواب مشارالیه اسامی  
 فضلا و علما و سادات و صلحاء دار السلطنة را رقم نموده فراخور استحقاق  
 هر کدامی مبلغی مقرر نموده که مبلغ دوازده هزارهون در پنج شب جمعه بجمع  
 ارباب عمایم که وجه معیشت یکساله هر کدامی باشد در این پنج شب جمعه  
 بدولتخانه عالیه رفته بگیرند و بدعای از دیاد عمر و افزونی حشمت و نگونساری  
 اعداء این دولت مشغول باشند و الحق اینقسم خیرات و احسان مصدر خوشنودی  
 رب جلیل و حصول ثواب جزیل است - ( بیت )

زنده است نام فرخ نوشیروان بخیر گرچه بسی گذشت که نوشیروان نماند  
 ( ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سال )

در اول این سال سیادت پناه میرستم را باعمدة الوزراء که بشیر محمدخان  
 سرلشکر و لایت کسیمکوت و کلنگ می بود بحضور طلبید اشتند و پاره سنجی  
 و زارت ملا اویس منشی که قبل از این امانت شده بود بر وزارت او افزوده  
 او را از جمله امرای ذیجاه حضور و افزانور گردانیدند ( وایضا ) وزارت  
 پناه یولیچی بیگ را از ولایت قلعه کولاس طلب نموده به تشریف ممتاز گردانیده  
 در زمره امرای حضور انتظام دادند ( وایضا ) دنیای حواله ملا اویس مغضوب  
 که تا غایت امانت بود با سنجی ملک عنبر بجناب آصف دوران ارسطوی  
 زمان تفویض نمودند آنجناب لشکر رنگین از مردم عراقی نگاه داشته با افیال  
 و اسپان و ساز و یراق خوب در میدان داد محل از نظر ملازمان اشرف  
 گذرانیده مورد توجهات و عنایات موفور گردیده به تشریف فاخر سرافراز  
 شد و رتبه عالی سرخیلی باحشمت و زارت جمع نموده علی (۱) مراتب دولت  
 و منزلت صعود نمود و مقرر گردید که جمیع وزرای عالیشان که در دار السلطنة  
 حاضر اند هر کدام یکروز از روزهای هفته در دربار شب نوبت کرده صباح

(۱) باعلی -



بفضای دلکشای میدان ندی محل که آنطرف رودخانه است رفته بافیال و افراس  
کتل و لشکر بایراق و ساز بمیدان داد محل آمده از نظر مبارك اشرف بگذرند  
چون دوازده وزیر ذی شوکت که در اینوقت در دار السلطنة اند قرار یافت  
که در بعضی از ایام سبعة د و وزیر و سه وزیر با هم در پهره و نوبت و سواری  
باشند و هر روز فرج (۱) قاهره با عظمت و شوکت بطریق مذکور مراسم چاکری  
بتقدیم میرسانند (و ایضا) بعد از مغفرت پناه میرقاسم ناظر منصب عالی ناظر  
یرا بجانب جامع الکمالات میرزا روزبهان اصفهانی که دفعه در زمان پادشاه  
جنت مکان و دفعه در زمان خاقان سکندر شان به منصب رفیع القدر سرخیلی  
سرافراز گردیده بود مرحمت نمودند و او از جمله منصب داران عظام گردید  
(و ایضا) بعد از مغفوری قاضی عطاء الله گیلانی کسی را بحجابت عالی  
حضرت عادل شاه تعیین (۲) فرموده بودند زیرا که حجابت میان دو پادشاه  
ذیجاه امریست خطیر و هوشمندی بصیر که عارف آداب سلوک امر سعاقامشان  
نواب علامی فهمی تشریف می آورد و حاضران از محاوراس مستفید  
میگردند بوجه احسن لوح باشد عمدة الفضلا قاضی احسن مجلسی حضور که  
اعلم و افضل و اکمل و اعقل بود او را سرافراز (۳) این امر دیده مشارالیه را  
به تشریف رسالت مقیم می سرافراز فرموده و برمشاهره پیشتر او افزوده و مبالغی  
انعام داده يك زنجیر فیل بزرگ و يك چاوه فیل و چار سر اسب مصحوب مومی  
الیه نموده جهت عادل شاه در اواخر جمادی الآخر روانه بیجاپور کردند (و ایضا)  
جناب زبدة العلماء میرزا ابو القاسم میرزا عباس گیلانی از بزرگ زادهای  
گیلان است و با حال مذکور عارج معارج علوم معقول منقول شده و طی  
مراتب قضایای (۴) و کمالات نموده بنیور استعداد محلی است و مدتی در  
خدمت اعلی حضرت شاه جهان بوده بارادة ادراك سعادت ملازمت حضرت  
خاقان سکندر شان که فضلا و دانشمندان ایران و توران آرزو مند این دولت  
عظمی اند بدار السلطنة وارد شده بواسطت نواب علامی شرف ملاقات دریافت  
نواب اشرف مشارالیه را با حالت عمی (۵) بانواع فضایل آراسته و بقوت

(۱) افواج - (۲) تعیین - (۳) سزاوار - (۴) فضایل (۵) عملی -



حافظه جامع محقول و منقول دیده اطوارش را پسندیده و او را در سلك  
مقربان پائۀ سریر داشته و مبالغ سه هزار هون وظیفه نموده تنخواه دادند و مکرر  
پانصد هون و هزار هون انعام مرحمت فرموده اند و میفرمایند و منزلی بجهت  
نزول او مرحمت کردند و جمعی از طالبه علوم بخدمتش آمده از فنون حکمت  
و ریاضی و منطق و غیره را بکمال دقت تحصیل مینمایند و شعر و کتب علمی از عربی  
و فارسی از میان افاده اش صحت می یابد -

( ذکر سواری عالیحضرت خاقان سکندر شان بطرف مشرق

زمین تا کنار بحر عمان )

در میان سواری و شیر نواب عالی حضرت سکندر اقتدار بلحن دلکشای  
روح افزای بدین نهج مترنم است که چون فصل برشکال سنه مذکور منقضی  
شد دشت و صحرا از سبزه نوخیز و شکوفه و ازهار عنبر بیز صورت فلك اخضر  
و نمودار کواکب انور بهمرسانید و چشمه ها از اراضی و کوهسار جوشیدن  
آغار نهاد و حوضهای دریا مثل از آب زلال باران مالا مال گردید و سبزه زار  
کنار مثابۀ خط تازه نوش لیان شیرین گفتار منظور انظار او لو الابصار شد -

نظم

زمین از سبزه و گل همچو صحن آسمان گردید

بسان کیهکشان نهری بهر جانب روان گردید

زمین از لاله و نسرين بنوعی زیب و زینت یافت

که گلزار جنان از دیده مردم نهان گردید

برای سیر و گشت پادشاه صورت و معنی

زهر شافی هزاران غنچه در گلشن عیان گردید

از خاطر قدسی مناظر دریا مقاطر خاقان سکندر مآثر اراده سیر و سواری  
دشت و صحرا بلکه تفرج و تماشای کنار دریا جلوه ظهور نمود و طبع اقدس  
اشرف رارسوخ در این امر بهمرسیده بجناب آصف الزمانی فرمان آفتاب شعاع  
نافذ فرمودند که مایحتاج کارخانه جات و ضروریات سفر فتح نصرت اثر اترتیب



دهد و با استعداد سواری و سامان اسباب سلطنت و شهر یاری پردازد و جناب آصفچاه بنا بر امر اعلی متوجه کارخانجات سلطنت و تجمعات بیوتات حشمت شده در جزئیات و کلیات ضروریات بیوتات و مملات بوجه اتم و طرز اکمل پرداخت و بعد از سامان و سرانجام امور مذکور مقرر شد که تا ساحل بحر عمان بچهارده منزل طی مسافت واقع شود و امر معلی شرف نفاذ یافت که سرخیل شاهی بهمال محال حوالی و حواشی شاه راه بندر معموره مچلی پتن مثال واجب الامثال ارسال دارد که قبل از آنکه خیام فلک ارتفاع پیش خانه سلطنت در هر منزل برافراخته گردد و جماعت آرند های اجناس بقالان آن سمیت غلات و اقسام ما کولات و علیق مواشی و دواب و سایر حاضر سازند و در بسیاری و و فور آن بکوشند و بحجاب سلاطین چه از فرمان روای ممالک ایران شاه صفی بهادر خان و چه از خسرو اقلیم هندوستان شاه جهان و چه از پادشاهان دیگر که در دار السلطنه هستند و بعواطف و اکرام پادشاهی همیشه مفتخر اند اشاره مطاعه واقع شد که قرین رکاب ظفر انتساب باشند و چون جناب امام قلی بیگ حاجب پادشاه اقلیم ایران اراده روانه شدن عراق نموده یک منزل از دار السلطنه بیرون رفته اقامت فرموده بود فرمان معلی بطلب مشار الیه منشیان عطار د فطنت مرقوم نموده مصحوب جناب آصف ثانی بآن منزل فرستاده او را بعنایات شاهی مشمول ساخته برگردانیدند و تشریف فاخر و کمر خنجر و شمشیر مرصع و دو سرا سپ عراقی با یراق زر و یک زنجیر فیل با و مرحمت نموده رفیق سفر نصرت اثر ساختند و چون جمیع لوازم سفر ظفر اثر و مایحتاج طریق فتح و نصرت رفیق به اهتمام ملازمان بارگاه خسرو سکندر مقام بوجه دلخواه سامان و سرانجام یافت به منجهان و اختر شناسان ایرانی که ملازم رکاب ظفر انتساب اند و منجهان هندوستان که در احکام افلاک و اختران دقیقه فرو گذاشت نمی کنند امر معلی نافذ شد که سماعتی سعد اختیار نمایند و ایشان باتفاق سعادت سیاق از روی قیاسات تنجیم و ملاحظه تقویم سپهر روز سه شنبه دوازدهم رجب المرجب را اختیار کرده بعرض پایة سریر اعلی



رسانیدند و بعد از تعیین روز بهجت افزون و ساعت با سعادت فیروز جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت و امرای عالیشان و سایر ملازمان بارگاه خسر و سکندر شان لباس سواری پوشیده و یراق و اسحله بر خود مرتب ساخته صباح روز مذکور بدرگاه گیتی پناه آمده هر فوجی در محل خود بخدمت قیام نمودند و منتظر وقت مذکور (۱) بودند چون آفتاب عالم تاب بمقام معین رسید خدیو جهان بر سنگاسن زرنگاز مکمل بجواهر سوار گردیدند و غلامان ترک و حبشی و هندی مقطع بتقطیعات فاخره و محلی بحال و افره باروماهای لاجوردی رنگ منقش بر طالابرجانب راست و چپ روان شدند و بر حواشی سنگاسن آفتاب مسکن جمعی از خواننده و سازنده لباسهای الوان پوشیده و غرق زعفران و مشک گردیده نقشها که بنام نامی اشرف بسته اند بلحن داودی نغمه سرای گردیدند و پیش آن سنگاسن زرنگار نواب علّامی فهامی شیخ محمد و جناب افلاطون فطنت حکیم نظام الدین احمد المخاطب بحکیم الملک و جناب آصف منزلت ارسطو طبیعت میر محمد سعید سرخیل شاهی با سایر امرای عالیشان و مجلسیان عظام حضور وافر النور و سلاحداران و مجلسیان دولت محل و بهادران هر طایفه در ولای خود روان شدند و بآئین جمشیدی و حشمت فریدونی از هشت محل بهشت محل دولت خانه عالیّه گذشته بدر باز فلک مقدار دروازه شیر علی - شعر

که طاقش زر فعت کشد سربه کیوان

بر آن در ستاده است کیوان چودر بان

رسیده بمیدان وسیع الفضای در آمدند از بالای طاق نقاره خانه عظمت نشانه که محاذی دربار از بلندی سر بفاک کشیده است غلغاه طبل و دمامه و غریو صفیر و نفیر و نوای کرنای در فضای سپهر اخضر پیچیدن گرفت و خلایق از محلات دار السلطه روی بدر بار معلی نهادند و فوج فوج از هر راسته بازار بمیدان در آمده گرد و غبار راه خاقان سکندر بارگاه را توتیای دیدهای خود ساختند و دوازده جفت کوس و دمامه بر دوازده زنجیر فیل که به جل های اطلس و مخمل فرنگی و پیشانی بند منقش بطلا و لاجورد و زنگهای

(۱) مزبور -



خوش صدا آراسته بودند و نیز دوازده جفت نقاره بر دوازده شتر آراسته  
 با صفیر و صور نا و کرنا در میدان مذکور بتوازش در آوردند و بر اقبال  
 جبال پیکر اعلاما ماهی (۱) مراتب و لواهای اژدها پیکر از پیش بر افراشتند  
 و اسپان عراقی و ترکی باد رفتار زیاده از هزار و دو هزار بازین و یراق مرصع  
 وزرین از پیش روان ساختند و امرای عالیقدر و وزرای ذی اعتبار هر کدامی  
 با حشمت سکندری و جوانان و بهادران هر کدامی چون رستم و سام نریمان  
 بر اسپان باد پای سواره از پیش روان گردیدند و در مجمرهای زرین عود قناری  
 در کشته (۲) عراقی و خوشبویهای ممزوج عطر افزای در پیش سنگاسن  
 آفتاب مسکن بخور مینمودند و عطر آن تمام آن راه را معطر ساخته و رایحه  
 روح افزای آن در دماغ ناظران جای گرفته و از دربار عالیه تادروازه  
 دار السلطنه که قریب نیم فرسخ است سواران خاصه خیل شجاعت شعار و لشکر  
 امرای ذی اقتدار در راسته و بازارها و طرفه صف آراسته بکورش قیام  
 نمودند و خلائق در بازارها و دکانها صفها بسته تفرج مینمودند (بیت)  
 ز جمشید فریدون نیست جز نام کنون بنگر فریدون را و جم را و از  
 دروازه دار السلطنه برآمده بجانب سپهآباد که نیم فرسخ است روان شد  
 ند و در خیام سراپردهای فلک ارتفاع پیش خانه که در آن مکان فردوس  
 نشان بر افراخته شده نزول اجلال فرمودند و متعاقب برآمدن اعلیحضرت  
 سکندر شان علیا حضرت عظمی ناموس العالمین والدۀ ماجده و در گرانمائ  
 درج سلطنه صبیۀ صغیر السن خسرو همایون اقبال دودو (۳) پالاسکی برقع  
 مخمل بجواهر مکال صد عدد پالاسکی برقع سقر لاط سرخ از دولتخانه عالیه  
 برآمدند و عمدة الوزراء خیرات خان که از ریش سفیدان قدیم الخدمت و معتمد  
 علیه است با جمعیت سنجنی حواله قریب یک هزار سوار و دوازده پیاده تفنگچی  
 و برچہ دار بهمرآه پالاسکی های حرم محترم مقرر شده بود از عقب بحر است  
 و اتمام می پرداخت و از سنجنی خاصۀ مهد علیا قریب پنجاه زنجیر فیل کوچک  
 (۱) اعلامهای ماهی مراتب - (۲) کشتی - (۳) در -



و بزرگ و دو صد سراسپ عراقی و عربی بازین و یراق زرین آراسته از پیش روان شدند و بآئین شایسته به سید آباد رسیده در سراپردهای حرم معلی که در محوطه بارگاه پادشاهی برافراخته شده بود فرود آمده نزول نمودند و جمیع وزرا و اعیان بر جانب یمین و یسار پس و پیش بمقدار دو تیر پرتاب فاصله از نه گزی شاهی هر کدامی خیمها زده بجای خود قرار گرفتند و روز سیزدهم و چهاردهم ماه مذکور در آن مکان اقامت واقع شد تا بقیه لشکر ظفر اثر گارسازی کرده از دار السلطنة برآیند -

( ذکر تعیین (۱) نمودن بعضی از امرا و معتمدان را در

دار السلطنة و بیان تزکی که در حال نزول و ارتحال

مقرر شده و رفتن بحیات آباد جنت نهاد )

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از دار السلطنة تشریف حضور و افرا التور به سید آباد از زانی میداشتند بجهت حراست شهر و دربار عالیله و دولت سرای پادشاهی بعضی از معتمدان را تعیین (۳) نمودند از انجمله از وزرای عالیشان سیادت پناه شیاع المملک را بالشکر سنجی که هزار سوار و دوهزار پیاده انداز غایت اعتماد و اعتبار در دار السلطنة گذاشته حراست شهر را بمشارالیه تفویض فرمودند و مقرر شد که با سنجی خرد در بار کشیک میداده باشد و سیاده پناه میرزانا صر کو توال را با سیصد سوار و پنج هزار پیاده مقرر شد که در کو تو الخانه بوده شبها بگشت محلات و حراست قیام فرماید و ملک آدم حواله دار جامدار خانه عامره را با بعضی از ملکان و معتمدان و سلاحداران بحفظ و حراست دولت خانه مقرر نمودند و به نیابت اقدام (۳) امرا خیرات خان و کریم خان لاری را حواله دار قلعه رفیعه محمد انگر فرموده حراست آنرا بمشارالیه رجوع نمودند و بعض امور دیگر را که در دولتخانه و بیرون بود به بعضی از ریش سفیدان معتمد فرمودند و حکم معلی شرف نفاذ یافت که امرا و مجلسیان و خاصه فیل و چاکران دیگر باین آئین و تزکی که در ذیل مذکور میشود در حال در عمل آرند وزیر اعظم

(۱) (۲) تعیین - (۳) اقدام الامراء -



ملك عين الملك که بر جمیع وزرا برتبه تقدم دارد ولای لشکر او در سلام و محل قیام بر همه مقدم است و در اصلاح مملکت دکن بینی لشکر گویند قریب نیم فرسخ از پیش اردوی معلی خیمه حشمت بر افراز د و لشکر سنجی مذکور از پیاده و سوار بادمه و اعلام ماهی مراتب و با افیال و افراس در وقت سواری نیز قریب به نیم فرسخ از پیش اردوی گیهان پوی روان گردد و بعد از او بر جانب راست و یتھوجی کا نیا که از وزرای هند بوفور لشکر و حشمت امتیاز دارد و نه لك هون استواء سنجی او است در حین نزول دایره داده در وقت سواری با استعداد لشکر و اعلام اثر در هاتمال بعد از عین الملك بطرف میمنه میرفته باشد و عمده الوزراء یولچی بیگ در هنگام نزول خیمه بجانب میسر بر افراخته در حین سواری با استعداد لشکر بر جانب چپ سپاه نصرت پناه میرفته باشند و از جانب و یتھوجی کا نیا عالم پتان که از شجاعان روزگار است در این سینه سنجی او دولت استواء مقرر شده خیمه زده در وقت سواری لشکر او بجانب راسته روان شوند و از جانب چپ بعد از یولچی بیگ میر رستم خان رستم داری که دنیای انیز دولت استواء شده در وقت سواری بطرف میمنه بروند و غضنفر خان دکنی بالشکر خود در وقت سواری بر طرف میسر روانه گردد و جمعی از لشکر خاصه خیل که چاکری ایشان در سخن محل و صدر صفه مقرر است بعد از سپاه امراء مذکور از پیش صفها آراسته میرفته باشند و بعد از اینها مجلسیان دولت محل و بعد از ایشان فوج سلحدار محلدار و بعد از اینها مجلسیان عظام حضور و بعد از ایشان فوج سلحدار محلدار و بعد مجلسیان عظام حضور و بعد از ایشان فوج غلامان حبشی و ترکی و بعد از این مراتب اسپان و فیلان جنیت (۱) روان شوند قریب سنگاسن آفتاب مسکن نواب علامی فهامی و جناب حکیم الملك و حضرت آصفجاهی با سرداران عظام و امراء کرام مذکور بجانب میمنه و میسر روان گردند و سر سر نوبت لشکر ظفر اثر خاصه خیل است با عصای مرصع و چهار سر نوبت با عصاهای طلا و نقر بجانب راست و دونفر بجانب چپ با هتام و ترك پردازند تا تخلف

(۱) جنیت یعنی آراسته -



در میمنه و میسره نگردد و از غلامان خاص و محلداران با اختصاص یعنی لعل  
مند اسه جمعی در اطراف سنگاسن پیاده روان شدند و جمعی سواره از عقب می  
آمده باشند چون بواسطه راه برسند غلامان سواره از عقب پیاده شده همراه  
سنگاسن باشند و پیاده سوار گردند و از عقب بیایند و فوجی از شجاعان طایفه تلو  
باسپهرهای فراخ دامن و شمشیرها پیاده بجانب میمنه و میسره سنگاسن از دور روان  
شوند و جماعت خواننده و سازنده بر حواشی سنگاسن خورشید مسکن خوانندگی  
و سازندگی نمایند و بقاصله یک تیر پرتاب از عقب دیدد بانان و نوبتیان صف  
بسته براه روند و از عقب ایشان دوازده جفت طبل بر دوازده زنجیر فیل  
و دوازده جفت کوس بر دوازده اشتر بانفیر و کرنا بنوازش در آورند و بعد از  
ایشان حواله داران خاصه خیل با سلاحداران محلات دیگر که بعد از صدر  
صفه چاکری ایشان مقرر است بترتیب شش محل صفها بسته از عقب یکدیگر  
روان شوند و لشکر خواجه داود بنگالی و لشکر خانی بیگ و لشکر الله ولی خان  
و لشکر مخدوم ملک و لشکر سید بابو بعد از ایشان بترتیب بروند و چون هراولی  
لشکر اردوی اعظم سنجی جناب آصفجاهی مرجوعست قریب به نیم فرسخ  
از عقب می آمده باشند و سواران مانده را همراهی نمایند و مردم کارخانجات  
با کارخانها بعضی با پیش خانه پادشاهی و بعضی همراه باشند و بنوبت خود  
چاکری نمایند چون بدین آداب نزول و ارتحال مقرر گردید روز پنجشنبه  
چهاردهم ماه رجب بآئین مذکور و تزك مسطور بجانب حیات آباد جنت نهاد  
روان گردیدند و بعد از طی آن منزل مساحان و زهین پیمایان که ملازم رکاب  
دولت اند و به پیمودن مسافت منازل و تحقیق گز و فرسخ و کاوهر منزل  
بوساطت مقرب الحضرت اعتماد را و برهمین دبیر فرامین هندوی بعرض رسانیدن  
ما مورند از دار السلطنة تا حیات آباد شانزده هزار گز عمارت پیموده شد که  
نسی و دو هزار ذرع که گز شرعی است و بعرف اهل دکن يك کاو که دو  
فرسخ باشد بعرض ملازمان بارگاه شاهی رسانیدند پس در قصرهای حیات آباد  
نزول اجلال فرمودند و پالکیهای حرم محترم معلی نیز متعاقب تزك و آداب



شایسته رسیده بحرم سرای پادشاهی در آمدند و وکلای علیا حضرت روز دیگر بلوازم مہمانداری کندوری خاص و عام مشغول شدند و روز جمعہ و شنبہ پانزدہم و شانزدہم رجب المرجب در آنجا اقامت واقع شد و قصد ملازمان بارگاہ خسروی این بود کہ زیادہ بر این در این منزل توقف واقع نہ شود چون حکمت آلہی و مآثر مرحمت و عطوفت پادشاهی مقتضی آن بود کہ طبقات لشکر و افرادش کہ درین سفر نصرت اثر ملازم رکاب اقدس اندر نہایت رفاهیت و فراغت بودہ از هیچ ممر تفرقہ خاطر نداشتہ باشند اسباب توقف بظہور رسید و بعد از آنکہ دو روز در حیات آباد اقامت واقع شد روز دیگر ہفدہم کہ شش صدای طبل کوچ شدہ بود اہل اردو از راہ افتادند و جمیع اکابر و اعیان مستعد کوچ بودند کہ رطوبت و شبنم در ہوا بہم رسید و بتدریج قطرات امطار از عالم بالا نازل گردید خاقان سکندر شان ترحم بر عامہ خاق سایر لشکر نمودہ امر اعلی بتوقف صادر شد و جمعی کہ پیش رفتہ بودند برگشتہ بجای خود آمدند و آنروز تا شام باران بارید و صبح دو و شنبہ ہجدهم نیز از وفور باران و رطوبت ہوا امر بکوچ کردن نفرمودند و رعایت جانب خلق اللہ نمودہ بالجلہ بیست و سیوم ماہ رجب ساحت ہوا و فضای آسمان را ابر گرفته باران می بارید و بواسطہ زیادتی توقف کہ از این ممر در این محل مذکور واقع شد از بعضی وزرا و جمعی کہ کارہ اقامت بودند آثار ملال ظاہر شدہ بعضی زیادتی مکث را حمل بر فسخ عزیمت نمودہ شہرت دادند کہ عزم رحیل بمراجعت تبدیل یافت و معاودت بدار السلطنۃ بنیل مطلوب واقع خواہد شد اما در این چند روز از تاثیر ہوای روح افزای و از خاصیت رطوبت فرح بخش دلکش حضرت خاقان سکندر بارگاہ درد و لتحانہ عالیہ حیات آباد بعیش و عشرت پرداختند و ایام جوانی را کہ بہترین روزگار زندگانیست بکامرانی میگذرانیدند و مکرر مجلس عالی انعقاد فرمودہ ابواب بہجت بر روی خاص و عام کشودند و اہل اردوی اعظم از اکابر و اصاغر عشرت پیرای گردیدند و در ہر خیمہ جمعی از ہم مشربان مجتمع شدہ ہم صحبت میبودند و زنگ کلفت مرأت از دلہای



زدودند و نواب علامی فهمی قدوه دورانی بقانونی که در دار السلطنته روز سه شنبه به صحبت شعرا و دو اوین و مثنویات متقدمین و متاخرین مجلس منعقد میساختند در این محل جنت آسا و هوای فرح افزای دلکشای بصد شگفتگی آن باارباب استعداد و موزونان که در سلك ملازمان ایشان در این سفر فیض اثر انتظام یافته بودند صحبت میداشتند اگرچه محررین نظام الدین احمد ابن عبدالله صاعدی شیرازی که از زمره ملازمان بارگاه است در اکثر سواریهها در سلك بندگان ظفر انتساب انتظام نمی یافت در این سفر ظفر اثر نواب مستطاب تجوین نمودند که بنده در خدمت باشد و مبالغی از نقد جهت سرانجام مرحمت فرمودند بنده حقیر استعداد خود نموده روی بمنزل مقصود در ملازمت آن قدوه دوران نهاد در این ایام مسرت فرجام ادراک ملازمت نواب علامی فهمی نموده از توجهات گوناگون ایشان محسود امثال و اقران گشت بالجملة اردوی معلی را بنظر در آورده ملاحظه نمود از روی تخمیناً زیاده از دو فرسخ زمین پر از خیمه و سراپرده و خیمه گاه و شامیانه و غیره زمین را احاطه کرده اند و در نظر محاسب خرد بطریق تخمین و قیاس زیاده از چار صد و پانصد هزار آدم از همه قسم معدود می شد که در اردوی گیهان پوی مجتمع اند و اخیال و اسپان پادشاهی و امرا و سایر مردم اردو بازار و مواشی بار بردار از هر قسم و گاو و بهل و غیره جمعیت قیاس باید نمود با وجود این کثرت و ازدحام عام باهتمام جناب آصف جاهی در اردوی اعظم نهایت ارزانی بود و جمیع ضروریات مردم در اردو بازارها بسهولت و وفور بهم میرسید چنانچه بعضی مردم سامان سفر را در این منزل نمودند و همانا رحمت بیغایت حضرت ایزد بی همال بمقتضای نیت خیر مآل پادشاه سکندر اقبال شامل حال اهل اردوی معلی بود که مدت نه روز بارندگی واقع شد زیرا که در بعضی از منازل آب در نهایت کمی بود چنانچه اگر باران رحمت نمی بارید بیم آن بود که جمعی از عامه خلایق درین سفر در معرض تلف آیند بعد از نزول عمام حوضها و چاهها مملو از آب گردیدند و اهل اردو از صغیر و کبیر بشکر حضرت رحیم و رب کریم و ثنا



و دعاء حضرت خاقان اشتغال نمودند و حجاب پادشاهان عالیمقدار نیز در این ایام فرح انجام باردوی معلی آمدند حسب الامر اعلی شد که حاصب پادشاه ایران نزدیک خیمه آصف جاهی خیمه زند و حاجب شاه جهان نزدیک خیمه نواب مستطاب پیشوا الزمانی خیمه زند و روز اول که در حیات آباد جنت نهاد اقامت واقع شد خاقان سکندر شان امر بنواب مشار الیه نمودند که علماء صلحا و سادات را جهت احیا داشتن و تلاوت قرآن مجید در دولسرای عالیہ پادشاهی جمع نمایند نواب مستطاب بموجب امر اشرف جمعی از ارباب عمایم و صلحا و سیدان را از دار السلطنه طلب فرموده در دولسرا جمع نموده باحیا داشتن و تلاوت و دعاء از دیاد عمر و دولت پادشاه دین پناه بدرگاه رب جلیل و ائمه معصومین علیهم الصلوٰۃ والسلام نمودن می کردند و در جمیع لیالی از ابتداء سفر تا انتهاء سفر بدعا مشغول می بودند و در هر منزل از منازل دولسرای عالیہ احیای داشتند و هر شب اقسام اطعمه و اشربه بجهت مردم احیا از حضور پر نور می آوردند و صبح چون از این شغل فراغ یافته عزم برآمدن میکردند هر کدامی رایک هون که یک مثقال طلا باشد از خزانه عامره می رسانیدند -

( ذکر کوچ نمودن از حیات آباد و طی منازل کردن تا کنار بحر عمان )

و بندر مچلی پتن و از آن مکان مراجعت نمودن بدار السلطنه )

قلم سوانح نگار بجهت مستمعان اخبار سلاطین رفیع المقدار که متطعشان (۱) و قایع روزگار ندر بر صفایح بیان چنین نگارش مینماید که بعد از آنکه رسوم و آئین سواری و قواعد نزول و ارتحال اردوی معلی بنا بر امر ملازمان خاقان سکندر شان مقرر شد روز یکشنبه بیست و چهارم ماه رجب که آفتاب عالمتاب از نقاب تراب حجاب محاب جلوه گر شده ساحت غیر (۲) از لمعات طلعت خود منور ساخت و شدت رطوبت هوا باعث اعتدال گرائید صدای طبل کوچ بلند آوازه شده مسرت بخش دلها گردید و اعلی حضرت خاقان

(۱) بمعنی تشنگی - (۲) غبار را از لمعات -



سکندر شان از دولتسرای حیات آباد سوار شده بآئین و ترك مذکور -  
(ع) که خسروان جهان راست این ترك دستور

روان گردیدند و اردوی اعظم بجمعیت تمام ارتحال نمود و بعد از طی مسافت در منزل ملکپور که خیم پیش خانه فلک ارتفاع جهان اتباع پادشاهی مخمل و اطلس فرنگی برافراخته و خرم محل که از چوب ساج ساخته و بطلا ولاجورد و رنگهای دیگر نقاشی نموده بودند در اندرون خیمه استادان نجار ملازم رکاب اشرف ستونها و تختهای آن را وصل نموده قصری در غایت زینت مرتب نموده بودند و فروش نفیس از قالیههای ابریشمی و نمیکتهاء خوب گسترده دو تیر پرتاب قناتهای قرمزی رنگ کشیده و بر اطراف آن خیمام و سرا پرده های ملکان عظام و کارخانجات بر سر پای کرده و چشم رکاب خانه و ما محتاج خانه و دیده بان خانه و غیره بر حال و حواشی کت داده بمراسم مشغول بودند رسیده نزول اجلال فرمودند و بعد از زمانی پالکی برقع مخمل بجواهر مکمل نور حدقه سلطنت صبیبه مکرمه اعلیحضرت سکندر منزلت با پالکیهای اهل حرم که پیشتر مذکور شده و ملکان و عهدداران حرم محل با عمده وزراء خیرات خان بالشکر بیشمار رسیده بسیارگاه حرم محترم که در محوطه واقع بود فرود آمدند و مقارن آن چندین هزار خیمه و سرا پرده مجلسیان و امرا و سایر اهل اردو بقانون مقرر جایجا بر اطراف بارگاه پادشاهی برافراختند و اردو بازار پادشاهی و بازار امرا در محل اقامت ایشان بزینت یافت و صحرا در صحرا خلاق اردو خیمها زدند - نظم

شهر گردید جمله صحرا بس که گزیدند خیمه بر سر پا

چون ایام بارندگی و فصل برسات بآخر رسید و اول فصل زمستان و آوان خرمی کوه و صحرا بود طی منازل به نحوی وقوع می یافت که کسی را نه از قطع مسافت دشت گزند بود از حرارت (۱) آفتاب کسی مستمند و نه از کثرت حرکت اینهمه مواشی زمین (۲) غبار خیز دونه (۳) در سواری هموار

(۱) و از حرارت - (۲) از زمین - (۳) خیزدو -



روی مراکب را حاجت بهمهی سطح صحرا و دشت مفروش و منقوش از سبزه شگوفهای الوان و در هر طرف از آبهای لطیف انهار در جریان کوهسار چنان سبز و خرم که باقیهای (۱) افلاک خضر اتوام شگوفه و ازهار در روی چون کواکب در خشان و نهرهای در آن مشابه کهکشان جهانها (۲) را در طی آن مسافت مردم (۳) انبساطی و دلها را در هر قدم در آن صحرای انتعاشی -

(قطعه)

سفر قطعه از سقر گفته اند بهشت برین است بی این سقر  
چو در این سفر خوشدلی حاصل است کنون شد حضر (۴) قطعه از سقر  
و شب در آن منزل دلکش گذرانیدند و شب دوشنبه بیست و پنجم ماه  
مذکور صدای طبل کوچ بلند گردید صبح آن روز از منزل ملکاپور بمنزل  
کاپرت که دوگاوراه است زمین طی نموده در منزل مذکور بشادگامی  
گذرانیدند و روز سه شنبه بیست و ششم این ماه کاپرت دوگاوراه طی نموده  
در کنار حوض قصیه پانکل در سراپرده پیش خانه گیتی نشانه نزول اجلال  
نمودند و بقانون حرم معلی نعیز رسید در حرم سرای پیش خانه فرود آمدند  
و شب چهارشنبه بیست و هفتم طبل کوچ بلند آواز ساخته صباح از پانگل  
بقصیه امنکل که دوگاوراه است در آن مکان منزل فرمودند و جمعیت از  
دوی اعظم جا بجای قرار گرفتند و روز پنجشنبه بیست و هشتم این ماه که یوم  
المبعث حضرت رسالت پناه محمد صلعم بود بجهت اجرای رسوم لوازم جشن  
و عیش آن روز بنوعی که دار السلطنة واقع میشد اقامت نمودند و تمام روز طبل  
شادیانه میزدند در این روز شخصی از نوکران شجاعت دستگاه یولچی بیگ  
از غلبه جنون و بدمستی هفت جوان از خاصه خیل و امرایان که غافل در خیمه  
های خود صحبت میداشتند بهر خیمه رسیده بضرع خنجر هلاک کرد و هیچکدام  
ایشان در آنوقت حربه در و شب نداشتند که دفع او کنند که یکی از نوکران

(۱) قیه های - (۲) جانهارا - (۳) هر دم - (۴) حضر -



قتیلان نفر محلداری با او در آویخت و دو ضرب خنجر بروز (۱) دوان خون (۲) گرفته بعد از تک و دو بسیار دو ضرب خنجر بر آن نفر زد و هر دو افتادند و آن خسر دنیا و الاخره داری این خرنهای ناحق را بیوم الحساب اخروی بردو از چنگ جلاد انتقام و سیاست حضرت خاقانی کسری معذلت رست و در این منزل مقصود بیک ساجدار حضور را تشریف دارو اغگی معسکر طفر اثر مرحمت نمودند و امر مطاعه (۳) شد که بیست و پنج سوار و دو صند پیاده حواله مشار الیه نمایند و شب جمعه بیست و نهم از قصبه امنگل کوچ نموده صبح آن روز بقصبه منکال که دو کاوراه است رسیده نزول اجلال فرمودند این ولایت مقاصی و زارت پناه میر رستم خان رستم داری بود مشار الیه بلوازم خدمت و شرایط ضیافت پرداخته مبلغ هزارهون برای سرکار اشرف و پانصد هون بسرکار مهد علیا پیشکش نموده پنجاه کندی از قسام غله و اجناس ما کوله مع مصالح مطبخ عامره که خرج یومیه بود بخوان سالاران و چاشنیگران تحویل نموده بجهت سرکار نواب علامی فهامی و جناب آصفجاهی و حضرت حکیم الملک و دیگر مقربان عظام و ملکان معتبر علوفه لایق ار سال دشت و شب شنبه سالخ ماد رجب صبحی از منزل منکال کوچ نموده بقلعه انتگیر که بر بالای کوه مدور همواره (۴) بلند واقع است رسیده در آن مکان بهشت نشان مقام فرمودند و خیمه و سرا پرده نواب سکندر نشان در دامنه کوه مذبور (۵) بر افراخته بودند خاقان سکندر شان بخیمه در نیامده بر بالای کوه بسیر قلعه روان شدند نواب علامی و جناب آصف جاهی و حکیم الملک و سایر امرا و مقربان پیاده شده با سنگاسن بر بالای کوه برآمدند و سیر این قلعه را که خاقان مغفور مبرور ملک موید انار الله برهانه قبل ازین بصد و چهل سال از تصرف رایان کفار بضرب شمشیر خونریز بر آورده بود نمودند و چاههای عمیق پر آب که در قدیم الایام بر آن کوه در سنک خارا حفر نموده بودند و برکههای (۶) بملاو از آب که عمق آن معلوم نبود تفرج فرمودند و ارکان

(۱) براو زد - (۲) جنون گرفته - (۳) مطاع - (۴) هموار - (۵) مذبور - (۶) برکه های یعنی حوضهای بزرگ مثل تالاب -



سلاطین تعریف این قلعه را نمودند و نواب اشرف بر بالای همین کوه تشریف  
خاصه بایک سر اسپ با زین و لجام مرصع بمیر رستم خان مرحمت نموده  
و توجهات شاهانه به ازای خدمات منزل گذشته با و بظهور رسانیدند و بعد  
از ساعتی مقربان و امرای ذیشانرا مرخص نموده پالکیهای حرم محترم معلی  
را بالا طلبیدند و چون پیشخانه پادشاهی را در کنار رود خانه که قریب  
یک فرسخ و نیم از نیمقام دوردست برده برافراخته بودند و اطراف رودخانه  
مذکور محل نزول اردوی معلی قرار یافته بود خاقان سکندر شان از آخر  
روز تا یک پیر شب بسیر و گشت قلعه با حرم معلی گذرانیده با هزاران مشعل  
و دیوئی ها از بالای کوه فرود آمده در سرا پرده و بارگاه که در اردوی  
اعظم برپا کرده بودند نزول فرمودند و از منکال تا این مکان یک کاو و نیم طی  
مسافت نموده بودند و در این منزل و زارت پناه خدا و یردی سلطان را به  
تشریف فاخر سرافراز نموده بجانب مرتضی نگر فرستادند که سانپ نیر را که  
از زمینداران معتبر آن بلاد است و قبل از این از جانب اشرف بمرتبه سرداری  
سرافرازی یافته است به تسلیم و کورنش حاضر سازد سلطان مشارالیه  
بآنجانب روان شد چون این ولایت مقاصی و یتهوچی کانیتا سردار مرهته  
است مشارالیه بر نسبت میر رستم خان بمراسم خدمت و رسانیدن ما محتاج  
و لوازم محل مطبخ عامره قیام نموده مبلغ هزار و پانصد هون نقد و دوسر اسپ  
پیکش نمود و روز یکشنبه غره ماه شعبان معظم از کنار رود خانه مذکور کوچ  
نموده دو کاو راه را طی نموده بقصبه پنکچپول رسیده در خیام فلک رفعت پیش  
خانه نزول اجلال فرمودند چون این محل از جمله محال مقاصی خان اعظم  
شیر محمد خان سر لشکر کسیمکوت و کلنک است منسوبان (۱) او کمر خدمت  
و بندگی بر میان بسته برسانیدن اخراجات مطبخ و لوازم علوفه پرداخته مبلغ  
هزار هون پیشکش نمودند و شب دوشنبه دوم این ماه کوچ نموده بعد از  
قطع مسافت یک کاو و نیم بکنار رود خانه کشته (۲) که مشهور است محل  
نزول موکب همایون گردید چون این محل در تحت تند گام است و از جمله

(۱) منسوبان - (۲) کرشنا -



مقام صای سنجی عمدة الوزراء علی اکبر عین الملک جنیدی بود مشار الیه کمر  
 عبودیت بر میان بسته بخدمات پرداخت و لوازم خرج مطبخ از کل اجناس  
 تحویل چاشنیگران نمود و مبلغ هزار و پانصد هون بجهت سرکار اشرف و مبلغ  
 پانصد هون بسرکار علیا حضرت پیشکش نمود و برای مقربان پایه سریر و بعضی  
 از ملکان معتبر را علوفهای لایق از سال داشت و در منزل محتمد الخدمت  
 العلیه علی رضا خان که از خرد سالهای حضور بر نور است و بمرتبه چارلک  
 استوا سرافراز شده در ولایت پای (۱) کهات مرتضی نگر بامر سرلشکری  
 قیام داشت بافوج خود آمده بسعادت پای بوس رسید و مبلغ بیست هزار  
 هون نقد و چهارده هزار هون مرصع آلات پیشکش نموده به تشریف خاص  
 ویک اسپ بازین و یراق مرصع ویک زنجیر فیل سرافرازی یافت و ویتھوجی  
 کانتیارا درازای خدمت منزل سابق تشریف و اسپ مرحمت فرمودند و روز  
 سه شنبه سیوم ماه مذکور از کنسار کیسره کوچ فرموده بجانب قلعه رفیعہ  
 مصطفی نگر عرف کندپلی روان شدند و مسافت این منزل دو کاو و کسری  
 پیموده اند و خیام پیش خانہ پادشاهی در اندرون قلعه در محله که منزل  
 عبد الکریم سرسمت در آن است برافراخته شده بود و آن محله را بقیدکت  
 و قرق در آورده بودند رسیده نزول اجلال فرمودند چون تمام اردوی اعظم  
 در قلعه نمی گنجید لشکر امراء نامدار و اکثر اهل اردو در بیرون فرود آمدند  
 و نواب علامی و آصفجاهی و حکیم الملک و مجلسیان عظام بعضی در منازل  
 و بعض در خیام اقامت نمودند و روز چهارشنبه چهارم ماه جناب آصفجاهی  
 را بر قلعه که بالای کوه است فرستادند که قصرهای رفیع پادشاهی را که در  
 آنجا واقع است ملاحظه نموده اهتمام در صفاء آن بکنند و نواب علامی  
 فهای و جناب لقمان الزمانی حکیم الملک را رخصت مرحمت شد که بسیر بالای  
 کوه قلعه بروند و بخاطر آورند که قابل آن هست که عالیحضرت خاقانی بر آن  
 کوه صعود فرمایند و چون این ولایت بحواله آصفجاهی است مشار الیه  
 خدمات موفور در این ملک بتقدیم رسانید و جمیع ضروریات دولتی را

(۱) پائین گهات -



بالا مرتب و مهیا داشت وقت شام از بالا فرود آمده حقایق آنجا را بعرض رسانید و روز پشیشنبه پنجم ماه اعلیحضرت خاقان سوار شده بر بالای آن صعود فرمودند و پالیکهای حرم معلی را نیز بالا بردند و آنروز بسیر قلاع بالا مشغول شدند و این کوهستانی است که قریب چهل فرسخ زمین را محیط کرده و از جمله کوه های بغایت مرتفع که بطول چهار پنج فرسخ کشیده باشد در قدیم الایام این ولایت در تصرف رایان کفار بوده بر قلل آن دوازده قلعه بغایت متین مستحکم ساخته اند و پر کدام را نام علحده کرده اند خاقان معفور مبرور برا مملک انارالله برهانه که اصل دوحه سرافراز قطبشاهی و جد چهارم اعلیحضرت خاقان سکندر شان است در تاریخ نه صد و دوازده هجری در این ممالک خروج نموده با جگیتی رای اعظم این مملکت که تمام ولایت تلنگانه را فرمانروا بوده است چند نوبت محاربات عظیم نموده او را شکست داده و بعد از مدتی جگیتی راج در این قلاع متحصن بوده بقوت تأیید از دی این ممالک را از او انتزاع نموده اعلیحضرت خاقان با جمیع مقربان عظام که همراه سنگاسن زرنگار بودند سیر قلاع بالا را نموده عجائبات این مقام را بنظر درآوردند و ملاحظه فرمودند که صحرا صحراب فضا مسطح و کمرهای این کوه واقع است که باغات پر اشجار و پر اثمار در آنجا غرس نموده از همه قسم بسیار میشود و حوضهای بزرگ و چاههای عمیق بر آن بالا مملو از آب که زرع و کشت موفور میشود ارگان دولث زمان (۱) بد عام و ثنای کشاده تقریب (۲) این قلاع رفیع نمودند و بعرض ملازمان رسانیدند که این نوع قلاع بتائیدات و عطیات حضرت یزدان به تصرف سلاطین گیتی پناه درمی آید و الا به حرب تسخیر آن دشوار بلکه از محالات است الحمد لله و المنة که چندین قلاع بمناات مثل این و زیاده بر این در تصرف ملازمان بارگاه پادشاه است خاقان سکندر شان از سیر این قلاع فلک ارتفاع کمال انبساط بهمرسانیده امر عالی نافذ فرمودند که چند هزار تقهچی قدر انداز و نایکواریان و کوتوالان تازه نگاه دارند و انبار های غله و اقسام اذرفه بحدید کنند و تو تخانه را تعمیر نمایند و آنروز در بالای

(۱) زبان - (۳) تعریف -



آن قلعه و قصرهای پادشاهی ماندند شب فوجی از لشکر خاصه خیل و آسی را و نایکواری هزاره تفتگچیان بجانبی که جنگل است و جانوران سباع در آن بیشمار است امر بحراست و کشیک نمودند و جمیع امرا و اعیان دولت در رکاب ظفر انتساب بودند بحراست مشغول شدند و جناب آصف مرتبت آنروز و آن شب بر سر پای ایستاده جمع (۱) ما یحتاج اقامت آنجا را سرانجام نمود و خدمات او شرف استیحصان یافت و روز جمعه ششم ماه خاقان زمان از بالای کوه فرود آمدند و در سرا پرده شاهي نزول اجلال فرمودند و مجلس شاهانه انعقاد یافت و در باب تعمیر این قلعه و سامان آن سخنان مذکور گردید و در هر باب حکمهای مطاعه نافذ شد و سرسمت آنجا را به خلعت فاخر و پانصد هون انعام سراقاز فرمودند و روز شنبه هفتم ماه از مصطفی نگر طبل کوچ زده بموضع بجواره که در کنار رود خانه کشته (۲) که عرض آن یک فرسخ باشد رسیده در سرا پرده فلك رفعت نزول فرمودند و مسافت انیمنزل يك كاو و کسری باشد و در انیمنزل کیستان سه طایفه فرنگ که یکی انگریز و دیگری و لنڈیز و دیگری دیغار گویند هر يك با جماعت خود از بندر معموره میچلی پتن که از جمله تجار آنجا آند آمده سعادت زمین بوس و کورنش یافتند و روز يك شنبه هشتم ماه از کنار رود خانه بجانب قصبه اویر روان شدند و مسافت این منزل دو کا و باشد در انیمنزل نزول اجلال فرموده جناب آصف جاہی را امر فرمودند که باچتور خان عهده دار فراشخانه و کار خانجات دیگر بجانب بندر انکدر رفته خیام پیشخانه پادشاهی را نصب نمایند و چون بندر بحواله جناب آصف است مهمات ضروری آنجا را سرانجام نماید و روز دوشنبه نهم ماه بجانب قصبه کمرور روان شدند و مسافت این منزل دو کا و کسری باشد رسیدند و شب در آن منزل بدولت و اقبال گذرانیدند و روز سه شنبه دهم ماه کوچ نموده باداب پادشاهانه و تزك خسروانه صفوف بهادران آراسته بالباس مملو و مزین و به یراق تمام بحشمت و جلالت تمام تر بجانب بندر مبارک روان گردیدند و در راه نزدیک به انکدر فیلی برای سواری آراسته بودند از انجمل چو دل تمام

(۱) جمیع (۲) کرشنا -



طلا بر فیل کوه پیکر نصب نموده بودند و سرا پای فیل را بزعفران و مشک و صندل اندوده بزنجیرهای طلا آرایش داده خلخال هاء طلا در دست و پای او انداخته و زنگهای خوش صدا هر طرف آویخته و جل زر بفت بر پشت او گسترده و پیشانی بند که اسم مبارک پادشاه در آن منقوش بود و لولو و جواهر قیمتی بر کله و روی فیل بسته و طرهای مرصع بر گوشهای فیل بند کرده و دو فیل مطبوع بر مین و یسار فیل مذکور قرار داده خردسالهای لعل منداسه بر آن سوار کردند و افراس عراقی و عربی را به یراق و زین و لجام مرصع و طلا آراسته بجهت جنیبت (۱) داشته بودند خاقان سکندر شان بد آنجا رسید مانند آفتاب عالمتاب بر فیل آسمان غدیل سوار شدند و بحشمت و تجملی افزون از تصور و تخیل بجانب بندر روان گردیدند و زرای ناهدار و امرای عالیقدر و مجلسیان و سلاطین بنوعی که پیشتر مقرر شده بود در رکاب دولت روان شدند و افواج لشکر از محل انکدر تا دروازه بندر دو طرفه سواره ایشاده شدند و فیلان کوه شکوه با اعلام مراتب ماهی و لواهای اژدها پیکر و اسپان جنیبت از پیش روان گردیدند و در عود سوزها و مجمرها ازین بخور مینمودند و تمام آن فضای وسیع را عطر بخور فرو گرفته بود دروازه جفت طبل بر دوازده فیل و نقاره دماه بر دوازده اشتر همچنانکه مقرر شده از عقب بنوازش در آوردند که غلغله آن در زمین و آسمان پیچید بان آئین از میدان انکدر گذشته بدروازه بندر رسیدند حکم معلی نافذ شد که امرا و مجلسیان و سایر بندگان پیاده شده پیش پیش فیل روند و تمامی لشکر در بیرون باشد زیرا که بندر گنجیابش لشکر پر حشر نداشت و نواب علامی فهای را و افلاطون الاوانی را و حاجب شاه ایران و خسرو هندوستان را رخصت شد که سواره پیش امرای عظام و مقربان بارگاه بروند و جناب آصف منزلت از دروازه بندر تا بنگسار مر نمود (۱) که آئین به بند (۲) و جماعت سوداگران و کاکین و درهای خانهای خود را باقیته و تکلفات آرایش داده بودند و فیل سپهر عدیل که از سر تا پا بطلا و جواهر مزین شده و اعلیضرت خاقانی مانند خورشید عالم گیر بر آن قرار گرفته و شعله

(۱) یعنی کو تل - (۲) بندند -



طلعت همایونش که از انوار لقای یزدانی مقتبس است بر اطراف و جهات پرتو افکن شده شمشیر غلاف و دستیر مرصع گران بهادر دست و کمر مرصع و خنجر مرصع بر میان و کسوت تمام طلا و جواهر و انگشترهای جواهر قیمتی در انگشت که از درخشیدن آن چشمها را نور می افزود داخل بندر شده دیده نظر گیان را نور بخش گردیدند و بر فیلان میمنه و میسره خرد سالهای یوسف جمال به تقطیعات فاختره و بجلی و زیور و افره از یمین و یسار و مالها (۱) لا جوردی تمام طلای افشانند از یک سوتنبول دان مرصع و از یکسو پیکدان مرصع در دست گرفته اند نواب اشرف تنبول (۲) خور دن مشغول و سازندها و خوانندها بر اطراف به نغمات داودی مترنم - (قطعه)

بحشمتی که سلیمان بنوده است چنین بشوکتی که سکندر بنوده است چنان کجاست قدرت آنم از آنچه دیدم من بنوک خامه توانم نمود شرح و بیان بالجله بدرون بندر در آمده بجانب بنکسار روان شدند و جناب آصف مرتبت پیاده نزدیک عدیل روان آنچه خاقان اعظم از هر باب سخنی میپرسیدند بآداب شایسته جواب بعرض می رسانید بدروزاه بنکسار رسیدند در عمارت عالی بنکسار فروش نفیس گسترده و به تکلفات گوناگون آ مقام دولت ارتسام را آراسته و تختی مرصع بر صدر گذاشته خاقان سکندر شان از فیل سپهر تمثیل فرود آمده بر تخت سلطنت قرار گرفتند و نواب سلامی فهای و لقمان الزمانی را رخصت شد که بالا آمده قرار گیرند و حاجبین مکرمین بر میمنه و میسره میسند سلطنت حاجب پاشاده ایران پهلوی نواب سلامی و حاجب بادشاه هند وستان پهلوی جالینوسی الزمانی حکیم الملک قرار گرفتند و صفوف امرا و وزرا و عظماء بر میمنه و میسره بر آن مقام مسرت انتظام قرار یافت مجلسی مانند بهشت برین منعقد شد مقربان عظام که بدوز انوی ادب قرار گرفته بودند زبان بدعا و ثنای خسرو داد گر کشوده مبارکباد و تهنیت این مکان جنت نشان بتقدیم رسانیدند و تعریف بندر معموره نوعی که بود و مشهور است بعرض رسانیدند که ازین بندر کشتی ها بمالک زیر بار و بالاباد و بنا در عرب عجم میروند و در دروازه ماه

(۱) رومالها - (۲) در تنبول -



سال تمام کشتی ها از هر طرف آمد و رفت مینمایند و این حالات خاصه این بندر است خاقان سکندر حشمت با کمال بشاشت و مسرت لمحّه در آن محل قرار گرفته و هر طرف آن را بنظر امعان ملاحظه فرموده بعد از صرف کردن خوشبوی و پان برخاستند و نواب پیشوا الزمانی فاتحه دوام دولت و بقاء سلطنت خوانده لوازم دعا و ثنا بجا آوردند پس اراجا بدولت و اقبال سواز شده از دروازه دیگر بندر بجایب کنار دریا که آن موضع را دوی گهات (۱) نامند روان شدند که کنار دریا را تفرج فرمایند چون بکنار در پای دیدند (۲) موج که هر چند جانب جنوب شمال دیده میشد آب بود و جانب مشرق گویا با آسمان متصل است روی امواج که پی در پی با کنار زمین می آمد گوی که بمروارید انباشته اند دریای مشحون از صنع حضرت آفرینگار طول و عرض و عمق آن افزون از حیز حساب و شمار - ( بیت )

زمین گوئیا منتهی (۳) شده است کنون آب در یاست تا آسمان  
از دیدن دریا و موج چشم و دل را ابتهاج و از مشاهده آن دیده و جانرا  
غایت حیرت -

حیرت افزاست دیدن غمان موج هایش چو کوههای گران  
عالمی را شده است آب محیط کوهها گشته اندران پنهان  
و محرر سوانح عهد پادشاهی رایج بهت سفر ظفر قرین تاریخی بخاطر فاطر (۴)  
رسیده بود آنر مذیل بقطعه نموده در این مقام مرقوم ساحت - (قطعه)  
شاه جمجاه سکندر مرتبت شاه عبدالله شاه داد گر  
سایه گستر باد چترش بر جهان تا گه باشد بر فلك شمس و قمر  
چون بعزم سیر در یارخ نمود صنع یزدان قادر آرد در نظر  
بهر تاریخش خرد کرد این ندا پادشاه آمد بسیر بحروب

(۱) دھوبی گهات یعنی جائے شست و شو و رخت شور - (۲) چون بکنار  
دریای امواج رسیدند دیدند که هر چهار جانب (۳) زمین گوئیا منتهی  
می شود - (۴) فاطر -



و جمعی از موزونان که در اردوی اعظم بودند تاریخهار گفتند از انجمله میرزا غیاث خویش سردفتر جمله خوشنویسان ماسبق و ما سیاتی اعنی میرخلیل الله الحسینی این ماده تاریخ را یافته که -

(ع) اشرف اقدس به بندر آمد دیگر گفته ۱۰۳۹

(ع) بمچلی بندر آمد شاه شاهان ۱۰۳۹

بالجمله بعد از سیر سواحل دریا از دوی گهات بجانب محل انکدر که خیمه و اطراف پرشاهی را در انجا زده بودند و جمعیت اردوی اعظم بر حوالی و اطراف بارگاه خسروی فرسخ در فرسخ زمین انکدر و چند معموره دیگر که در اطراف بود فرو گرفته روان شدند و چون آفتاب در بیت الشرف نزول اجلال فرمودند و آن شب در انکدر گذرانیدند و صباح چهارشنبه یا زده ماه شعبان به نکسار و آن محله را قرق فرموده با حرم معلی به بندر تشریف ارزانی فرمودند و تمام آنروز بسیر گذرانیدند و روز پنجشنبه دوازدهم امره علی نافذ شد که منازل فرنگان را گوشه فرمائید و ایشان خانهای خود را آراسته و انواع اقمشه و امتعه و نفایس زیر باد بالای هم چیده زنان را بجهت خدمات و عرض اموال گذاشته از بندر بیرون رفتند و خاقان فریدون شان بمنازل ایشان در آمده سیر فرمودند و آنچه از هدایا و تحف مرغوب و نفایس بنظر خدمه حرم محترم در آمد از زنان ایشان ابتیاع (۱) نمودند و احسان و اکرام موقور نسبت باین طایفه بظهور رسانیدند و روز جمعه سیزدهم محله دیگر که در آن تمام خانهای سوداگران معتبر و تجاران غریب بود گوشه فرمودند و با اهل حرم محترم بسیر آن محله تشریف از رانی فرمودند و در چند خانه از مردم معتبر و خانه سرسمت آنجا احسان و اکرام وافر فرمودند و اهل بندر که در خواب نیز شرف پای بوس بلقیس مکانی و اعلی حضرت خاقانی بعید بود که دریا بند اکنون در بیداری باین سعادت فایز شدند الحق اهل بندر را که در تصور بود که خاقان سلیمانی با اهل حرم معلی به بندر بیایند و بعد از آن بمنازل محقر ایشان در آیند و اهل خانه آنجماعت بیای بوس نواب اشرف و شرف خدمت

(۱) یعنی خرید نمودند -



مهد علیا دریابند و بعد از آنکه در چند منزل اکرام و احسان و فور بظهور رسانیدند و آنجماعه را سرافراز نمودند بجانب بنکسار که محل اقامت بود روان شده شب در آنجا گذرانیدند و روز شنبه چهاردهم ماه در بنکسار و آن محله که روز عید شب برات بود به عیش و عشرت مشغول شده امر معلى نافذ شد که آتشبازی شب برات را در اطراف خود که محاذی بنکسار است بکنند و مجلس شب عید در بنکسار انعقاد یافت و جمیع مقربان بارگاه سعادت بساط بوسی دریافتند و روز یکشنبه پانزدهم ماه نیز بعض محلات دیگر را گوشه فرموده سیر آبیجا را نیز کردند و همه اکرام و احسان نمودند روز دوشنبه شانزدهم نیز سیر بعض جاهای دیگر نموده اند روز سه شنبه هفدهم از بندر عزم سیر کنار دریای نموده با حرم معلى بجانب دوبي گهات (۱) روان شدند و بجانب آصف جاه امر معلى شد که صیادان ماهی را جمع نموده ماهی از دریا بگیرند تا تفرج آن کرده شود صیادان دامهای بزرگ داشتند سر تا سر سواحل را دام کشیدند و ماهی بی شمار از خرد و بزرگ گرفتند و بعد از چهار پنج کهری با صد هزار مشعل از دوبي گهات تشریف بانکدر ارزانی فرمودند و روز چهارشنبه هجدهم ماه در انکدر بعیش و عشرت مشغول شدند و چون طبع اشرف اقدس را از سیر بندر فواغ حاصل آمد جناب آصف جاهی در مقام گذرانیدن پیشکش گردید و در این روز از جواهر و طلا آلات و چینی و قلیکاری و افیال و اقمشه و نفایس دیگر که بموضع عرض در آورده بدین تفصیل است که مرقوم میگردد یا قوت شش گره که در هر گرهی بیست دانه و ده دانه و پنجاه دانه و چهل دانه و پنجاه دانه و ده دانه جمعا صد و هشتاد دانه فیل پنج ساسه با مستعدی دنداندار بزرگ يك زنجیر دندان دار چاه دوزنجیر تکه يك زنجیر و ماده فیل يك زنجیر قندیل کچار یک عدد قندیل بید باف چهار عدد طبق نه شمع از طلا دو عدد نقره آلات نه من زنجیر و مستعدی دو فیل منقل سرپوش دارد دو عدد سینی بزرگ دو عدد طشت و آفتابه دو دست شمعدان دولوله دو عدد رکابی یک عدد اسباب فراشخانه قلم کاری آستر زنگاری و چر ولی مندپ بزرگ سه منزل خواب گاه پنج منزل راوتی دو

(۱) یعنی رخت شور -



منزل سراچه چهار قطعه شامیانه دو جفت قناد چهار ده طاقه طهارت خانه پنج عدد بیشکش مهد علیا فیل دو زنجیر دندان دار بامستعدی نقره يك زنجیر مكنه بامستعدی يك سلسله جواهر دان مرصع يك عدد مرتبان چینی پراز نبات چهل عدد ساری قلمکاری نكت (۱) و ساده چهل طاقه پیش بند قلمکاری نكت چهل طاقه چیت قلمکاری پنجاه طاقه طبق از هر قسم پانزده عدد و طبلة بید باف بیست عدد چپر پلنگ لا جور دی يك عدد چوکی كوچك دو عدد فانوس طلا ولا جور دی يك عدد بیشکش صاحب زاده عالمیان تسبیح مروارید سی صد دانه طبق كوچك شش عدد چپر پلنگ لا جور دی يك عدد چوکی كوچك دو عدد بعد از گذرانیدن بیشکش احوال بندر و ساکنان آنجا را معروض پایه سریر داشت نواب جهانبانی تو جهات موفور بحال تجار و سوداگران بندر معموره که از هر بلاد و دیار آمده توطن اختیار نموده تاهل و تناسل بهم رسانیده اند فومودند از الجمله زکات (۲) دروازه بندر معوره که هر سال مبلغهای کلی از همه جنس هی گرفتند بتصدق فرق مبارك اشرف اعلى معاف نمودند و این احسان باعث از دیاد ذکر جمیل و افزونی صیت مناقب و محامد خسرو سکندر عدیل در اقصی بلاد عالم شد و از این انعام عام که شامل سایر تاجر و سوداگران مجاور و مسافران گردیده بود جمع اهل بندر غلغله دعا و ثناء پادشاه لك بخش کردند و امر معلی نافذ شد که فرمان جهان مطاع بطریق لعنت نامه تحریر نمایند و مضمون فرمان واجب الاذعان را بر تخته سنگ بزرگ نقش نموده بر پیش طاق مسجد جامع بندر نصب نمایند تا در مرورد هور و اعصار زمان استقبال حکام و اعمال با استقبال امثال امر پادشاه سکندر اقبال کرده تخلف نمایند لعنت آفریدگار جهان و نفرین سید انس و جان را شامل حال و مال خود بگردانند (و ایضا) زرد لالی جواهر را که پیش از این حکام سابق احداث نموده بودند که از تجار میگرفتند و این نیز هر سال مبلغی میشود آنرا نیز معاف فرمودند و مضمون فرمان تتمه (۳) حفر سنگ مسجد نمودند و سوداگران که از پیکو یا قوت می آوردند از تقاضای دلالت نجات یافتند و این مکرمت

(۱) نکته دار - (۲) زکوة - (۳) حفر -



عام نیز که نسبت بطبقات انام واقع شد در مالک بالا بادوزیر باد انتشار یافت و موجب خوشنودی تجار و جوهریان شد و احکام دیگر که سبب رفاهیت و فراغت سایر رعایا بود نافذ سد و سوداگران و دکانداران اقسام متاعی که داشتند باهل اردو بنوعی اتباع نمودند و مشفع (۱) گردیدند که در سفرهای بعیده آن نفع را در تصور نداشتند و جمعی کثیر از سادات و علما و صاحبان در بندر هستند که وظایف بجهت ایشان چه در عهد خاقان سکندر شان و چه در از منه سلاطین مغفور مبرور سابق مقرر گردید و به بعضی دو چاور و سه چاور زمین و بعضی را نقد یک ربع و یک یرتاب و بیشتر مرحمت شده که معاش میگذارند و مزارع (۲) معمور نموده اند و توالد و تناکل (۳) بهم رسانیده اند و بعد از ایشان باولاد و احفاد انتقال یافته و می یابد باوجود این خیرات و تصدقات موفور در این وقت بعضی از سادات را وظایف معین فرمودند از آن جمله بمیر معین الدین محمد شیرازی مشهور به میر موروzy یک هون نقد مقرر فرمودند و اوقبل ازین تجمار ممول و معتبر بود و مدت پنجاه سال بعزت زندگانی گذرانید و در انکدر منازل رفیع ساخته بوده از گردش چرخ نیلگون بافلاس رسیده باز بمیراحم شاهانه سرافراز گردید و میر محمد حسین ناودانی را که همیشه در خانه اش برار باب استحقاق باز است و متوکلا نه تعیش مینمایند هر روز او را نیریکهون مقرر شد که بمیر می و بمشارالیه از حاصل بکسار بدهند و ایشان با سایر سادات و صاحبان دای دولت و عمرا بد پیوند پادشاه ذره پرور مشغول گردیدند - (بیت)

از قدوم شه سکندر شان فیضها یافتند اهل جهان

و بعد از این مراتب آصفجاهی شکر اکرام و احسان و ستایش افزون از حیز بیان خاقان سکندر شان بهزار زبان نموده پیشکش در معرض قبول در آمد و چون مواضعی که نمک را (۴) می کارند در حوالی محل نزول خسروی بوده اراده عالیه بآن گرفت که سیر آن نماید پس جماعتی که آن کار میکنند آمده تقارهای که بر زمین بسته و درون آنرا محوار نموده بودند

(۱) متفح - (۲) مزراع - (۳) تنامل - (۴) در آن -



آب دریا را در آنها روان نمودند و در هر کوزه اندک نمک پاشیدند آب (۱) در آن شب آن تقارها همه از نمک میجمد گردیده و بعد از سیر آن بسرا پرده اقبال مراجعت نمودند و آنروز بخوشحالی گذرانیدند و روز پنجشنبه نوزدهم ماه شعبان از انکدر کوچ نموده بجانب قریه آکل منار که از جمله قرای ولایت علیا حضرت ناموس العالمین است و از بندر تا آنجا یک کاو راه است روان شدند و در نواحی آن سراپردهای پادشاهی برافراخته شده بود نزول اجلال فرمودند و روز جمعه بیستم در آنجا اقامت شد و وکلاء علیا حضرت خدمات موفور بتقدیم رسانیده علوفه و سایر اخراجات کارخانجات را مرتب داشتند و سیر آن دیه معموره نیز فرمودند و صبح شنبه بیست و یکم که امر بکوچ میفرمودند نسبت بجانب آصف مرتبت توجهات موفور بظهور رسانیدند و تشریف چادر کشیده خاصه دوش مبارک خود را مع چهارنگ که لازمه رتبه سرخیل است و شمشیر غلاف مرصع و دوسر اسب عراقی یکی با زین و لجام و یراق مرصع و دیگری نقره و یک زنجیر فیل دنداندار با زنجیر و یراق نقره مرحمت نمودند و مشارالیه را بتوجهات گوناگون مفتخر و مباحی ساختند و بوساطت آن عالیجاه کیتان طوائف فرنگ را که قیام بوظایف خدمتگاری نموده فراخور حال تحف گذرانیده بودند تشریفات مرحمت شد و آنها کلاهها از سر برداشته و زانوزده لووزم دعا و ثنا بجا آوردند و مملکت مداری مرخص شد که به بندر رفته مهمات ضرور را سرانجام نماید و در منزل مصطفی نگر باز بخدمت اشرف اقدس رسد وقت چاشت از آکل منار با حشمت سکندری روان شد مسافت یک کاو و نیم راه طی نموده در پیش خانه نزول اجلال فرمودند و صبح یکشنبه بیست و دوم از آنجا بقصیه دلور که یک کاو و نیم مسافت بود نقل نمودند و در آن مکان نزول اجلال واقع شد و آخر روز آن موضع را قرق کرده کنار رودخانه کشته (۲) سیر فرمودند و روز دوشنبه بیست و سیوم قصبه بجواره مضرب سرادقات جاه و جلال گردید و دامنه کوه و کنار کشته (۳) گوشه فرمودند و اردوی اعظم

(۱) در آن شب آب آن تقارها - (۱ - ۲ - ۳) کمرشنا -



از بجواره نزول فرموده روز سه شنبه بیست و چهارم رحل اقامت انداخته  
 بسیرکنار رود کشنه (۱) و تیخانهای که در قدیم الایام در آن موضع و دامنه  
 و بالای کوه ساخته اندوکار نامهای غریب و عجیب در سنگ تراشی و صورت  
 نگاری نموده مشغول شدند و مملکت مداری از بندر در این منزل بشرف  
 بساط بوسی رسید و روز چهارشنبه بیست و پنجم از سمت مصطفی نگر گذشته  
 در دیه و سیسرم که يك کاوونیم است در آن منزل اقامت فرمودند و روز پنجشنبه  
 بیست و ششم از اینجا کوچ فرموده يك کاوونیم طی مسافت نموده در کنار  
 رود خانه فرود آمدند و روز جمعه بیست و هفتم کوچ نموده يك کاوونیم راه  
 در صحرای دیه چلك پار که مضرب خیام جا و جلال گردیده بود بدولت  
 و اقبال فرود آمدند چون مذکور میشد که در این زمینها معدن الماس است  
 و در آن طرف رود خانه چند موضع معادن جواهر گران بها پیدا شده و دانه‌های  
 قیمتی در آن سر زمین بهمرسیده امر معلی نافذ شد که نقابان که پی برگ معدن  
 می‌برند بکاووند تا تفرج آن کرده شود پس دو موضع را کنند سنگ پارهای  
 نرم از زمین بهمرسید و درون آن سنگ پارها جستجو نمودند و غرض چون  
 تماشای آن بود دیده شد و علی رضا خان را تشریف سر لشکری ولایت  
 مرتضی نگر مرحمت فرموده در این منزل او را رخصت دادند که از کشنه (۱)  
 گذشته به مرتضی نگر برود و بیت‌هوچی کا تپاء مرهته را نیز تشریف رفاقت  
 خان مشار الیه دادند و هم چنین عالم خان پتان و خافی بیگ و الله‌قلی و مخدوم  
 ملک و سایر امراء و سرداران و نایکواریان را تشریف دادند و آسیر را و  
 نایکواری هزاره را تشریف رفاقت خان مذکور دادند و او با جمعیت تمام از  
 اردوی اعظم جدا شده روان گردید و روز شنبه بیست و هشتم بجانب پنکچپول  
 روان شدند و کنار رود خانه مقرب سرادقات عز و جلال واقع شد و خدا  
 و یردی سلطان از مرتضی نگر آمده در این منزل بشرف بساط بوسی رسید و روز  
 يك شنبه بیست و نهم دو کاو راه طی نموده بقلعه اینکتر رسیده در خیام فلک  
 رفعت پیشخانه نزول اجلال فرمودند و در این شب هلال ماه رمضان مرئی شد

(۱) کرشنا - (۲) یعنی رود کرشنا -



و اتفاق در همین منزل وقت رفتن ماه شعبان را دیدند و صبح دوشنبه غره رمضان المبارک کوچ نموده دو کاو راه طی کرده بقلعه اندر کونده رسیدند و در آن مکان نزول فرمودند و این قلعه ایست بغایت متین و حصین که بر بالای کوه رفیع واقع است و قدرت ایزدی این کوه بزرگ را به يك پارچه سنگ خلق نموده بغیر از يك راه باریک راهی ندارد خاقان سلیمان شان از پائین تفرج آن کوه و قلعه نمودند و روز سه شنبه دوم ماه رمضان آنجا اقامت واقع شد و ارسپیلی را منیر که از زمین داران معتبر آن ولایت بود حکم جها نمطاع بطلب اونفاذ یافته بود مع چشم خود باتفاق خدا و یردی سلطان آمده بود در این منزل بسعادت سجده عبودیت مشرف شد يك زنجیر فیل دندان دار مع يك سراسپ بایراق نقره و پدك مرصع با تشریف خاصه با و مرحمت فرمودند و خدا یردی سلطان را عنایت کرده نوازش بسیار فرمودند چون ساپ نیر جرات آمدن بپایه سریر نکرد حکم شد که او را علی رضا خان تادیب نماید و روز چهارشنبه سیم ماه کوچ نموده يك کاو و نیم راه طی نموده در منزل موت کور قامت فرمودند و میر حسین حاجب عالیضرت عادلشاه که از عقب آمده سعادت ملازمت در نیافته بود در اینجا بعض ملاقات فایز گردید و مورد توجهات سد دارسپیلی را منیر را تشریف رخصت مرحمت نمودند که بمر ترضی نگر برود و صباح پنجشنبه چهار کوچ نموده از قصبه پانگل يك فرسخ گذشته نزول اجلال فرمودند و صبح جمعه پنجم روان شده بدیهه رام پلی که يك کاو و نیم بود رسیده نزول فرمودند و صباح شنبه ششم بدیهه سنگوارم که قریب بدو کاو بود نقل فرمودند و يك شنبه هفتم بمنصور آباد رسیدند و لمعات چتر پادشاهی بر اطراف شهر بر توافکن شد و روز دوشنبه هشتم به باغ ایل نقل واقع شد و در قصر و باغ آنجا که محل دلکشاست بخرمی گذرانیدند و بچیدن نارنگی و اقسام میوه های دیگر رسیده بود مشغول شدند و روز سه شنبه نهم به باغ ملک عنبر تشریف از رانی فرمودند چون قریب بدار السلطنة رسیده بودند خاقان سکندر شان آنروز روزه گرفتند و بروزه داشتن همه کس صادر شد و امر معلی نافذ شد که مردم اردو



سبقت در داخل شدن شهر نکنند و چون روز جمعه دوازدهم ماه ساعت خوش  
 جهت دخول در شهر اختیار شده بود قرین رکاب ظفر انتساب باشند و صباح  
 این روز سیادت پناه عمده الوزرا شجاع الملک بالشکر و حشم خود از دار  
 السلطنته بیارگاه گیتی پناه آمده شرف بساطبوس دریافت و یک زنجیر فیل  
 و دوسر اسپ پیکش نمود و خدمات و حراست دولت سرای پادشاهی و دار  
 السلطنته قبول در آمده کمر شمشیر مرصع و تشریف خاصه فاخره بدو مرحمت  
 نمودند و سیاده پناه میرزا ناصر کو تووال نیز با فوج و حشم خود از شهر آمده  
 بشرف بساط بوسی مشرف شد و حسن خدمات او نیز پسندیده آمده و به  
 تشریف و اسپ سرفرازی یافت و روز چهارشنبه دهم در باغ عنبر گذرانیدند  
 و نارنگی بسیار که در این باغ شده بود سیر نموده بسایر ملازمان رخصت  
 چیدن آن دادند و خواجه علی رضا که از حجاب شاهزاده اعظم مراجعت  
 نموده بود و مکتوب و تحف آورده بود نواب همایون بقاعده مقرر بیاب  
 بشارت تشریف از رانی فرموده نشان و تحف را بنظر در آوردند و عمده الحجاب  
 قاضی عزیزالدهر نیز قرین رکاب دولت بود به تشریف فاضر سرفراز شد و نواب  
 همایون باز بیاب ملک عنبر مراجعت نمودند و روز پنجشنبه یازدهم در باغ مذکور  
 بسیر و گذشت گزرائند و صبح جمعه دوازدهم ماه رمضان عزم رفتن دار  
 السلطنته فرموده بر بالای فیل که پیشتر مذکور رفته همان ترتیب بر آن فیل  
 سپهر تمشیل سوار شده بآئین و تزک خسروانه متوجه شهر شده از راه دروازه  
 بشیرپور که کنار رودخانه است داخل شهر فیض بهر شدند و ازین قدوم  
 بهجت لزوم پادشاه سلیمان مکان مجدداً دار السلطنته رشک روضه رضوان گردید  
 از دربند دوازده امام علیهم السلام داخل دولت خانه عالیه شد و اردوی  
 اعظم تا وقت شام میعاقب هم داخل شهر شدند و خلائق بخوشدلی بدعای  
 دولت ابد پیوند پادشاه دین پناه اشتغال نمودند و مدت این سفر نصرت اثر  
 دو ماه برابر بود -



بیان رسوخ پادشاه سکندر جاه در امور دینداری

و ذکر شمه از حسن اطوار شهر یاری

الحمد لله و المنة که دات قدسی خصال ملکی فعال خاقان سکندر شان  
با کمال امینت و جمعیت خاطر غیبی سرایر بمقر سلطنت رسید و سفری که خواقین  
کا مگار سابقه و سلاطین نامدار سالقه این سلسله علیه نکرده بودند تا کنار دریای  
عمران جور لا نگاه رخس همت ایشان نشده بود سمنند جهان نورد عزم خاقان سکندر  
شان به نگاپو در آمد و چتر مهر آسای خسروی بر ساحت غبر او سواحل دریا  
انوار رفت و عاطفت گسترده و بعضی از قلاع و ولایات سمت مذکور منظور  
انظار پادشاه بلند اقبال شد و مراحم شامل بسی از طبقات انام گردید و ازین  
قدوم و اهتمام ملازمان نیک اثر بسی ولایات و قلاع آنطرف معمود گردید  
و در هنگام مرور به بعضی از قلاع فکر بخاطر قدسی ساطر خسرو سکندر مآثر  
خطور نموده که قلعه محمد انگر را که خالی از جمعیت مردم است چون دولت  
و اقبال بی زوال روی به حیدر آباد جنت نهاد دارد و بعد آن بمقر سلطنت پیش  
از یک فرسخ نیست معمور نمایند بنابر آن امر معلی نفاذ یافت که از امرا و مجلسیان  
و سایر نوکران گران در محمد انگر در خور مشا هره خود تقسیم زمین گرفته خانه  
سازند و در معموری آن بکوشند و چون از سفر بندر بتاریخ دوازدهم رمضان  
المبارک داخل شهر شدند امرا علی نافذ شد که بطریق سالاباد اجرای رشوم  
ماه رمضان مثل بستن دکانهای منهیات در بازارها شهر و کندوری خاص  
و عام در ندی محل کردن و امثال ذلك معمول گردد و در دولت سرای پادشاهی  
سادات د علما و صلحا در لیالی متبرکه بعبادت و تلاوت و دعا اشتغال نمایند  
و علیا حضرت ناموس العالمین والده معظمه خسرو اسکندر اقتدار دری برج سلطنت  
و در درج خلافت اعنی شاهزاده مکرمه صغیر السن خسرو بلند اقبال رادر نوزدهم  
تکلیف روزه داشتن نموده در حرم معلی مینبانی پادشاهانه کردند و کندوری عام  
در قصر جدید قریب بحرم معلی است از انواع اطعمه و اشربه و حلویات و تنقلات  
و فوا که متنوعه کشیدند و سایر ملازمان بارگاه فلك اشتباه از آن تناول



نمودند و از باب صلاح و تقوی و علما و فضلا و ایام سادات و مسلمین را  
 بانعام کیسهای زر و نقود موفرشادمان و دعاگو ساختند و بفقرا و مساکین زر  
 بسیار و پارچه و اطعمه تقسیم نمودند و ماه مبارک رمضان را بکامرانی شادمانی  
 گذرانیدند و روز عید مجلس پادشاهانه انعقاد یافت و جمیع ملازمان بارگاه  
 عرش اشتباه در محل و ولای خود حاضر شده بسلام و کورنش قیام نمودند  
 و بزعفران طرب افزای و مشک اذفر اکا بروا عالی معطر گردیدند و بعد از فراغ  
 از مجلس امرای علی نافذ شد که در محلات و اسواق جار بزنند که از دوم ماه  
 شوال تا هشت روز بقضایای آیامی که در سفر بودند اشتغال نمایند و دکان  
 تازی و سندی و بنک و منهیات دیگر حتی تنبول چنانکه در ایام رمضان معمول  
 بود مفتوح نسازند تا کفار نیز در آن ایام پان نخورند و کندوری درندی محل  
 معتاد بکشند و اعیان و مقربان و سایر چاکران بر همان نسبت ماه رمضان  
 حاضر کردند بنابر امر عالی دوم ماه شوال شروع بروزه داشتن نمودند و خسرو  
 چهار دین دار روزی گرفته در بعضی از شبها به قصرندی محل تشریف ارزانی  
 داشته افطار فرمودند و ازین متابعت و سعادت خسروی خلایقی که در اردوی  
 گیهان بودند قضای هشت روزه رمضان کردند و از دولت ارشاد پادشاه باداد  
 و دین مسلمان توفیق قضا بلا فصل یافتند و در شب دهم ماه شوال بقصودی  
 محل تشریف از رانی داشته بعد از افطار و صرف کردن کندوری خاص  
 و عام مجلس خسروانه فرموده بخوشبوی و زعفران طرب افزا و تنبول مزوج  
 با و راق طلا جمیع مقربان بارگاه را معطر و سرفراز ساختند و عظمای محفل  
 جنت بمائل دهان بمبار کباد عید دوم گشودند سایر چاکران بارگاه عرش  
 اشتباه از شادمانی عید ثانی از صمیم قلب غلغله دعای افزونی جاه و جلال  
 پادشاد اسکندر اقبال بمسامع ساکنان عالم بالا رسانیدند وصیت این امر جلیل  
 و شهرت این عمل جمیل با قطار امصار رسیده در محافل پاشاهان و مجلس  
 شهریاران هند و ستان و دکن و ایران و توازن و زیر باد باعث تعریف  
 و تحسین و افزونی توصیف و آفرین خسرو سکندر قرین گردید الهی تا جهان



هست عمرو دولتش بمانا دو عدو آرا حدای تعالی نگون ساز (۱) سازد بحرمت  
النبي و آله الامجاد -  
نظم

بادا اوصاف شاه با فر هنگ در جهان همچو نقش اندر سنگ  
گردش آسمان بکا مش باد تاجها نست در جهان نامش باد  
ذکر بعضی از سوانح

در ایامی که اعلیحضرت خاقانی متوجه سواحل دریای عمان بودند میرزا تقی  
منشی الممالک بجهت عدم صحت مزاج و عارضه ناتوانی از سعادت همراهی رکاب  
ظفر انتساب محروم گردید در دار السلطنة مانده بود که اگر قوتی یابد متعاقب  
آمده در سلك بندگان سریر انتظام یابد چون پیمانه اش پر شده بود مسافر مملکت  
عقبی گردید و اعلیحضرت خاقان بشهر تشریف آورده نظر کیمیا اثر بحال حکمت  
مآب حکیم عبد الجبار گیلانی گماشتند و بخاطر دریا مقاطر خطور نمود که ملا او یس  
منشی سابق که مستغرق بحر زناست و منزوی گوشه حرمان ناکامی است و با استغفار  
ذنوب نادانی بانابت اعمال ناشایسته خود در کنخ حیرت اشتغال دارد بگوشه  
چشم مرحمت بحال کثیر الاختلال او نگریسته سواد نامه سییات (۲) و خطیئات  
او را بر شحات عفو محو فرموده بچاکری رضا دادند که در سلك مجلسیان  
حضور انتظام یافته چاکری کند و مشار الیه از مجلس خوف و بیم که عذابی بود  
الیم نجات یافته دهان بشکر مراحم و سپاس عفو جرایم کشود ناصیه اخلاص  
را درازی جان بخشی بر آن درگاه سود و اکنون در بنک بستان در سلك مجلسیان  
خدمت مینماید تا بعد از این در بساط روزگار این بیدق (۳) فراش شده  
کج رفتار را چه رونماید (ایضا) در اوایل ذوالحجه شفیعاً نام از خدمت خسرو  
هندوستان بحجابت با ینجانب آمد سیادت پناه میر فصیح الدین تفرشی را با  
ستقبال فرستاره او زابحضور پر نور آوردند و او بسعادت ملاقات فایز گردید  
و به تشریف خاص سرفرازی یافت و منزل خواجه مظفر علی دبیر سابق  
بجهت نزول او دادند و مبلغ سه هزار هون و نیز مرحمت نمودند

(۱) سازاد بحرمت (۲) سییات (۳) یعنی پیاده شطرنج -



ذکر سوانح اقبال سال مینت مآل شانزدهم جلوس فرخنده فال  
اعلی حضرت خاقانی سکندر فعال که میرابق سنه خمسین و الف هجریست  
قلم مشکین رقم که نگارنده و قانع عالم اشت سوانح این سال مینت آغاز  
خرمی مآل عهد خسرو سکندر اقبال رابدین آئین نگارش مینابد که در ضمن بیان  
قضا یای سنه سابقه مرقوم گردیده بود که از میرزا تقی منشی اعلی حضرت  
خاقان بلند اقبالی بگوشه چشم مرحمت متوجه حال حکمت مآب حکیم عبد  
الجبار گیلانی شده بودند و مشار الیه چون بشیوه ستوده راستی و دیانت  
وصفت حمیده عقیدت و فدویت اتصاف داشته منظور انظار کیا آثار ساهنشاه  
سکندر شان گروید و آثار اخلاص او از دیاد می پذیرفت تادر این سال  
خرمی مآل طبع اقدس همایون اقتضاء آن نمود که منصب رفیع القدر دبیری  
بمشار الیه تفویض فرمایند اگرچه جمعی از عظمای بارگاه داعیه استدعای این  
منصب داشتند و بواسطه و وسایط در معرض خواهش در آمدند چون اولاً  
پرتو نظر خورشید اثر آدشاه بر احوال مشار الیه تافته بود و بدیده حقیقت بین  
عیار اخلاص و عبودیت او را از ارباب استدعای این منصب بیشتر سنجیده  
بودند تصمیم این عزیمت نموده در او اسط ماه ربیع الاول بخلعت این منصب  
عالی او را سرافراز گردانیدند و در سالك مقربان پایه سریر خلافت مصیر  
منسلك ساختند و جناب حکمت ایاب باین منصب رفیع مقتخر و مسرور گردیده  
نزدیک اوزنگ یادشاه سکندر فرهنگ قیام نموده بر صدر عرایض و معلومات  
بارقام احکام عالم مطاع اشتغال نمود آثار فدویت و دولتخواهی از اطوار او  
مشهود ملازمان خاقانی میگردد و چرا چنین نباشد زیرا که جمعی که در ظلال  
تریت رفت و عطوقت یادشاه سکندر منزلت ارتقابر معارج اعلا اقبال و دولت  
نموده اند شجرو وجود ایشان از رشحات مکرمت شاهی بنخیرخواهی و کمال اخلاص  
بارور بوده است و سعادت مند اخروی (۱) و دنیا شده اند مگر کور باطنی که حقوق  
تریت و عطوفت یادشاهی را ملاحظه ننموده از انواع مرحمت و مکرمت اغماض  
نماید خسر الدنیا و الآخرة خواهد بود (از سوانح) قبل از این مرقوم، قلم

(۱) آخری -



سوانح رقم گرویده بود که از جانب شاهزاده اورنگ زیب شفیعاً نام حاجی آمده بود در این ایام اراده روانه نمودن او فرموده سیادت پناه میر فصیح الدین محمد را تشریف حجاب شاهزاده اعظم مرحمت فرموده مبلغ سه هزار هون نقد عنایت نمودند که سامان سفر نماید و نیز یک چاوه فیل مرحمت کردند که از جانب خود بخدمت شاهزاده اعظم تحف و هدایای مرغوبه از جواهر و مرصع آلات و دولک هون از مقرری مصحوب مشار الیه ارسال نمودند و به شفیعاً در وقت رخصت مبلغ پنجهزار هون انعام مرحمت فرمودند در ماه رجب المرجب مشار الیهما بجانب اورنگ آباد روانه شدند -

ذکر اعمال ملا اويس عاقبت نا محمود و سزا یافتن آن مردود بر عبرت گزینان پیش بین و پیش بیان تجربه گزین ظاهر و هوید است که سلاطین جهانداران سلطنت شعار بعض از افراد طبقات بنی آدم و امار فرق (۱) امم را بجهت تمشیت مهام عالیمان و انجام مرام آدمیان ترتیب (۲) فرموده از مراتب ادنی بر مدارج اعلا ارتقا میفرمائید و چون دستگاه سلطنت و خلافت مثابه کار آگاه الوهیت و ربوبیت است بی و سابط و اسباب معاملات عالم انتظام نمی یابد پس در هر امری و مهمی باید که شخصی از اشخاص آدمی متصدی گردد و تا بواسطه و سبب او آن امر منتظم شود لهذا تربیت و تقویت بعضی از ملا زمان و بندگان بر ذمت همت پادشاهان گیتی بجهت انتظام امور عالم و انضباط مهام بنوع (۳) بنی آدم لازم شده است و بالضرورة متوجه تربیت و ترقی بعضی از افراد انسانی میشوند و در ضمن تربیت حقایق ذات و کیفیت صفات و مراتب رشد و کاردانی و خصایص طبعیت هر کسی بتدریج زمان بخاطر در آورده فراخوز قابلیت ترقی میفرمائید و آدمی زاد که بلطافت جان و دل و کشف آب و گل سر رشته شده و باخلاق حمیده فرشته و افعال ذمیمه شیطان ممزوج و مخلوق شده است در سرشت بعضی که صفات پسندیده بیشتر مرکوز است در هنگام تربیت نشو و نما آن صفات ظهور و بروز نموده در ازای آن مورد عاطفت و مشمول مرحمت میگردند و در بعضی از ایشان که

(۱) احاد - (۲) تربیت - (۳) نوع -



خصال ذمیه بیشتر است یا آن است که در حال نزول باران رحمت تربیت آن کثافت از مباحث (۱) او شسته شده مذهب باخلاق حمیده میشود و ذقاپح بکساب شامل روزگار او میگردد تا آنچه در صیلت (۲) اوست محو و منسی نمیگردد و در زوایای جان و دل مستور می ماند تا آخر بعد از ارتقای بر اعلا مدارج قرب و محرمیت به شامت آن رد ملب (۳) در مفاک هلاک می افتد و فریق گرد آب بحر فنا میشود موید این مقال است احوال خسران مآل فرعون و شداد و امثال ایشان از جبار و اکاسره که در هر عصر و زمان با علی مرتبت سروری عروج نموده بعد از تقوق بر عالمیان و تسلط بر آدمیان چون خبائث ذات و شرارت نفس در صیت (۴) ایشان مکنون و مخفی بود آخر باغواهی شیطان بجلوه گاه بروز و ظهور رسیده دعوی الوهیت و انا لاغیری نموده بشامت آن دایم باسفل السافین نزول نمودند و هم چنین است حالات پادشاهان معدلت نشان و سلاطین با شوکت و شان که خلیفته الله فی العالمین و ظل الله فی الارضین اند نسبت به بعض (۵) از تربیت کردهای خود بعد از ظهور اطوار نا پسندیده و صدور کفران نعمت ایشان که تا سر (۶) بذات الهی جلالت عظمت نموده ایشان را مستغرق در یای قهر و مستهلک نیران غضب میسازند و مصداق این سیاقست آنچه در این ایام نسبت بحال ملامت مآل ملا او یس لئیم رو داده است که اسکندر زمان او را از مرتبه ادنی بر مدارج اعلی متصاعد فرمودند علی الدوام ذیل اغماض بر مقولات اومی پوشیدند و بعنایات غیر محصور او را سرافراز میفرمودند چون انزوایل (۷) خبائث و شرارت در ذات او مکنون بود با وجود مشاهده اینهمه عنایات خسروانه از جلالت او زایل نشده بود در مقام ابراز اظهار آن در آمد تا شامت (۸) زشتی افعال و قبح اعمال رسید با و آنچه رسید هر چند گردد روان بد سگال و اطوار آن زشت فعال بجای رسیده که ذکر مآل کار او ثکوت (۹) دعا و خامه سوانح مدایج نگار خاقان است اما بجهت عبرت عالم

(۱) ساحت - (۲) جلالت - (۳) رذیلت - (۴) طینت - (۵) بعضی - (۶) تاسی - (۷) از روز اول - (۸) بشامت - (۹) تنگ و عار خامه -



و افزونی بصیرت کافه بنی آدم قلم و قایع رقم رابه تکلیف ولی نعمت چه نتیجه دارد و مستوجب کدام عقوبت است بالجمله دلامذکور در اوایل سال جلوس میمنت مانوس خاقان سکندر اقبال در زمره مستحقان و ارباب احتیاج منسلک بود و از مخریرات و تصدقات گاهی چیزی می یافت و از برای مردم باجرت کتات میکرد و با بعضی از مردم که بعهد و عمل دیوانی مشغول بودند ربطی بهم رسانید و چند وقتی در خدمت مغفرت پناه شریف المملک سرخیل چاکری میکرد و مغفرت پناه در عهد سرخیل خود او را در دفتر خانه پادشاهی در سلک جواب نویسان منتظم نمود و در ولای فرمان نویسان می بود تا آنکه فلک لعبت باز که بازنده ممتاز است در باب او چند بازندگی (۱) بکار برده و او را در نظر ملازمان پادشاهی جلوه گر ساخت و چون ادعای نوشتن خطوط بهفت قلم نموده بود قطعه چند مصنوعی ساخت ظهور آورد و ملبس بلباس تلبیس چون ابلیس گردیده خود نمای میکرد و رفته رفته از مرتبه جواب نویسی با علی مرتبه دبیری حضور پر نور صعود نمود و سررا بجای قدم بر بساط آن محفل جنت سرشت گذاشت و اعلی حضرت خاقانی نظر تربیت بر او انداخته او را دبیر مستقل نمودند و بتدریج بر معارج قرب و محرمیت صعود و عروج نموده ابلیس و ارساعده مقامات عالیه گردید و در اکثر مناصب عمده مثل پیشوای و سرخیل بفضولی دخل میکرد و سرداران عظام و امرای ذوی الاحترام زیر دست و عمال ممالک را محکوم حکم خود میدانست و بگونه گوناگون مراحم و الطاف شاهانه ملون بنوع نوع اشفاق مزین میگردد و حالات او در ترفع و تفوق بغایت رسید تا آنکه شوق اسب تاختن و چوگان بازی نموده داعیه امارت و وزارت بهم رسانید و اعلی حضرت خاقان سکندر شان چون او را مقرب و مستقل نموده بودند او در معرض انجراح در می آمد و وزارت چهار لك استوا باو تفویض فرمودند و طبل و نقاره و علم زرنگار و اویال جبال آثار و افراس متعدد باد رفتار که بهیچ يك از معتمدان ذیشان مرحمت نشده بود باو عنایت شد و مرتبه او از همه پیش شده بوجود نا محمود خود بر زمین و زمان منت می

(۱) یعنی حيله گری -



نهاد و در هر امر و کاری هر چه از او صادر میشد باز خواست بنود اگر  
توجهات پادشاهی که درباره او روز بروز و ماه و سال و قوع یافته تحریر نمایند  
اوراق لیل و نهار پسند (۱) نیست بالجمله با این دبدبه ده دوازده سال گذرانید  
تا آنکه عمدة النقباء میر محمد سعید را بمنصب جلیل القدر سرخیلی سرافراز  
فرموده و قرب اورنگ آباد باو ارزانی فرمودند مشارالیه از کمال رشد و کاردانی  
مهمات دیوانی را بوجه احسن سرانجام مینمود و راضی بدخل کردن دیگری  
نمی شد و خیرخواهی و کاردانی آنجناب با علی مرتبه و ضوح پیوسته اریس  
مذکور را آتش حسرت در سینه پر کینه مشتمل گردیده تعیز در اوضاع او  
بهمرسیده بدلگرانی بخدمات مرجوعه قیام می کرد و آثار نفاق از اطوار  
او ظاهر میشد مع هذا التفات شاهانه درباره او تنقیص نیافته منصب رفیع او بر  
قرار و بعزت بود از کم حوصلگی و دنائت طبع بی ملاحظه بی فکر روزی در  
پایه سریر قیام گرفته اظهار رضا نمود مقربان اورنگ خسروی از ادای آن  
بیوفای بغرور تعجب نمودند نواب همایون فرمودند که در این ایام از انواع  
احسان و بر (۲) و امتنان از تو دریغ داشته نشد و ترا فایق بر عالمیان ساخته اگر  
در مهم خود سرخیل مستقل باشد در منصب و عزت توجه نقصان دارد از این  
بابت (۳) مهر بانانه سخنان بر زبان اقدس جاری نمودند و او بی عقل نفهمیده همچنان  
بر خیالات مبطل بوده دفعه دفعه اظهار طلب رضا نمود و تا دیگر در آن عریضه  
چه بود که امر اعلی نافذ شد که او از منصب دبیر معزول شده در منزل نکبت اثر خود  
باشد و بحضور پر نور نیاید و مشاھر و تنخواه او برقرار باشد (۴) و بعد از مدتی  
منصب دبیر را به میرزا تقی نیشاپوری مرحمت شد و بعد از چندی بر آن برآمد  
که آن مذموم العاقبه در مقام عذر و استغفار در آمده استدعای عفو و غفران  
خطیئات و تقصیرات خود نمود در یای مرحمت شاهی به توج در آمده از  
گناه او در گذشت و تقصیرات او را عفو فرموده در مجلسیان حضور منتظم  
کردند و اودرنیک نشان چاکری مینمود چنانچه در سابق مذکور شد شرارت

(۱) بس - (۲) یعنی بخشش - (۳) بابت - (۴) باشد و بعد -



ذاتی و طینتی او جای بود و مدام در سینه پر کینه سودای خام پخته تخم  
تصورات باطل در دل میکاشت تا آنکه خیالات بیکنا نه (۱) نموده بخاطر  
رسانید که با ارکان دولت حضرت عادلشاه متوسل باید شد و ایشانرا معاون  
خود ساخته در مقام انتقام از صاحب و ولی نعمت خود در آمد و امری  
چند عرواقع بایشان داده متعلق خود را با بعضی نوشته جات به بیجاپور فرستاد  
و سعایت چند نسبت به بندگان خاقان در آن نوشته جات بکار برد که شاید ایشانرا  
خوش آید و در ازای آن خوش آمده ها معاونت او نمایند در این اثنا یکی  
از خویشان او که نهایت محرمیت با و داشت و این اسرار از گوشه کنار بقدر  
اطلاعی بهم رسانیده بود از او منحرف شده حقیقت مقاصد پر مفاسد او را به  
بعضی از نزدیکان اشرف معلوم نمود و بواسطت ایشان بعضی ملازمان پایه  
سریر رسید حکم شد که جمعی رفته متعلق آن مردود را از راه بیجاپور گرفته  
بیاورند چون به موجب حکم عمل نموده آن شخص را آوردند نوشته چند بخط  
شوم او در آمد که هیچ چشم نمیند و هیچ گوش مشنود جمیع مقربان حضرت  
را حیرت عظیم روی داد که در ظل حمایت و عطوفت صاحب شوکتی با نیم مرتبه  
تربیت یافته باشند و او را از پایه پست مدرسه نشینی بمرتبه وزارت و حکمرانی  
رسانیده باشند و صاحب اختیار و مرجع عالمی ساخته چون می تواند بود که  
با ولی نعمت خود در افتد و این قسم نوشته جات بجایا فرستد بالجملة بعد از ظهور  
این نوع حرام خوری بواسطه آنکه اعمال او بهمه کس ظاهر شود و اگر جزای  
افعال زشت او را بدهند عالمیان بدانند که مستحق آن بوده است روز دیگر مقربان  
عالیمقدار و وزراء و امراء صاحب اعتبار را حاضر نموده حق ناشناسی و نمک حرامی  
او را یکان یکان بوجوه و دلایل ظاهر فرمودند و نوشته جات مذکور را بایشان  
نمودند و آن بدعافیت را برابر طلبیده در معرض خطاب در آورده این مراتب  
را باو مقابله دادند او از غایت بی شرمی در عذر این اعمال شنیع چیزی چند بر  
زبان آورد که بصد هزار مرتبه استحقاق سیاست بهم رسانید و از کمال اضطراب  
به بعضی معاذیر متمسک شد که مصداق عذر گناه بدتر از گناه بور بندگان

(۱) بیگانه -



خاص و معتمدان باختصاص که سالک مسالک عبودیت و فدویت اند و جان نثاری را در خدمت ولی نعمت ادنی مراتب بندگی میدانند استماع اعمال ذمیمه او نموده از قبايح افعال آن بدسگالی انگشت حیرت در دهان و از زشتی های آن نادان حیران گردیدند و لعنت بر او کردند و چنان تصور کردند که قهرمان سیاست پادشاهی که قرین غضب الهی است اقتضای آن خواهد کرد که جسد نجس او را پارچه پارچه کرده هر پارچه او را به پیش سگان محلات شهر خواهند انداخت یا بردار کشیده تیر باران خواهند کرد همه چون بید لرزان و بی جان ایستاده بودند آن پادشاه مهربان و پرورنده عالمیان به شیوه ستوده حضرت رحیم الرحمن و بخشنده ذنوب انس و جان عمل نموده از داعیه قتل او با آنکه مستحق قتل و رجم بود گذشتند و چون در معاذیر پذیر از گناه خود گفته بودند که اراده کشتن من دارند از بیم جان و حفظ خود مرتکب این حرامخوری شده ام بر زبان مبارک گذرانیدند که احمق (۱) حاضران و به بینند که تاچه غایت است که باوجود این اعمال که از او سرزده است و همه کس بجل کرده اند که واجب القتل است تجویز کشتن او نمی کنم او را ظن بوده است که قبل از آنکه این اعمال او که بر ما ظاهر شود در وقتی که از سر تقصیرات سابق او گذشته او را به تشریفات خاص و رضای چاکری حضور داده باز در مقام ترقی او در آمده باشیم چون قصد جان او خواهیم کرد او خوف داشته ارتکاب این اعمال نموده کسی را که این عقل باشد ظاهر است که چه قسم آدمی خواهد بود مقربان بارگاه سر در پیش انداخته تصدیق سخنان پادشاه مینودند و سجده رحیمی و بخشندگی آن منبع رحمت یزدانی بجای آوردند و فرمان جهان مطاع صادر شد که آن واجب القتل را طوق آهن در گردن و زنجیر در دست و پا کرده بقلعه محمد نگر برده نگاهداند (۲) حسب الامر او را زنجیر و طوق در دست و پا و گردن نموده و در دوی کهنه نشانده از میان بازارها و نظر جمیع خلایق بقلعه برده نگاهداشتند و با آنهمه سیاست که از آن دنی الدات بظهور رسیده بود باز منظور نظر مراحم پادشاه بود که (۱) احمق تو را حاضران به بینند تاچه غایت است (۲) نگاهدارند -



امر عالی نافذ شده بود که در قلعه طوق وزنجیر از او بردارند و منزل و ما محتاج و خدمتگاران و کیف و معتاذ او را تعیین (۱) فرمودند چون بقلعه بردند در منزلی که خود در غایت رفعت و وسعت ساخته بود جا دادند و سایر ما محتاج و خدمتگاران و غیره مرتب گردید چون دنیا دار مکافات تست اسباب جزای اعمال او باز بظهور رسید که دو روز گذشته دفعه دیگر مسوده چند بخط او پیدا شد که بجایها نوشته بود زشتی های طینت و حراخوریهای خود را ظاهر ساخته زیاده بر آنچه در کاغذهای پیشتر او دیده بودند مشاهده نمودند دریای غضب پادشاهی باز بتلاطم درآمد رحیم خان محلدار خاص حضور را با آن مسودها بقلعه فرستاده فرمودند که او را نموده پانصد چوب برکف پازده ناخنهای او را بپرانند رحیم خان محلدار بنابر امر عالی چنان نمود چون زمانه در مقام انتقام او بود باز نوشته چند از منزل او بهمرسید شعله غضب پادشاهی زبانه کشید شب نسب چهاردهم ماه رجب المر جب امر فرمودند که او را بازنجیر و طوق از قلعه بمنزل خودش بیاورند و آن مسودهای اول و ثانی و ثالث را با او نمودند چون فرموده بودند که بقتل او امر نمیکنم پس فرمودند که چشمهای او از چشم خانه که از بنیش آن این مکاتب نوشته برآورند و چماری آمده هر دو چشم او را برآورد تا دیگر خط ننویسد و نخواند و از بد سلوکی او یک گس از و خور سبند نبوده و همه خلائق از خاص و عام در این قضیه سادها میگردند و لعنت برای میکردند و آنچه او از غایت حسد نسبت به بعضی از خیرخواهان و فدویان حضرت می اندیشید شامل حال خودش (۲) قاعبروایا اولی الابصار (بیت)

آنکه می کند چاه اندر راه عاقبت خود فتاد در ته چاه  
و با وجود انواع حرام خوری که ازان بدبخت سرزده بود خاقان  
همایون بجان بخشی او اکتفا ننموده جمیع اموال و اسباب او هرچه بود مع  
باغات و منازل و عمارات که کلیها میشد همه را باز بخشید و بر این مکرمت عظمی  
کنیر (۳) را که سراز گریبان انتقام برآورده دعواهای کلی باو مینمودند و از  
(۱) تعیین - (۲) خودش شد - (۳) جمعی کثیر سراز گریبان -



مردم تقود و جنس که گرفته بود منع فرمودند و امر معلى صادر شد که هر که سندی از و دارد و موافق شرح شریف دعوى نماید و آن مذموم العاقبه از خوف غارت مال و بیم جان که اشد و اصعب از همه بود نجات یافته حیات و سامان بسیار را غنیمت شمرد و مقرر شد که او را به بندر معموره میچلی پتن برده بر بالای کشتی سوار کرده به بندر عباسی روانه سازند تا این شهر و مملکت از لوٹ و جود نامحمود او پاک باشد و او جمیع اموال و اجناس خود را نقد نموده به بندر مذکور روان شد و حسب الامر بالای کشتی انداخته روانه نمودند و محرر سوانح عهد خسرو سلیمان جاه را در شب کمندن چشم آن بدبخت این تاریخ بخاطر رسیده بود مرقوم نمود - قطب شاهان کمده چشمان او یس - شاه عبد الله ما کند چشمان او یس - کمندن چشم از سر او یس حرا مخور این تاریخ بطریق تعمیه واقع شده هرگاه عدد چشم که سی صد و چهل و سه است از عدد سر او یس حرا مخور جدا کنند هزار و پنجاه باقی میماند امیدوار بحق سبحانه تعالی چنانست که پادشاه زمان معدلت گستر مروج مذهب اثنه عشر علیهم السلام را از معاندان و نادولتخواهان در حفظ و امان خود بدارد بمحمد و آله الایجاد -

ذکر چراغان نمودن در حوض دریا مثال دار السلطنة و رخصت

دادن حاجب ایران و فرستادن بحجابت لقمان الزمانی

حکیم الملک را بخدمت بادشاه ایران

چون در این سال از وفور بارندگی باران حوضهای دریا مثال مملو از آب زلال گردیده بهجت افزای ناظران بود خصوصا حوض شهر حیدرآباد جنت نهاد که انهار آب از کوه و صحر جاری شده داخل آن میشود با وجود آنکه از پایان حوض نهري عریض اخراج نموده اند که آب فراوان از آن روان شد برود خانه کنار شهر که جانب شمال واقع است می ریزد مع هذا دریا یست لبالب از آب شیرین که تحت آن جانب شمال باغات برایشیار است و زمینهای سبز و خرم فرح افزا و عذیرهای آب لطیف غمزد را جایجا واقع و جانب جنوب آن



با غیست و سبع و عمارات عالی در آن ساخته شده و در این زمان محل اقامت حاجب ایران بود طبع اقدس اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال مایل بسیر و تفرج آن حوض گردیده امرا علی نافذ گردید که امراء عالیمقدار و وزرای ذی اعتبار در اطراف حوض استعداد چراغان نمایند پس منسوبان ایشان سه جانب حوض را چوب بندی با ارتفاع بیست ذرع نموده بطرحهای غریب و صورتهای درختان و جانوران مثل شیر و فیل و غیره و طاقها آراستند و کشتیها در آن دریا انداختند که در شبهای مقرر بر آنچراغان نمایند اگرچه در سنوات سابق بر اطراف حوض چراغان کرده بودند و بیان آن در محل خود کرده شده اما در این سال تکلفات و رواید بسیار واقع شده و بیان آن لوازم (۱) بود بونا بر این از تکرار مند یشده (۲) کمیت قلم سوانح رقم را در ساحت تعریف توصیف آن بچولان درمی آورد بالجملة بعد از اتمام لوازم چراغان اعلیحضرت خاقانی در نهم ماه شعبان بآداب سواری از دولتخانه عالیله برآمده متوجه منزل عمدة الحجاب امام قلی بیگ حاجب ایران شدند مشار الیه منازل رازیب و زینت داده بفروش نفیس و تکلفات گوناگون آراسته خود بجای دیگر نقل نموده بود از دربندان باغ بیای انداز مخمل و زر بفت تا جای که نواب اشرف اقدس از سنگاسن زرنگار فرود آمدند خوی (۳) گسترایند کرسی (۴) و تخت سلطنت قرار گرفتند طبقهای زرتشار کرد و تحف و هدایای مرغوبه گذرانید و بعد از فراغ از مجلس پالکیهای حرم محترم بقانونی که در سواریهای سابق مرقوم شده رسید دز منازل حرم محترم قرار گرفتند و شب دیگر امر معلی نافذ شد که چراغان و آتشبازی نمایند پس اطراف حوض را بنوعی که چوب بندی نموده بودند چراغان کردند و کشتیهای پر چراغ را ملاحان در میان آب بگردش در آوردند و طرفی که مقابل عمارات عالی بود بالای سده حوض مقدار هفت هشت هزار گرز زمین را به ارتفاع بیست گز بطرحهای دلکش چراغان نمودند و آتشبازی بسیار از اقسام گلرین و مهتاب و غیره

(۱) آن از لوازم - (۲) نیدیشیده - (۳) یعنی پارچه سرخ آبریشم -  
(۴) چون بر کرسی -



در میان چراغان سوختند - (قطعه)

اگلریزش که بس گلها شکفته عیان اندر شب تیره گلستان  
چو در مهتاب افسرده چراغها ز مهتابش نموده ماه تابان

و همچنین جانب شرقی که پایان حوض است و صحرا و سبزه زار قریب  
به پنجهزار گز مسافت چوب بند کرده بودند چراغها برافروختند و آتشبازیهای  
بسیار کردند و جانب غربی که متصل به شهر است بر نسبت دو ضلع مذکور  
چراغان و آتش بازی نمودند الحق چراغان شد که دیده ماه و کواکب آنچنان  
چراغانی در عهد هیچ سلطانی ندیده - (قطعه)

چراغان فلك تاريك گرديد چو روشن شد چراغان شهنشاه  
سپاه خود فرستاده است خورشيد چو وقت شام رفت از خدمت شاه  
چراغان سر بسرا جزای مهرند که روشن تر شدند از انجم و ماه  
چراغان چون کواکب حمله چشمند که تا بینند بزم شاه دلخواه  
همه افروخته رخ همچو انجم همه خورشید و ش در این طربگاه  
رعکس این چراغان آتش و آب بیکجا جمع شد بی حسروا (۱) کرا

اعلیحضرت خاقان سکند آئین تماشا بین آنچراغان کواکب قرین گردیدند  
و خلائق چون مور و ملخ بر اطراف ایستاده تا سر ساعه تفرج آن چراغان  
را در شب تار از یمین عیش و عشرت شاهنشاهی دیدها را روشن ساختند  
و بدعای ازدیاد عمر و دولت روز افزون اشتغال نمودند و بعضی (۲) از شعرا  
قطعهها در تعریف چراغان و مدح پادشاه زمان بنظم درآوردند و مور و عنایات  
پادشاهی شده اند و چون روز شد امر معلی شد که فیلان و مردم شناور در آن  
دریاچه شناوری نمایند و در عرض آن حوض که زیاده از سه هزار درعت  
قیلان سر خرطومها از آب برآورده مانند کوهها روان شدند و شناوران  
مکزر (۳) عرض و طول آن آب را شنا کردند از انجمه بعضی زنان بودند که  
مرتکب این جرات شده بودند و نسبت بایشان بیشتر احسان واقع شد و این  
نیر تفرج فرج انگیز بود و همچنین شب دیگر امر شد که چراغان نمایند در این

(۱) جبر - (۲) بعضی - (۳) مکرر -



شب نسبت بشب گذشته چراغان بیشتر کردند و در صحرا و بلندی جانب مشرق چند جاهیمه بسیار جمع کرد (۱) و روغن در آن ریخته آتش زدند خرمن خرمن آتش مشعل در آن صحرا و بلندیها نمایان شد و آن نیز تفرجی بغایت دلپذیر بود و به نواب علامی اشاره شد که حجاب پادشاه ایران و شاهزادهای هندوستان را طلب نموده در عمارتی که کناره دریاچه واقع است با ارکان دولت تماشا بین کردند و تمامی حجاب به تماشای دلکش بهره مند و مسرور گردیدند و خلایق از اطراف و جوانب شهر به تماشای آمده بودند و سیر این چراغان تا دوپهر شب کشیده و روز دیگر نیز در آب افیال و همه حیوانات و صیادان و شناوران شنا میکردند و صید ماهیان می نمودند و شب سیرم نیز چراغان فرمودند در این شب بر چوب بندی و بر همه لوازمات افزوده بودند که به بیست گز دیواری از نور پاشیدی (۲) از پائین تا بالا یک شعله آتش مینمود و از میان آن اقسام آتشباری نمایان در روی آب و در زیر آب همه چراغان نمودار بود و اطراف حوض دکان و بازارها آراسته با (۳) صیاح خلایق بسیر و گشت مشغول بودند و بعد از تفرج چراغان و سیر باغ متوجه رخصت دادن حاجب پادشاه ایران شدند و مبلغ سی هزار هون نقد و جنس انعام با و مرحمت نمودند و در مدت شش هفت سال در شهر فیض بحر بود سالی دوازده هزار هون مشاھرہ مرحمت مینمودند و فربه که هر سال دو هزار هون حاصل آن بود عنایت فرموده بودند و این مبلغ سال بسال و رای مشاھرہ به او و اصل می شد با احسان و اکرام دیگر چنانچه در مدت اقامت قریب یکصد و پنجاه هزار هون که بیست هزار تومان عراق باشد خارج افیال و اسپان و تشاریف که با و مرحمت گردیده و اسمعیل بیگ تحویلدار و منسوبانش هر چه از احسان و اکرام پادشاهی چه از عمر تجارت و معامله مبلغهای کلی بهم رسانیده صاحب سامان شده بودند بالجمله عمده الحجاب کامران و کامیاب مرخص شد و قبل از این خدمت پادشاه ایران نامزد جناب لقمان الزمان حکیم نظام الدین احمد جیلانی المخاطب بحکیم الملک شده بود چون بدو لتخانه مراجعت نمودند مشارالیه را به تشریف فاخره اینخدمت والا سر فراز

(۱) کرده - نورپاسی - (۳) تا -



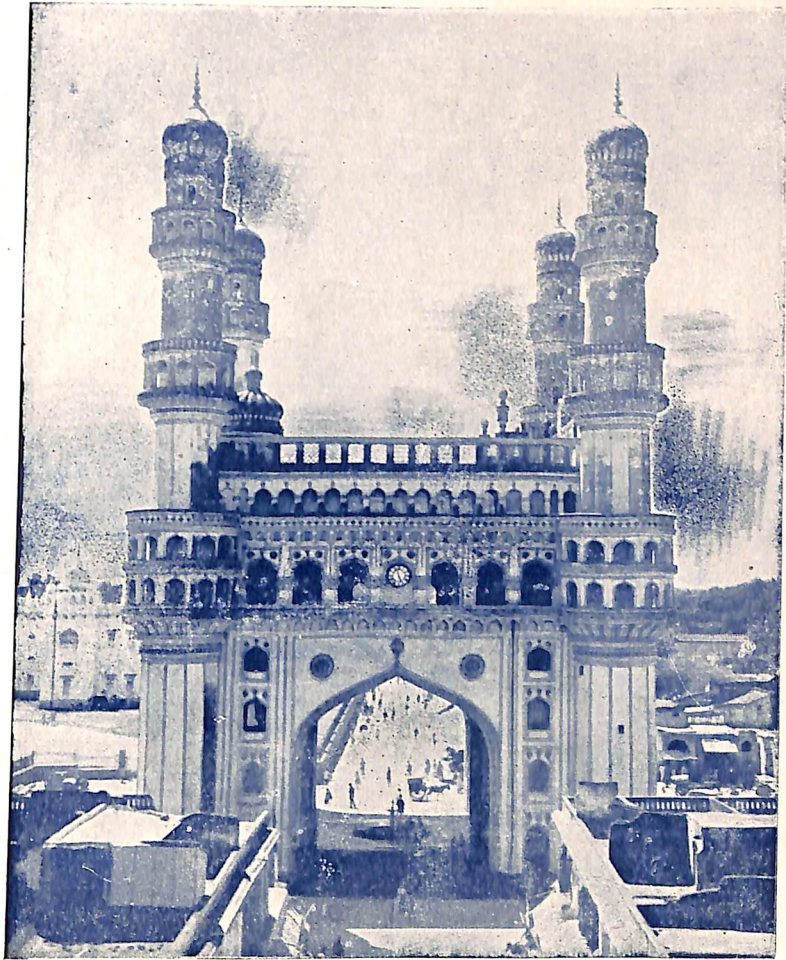
گردانیدند و تحف و هدایا از اقمشه و امتعه نفیسه متنوعه و قلمکارهای پر نقش نگار که با زربفت قیمتی برابری میکرد و مرصع آلات مرغوبه و جواهر قیمتی از الماس و یاقوت و غیره که برای شاه ایران با تمام رسیدد بود جمیعاً تحویل جناب اقامت الزمانی نمودند و بجهت ما محتاج سفر مشار الیه مبلغ سی هزار هون از نقد و جنس مرحمت نموده چند نفر از سلاحداران کار آمدنی و مردم امین بخد متش تعین فرمودند و الحاق تو جهاتی که نسبت بحجاب پادشاهان ایران که آمده بودند و حاجاتی که از اینجانب رفته بودند واقع نشده بود و این نوع احسان و اکرام شاهانه باعث از دیاد عظمت قدر و افزونی جلالت سلطنت است زیرا که نام نامی پادشاهان جهاندار و جهانداران گیتی مدار در خور همت بلند و سخاوت افزون از چند و چند (۱) ایشان در دفتر روزگار و اوراق لیل و نهار مشیت و برقرار است چه حاتم طای که مرد اعرابی صحرائشین بود دوام بقا و بقای دوام خود را در دارنا پایدار دینا بچود و کرم یافته ابواب بذل و احسان بر روی جهانیان کشوده داشت اگر پادشاهان جمجم حشم که فرمانروایان عالم اند و هر يك از ملازمان بارگاه ایشان صد چند حاتم اندوخته بجزوگان و حاصل جهانرا برای تحصیل سرمایه عمر ابدی و حیات سرمدی صرف نمایند مستبعد نخواهد بود و بی گزاف سخن سریان و لاف عبارت آرایان اعلی حضرت خاقانی را بهمت عالی نهمت مصروف آنست که مآثر افعال پسندیده و نتایج اطوار حمیده و ذکر صیت سخاوت بی نهایت و شهره جودنا معدود ایشان تا قیام قیامت در السنه و افواه عالمیان مذکور و در بطول (۲) صحایف احوال سلاطین ضرب المثل مرقوم و مسطور باشد با جمله حاجین مکرمین با جمعیت تمام بحجاب بندر و ابل روانه شدند که از اینجا به بندر عباسی بروند و پسر جناب حکیم الملک را که از صفاهان آمده بود در سلك مجلسیان حضور سرافراز نمودند و او را بآئین پسندیده کد خدا کرده در منزل پدرش مقرر فرمودند و چون شب عید برات نزدیک رسید جشن شب برات و آتشبازی و چراغان این شب متبرک در دولتخانه نسبت سنوات سابق مقرر شد که بکنند و محرر سواخ عهد پادشاه فاقانی اراده داشت

(۱) چند و چون (۲) بطون -









چاورینار



که تعریف مجلس آرای و شرح قواعد و رسوم عیش و عشرت و توصیف آتشبازی این شب متبرک به نجی که هر سال میشود تحریر نماید که مرحومی ملاحظه صفاها فی که از زمره کتبخانه عالی بود داستانی در تعریف قصر و مجلس آرای این شب و بیان چراغان و آتشبازی نوشته چون داستان مذکور منظور انظار ملازمان بارگاه سلطنت دستگاه شده بود بنابر امر اقدس بجنسه همان داستان را درین مقام ثبت نمود -

صفت چراغان آتشبازی که باهتمام بندگان اشرف در

شب برات سر انجام یافته و ذکر بعضی از عمارات

دولتخانه عالی مبارکه جفت (۱) بالمیامن و السرور

از آاب حمیده و رسوم پسندیده شهریار مشتری آثار جمشید شان خورشید نشان قضا فرمان سپهر امکان برگزیده حضرت رب العزة المقلب بظل الله سلطان عبد الله قطبشاه خلد الله ملکه و دام اقباله جشن لیلۃ البرات است که ولادت باسعادت امام منتظر قائم آل خیر البشر خاتم ائمه اثنا عشر صاحب الامر و الزمان علیه و علی آباءه التحیه و للسلام در این شب اتفاق افتاده و آنحضرت از غایت خلوص اعتقاد و ولا و نهایت تشیع و ولو (۲) بدو دمان خیر المرسلین و عترت امیر المومنین صلوات الله علیهم اجمعین در تعظیم و تکریم این شب مبالغه بسیار دارند و آنرا ثانی شب قدر و تالی (۳) روز عید گردانیده پور از ادای عبادات خاص که در این شب متبرک بطریق اهل البیت علیهم السلام منقول شده از اغسال و صلوات و اذکار و او راد و مزید بر آنها تصدقات و خیرات که موجب برکات دینوی و درجات اخرویست در احیای مراسم فریدن حشم و سلاطین عجم که مؤسسان قواعد سلطنت و واضعان قانون شریعت و دولت اند سعی بلیغ میفرمایند چه این معنی مقرر است که بناء دولت با اعلای اعلام شریعت استوار است و قواعد دین بقوانین سلطنت پایدار و رعایت هر دو بر خسروان جهاندار سلاطین کا مگار فرض و عین

(۱) حفت یعنی احاطه کند - (۲) ولوله - (۳) یعنی فائز مقام -



فرض بنا بر نظم سلسله ظاهر و باطن و انتظام قوانین صوری و معنوی متصل  
 باین شب متبرک چند شباً بزور بخشش های جمشیدی و بزمهای افریدونی  
 و چراقهای بدیع و آتشبازی های عجب زینت بخش افلاك و انجم و فرح  
 افزای خاطرهای مردم میشوند چه در بیرون دولت خانه همایون و چه در  
 اندرون آن بقعه میمون بادور و نزدیک در روز روشن و شب تاریک کامیاب  
 حضور و سرور توانند شد شبی که جشن مسرت افروز اندرون منازل اعلی سر  
 انجام یافته بود همه دل در آرزو بستم و همه سر بساد هوس سپردم و از بیت  
 امیدوار بودم که دیده را از خاک آئینزل کحل الجواهری سازد و دل را از تماشای  
 آن بزم مفرح القلوبی پردازد رین سود چون مار بت رسیده و مردم کثردم گزیده  
 پهلو پهلو و ازین سو بدان سو حرکت میکردم چه طریق حضور یدان مقام امن  
 و سرور بغایت مسدود بود و وصول بدان مجلس انس متعدذ الحصول و نزدیک  
 بود که سپاه یاس و حرمان بردل ناخن آورد نیز ضمیمه آمال و علاوه امانی  
 دیگر ساخته حصولش را از قیل محالات و مقوله تمتعات شمرد غافل و بی خیر  
 از این معنی که یکی از مقربان بساط قرب قدسی مناظر شیخ محمد طاهر که  
 بر این تمی فی الجمله مطلع بودند بنده نوازی را پیرایه روزگار خود ساخته  
 رخصت احضار این داعی را از ملازمان این آستان حاصل کرده و از محله داران  
 حضور دیوان اعلی شخصی خجسته پی مبارک قدم بطلب این کیمینه نامزد گردانیده  
 در آنحالت که هنوز حشاشه (۱) از شخص امید باقی بود رسید و بشارت حضور  
 رسانید کار ساز عباد را سجده شکر گذاردم و بخت را مرحبا گفتم و متوجه  
 گردیدم چون از بازار بمیدان دربار گذار افتاد از ابنوه و غفله معشر بشروزنده  
 پیلان کوه پیکر شیاطین فجرو باد پایان صر صر تک آتش گهر نهیب و ازد عام  
 احضرای محشر و فرع اکبر راسهل و ناچیز پنداشتم و هول وهر اسش را امن  
 و سکوت انگاشتم بلطایف الحیل از تصابق (۲) آن عرصه گذاشتم چون  
 بدروازه دولت خانه رسیدم فتح الباب فتوحات بر روی خود مفتوح دیدم

(۱) یعنی رمق حیات - (۲) تفایق -



بتلثیم آن عتبه و سجده آن کعبه چنین (۱) را رشك قهر و مرآت سکندر گردانیدم و چون از بیجود بقیام باز آمدم از مواجهه بخت و اقبال تسلیم کرد تندر از یمین و یسار سعادت و توفیق تهنیم گفتمند سروش در گوشم گفت و خرد انگشت بردوشم زد که در شور زیاده ملتفت مشو که کمینه مجاوران این آستان و کنبه (۲) ملازمان این خاندان اینانند کمتر از ایشان در این سرانه بنی و بهتر ایشان بسیار بنی در شدم و تابخشنگاه رسیدن هر ساعت بساحی دهر آن بمیدانی و هر لحظه بایوانی و هر دم بدروازه و هر نفس بمقام تازه عبور می افتاد و در هر محل جمعی از سلحداران ارش هر رستم کمان قارن توان وطن گزیده همه چون بخت شهنشاه بیدار و مانند مگر خرد هشیار مستغرق در لباس همیت و یاس مشغول بحراست و پاس بعد از سیاحت و مساحت آمانازل و مواضع در جانب مغرب از دور نوری دیدم ساطع به هیأت صبح صادق بدامنه افق بسته و رنگ سیاهی از چهره شام شسته آیت واللیل اذایغشی فراموش کردم و بقلم نور و النهار اذاتجلی بریاض دیده نوشتم سوره و اشمس خواندن گرفتم و هر ساعت آن نور در طول و عرض زیاده میشد و به سمت الراس مایل میگردد حیرت زده گفتم اول شب (۳) طور صادق غریب است و طلوع خورشید از جانب مغرب بعید چه حالتست گفتند این نه ظهور صبح و طلوع خورشید است بلکه شعه (۴) انوار شمع و مشاگل جشن گاه پادشاه عصر است بشاب (۵) که عنقریب بدان بزمگاه رسی دقایق ادلاک و درجات نجوم بشناسی بشتافم تا پایی حصار قلعه مانند رسیدم باره دیدم صد باره از سد سکندر بدتر شرفاتش با کنگره چرخ اخضر برابر پاسبانش باز حل همدم چونك زنش باجوزا توام و این حصار بر سر میدانی مرابع مستطیل واقع بود و پرد و ضلع طول آن باغهای در غایت طراوت و نهایت زهت هر قطعه اش چون نقش جهان و هر چمتش چون گلشن رضوان کرد خزان بردامن اشجارش بنشسته فیض بهار از عذار ریاحینش بگسته (۶) از فروغ نور بزمگاه معاینه نقطه مشرق را بر سمت راس دیدم و روضه ارم را در تحت

(۱) جبین - (۲) کنبه - (۳) اول شب طلوع فجر صادق - (۴) شعه - (۵) بشتاب - (۶) نه گسته -



قدم و ساحت آن میدان از عکس نور چون صفحه کیهانشان و پرتو ماه تابان در بر سطح عمان نظری آمد بربك گوشه این حصار کرباسی دیدم و در آن کرباس (۱) دروازه عالی و در اندرون دروازه بمری گریوه شکل هویدا باشارت نیامد (۲) توفیق چون فیکرت اولوا لالباب دوعائی (۳) مستجاب برد رجات آن گریوه عروج نمودم و آن مدارج بقدم اجتهاد در نور دیدم تا پیام آن بنای رفیع برآمدم فضائی دیدم که صد تجلی طور در آنجا موسی صفت برخاک افتاده و هزار کلیم ازید بیضاء فراموش کرده از هوش رفته در هر قدمی چندین خلیل بتکراه هذاری مشغول شده و از لا احب الافلین غافل مانده زمینش چون جبهه خورشید حصیاش چون دیده مشتری و ناهید سیمرخ زرین بال بسدین منقار مهرنیر با آن کوکبه از شعشۀ نور چون مرغ در شب دیجور بر زمین افتاده و خفاش وارد زوایه خمول خریده (۴) و ماه شعله وار که سرخیل مواکب کواکب است و آن شب دم از خرمن نور میزد پروانه سان برگردد هر شمعش گردیده چشم چون خورشید خیره شد عصای خسرو از دست بیفتاد از پای در آمدم و بر قدم حیرت بنشستم و از خود چون ظلمت ز نور بگبستم گفتم سبحان الله آسمان را بر زمین گسترده اند یا وجود نابود مرا بر آسمان برده اند باز گفتم هیچ کدام نتواند بود چه آسمان را کوکب معدود است و ثالث نیر پیش (۵) مقصود اینجا ستاره بی قدر و وجود است او خورشید و ماه تا معدود و زمین را خود گنجایش موکب يك کوکب نه چگونه برج چندین ثوابت و سیار تواند شد ابلهانه باخود مجازاتی (۶) مکردم که خضر خرد و مسیح ادب بسر و قتم افتادند و دیده را امین و خردی بگزین کرامت فرمودند و بامن گفتند این جشن گاه خدیو عرصۀ دکن است که زمین بسیط از حریم تعظیمش آسمانه ایست و آسمان محیط از قصر جلاش آسمانه اکنون ملازم خرد باش و حافظ را نیک محافظت کن و به تماشای بز هوش دیده و رشو

(۱) یعنی بالاخانه - (۲) تا نید - (۳) چون فکر اولوا لالباب و دعای -

(۴) خزیده - (۵) ثالث نیرین مفقود - (۶) محاوراتی -



که نظیرش جز در جنات اعلی که هشت چمن مرغزار عقبی است نخواهی دید دیده بمالیدم و از جابر جستم از روی بصیرت بزم گاهی در نظر آوردم و چراغانی تماشا کردم که چراغان خسرو انجمن آسمان در جنب آن چون چراغ نیم مرده آسیا (۱) بان پژمرده و بی نور مینمود زبانهاے نور ساطعش چون انفلس مسایخ (۲) ثوابت مرصوده را چون خال برص از چهره کردون محو میفرمود و در مواضع متعدد چراغدانهای سیم اندام زرین فام از فلزات گوناگون منصوب همه در ارتفاع باس و سهی همسر و چون چنار کهن و درخت نارون تنومند و شاخ آوروهر شاخی چندین شعبه در هر شعبه شمعهای کافوری مثل و مثاک در باغ افروخته عطف و خمیدگی هر دو حه چون حمایل جوزا و چراغهای هر شعبه چون مشعلهای ثریا هیئات مجموعی هر درخت چون نخل این پر نور یا در عین تبدل حیل و طور و دیگر چراغدانها از جنس مذکور و خوب بندیدها که برای این مهم ناگزیر باشد از حد حمص و حیز عدد افزون چون از نظاره اینها بهره ور گردیدم در وسط آن فضا بدریا چه وارد شدم که از غایت غرارت و عذویت جیحون و سیحون راسر بصحرا داده و دجله و بغداد را چون نیل مصر انگشت نیل برقفا کشیده و برخاک ادبار نشانده سطحش از صرح ممر (۳) و حکایت میگرد و زلال حیات بخشش از تسنیم و کوثر روایت مینمود در ازیش افزون از میدان اسپ تیز گام پهنایش زیاده از پرواز مرغ سهام کشتی هلاک (۴) اسان درابر که (۵) هاله نمای مجرد (۶) سیما چون قمر در فلک مدویر (۷) در دوران و جمعی از و شاقان سرای چون ثوابت نورانی در آن سفینه ساکن و شادان و بر اطراف این منجره (۸) باغچههای سبز و خرم مشحون بانواع ریاحین و گلهای رنگین که اگر وقتی عقل از استشمام یکی در کاخ دماغ مدهوش افتادی هم از بوی و رایحه دیگری هشیار شده افاقت یافتی و در يك ضلع این بحره (۹) ادوات و آلات آتشبازی مهیا و آماده کرده بودند و چون

- (۱) یعنی غمگین - (۲) مسیحا - (۳) کنایه از آسمان - (۴) هلال آسا -  
(۵) در برکه - (۶) یعنی کهکشان محره - (۷) تدویر - (۸) مجره - (۹) مجره -



چند گام از این حوض بگذشتم بحوضی دیگر رسیدم مشرف بر حوض اول چون دیده عاشقان مالا مال و لب ریز در ضعاو بها روشن تر از ضمیر سالک شیجر (۱) تختهای ساج چون الواح کشتی نوح در میان انداخته شمشهای خورشید تابش بر صفحات آن الواح تعبیه ساخته و فواره از وسط حوض در نهایت جهندگی و استوار و اتصال اجزا چون تیر دعا بر سینه آسمان ننسته و چون خط شعاعی از دیده منجم بمركز کوكب پیوسته و بر یکطرف این حوض لولیان لیلی صورت ناهید سیرت عذرا صفت شیرین حرکات خنیاگر نغمه سرای بلبل ادا بالباسهای طون و پیرایهای (۲) مرصع چون سرو و شمشاد در چمن ارم دورویه صف کشیده نشاط فرمای نظار گیان و شوق افزای همگنان بودند و سنجر زمره و اعجاز نغمه مرغ را در هو او و حش در چرا آرام میدادند و بزخم مزمر و مضراب سنگ ریزه را از قعر حوض بر سر آب چون حباب جلوه گرمی ساختند و در این مقام خفای فسیح در زیر چل ستونی چوب پوش در آورده رعایت (۳) رفعت مشتمل بر ستونهای ساج در نهایت راستی و بلندی و سرافرازی گردن کشی نخته بر سر ایوان کسری شکسته و حل منار اصطخر را چون ارم ذات العباد از پای در آورده ابروی سدید و خورنق برخاک بهرام گور ریخته خاک قصر یمین برباد دغا (۴) داده آتش غیرت در کانون صفه بی ستون افروخته و روح پرویز را چون آثار فرهاد سوخته و بر یک حدش صفه بر آورده مشرف بر ساحت این ایوان در نهایت رفعت و وسعت و صفا و پاکیزگی زمینش از فرشهای بو قلمون و قالیهایی بفلاطون برار تنگ مانی و تصویر بهزاد خنده زده در اندرون این صفه صفه دیگر و بر بالای آن غرفه خوش هوا صاحب فضا دریچه و مخرجه اش مهیب شمال و ممر صبا ناظر بر صفه و ایوان بزرگ و محجری از ازتاب (۴) بل از گوهر آفتاب بر موضع فصل مشترك آن غرفه قرار داده که بمعاش (۶) فروغ صبح صادق را باشاهدی روز را بشام رسانیده و پادشاه ستاره سپاه در آن غرفه چون مهر عالمتاب در بیت الشرف و مشتری

(۱) شب خیر - (۲) پیراهنهای - (۳) در غایت - (۴) برباد فنا - (۵) زر ناب  
(۶) بلعانش -



دراوج برمسند اقبال برآن محجر تکیه زده و نزدیک مسند عزت دستور مملکت و  
 مشیر سلطنته که اختر برج سعادت و گوهر درج سیادت است و دانش آصف  
 بارای ارسطو فراهم آورده و کار سیف و ستان بقلم دوزبان حواله فرموده و چون  
 برجین بمقار نه خورشید و قمر ثبت ناهید باسکندر وقت و سلیمان عهد ناظر و  
 مجلسیان خاص که بحقیقت منتخبان هفت اقلیم اند و هر یک در فضل و ادب بزرگی  
 مشارالیه و قطبی مدار علیه بقدر مرتبه و حالت بنظری ملحوظ و بعنایتی مخصوص  
 ایستاده و نشسته و از همه عجب تر آنکه نبای عمارات رفیع و اساس این دریا چهای  
 و وسیع صحن چمنها دلکشا و ساحت آن فضای عشرت پیرا چنانکه متعارفست  
 نه بر سطح زمین اصلی واقع بود بلکه بفرمان قهرمان خاطر آگاه و باشاه همت  
 کیمیار تبت دریا بسط گردون رفعت آن پادشاه سکندر منش کسری روش  
 سامان رصد بند مسرو آن عرصه را که تقریباً بعرف میزان عراق سی صد  
 جریب باشد اختیار کرده سراسر آنرا بطرز چهل ستون عمارات بجهت بیوتات  
 پرداخته اند و اصل و فرع آنها را بسنگ صرف و آهک خالص استوار ساخته  
 مجموع را مسقف گردانیده اند و پست و بلند سطوح بیرونی آن سقفها را  
 بمصالحی که مانع نفوذات تواند شد هموار و مستوی ساخته و بعد از تسویه و  
 تسطیح چندان خاک مشکین (۱) بنام عنبر اندام پاکیزه اجزای انجان فعل (۲)  
 افتاده که طبقات زمین با اطباق بهشت برین برابر آمده (۳) مغرس نهالهای  
 طوبی همال و گلها بآتش رنگ خورشید تمثال گردیده و از مسافتی بعید  
 و بقوانین هندسی و اعمال اقلیدسی جدول آبی حیات افزا پوشیده از نظرها  
 بمثابت جوهر روح در کالبد خاک درآورده و چون فیض سحاب و رحمت وهاب  
 بموضع متعدده در آن منزل مستولی ساخته جنات تجری من تحتها الانهار باحسن و جهمی  
 نقاب خفا از چهره برداشته روی بجها نیان نموده پس از این تقریر دلپذیر روشن شد  
 که سطح اعلاى عمارات تحتانی زمین برکها و اصل چمنهای منازل فوقا نیست  
 وزیر آنها با انعام خالی است چنانکه کوچههای عریض طویل که هر یک مضمار

(۱) فام - (۲) نقل - (۳) مغرس یعنی جائے نشاندن اشجار -



مسابقت تواند شد در آنجا نمودار شده و حیوانات قوی هیکل ضخیم حبه بلند قامت چون قبل و شتر باراکب هنگام احتیاج بآسانی و آسودگی در آنجا تردد مینمایند الحق بدین اسلوب قصر دبستانی و بدین نمط حوض و ایوانی از آثار صاحب دولتان روشن ضمیر و عالی همتان عالم گیر سیاحان جهانگیر نشان نداده اند و این اختراع بدیع خاصه فکر بلند و زاده ضمیر نورمند این گلدسته چمن اقبال است چه نقشی بدین شکر فی از کلك فکرت و دست قدرت هیچ يك از ملوك سابق بر لوح وجود رقم هستی پذیرفته قبل از مشاهده چون اوصاف آن کار نامه سنین و شهور که کعبه نوبهار و قبله فرخار (۱) است استماع می افتاد و هم غلط اندیش کج رفتار از قبول آن در مضیق تعجب افتاده بوجودش اعتراف نمینمود بعد از امعان نظر خجالت زده از آن مضیق بر نیامده بحسب حیرت انتقال فرموده القصه بعد از ساعتی از موقف جلال ایشان و آتش (۲) دست بابلی نسب جاد و کار رخصت یافته شروع در مهم نمودند اول ابتدا لوورب (۳) ماهتابی چند کردند بسیار شبیه بماه مقنع بلکه پرتو هریک آتش در چاه مقنع و ماه مزود (۴) او میزد حفیاد فروغ این مشعلها مهتابی اسم بر چشم شعری شعار سهیلی انوار علاوه انوار سابق شده مقموم نور علی نور بوضوح پیوست بعد از آن نخبه های هوای چون آه عاشق و شهاب تا قب از آن عرصه مشرق اصارت راه گردون پیش گرفت در عین صعود دیده بهرام رامیل آتشین کشید و چون صاعقه از غایت حدت تاج کیون و پاره ناهید بگداخت و قلم عطار دود فتر مشتری پاک در هم سوخت و بر سینه قمر فیهای داغ بر افروخت در همین گرمی آتش ذرا دوات دیگر زدند ابتداء دودی ظلمات آسا مرتفع شده آینه روشن هوا را سیاه و تاریک گردانید و چندان صداها را عجیب و آوازه های غریب آتشهای نهیب غریدن و زبانه زدن گرفت که طنطنه کوس رعد و صدای صور اسرافیل ضعیف تراز ناله نای و آواز طنبور

(۱) فرخار یعنی بتخانه و شهره در ترکستان - (۲) ایشان آتشی - (۳) به و قادت یعنی مشتعل و روشن کردن - (۴) مزور یعنی نقلی و موضوعی -



بگوش میرسد و التهاب زبانه آتش زیر صاعقه انگیز برق از شرار قداحه شبان در روز برف و باران بی فروغ نریختم (۱) می آمد بلکه چون فروغ کرم شب تاب و طغین و باب محسوس میشد آیت صاحب علامت فیه ظلمات و رعد و برق یجعلون اصابعهم فی اذانهم من الصواعق حذر الموت از آن واقعه حرف کنسایتی و واقعه سرگذشت کلیم کریم که فلما تجلی ربه للجبل فجعله دكا و خر موسی صمعا از آن زلزله اسم اشارتی طشت نیلگون فلک چون طاس غرایم خوان صاحب طنین و کره زمین چون مرد مصروع خداوند آئین آمد مردم رمیده و عقلها شمیله گشت مسرع نظر که بمشابت تیرهای هوای (۲) قدم رنجه ساخته بود هنوز بر زمین قرار نگرفته بود که بر حواشی حوض بزرگ معاینه دید که طرفه العین بقامت يك نيزه دیواری از شمع و چراغ هویدا شد تو گفתי بر زمین بلور حصارے از نور است بپایه عرش برمین اتصال جست چنان در آئینه متخیله بر تو افتاد که مگر کوه آفتاب بعد از ارتفاع از افق نیلگون فلک تسطیح یافته بهیات ترسیع (۳) در آمد و مریخ لوبهت سیرت آتشی مزاج از آن حرکت بر آشفته بکمال ملال و تیر شهاب آنرا بر جاس و هدد ف ساخته و بادبان رمایه چون زره خود و عیبه جوشن خویش لخت لخت و چشمه چشمه گردانیده حاضر آنرا مسرت بر مسرت بر حیرت افزود چه آن حرکت و صفت از آتشبازان دیگر بلاد کمتر مسموع شده و مشاهده رفته بود هنوز التهاب و امارت اصلی آنها باقی بود که از بیرون دولت خانه در موضعی که محاذی این جشن گاه و مطرح نظر نظار گیان بزنگاه بود گروهی دیگر از آتشبازان سمندر طبیعت اهرمن سیرت بیک نوبت آتش در مصالح خود زده دفعة واحدة بعظم کوه بی ستون آتش و دودی چون خیل صبح شام و نور و ظلام بیک دیگر آمیخته و بمثابة نور و ایمان و ظلمت و کفر درهم آویخته زمانه کشید و چندان شهب و سازك و نحش و موشك بر روی هوا بلند گردید که چو کره زمهریر چون فلک اثر مشحون از آتش صرف شد همانا که خیل شیاطین باراده استراق شمع عروج مینمودند که ملایك

(۱) بی فروغ تر بچشم - (۲) قدم رنجه - (۳) ترسیع -



باز چندان شهاب ثاقب متعاقب زبانه در ساختند در هنگام صعود آنها از غایت خروش و لمعان امارت اذ السماء انفطرت و ادا النجوم انكدت معاینه شد و در وقت نزول که گویا کره اثیر به نشست نهاده بود از تجربه و انفصال آن شهب و شگفته شدن آن گل‌های آتشی علامت اذال کواکب انتشارت هویدا گشت چون حراست ایزدی پاسبان آن مقام و نگهبان آن مکان است گردی ازین مرودودی این رهگذر دامن گیر هیچ آفریده نشد و همگنان در آن دود آور چون ابراهیم آرزو سیاوش تا جور یا روح ریحان و لام سلام همدوش و هم آغوش بودند القصه در آن واقعه شان نزول سورة واقعه و سورة نور چون آیه اللیل و آیه النهار معلوم خاص و عام و دور و نزدیک گردید و من انا انزلناه فی لیلة القدر تکرار میکردم تا آخر سلام و هی حتی مطلع الفجر برخواندم و از جشن گاه بعبادتگاه شتاقم و ازادای فریضیه از حضرت آلهی دوام دولت بقای ذات اقدس شاهنشاهی مسألت نمودم امید که ذات بی مثالش در کیف حمایت ایزدی سالهای نامتناهی فیض بخش جهانیان و کار ساز زمانیان باد بحرمت النبی و آله الامجاد برب العباد .

( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر صفات )

به بعضی از قلاع و ولایات )

چون از عیش و عشرت شب برات و ایام عید فراغ حاصل شد از خاطر قدسی مناظر اراده سواری ظهور نموده از دولت خانه گیتی نشانه بر آمده عنان توجه به باغ لنگم پلی منعطف فرمودند و در آنجا دو روز و شب بسر برده بیابان اُپل که قطعه ایست از بهشت آنجا نیز دو روز کامران و کامیاب بودند و از آنجا با جمعیت لشکر ظفر اثر توجه بقلعه بهونگیر فرمودند و از باغ مذکور تا بهونگیر هشت کاو راه بود بچهار روز طی مسافت و قوع یافت چون بحوالی قلعه رسیدند کوهی مدور بنظر اقدس در آمده دست قدرت خالق الاشیاء از يك لخت سنگ آفریده و مانند کلاه برفرق زمین نهاده و در زمان قدیم که را جهای کفار حکمران این مملکت بوده اند قلعه بر بالای این کوه ساختند اند



مشمول بر بروج و باروی رفیع متین و صعود از اطراف آن ناممکن الا از يك طرف كه راه باربك مير خطر دارد اعلي حضرت خاقان سليمانی با بعضی از خواص بران حیل (۱) فلك مثل صعود و عروج فرمودند و بالای آن فضای وسیع بود بسر (۲) فرمودند و حقایق آنرا بنظر امعان ملاحظه کردند قلعه بغایت استوار و حصاری سپهر مقدار بنظر در آمد پائین و بالای کوه و حصار مانند سد سکندر و برج مشیده بود تفرج فرمودند و روز دیگر در آنجا اقامت واقع شد و با خاصان حرم محترم سیر و گشت قلعه نموده در مرمت سامان و ما یحتاج آن قلعه امر عالی نافذ شد و رعایای آن ولایت از میامن معدلت خاقان سکندر منازات مرفه الحال گردیدند و عزم مراجعت فرموده متوجه مقر سلطنت شدند و در بعض از منازل قریب بشهر امر معلى شرف نفاذ یافت كه سوار و پیاده عساکر ظفر مآثر با اقبال جبال مثال و بایراق و سلاح دو طرف سمت مرور صف بسته قیام نمایند و آنروز خاقان سکندر عدیل بالای فیل سپهر تمشیل سوار گردیده مانند آفتاب عالمتاب بر سایر ذرات لشکر كه در دو طرف صف بسته در فرسخ فرسخ زمین ایستاده بودند پرتو مرحمت و عطوفت افگنده یگان یگانرا بنظر در آوردند چون هر سال مقرر بود كه بعد از عید شب برات شان لشکر حاضر در دار السلطنة میگردفتند این دیدن را بدل آن قرار داده بسر داری افواج قاهره و امرای عساکر میر سیدند ظلال مرحمت بر مفارق ایشان گسترده نزدیک فیل فلك تمشیل طلب نموده به تشریف حاجی اختصاص میدادند چنانچه با تشریف چهل نفر از عظمای لشکر و سرداران نامور را خلعتهای چارنگ كه متعارف تشریف پادشاهی است علی قدر مراتبهم عنایت فرمودند و بعض را چادرهه پررز خاصه عنایت کردند و بعد از آن داخل دار السلطنة دولخانه گیتی نشانه گردیدند و در مدت نه روز این سواری واقع شد چون ماه مبارك رسید ما جرای رسوم ماه رمضان و استعداد روزه داشتن و لوازم آن مشغول گردیدند و در این ماه قاضی عزیز الدهر را كه از جانب شاهزاده اورنگ زیب حاجب مقیمی بود طلب نموده جناب میرزا باقرزیدی

(۱) جبل - (۲) سیر -



را بجای او نصب نموده فرستادند مشار الیه در دوازدهم ماه مذکور بحوالی شهر رسید چون جیغۀ مرصعی از جانب شاهزاده برسبیل تحفه و تبرک مع مکتوب محبت اسلوب آورده بود عالیحضرت چنانچه رسم بود بدوات و اقبال سوار گردیده بجانب باغ نبی که نزدیک شهرست تشریف از زانی داشتند اود حاجب ماضی تحفه و مکتوب شاهزاده اعظم را بنظر اشرف گذرانیدند به تشریف خاصه و دوسر اسپ با یراق سمین سرافراز شدند و منزلی که قاضی می بود بجهت نزول او تعیین یافت و خاقان سلیمان نشان باز بدولت خانه عالیہ معاودت نمودند سرنو بتان حضور در پانزدهم این ماه میرزا حاجب داخل شهر نموده در منزل جامعین دادند و در او اخر ماه مذکور وقت افطار حاجب را در قصر ندی محل که درین زمان ( ۱ ) تجدید عمارت آن شده بود به تکلیفات بسیار طلب نموده توجه وافر نسبت بمشار الیه نمودند و بر نسبت حاجب سابق علوفه جهت ازار سال داشته بهمان هیچ اخراجات سالیانه او را مقرر فرمودند و بعد از رمضان نواب علامی حاجب را احتیافت نمایان کرده تواضعات بسیار نمودند و انواع تکلیفات چه از مرصع آلات و اقشہ وغیره که قیمت آنها مبالغ کلی میشد بمشار الیه نمودند و از همراهان او را که ده نفر بودند تشریفات لایق پوشانیدند و بمراسم حسن سلوک و ادب اختلاط او را بغایت مسرور داشتند ( سائحه دیگر آنکه ) چون قصر ندی محل که در زمان بادشاه مغفرت دستگاه سلطان محمد قلی قطب شاه طاب ثراه در مبداء احداث شهر حیدرآباد جنت نهاد بنا شده و سقف آن احتیاج به تعمیر داشت بسیادت و نقابت دستگاه میرزا ناصر کوتوال شهر رجوع فرمودند که تعمیر آن نماید و مبلغ چهار هزار هون دفعه اول تحویل مشار الیه نمودند که سقفهای آنرا از چهار طرف برداشته مصالح چوب و گچ جدید اتباع نموده از هر طرف بچهل ستون ساج بیست گزی ضخیم و چوبهای مستحکم سقفهای را برافراخت و نشیمنهای به تکلف ترتیب داده تصرفات موزون در هر طرف بکار برده و تکلیفات و تصرفات افزوده ایوانها و نشیمنها و درها و پنجرها را بطلا و لاجورد

(۱) زمانه-



و رنگهای دیگر نقاشی نموده قصری در غایت زیب و زینت و کمال استکام با تمام رسانید و اعلی حضرت خاقان سکندر شان بدیدن آن قصر پر نقش و نگار توجه نموده مجلس شاهانه در آن منعقد ساختند و بعد از ملاحظه آن منیر رای (۱) مشار الیه را مورد تحسین و آفرین گردانیده به تشریف خاص او را اختصاص داده اسب عراقی مع براق سیمین مرحمت فرمودند و منزل عالی که قبل از این بجهت نزول او مرحمت فرموده بودند آنرا بسبیل انعام و جایزه این خدمت بخشیدند و موز و نان دار السلطنة چه از ملازمان بارگاه خسروی و چه از اهل مدرسه نواب علامی هر کدامی تاریخی برای اتمام این قصر رفیع یافتند بعض ازان مرقوم گردیده اول تاریخی که ملا قطبای ادایی تخلص که (۲) ملازمان بارگاهست یافته که - (قطعه)

عجب قصری کنار آب نو کرد شه در یادل آن قطب سرافراز  
در آن نزهت زیبا تر از خلد ملک باشد کبوتر و ش به پرواز  
چو کردم فکر تاریخش خرد گفت (۱۰۵۰) بگونی که تر از اول شده باز  
و ملا امینای گیلانی که از زمره موز و نان دار السلطنة است این ماده  
تاریخ را نیکو یافته است - (مصراع)

از لطف (۱۰۵۰) پادشاه بشد نوندی محل  
و ملا برهان تبریزی که از اهل مجلس نواب مستطاب مشار الیه (۳) القاب  
است در این رباعی مصرع آخر را تاریخ کرده -

چون گشت جهان ز شاه عبد الله نو گردیدندی محل بدور شه نو  
معمار خرد بسال تاریخش گفت قصرندی (۱۰۵۰) محل بسان مه نو  
و راقم سوانح عهد خسروی نیز قطعه مذیل بتاریخ ساخت -

(قطعه)

شاه سپهر حشمت قطب شهان عالم  
کز در گه سنجایش حاتم بود گدای

(۱) میرزای - (۲) که از ملازمان - (۳) الی القاب -



تا از فروغ رویش عالم شده است روشن  
هر ذره همچو خورشید زو یافته ضیای  
معمار همت او قصر ندی محل را  
تجدید کرد و افراخت چون آسمان بنای  
کردند فرش و سقفش از نوبهء تکلف  
از فرط زیب زینت شد خلد جان فزای  
بادا خجسته این قصر بر پادشاه جم قدر  
تا چرخ راست دوری تا عرش را بقای  
چون شد مجدد این قصر تاریخ او خرد گفت

قصر ندی محل شد جام جهان نمای  
و تاریخ بسیار شعراء این قصر گفته بودند تحریر آنرا از تطویل اندیشیده  
نمود او هم چنین در اندرون دولتخانه قصرها و محالها که بود همه محتاج به تعمیر  
بود به بعضی از ملازمان حضور رجوع فرمودند که تازه نمایند بنابر امر عالی  
و اقبال شاهنشاهی صورت تجدید یافت و نیز بسرکاری جناب آصفجاهی چند  
قصر عالی بنا نموده با تمام رسیده شد از انجمله طبنی رفیع وسیع پر نقش رنگار  
مزین به تکلفات موفور برای قصر امان محل احداث فرمودند و اساس آنرا از  
روی زمین بچهار طبقه مرتفع ساخته طرح دلکشای طبنی مذکور هر طبقه چهارم  
نمودند و در نهایت زیب و زینت با تمام رسانیدند و هم چنین متصل بآن ایوانی  
و طبنی قصر آلمی محل را تجدید فرموده در غایت تکلف با تمام رسانیدند و در  
هر يك از این قصرها که بسرکاری و اهتمام عالیجناب آصف جاه با تمام رسیده  
مبلغهای کلی خرج شده و محل عیش و عشرت پادشاهی گردید (سانحه دیگر)  
آنکه در چهارم ماه شوال المنور اعلیضرت خاقان سکندر اقبال عزم سواری  
فرموده متوجه راجکنده گردیدند و بسه منزل قطع آن مسافت واقع شده چون  
بآن قلعه و کوه فلک شکوه رسیدند قلعه بنظر در آمد که بر بالای کوهی بغایت  
رفیع واقع است و اطراف آن چند فرسخ زمین کوهستان بود قلعه مذکور در



غایت متانت و استحکام و مرور خصم و بیگانه از آن حجاك صعب المسالك بغایت دشوار چه راهها و دره های باریك دارد که دخول در آن بغایت اشکال است و ملک مغفرت دستگاه ملک سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقدہ اول قلعه که بضرب تیغ آبدار را جهای کفار انتزاع نموده اند این قلعه بوده است چنانچه مورخین آن زمان چنان ثبت کرده اند و قریب یک صد و پنجاه سال است که در تصرف بندگان این سلسله علیه است بعد از آن سیر و غور اسی رعایای آن مواضع شکار کتان متوجه شهر گردیده یازدهم داخل دولتخانه عالیہ شدند (ایضا) در هفدهم شوال اراده سواری فرمودند از دولت خانه عالیہ برآمده متوجه جانب انگر فیض اثر شدند و زیارت والد ما جد مغفور مبرور و اجداد علیهم الرحمة و المغفرة نمودند بعد از فراغ زیارت و مراسم فاتحه مغفرت بآن شاهان بادین و داد جمیع متوالیان و خدام و حفاظ و مستحقین و ساکنان آن توجه را از خیرات و تصدقات بهره مند گردانیدند و علیا حضرت ناموس العالمین نیز علیحده خیرات و تصدقات بسیار بمجماعه مذبوره کردند و مستحقین بدعای از دیاد عمر و دولت مشغول شدند بعد از آن بسیر قلعه محمدانگر توجه فرمودند و در قصرهای عالی که در این وقت و در بازمنه سابقه احداث شده بساط عیش و نشاط انبساط فرمودند و چند روزی در آن قصرهای دلکش بودند و از آن قلعه بقصد شکار بجانب جنگل محل تیلچور پنج شش فرسخ از شهر دور است عنان عزیمت معطوف داشتند و در بعض مواضع و کنار آبها طرح شکار انداخته بجانوران شکاری باز و بحری و چرخ جانوران آبی و غیره را شکار فرموده نشاط افزای خاطر انور گردیدند و در بیست و پنجم بدولت و اقبال بمنزل عالیہ رفیعہ بشهر معاودت نمودند و شروع در میزبانی و عیش و عشرت سالگره شدند و بیان جشن در سال اول جلوس خسروی مرقوم شده است .

(سأفحه دیگر این ست که )

د راوا سط این سال و بی انجام میر عبد السلام نام از خدمت شاهزاده جهان مطاع شاه شجاع از جانب بنگاله بیایه سریر آمده مورد توجهات پادشاهی شد



و مبلغ یک هزار هون انعام باو عنایت شد و در ضمن حجاب خدمت فرمودن قلمکاری بندر مجلی پتن و غیره نیز باو فرموده بودند بعد از مدتی چند به بندر روانه گردید و بعالم بندر فرمان مطاعه صادر شد که از قلمکاری آنچه فرموده شود از سرکار عالی اشرف با تمام رسانند و دو پالکی یکی از عاج و یکی از کچکر ما مور شده بود که تمام نماید بایراق و بندو بار طلا و حواله میر عبد السلام نمایند الغرض که یک دینار از شاهزاده عالیجاه خرچ نفرمود و آنچه مطلوب ایشان است همه از سرکار اینجانب سامان داده حواله او نمودند و آثار یگانگی و محبت تمام نسبت بشاهزاده عالی مقام بظهور رسانیدند و چون مقرر است که هر سال از خدمت اعلی حضرت شاه جهان مرد معتمد بجهت فرمودن این قلمکاری به بندر می آید در این سال میرزا صادق قزوینی مشهور بخویش رو که از ملازمان معتبران درگاه بود پیایه سر برآمده منشور عطاوت پادشاهی بایک عدد انگشتر نگین لعل که از فرط محبت از انگشت خود برآورده به نهج تبرک برای خاقان همایون مرسل بود گذرانده مشمول توجهات شد و به تشریف فاخر سرافراز شد و فرمان معلی صادر شد که بر طریق حجاب سابق مشارالیه در بندر پارچه قلمکاری فرماید و کارگران را بآن امر قیام نمایند و او نیز روانه بندر شد (من السوانح) سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی که یکی از ملازمان قدیم این درگاه بود و سعادت بندگی بادشاه عالیجاه را دریافته بود و بمناسب رفیع سرافراز بوده بجهت کبر سن وضعف و ناتوانی مدتی بود که از خدمت متقاعد شده در منزل خود بدعای بی ریا مشغول بود در این سال استدعای رخصت نمود که خود را بمشهد مقدس رساند و بقیه عمر را در آن مکان شریف بوظایف دعا بگذراند مسألت او بحصول مقرون شد و بافرزندان و جمیع اقربا از راه خشکی متوجه متبرکه که گردید و نیز ملا محمد مقیم استرآبادی مجلسی حضور که مکرر بخدمت حجاب قیام نموده و بوجه مرضی طبع امور مذکور بتقدیم رسانیده جهت کبر سن و عوارض کوفت استدعای رضا نمود که به کربلای معلی رفته باقی عمر را در آن مکان متبرکه که بدعای ازدیاد عمر و افزونی حشمت بگذراند مسألت او مقرون



گردید و خلعت فاخر دریافت از ره بندر میچلی پتن به بندر عباسی روانه شد که از اینجا متوجه مشهد مقدس مذکور گردد (ساخته دیگر آنکه) قبل از این مذکور شده بود که سیده معظمه و عمه مکرمه با همشیره و فرزندان ایشان که بجهت دریافت شرف حج بیت الله الحرام بجانب ایران فرستاده بودند و بواسطه انقلابی که در آن (۱) بهمرسیده بود در دار السلطنه اصفهان باصیبه و حاعت خود اقامت نموده بودند و پادشاه ایران شاه صفی بهادر خان نهایت اعزاز و احترام ایشان نموده منزل عالی بایشان داده انواع مهربانی و مردمی بجای آورد و چون مابین خاقان سکندرشان و پادشاه ایران یگانگی و اتحاد است آن صدر نشین سر اداق عفت و عصمت سایرین در انتمملکت خوشحال بوده عمه مکرمه جدّه پادشاه دین پناه تا این عهد در حیات اند و با اهل حرم سرای آن پادشاه همبشه الیتام و ارتباط داشته اند و میدارند و در اول این سنه خبر رسید که در دار السلطنه صفاهان جهان فانی را پدر و دفر موده بعلم جاودانی انتقال نمودند و عمه مکرمه نعش آن سیده و والده معظمه خود را بهشهد مقدس معلی فرستاده در آن روضه متبرکه دفن کردند بعد از تشخیص اسمعیلی اعلی حضرت خاقان به جهت روح جدّه معظمه ختمات کلام ملک علام فرموده به مستحقین و مساکسین خیرات نمودند و بجهت عمه مکرمه در این حال نیز مبلغ دو هزار هون مصحوب ملا محمد مفیم مذکور و شش هزار هون مصحوب میر محمد صالح قی بابعض تشاریف فاخر ارسال داشتند جمعا هشت هزار هون به الطاف و اشفاق تسلی بخش خاطر حزن ایشان گردیدند -

ذکر قضایای سال میمنت مآل هفدهم جلوس سعادت مانومی

خاقان سکندرشان که مطابق سنه احدى و خمسين والف هجریست

محرر سوانح عهد خسرو سکندر اقتدار بجامه و قایغ نگار قضایای این

سال فرخنده آثار را در شهور و سنین روزگار بدین آئین نگارش مینماید که

چرن هال پر ملال ماه محرم الحرام مشهور شعبان و معتقدان حضرت سیدالانام

و موالیان ائمه کرام علیهم الصلوٰه و السلام گردید اعلی حضرت خاقان سکندر

(۱) درانزمان -



بارگاه به مراسم تعزیه حضرت سید الشهداء و شهدای دشت کربلا در ایام متبرکه عاشورا قیام و اقدام فرمودند و رسوم و آداب عزای مذکور در ضمن قضا یای سال دوم جلوس مفصلاً در معرض بیان درآمده است و بعد از فراغ از قیام به مراسم تعزیت شهدا و انقضای ایام عاشورا امر مطاعه واجب الاتباعه بنواب مستطاب علامی فهامی شرف صدور یافت که مبلغ دوازده هزار هون زر عاشوری مقرری بر نسبت سنوات سابق بار باب مستحقین تقسیم نمایند مشار الیه همه علماء و صلحاء و سادات را جمع نموده در لیالی خمسہ جمعه هر کدام را فراخور حال مبلغی مقرر نموده در لیالی خمسہ جمعه مرمائر (۱) داخل دولت خانه عالیہ کرده زر تقسیم میکردد هر شبی سیصد نفر و چهار صد نفر را زرمیدادند و در شب پنجسم صلا ی عام داده از فقیر و مسکین چه از بیوه زنان و غیرهما را جمع نموده در یک شب و روز زر را بهمه آنها قسمت نمودند که هر کدامی را هون ولاری و روپیہ رسید و کل مستحقین از ذکور و انات و از صغیر و کبیر بدعای افزونی عمر دولت و نگو نزاری اعدای ملک و ملت اشتغال نمودند (و ایضا) بر نسبت سنوات سابق برای سادات و صلحاء و رفیع الدرجات مقامات متبرکه و ساکنان عتبات عالیہ و علمای مشاهد مقدسه مبلغهای کلی را به مردم معتمد سپرده فرستادند که طوایف و توابع مذکور و مستحقین مذبور (۲) بدهند تا در ان اماکنه (۳) خلد قربن بدعای پادشاه سکندر جاه مشغول باشند (از سانحه دیگر) قبل از این در ذیل قضا یای این سال سابق سمت تحریر یافته بود که سیادت پناه رفعت و عزت دستگاه میر فصیح الدین محمد را بر رسم رسالت بخدمت شاهزاده بافر هنگ و شکیب شاهزاده اورنگ زیب به اورنگ آد با تحف و و هدایا فرستاده بودند مشار الیه بخدمت شاهزاده اعظم رسیده تحف مذکورہ را گذرانید و مورد توجهات موقوز گردیده چند گاه آنجا بوده به تشریف رخصت سرافراز گردیده در اوایل ماه صفر ختم بالخیر و الظفر مراجعت نمود و بسعادت بساطبوس رسیده مشمول عواطف نا محصور شد و خدمات و اخلاصی که در امر حجابت از مشار الیه بحیر ظهور رسیده

(۱) مرد مانرا - (۲) مزبور - (۳) اماکن -



بود مستحسن و مرضی طبع اشرف آمد (من مآثر الکرم) در این سال مسرت و خرمی مآل بخاطر مناظر خاقان سکندر اقبال خطوط نمود که جشن مولود حضرت خیر البشر علیه الصلوٰۃ من الملک الکبر را که دوسه سال بود که موفوف شده بود بقانونی که در سنوات سابق میکردند اند بکنند اگر چه تعریف این جشن و میزبانی در سوانح سال سیوم جلوس اعلیحضرت خاقانی مفصل بخامه سوانح نگار تحریر نموده شد اما چون امسال به تکلفات بسیار و احسان و اکرام بیشمار این جشن و قوع یافته زواید آنرا در معرض بیان درمی آورد بالجمله امر اشرف نفاذ یافت که چاوریهاء طرفین میدان داد محل را باد کاین اطراف میدان بآئین رنگین بیاورند و متصدیان این خدمت و عهده داران چاوریهاء بآئین بستن مشغول شدند و لوازم و اسباب آئین را مثل پردها و زرنگار و مجلسیهای تصویر پرکار و غیره تجدید نمودند و دو عمارت رفیع میدان را و دکان کین را در غایت زیب و زینت آئین بستند و خیمه پر نقش و نگار بچهل ستون در میان میدان بر افراختند و در میدان دروازه شیر علی مندب عالی بر سر پای کردند و در هشت محل دولت خانه که بمنزله هشت بهشت است صدرهای دیوانی گذاشتند و امر مطالعه (۱) نافذ شد که امرای ذی اعتبار و وزرای عالیمقدار و بازرگان مالدار و تجار هر ملک و دیار دکان کین میدان داد محل را آئین بستند و ایشان اقش و امتعه و نفایس و غیره را در دکانها آراستند و بالا هم چیدند روز هفدهم ماه مذکور پردها از روی کارنامههای نگار خانه چین برداشتند عالم دیگر بنظر در آمد گویا بهشت مخدر ابا حور (۲) غلمان بهزاران تکلفات و زیب و زینت در اهل نظر دنیا جلوه گر ساختند و ابواب عیش و عشرت بر عالمیان مفتوح ساختند و کلا و نتان رقص حور و پری مانند را که از تمام ممالک تلنگانه طلب نموده بودند در هر محل عشرت یک هزار و دو هزار چون طاؤس مست بجلوه گری و جان ربائی مشغول شدند -

(نظم)

جهان سر بسر عشرت آباد شد	دل پیر برنا همه شاد شد
جهان را چو گلشن بیاور استند	مهیاز عیش آنچه خواستند

(۱) مطاح - (۲) باحور غلمان -



زعیش و طرب طبع پیر و جوان همه کام جو آشکار و نهان  
و در آخر ماه مذکور اعلیحضرت خاقان سکندر ر شان بر فیل فلک تمشیل  
به تکلفات گوناگون آراسته بودند چون آفتاب تابان با کمال شوکت و عظمت  
و حشمت که ناطقه از شرح و بیان آن عاجز است سوار گردیدند (۱) از  
دولت خانه عالیله بر آمده سیر میدان مذکور تشریف حضور پر نور از رانی  
داشتند و همه معربان و اکابر و امرا و وزراء عظیم الشان و سایر طبقات چاکران  
بآداب و تزک پادشاهانه پیاده همراه فیل سپهر عدیل و طوایف خواننده  
و سازنده و کافه بتان رقاص در پیش فیل بساز و رقص مشغول شدند -

(تطعه)

شوکتی (۲) بنوده است چنین بخشمی که سکندر بنوده است چنان  
بجاست قدرت آنم از آنچه دیدم من بنوک خامه توانم نمود شرع و بیان  
و بعد از تفرج و ملاحظه چاوریهای آئین بسته و کشیدن پیشکش های  
موفور عهده داران کجک مرصع و بر سرفیل کوه عدیل بند کرده بجانب دکانهای  
امرای عالیمقدار منعطف ساختند خصوصا بطرف دکانهای که منسوبان  
عالیجناب آصف جاهی آئین بسته بودند و مشارالیه فیلهای جبال مثال و اسپهای  
بادپای بازنجیرها و یراق زرین و سمین و طبقهای زر و جواهر و تحف موفور  
و ظرف غیر محصور از نظر ملازمان رکاب ظفر انتساب خاقان سکندر شان  
گذرانیده منظور انظار قدسی اطوار گردید و همچنین قدم بقدم فیل که از  
دکانین امرای ذیحجه و اعیان صاحب دستگاہ مرو می نمود هر کدامی علی  
قدر مراتبهم طبقهای زر نثار نمودند و فیل و اسب و خوانهای نفایس افشیه  
و امتعه و تحفهای مرغوبه برگذری نمودند و دعا و ثنا میکردند و سر مفاخرت  
و مباحثات بعتبه سموات می سودند نه همین امرا و وزرای حشمت آئین و ساکنان  
روی زمین زر و جواهر و افر نثار راه خاقان سکندر شان مینمودند بلکه  
سپهر برین نیز از ابرمطیر سایه گستر شده و از اقطار و امطار لالی آثار نثار راه  
خاقان میکرد و اعتدال هوا را آنروز تا شام کیفیت سحر و طبایع را از

(۱) گردیدند بشوکتی که سلیمان بنوره است چنین -



لطافت رطوبت و انشاء راح روح پرور بود -

(نظم)

فلك رشك برده بر اهل جهان که شد در ره شاه گوهر نشان  
نهان کرده خورشید را از نظر چو گردیده چتر شهی جلوه گر  
و روز دیگر امر مطاعه (۱) نافذ شد که تمام آن میدان و محلات آئین  
بسته گوشه بکنند و در دکانهای عورات بزم آرای بوده عیش و عشرت  
انبساط نمایند و از هر طرف مقدار پرواز باز سهام چهار برو طول مد نور  
بصرکت داده غرق نمودند و خاقان با اهل حرم محترم و علیا حضرت ناموس  
العالمین پادشاهزاده صغیر السن بقلیس مکانی بتفرج و سیر آن بزمگاه خلد آئین  
از راه دولت خانه خرامان گردیده سیر آن مقامات د لکشا و محلات فرح افزا  
نموده متوجه اتباع امتعه تجار که هر دکان ملوا از امتعه و غیره بودند از دکانداران  
خریداری فرمودند و آنجماعه از خاک قدم اگر توام و از انوار طلعت آفتاب  
جناب خاقان سکندر مرتبت تو یتای بصر و ضیاء و بنیش نظر حاصل نموده  
کامیاب شدند و از زر مبلغهای کلی بسوداگران چه از خریداری و چه از بمر  
انعام و اکرام مرحمت شد و باین عطایای موفورا فزوده دفعه دیگر در سلخ ماه  
مذکور باز به نهج اول گوشه نموده با حرم محترم بسیر و خریداری تشریف را  
ارزانی فرمودند و تمام آنروز عشرت اندوز که هو الطافت انگیز و ابرو باران زیر  
آسمان رطوبت بین بوده چون خسرو پرویز عیش و عشرت را البریز داشتند  
و از دکانداران اثاث که زینت بخش آن بزمگاه ~~بخت~~ دستگاه بودند بوسیله  
اتباع (۲) نفایس و نواد روزگار و سیب خریداری جواهر آبدار و افمشه و امتعه هر  
ملك و دیار که افزون از حیز حساب و شمار بود احسان بسیار و اکرام افزون  
از حد و مقدار بایشان نمودند و نفعی که تجار بارزگانان مالداران را در طی مسافت  
برو بحر نقل امتعه از شهر بشهر ممکن نبود در این بزمگاه حضور محفل پر عیش و  
سرور از یمن مکرمت و مرحمت سلطان لك بخش حاصل و و اصل گردید و از  
صمیم قلب دعای پیریای از دیاد عمر و افزونی حشمت سلطنت و نگو نزاری

(۱) مطاع - (۲) اتباع -



اعدای دولت خسرو سکندر منزات نمودند و ایام عیش و عشرت بکامرانی و شادمانی منقضی گردید ( از مآثر بمعدله سلطانی آنکه ) وزارت پناه یولیچی بیگ که احوالش در ضمن قضایای سنوات سابقه تحریر یافته آنکه مشار الیه از سوداگران و بارزگان مبلغی قرض نموده بود در ادای آن تکاهل و تساهل مینمود بعضی از آنها پیاپی داد محل آمده شکایت از او نمودند حکم عالی شد که قرض مردم را ادا نماید و او در مقام تسلی آنجماعت در نیامده خود را آلودگی از لوث قرض پاک نساخت و تقاضای این طایفه قلیل البضاعته را که تنگ و عار ارباب اعتبار است بر خود روا داشت قهرمان عدالت پادشاه کسری و عدالت آن نمود که دست تعرف او را از ولایت تنخواه سنجی که از بی باکی در آن بزمی اسراف کوتاه فرمودند و حکم قضا صادر شد که ادای قرض خود هم از اموال خود نماید و مشار الیه از بیم پادشاهی اثاث البیت خود را برآورده تنخواه قرضخواهان نموده مبلغ سی چهل هزار هون قرض ادا کرد و چون تمام قرض ادا نشد از خوف و ترس پادشاهی بالضروره خرد سالها و خواجه سراهای خود را که کمال تعلق بایشان داشت برآورده حواله مردم پادشاهی کرد و حکم جهان مطاع نافذ شد که حاکم شرع شریف باکو توال در مسجد الاوه دیوانی نشسته حق مردم را بدهند بالجمله امر جهان مطاع باعث رفاهیت حال و سبب رفع بدنامی و خفت او شد و حقداران بحق خود رسیدند و پاره از قرض مانده بود نواب علامی فهای پیشوا الزمانی و سیله نجات مشار الیه شده تعهد ادای آن نمودند و در این قضیه که عالمی با او یک رو شده بودند انواع امداد فرمودند و در خدمت اعلی حضرت خاقان سکندر شان سخنان مهر انگیز عرض مینورند که باعث تسکین صورت بی التفاتی پادشاهی میشد و بعد از این مراتب دنیای او را امانت نموده بجناب آصفجاه امر معالی شد که از حاصل ولایت مشاهره به سپاه میداده باشند و تا غایت تحریر این مبلغ آن دنیا امانت داشته بکسی تقویض ننموده اند ( از وقایع آن که ) در سالخ ماه جمادی الاول از بیجاپور خبر انتقال قاضی احسن حاجب مقیمی این دولخانه عالیله از دار دنیا بعالم بقا



رسید و در همین تاریخ خبر رسید که میر محمد رضای استرآبادی که با جمعیت  
فرزندان و دامادان و جمیع قرابتان از راه خشکی بمشهد مقدس میرفت در حوالی  
لاهور از سرای غرر بمواوی سرور انتقال نمود و در بیست و پنجم ماه شعبان  
المعظم سیادت پناه میر رستم خان در دار السلطنة بعارضه بیماری جهان فانی را  
بدرود نموده بعالم جاودانی شتافت و دنیاوی او را که قریب دولک هون استوا  
تنبخواه داشت چند روزی امانت بود و آخر به پسر عم او سید محمد نام که از  
دارالمرزآمده بود و در سلك ملازمان بارگاه انتظام یافت مرحمت فرمودند  
و او را در زمره امرای ذی اعتبار ساختند (از جمله سوانح دیگر) معالی  
نصاب عزت ایاب شیخ محمد طاهر در این سال تصمیم عزت رقتن بمکه معظمه  
نموده نواب علامی فهایمی پیشوا الزمانی را که خالوی مشارالیه اند و حقوق  
ابوت و تربیت از آوان طفولیت الی یومنا هذا بر ذمه مشارالیه دارند شفیع  
ساختند از ملازمان پایه سریر رخصت طلب نمودند و اعلیحضرت خاقان سکندر  
شان نظر براخلاص و خدمات موفور مشارالیه نموده مامول ایشان را بفر قبول  
انبحاح فرمودند و تشریفات خاص الخاص رخصت امر کردند و مشارالیه  
بتوجهات شاهي مفتخر گردیده کار سازی سفر نموده جمعی از صلحاء مردم  
و عالم و فاضل که در خدمتش می بودند رفیق خود ساخته بآداب ارباب دولت  
در پانزدهم ماه شوال از طریق بندر و آئل روانه خیرالبلاد شدند و چون در  
بیجاپور بخدمت عادلشاه رسیدند توجهات دربار مشارالیه فرمودند از انجمله  
کشتی بخصوص ایشان تعیین (۱) نمودنده دلش مایحتاج سفر دریا از سرکار آن  
پادشاه عمال بندر آماده و میها گردانیدند و در پانزدهم ذی حجه بکشتی سوار شده  
روی توجه بکعبه مقصود نهادند -

(ذکر سوانح سال خرمی مآل هجدهم جلوس خاقان سکندر اقبال که مطابق  
نهائی و تحسین الف هجریست و بیان فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات  
که در این سال به یمن اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شده)

(۱) تعیین -



اعدای دولت خسرو سکندر منزلت نمودند و ایام عیش و عشرت بکامرانی و شادمانی منقضى گردید ( از مآثر بمعدله سلطانی آنکه ) وزارت پناه یولچی بیگ که احوالش در ضمن قضایای سنوات سابقه تحریر یافته آنکه مشار الیه از سوداگران و بارزگانان مبلغی قرض نموده بود در ادای آن تکاهل و تساهل مینمود بعضی از آنها بیای داد محل آمده شکایت از او نمودند حکم عالی شد که قرض مردم را ادا نماید و او در مقام تسلی آنجماعت در نیامده خود را آلودگی از لوث قرض پاک نساخت و تقاضای این طایفه قلیل البضاعته را که ننگ و عار ارباب اعتبار است بر خود روا داشت قهرمان عدالت پادشاه کسری معدات آن نمود که دست تعرف او را از ولایت تنخواه سنجنی که از بی باکی در آن بزمی اسراف کوتاه فرمودند و حکم قضا صادر شد که ادای قرض خود هم از اموال خود نماید و مشار الیه از بیم پادشاهی اثاث البیت خود را برآورده تنخواه قرضخواهان نموده مبلغ سی چهل هزار هون قرض ادا کرد و چون تمام قرض ادا نشد از خوف و ترس پادشاهی بالضرورة خرد سالها و خواجه سراهای خود را که کمال تعلق بایشان داشت برآورده حواله مردم پادشاهی کرد و حکم جهان مطاع نافذ شد که حاکم شرع شریف باکو توال در مسجد الاوه دیوانی نشسته حق مردم را بدهند بالجمله امر جهان مطاع باعث رفاهیت حال و سبب رفع بدنامی و خفت او شد و حقداران بحق خود رسیدند و پاره از قرض مانده بود نواب علای فهای پیشوای الزمانی و سیله نجات مشار الیه شده تعهد ادای آن نمودند و در این قضیه که عالمی با او یک رو شده بودند انواع امداد فرمودند و در خدمت اعلی حضرت خاقان سکندر شان سخنان مهر انگیز عرض مینورند که باعث تسکین صورت بی التفاتی پادشاهی میشد و بعد از این مراتب دنیای او را امانت نموده بجناب آصفجاه امر معالی شد که از حاصل ولایت مشاھر به سپاه میداده باشند و تا غایت تحریر این مبلغ آن دنیا امانت داشته بکسی تقویض نموده اند ( از وقایع آن که ) در سالخ ماه جمادی الاول از بیجاپور خبر انتقال قاضی احسن حاجب مقیمی این دولتهخانه عالیّه از دار دنیا بعالم بقا



رسید و در همین تاریخ خبر رسید که میر محمد رضای استرآبادی که با جمعیت فرزندان و دامادان و جمیع قرابتان از راه خشکی بمشهد مقدس میرفت در حوالی لاهور از سرای غرر بملاوای سرور انتقال نمود و در بیست و پنجم ماه شعبان المعظم سیادت پناه میر رستم خان در دار السلطنة بعارضه بیماری جهان فانی را بدرود نموده بعالم جاودانی شتافت و دنیای او را که قریب دولک هون استوا تیخواه داشت چند روزی امانت بود و آخر به پسر عم او سید محمد نام که از دارالمرزآ آمده بود و در سلك ملازمان بارگاه انتظام یافت مرحمت فرمودند و او را در زمره امرای ذی اعتبار ساختند (از جمله سوانح دیگر) معالی نصاب عزت ایاب شیخ محمد طاهر در این سال تصمیم عزت رقتن بمکه معظمه نموده نواب علّامی فهایم پیشوا الزمانی را که خالوی مشارالیه اند و حقوق ابوت و تربیت از آوان طفولیت الی یومنا هذا بر ذمه مشارالیه دارند شفیع ساختند از ملازمان پایه سریر رخصت طلب نمودند و اعلیحضرت خاقان سکندر شان نظر بر اخلاص و خدمات موفور مشارالیه نموده مامول ایشان را بفر قبول انجاح فرمودند و تشریفات خاص الخاص رخصت امر کردند و مشارالیه بتوجهات شاهی مفتخر گردیده کار سازی سفر نموده جمعی از صلحاء مردم و عالم و فاضل که در خدمتش می بودند رفیق خود ساخته بآداب ارباب دولت در پانزدهم ماه شوال از طریق بندر وائل روانه خیر البلاد شدند و چون در بیجاپور بخدمت عادلشاه رسیدند توجهات دربار مشارالیه فرمودند از انجمله کشتی بخصوص ایشان تعیین (۱) نمودند دلش ما یحتاج سفر دریا از سرکار آن پادشاه عمال بندر آماده و میها گردانیدند و در پانزدهم ذی حجه بکشتی سوار شده روی توجه بکعبه مقصود نهادند -

(ذکر سوانح سال خرمی مآل هجدهم جلوس خاقان سکندر اقبال که مطابق نهائی و تحسین الف هجریست و بیان فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات که در این سال به یمن اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شده)

(۱) تعیین -



برضماير عقلای روزگار و خواطر عرفای اولوالبصار که مسند آرایان محافل دانش و عیار سبحان نقود آفرینش اند بدلائل و اسحه مبرهن و چون آفتاب عالمتاب روشن است که ایزد جهان آفرین که نگارنده انده نقش بدیع نوع انسانی از ماه و طین است بهجت تزییج کار آگاه ایجاد و تنظیم عالم گون و فساد از اول جهان افروز و جود و مبداء طلوع اشرفیات بز ظهور و شهویر قامت قابلیت خواقین گیتی مطاع و فرق فرقد سای سلاطین عالم اتباع را بجلالت خلافت و تشریف نیابت و افسر مهر شعاع پادشاهی و تاج و هاج شهنشاهی آراسته تبرتت زمان در اقالیم جهان بر سریر سلطنت و جهان بینی واور نک خسروی و گیتی ستانی متمکن داشته و ذات قدسی صفات ایشان را موید بتائیدات آسمان و موفق بتوفیقات امور ردو جهانی گردانیده و آنچه در امر نیابت و خلافت محتاج الیه ایشان بوده جمیعا بوجه اکمل و طزر احسن سرانجام داده تاهریک از ایشان در عهد فرمانروائی خود و مراتب ملک گیری و جهان کشائی و مراسم معدلات آرای گوی (۱) تفوق از سلاطین از مننه سابقه بردند و از کارنامه های دوران خود در صحایف روزگار و اوراق لیل و نهار داستا نها بیادگاه ر گذاشتند و در السسته و افواه عالمیان ضرب المثل گردیدند و هر يك از ایشان چون بین الخلائق بخطاب مستطاب ظل آلهی مكرم و به تشریف خلیفه فی الارض مشرف اند (۲) پاس بذات یکتائی بی همتا و اقتدا بافریدگار ارض و سما نموده بجهت انتظام امور عالم و تمشیت مهام بنی آدم از بنی نوع خود شخصی را که با خلاق حمیده متخلق و آثار رشد از وجنات اطوارش هویدا باشد اختیار نموده و نام (۳) امور و مملکت و عنان مهام سپاه در عیت را برای صایب و عقل کامل او منوط و مربوط میسازند چنانچه اکرم حضرت و دود سلیمان بن داود علی نبیا و علیه السلام اعقل عقلا آصف بن برخیا را برای امور مذکور اختیار نمود و اسکیدر ذو القرنین که ذات شریفش مرآت دوروی نبوت و سلطنت بود فیلسوف روزگار ارسطاطالیس را از خنکهای یونان بجهت امر خطیر و کالت انتخاب نمود و ماثر تدبیر و دانش اور اقرین خود گردانیده عالم را کشور و انوشیروان عادل

(۱) گوی - (۲) تاسی - (۳) زمام -



بو زر چمهر را که حکیمی بود عاقل و دانا از سایر حکمای فرس بقرب سریر  
و امو و مشوره و تدبیر سرافراز گردانید و هم چنین هر شهریار یا وزیری  
ویر پادشاهی را مشیری بوده که امور مملکت و مهام سلطنت از رای جهان  
آرایش منتظم بوده .

## نظم

ایا مرد هشیار بینای دهر	که هستی بهر چیز دانای دهر
نظر کن در احوال پیشینیان	ز عهد کیومرث تا این زمان
شهانے که بودند گیتی خدیو	که از قهرشان می هر آسید دیو
وزیران آصف صفت داشتند	کز ایشان علم برخوردار شدند
سلیمان که حکمش بر آفاق بود	ز آصف بهر کار رونق فزود
یا ورد بلقیس را از سبا	چو برگ گل از در (۱) گلشن سبا
سکندر باقبال عالم گرفت	ز رای ارسطو مدد هم گرفت
زبوزر جمهر است این رای و عقل	که نوشیروان بست زنجیر عدل
بود نام ایشان قرین باشهان	ز در سیاح است گوهر فشان
موافق این سیاق و مطابق این مصداق است	که اعلیحضرت خاقان
سکندر اقبال .	

## بیت

تا بود بر سپهر مهر مین چتر او باد آفتاب مثال  
بنور فراست جیلی و فروع بیش از لی ذات حمیده صفات عالیجناب  
زبدة السادات العظام معتد و حید خاقان سکندر شان آصف مماثل .

## بیت

آن که بگیتی بود در همه کاری رشید آصف عالیمقام میر محمد سعید  
را شایسته منصب رفیع المرتبة سرخیلی دانسته به تشریف و خلعت  
سرافراز فرمودند چنانچه در ضمن سوانح سال چهارم جلوس همایون داستانی  
در این باب مرقوم گردیده و از آن تاریخ تا الیوم که مبداء سال هجدهم جلوس

(۱) گل آرد ز گلشن -



شرافت مانوس است مشارالیه در معاملات مملکت برای مهر انجلائی ید بیضا  
 نموده و عقدهای مشکل از رشته کارهای روز بسرانگشت تدبیر صایب گشوده  
 دستگاه سلطنت را کمال انتظام داده و در معاملات پادشاهی غایت اهتمام فرموده  
 آنچه در مراسم خیرخواهی و فدویت پادشاه از آن آصف خصال ظهور رسیده  
 و میرسد زیاده بر آن است که خامه سوانح نگار را بمعرض بیان توان در آورد  
 لهذا خاقان سکندر اقتدار این زبده خاندان ائمه طهار را بوفور عنایت و اکرام  
 انحصار اهل خواص فرموده روز بروز در ترفیع (۱) جاه و ترقی مرتبت  
 آنجناب مبالغه مینمودند و زمام معاملات کلی و جزوی مملکت را بقبضه اختیار  
 او منوط و سررشتهای امور جمهور و سپاه و رعایا را بری عقده کشایش مربوط  
 داشتند و آن سید نقابت القاب در ازای الطاف و توجهات از حد و حصر افزون  
 خاقان سکندر شیون همت بر تسخیر مملکت و از دیاد حشمت و وفور خزانه  
 و بقای ذکر جمیل سلطان سکندر عدیل مصروف میداشت و بر صحیفه ضمیر این  
 نقش می نگاشت تا در این سال میمنت مآل خاقان سکندر اقبال تقاضای آن  
 نمود که ولایت و سبغ الطول و العرض کرنا تک را که جمیعاً آن بولایت در  
 تصرف رایان کفار و راجهای شقاوت شعار است و چند هزار شهر و بلد و قری  
 در آن زمین کفر آئین واقع است که کفار چون بوتهای خار در صحرا و کساران  
 دیار روئیده و منتشر گردیده اند بنابر خطاب مستطاب رب الارباب حیث قال  
 عزاسمه وجاهدوا فی سبیل الله با موالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم و اعظم درجه  
 عند الله از ثواب غز و جهاد که اعظم ارکان دین است و متضمن فواید دینی  
 و حسنات جزیل آخروی بهره مند شده آن مملکت را ضمیمه ممالک اسلام نموده  
 کنایس (۲) و معابد ایشان را بمساجد و مدارس تبدیل نمائیم و همانا کعبه دل  
 قدسی ماثل ارباب دول مورد الهام خدای عزوجل و محل ارادت غیبی و مرآت  
 رونمای مشاهده لاریبی است که هر امری که در خاطر قدسی سراسر ایشان  
 خطوط نمود آن معنی در عالم شهود صورت و جود فی پذیر دیس در این امر  
 شگرف طبع اشرف را منخ گردیده بعالیجناب آصف مآب اظهار مافی الضمیر

(۱) ترفع - (۲) یعنی جمع کنیسه -



فرمودند و در باب تسخیر مملکت کفار سخنان سنجیده تمام عیار از دهان گوهرنثار برآوردند سید آصف که از کمال فدویت و عقیدت بود از استماع این بشارت که مشر فتوحات است بحدّه بندگی بتقدیم رسانیده بآداب شکر گذاری عرض نمود که این بنده از میان مراحم پادشاهی باعلی عیین قرب و نزدیکی سرافراز شده ام تا غایت خدمتی شایسته از این فدوی بظهور نرسیده که مورد تحسین ملازمان پایه سریر گردم و جانفشانی واقع نشده که از قبول آن حیات جاوید که عبارت از بقای ذکر جمیل است حاصل نموده باشم استدعا از عاطفت بی نهایت شهنشاه سکندر منزلت آن است که این خدمت را من حیث الاستقلال نامزد این بنده فدوی فرمائید تا بمیان اقبال بی زوال خاقان سکندر خصال و اعانت روح پرفتح حیدر گرا روامد و اسعاده امه اطهار علیهم السلام ممالک کفار را مفتوح و مسخر ساخته ضمیمه ممالک اسلام خاقان سکندر احتشام سازد خدیو سکندر دستگاه از منخان صدق اختران آصف جاہ گلشن گلشن شگفتگی و عالم عالم انبساط بهم رسانیده ذات شریفش را مصدر فتوحات و منشآتائیدات دانستند و آنچه در ابتدای تربیت این گلبن حقیقه دولت و اقبال بنظر کیمیا اثر محسوس سکندر خصال در آمده بود غنچه‌های شاخسارش بیک شگفتی گرفت و آب و رنگ جوهر ذاتش در ضمن صیقل تربیت نمودار گردید پس قامت بالتقامتش رابه تشریف خدمت غزا و جهاد کفار برآراستند و سر رشته مهمات قلاع و تصرف بقاع آن مملکت را بتدبیر و کار دانی مشار الیه مربوط ساختند سید آصف مرتبت از زمره امراء و وزرای عالیجاه که در درگاه گیتی پناه حاضر بودند سلالته امرای العظام خداوردی سلطان شاملو را که امر ازدهای (۱) اقلیم ایران است و پدر و جدش بامارت ممتاز بودند شایسته این خدمت عظیم دیده استدعا نمود که او را بریاست لشکر و سپهسالاری باشان و فرمکرم سازند و رای مشار الیه را در این امر استحسان فرموده سلطان مذکور را بحضور پر نور طلب نموده بخلع فاخر سرلشکری سرافراز گردانیدند و در ساعت سعد او را روانه آن طرف ساختند و ذین الوزاء علی رضا خان غلام

(۱) که از امراء زادهای -



حضور پر نور را که در مرتضی نگر سر لشکر بود طلب داشتند و امر مطاع صادر شد که لشکر سنجی او که یک هزار سوار بود و چند هزار پیاده با سر نوبتان عظام در محل مذکور باشند -

( ذکر نامزد نمودن امرای عظیم الشان و عساکر ظفر )

نشان از حضور پر نور بجانب ملك كرناتك )

چون بالهام ایزدی طبع اشرف خاقان در امر جهاد با کفار و تسخیر بلاد و امصار كرناتك را سخ گردیده بود بعالیجناب آصف جاه امر مطاعه (۱) نافذ شد که بعضی از امرای ذیجاه و لشکر نصرت اثر که در بارگاه گیتی پناه بخدمت بهره و نوبت اشتغال دارند بجانب مرتضی نگر که متصل به بلاد كرناتك است نامزد نمایند و عالیجناب آصف جاه متوجه این امر شده مرتبه اول عساکر نصرت شعار سنجی خاصه و دینای مختص خود را که قریب دو هزار سوار کماندار و تیغ زن نیزه گذار و اکثر ایشان جوانان ترکی و عراقی و خراسانی و اهل ایران بودند بسر کردگی شجاعت ایاب غازی علی بیگ سرخیل دینای مذکور و سر نوبتان مریخ صولت را بخلاص فائز نوازش فرموده روانه محل مذکور گردند (۲) بعد از آن شجاعت پناه داد دل جی کانیتهای مرهته را که در دینا را و دو هزار سوار مرهته بودند با چند سردار مرهته دیگر از جدید و قدیم تشریف اسپان عراقی مرحمت نموده بجانب مرتضی نگر فرستادند عمدة الوزراء عالم خان پتان را که در اینوقت تنخواه او بدولت هون بود پانصد سوار افغان پتان داشت نیز تشریف عنایت نموده نامزد کردند و چند سردار دیگر را مثل شجاعت ایاب خانی بیگ ترك و الله قلی و محمود ملك و غیره و از نایکواریان و هزارهای (۳) عظام مثل آسیر او و سورپ ملنیر (۴) و و نکت ریدی و غیره که هر يك ده هزار پیاده برچهره دار و بهاله دار داشتند تشریف های لایق داده فرستادند و از لشکر نصرت اثر خاصه خیل نیز تپالخان (۵) حواله دار باششصد سوار و خواجه نظام سر نوبت حضور و با هزار سوار و حواله داران (۱) مطاع - (۲) گردانه - (۳) هزاریهای - (۴) ملانیر - (۵) تفالخان



دیگر را با فوج دیگر فرستادند و از سلحداران خاصه خیل نیز جمعی را از هشت محل چاکری انتخاب نموده متعاقب روانه نمودند و نیز از دنیای امانت اعظم الامرا یولچی ییگ پانصد سوار و دنیای عین الملک ششصد سوار و از دنیای قدیم امراء خیرات خان پانصد سوار و از دنیای اشجع الامرا شیجاع الملک پانصد سوار و از دنیا های دیگر قراخورد دستگاه دو یست سوار و سیصد سوار باسرنو بتان ایشان متعاقب یکدیگر فرستادند و در ولایت مرتضی نگر سلطان سپه سالار با تفاق شجاعت و عزت دستگاه غازی علی ییگ و سراران سپاه با جمعیت ده دوازده هزار سوار و قریب سی چهل هزار پیاده خیمها بر افراخته معسکر ساختند و امر مطاعه (۱) نافذ شد که از ولایت مصطفی نگر و مرتضی و بندو معموره مچلی پتن و محلات دیگر از جابنین اجناس و غله و سایر ما کولات و علیق دواب و جمیع ما یحتاج لشکر بقالان معتبر باردوی اعظم برده برده بقیمت وقت بفروشند تا از هیچ ممر تنگی در آن اردو نباشد و عالیجناب آصفجاهی شروع در تدبیر و تمهید تسخیر مملکت کفار و فجار فرموده مرغان صبا مسیر را بروش داک چوکی مقرر داشت که احکام او و امر پادشاهی با مرای عظام برسانند و اخبار آنجا را روز بمعرض عوض ملازمان پایه سریر سلطنت مصیر بیاورند -

( بیان داخل شدن عسا کر اقبال بملک کرنا تک )

ایزد جهان آفرین که فتح و نصرت را قرین حال خاقان سکندر آئین گردانیده است آنچه ملایم مقصود است و موافق مطلوب ایشان باشد بفضای ورود (۲) ساحت ظهور دم بدم میرساند خصوصاً که هرگاه طبع اقدس اشرف در جنبش این چنین جمعیتی حرکت این اطوار کثرتی تعلق گرفته باشد مصالحتها وجه حکمتها در آن مودع و مندرج خواهد بود بالجمله چون در سرحد مرتضی نگر افواج عسا کر قاهره با آلات و ادوات حرب و ضرب مستور و مجتمع شدند امر مطاع معلی شرف ظهور یافت که سپهسالار نامدار و امرای ذی اعتبار و سپاه شیر شکار داخل مملکت کرنا تک شده هر روز دو فرسنگ و سه

(۱) مطاع - (۲) بفضای بروز و ساخت -



فرسنگ زمین طی نموده در حال نزول و ارتحال غایت نقطه (۱) و احتیاط مرعی دارند و روز بروز اخبار و قایع منازل و سوانح مراحل بوساطت مرغان و منهبان بغرض ملازمان پایه سریر خلافت مصیر میرسانیده باشند پس عساکر نصرت مآثر بنا بر امر خاقان سکندر شان باداب و تزی که مقرر شده بود کوچ نموده در مملکت کفار فجار در آمدند و روز سیوم بقلعه نیلور نام رسیدند که حصار استوار و بروج مشیده داشت و جمعی کثیر از شجاعان کفار در آنحصار بودند که سر راه برغازیان اسلام داشتند سپهسالار و امرای نامدار چنین قرار دادند که این قلعه را بقوت اقبال شهریار سکندر اقتدار بر سر (۲) آب مفتوح ساخته بجانب قلاع دیگر و حصارها توجه نمایند و پس صفوف سپاه کینه خواه را با آداب جنگ و گوشش نام و نشگ آراشته بجانب قلعه رفتند کفار فجار با آلات و دوات حرب و تفنگچی بسیار با کمال جرات و خیرگی بقصد آنکه مرتبه اول ضرب دستی باهل اسلام ظاهر سازند و از قلعه برآمده در فضای وسیعی برابر لشکر اسلام آمدند و چون شکوه و سطوت افواج لشکر و سواران تیز پرصورت فولاد پیکر و فیلاں کوه مثال و علمها را مشاهده نمودند هیبتی عظیم در دل ایشان پدید آمد و قرار بمجادله بخود نتوانستند داد تحصن قلعه را غنیمت شمرده از برابر عساکر اسلام بتفرقه تمام رفته کف و از بقلعه خزیدند و در رب (۳) قلعه را بر روی زندگی خود به بستند و افواج قاهره متعاقب بدور قلعه در آمدند و کالها (۴) بالدر در میان گرفتند و چون کفار بی دست و پا شده بقلعه در آمده بودند بصد جربقتل (۵) حرکت المذبوحی نموده در مقام مدافعه در آمدند و سپاه اسلام بمیان اقبال سکندر احتشام بیگ حمله دها (۶) اول بر قلعه ظفر یافتند و بر بالای جدار سوار شدند و بر بروج عروج نمودند و معدودی از کفره از طرفی که بمجنگل متصل بود بیرون رفتند اما اکثر پنجه شیران بنرد افکن در آمده کشته شدند و قتل عام اهل این قلعه

(۱) تفتن یعنی دانائی - (۲) بر سر راه - (۳) جمع د آب یعنی در بزرگ - (۴) کھالۃ البدر - (۵) جر ثقیل - (۶) یعنی تیزی طبع و عقلمندی -



بواسطه تنبیه مردم قلاع دیگر مصلحت دیدند و در این فتح چند نفر از پیاده و سوار اهل اسلام نیز مجروح شدند با جمله غازیان اسلام قرین فتح و ظفر گردیده قلعه را بآلات و ادوات حرب و غنائیم موفور بتصرف در آوردند سلطان سپه سالار و امرای نامدار در همان شب عرایض مظفر (۱) مسرت اثر بخدمت ملازمان درگاه فلک بارگاه ارسال داشتند و امر معلی شرف نفاذ یافت که حواله دار و احشام و آذوقه در قلعه مفتوحه نگاه داشته و تعمیر بروج و باره وی نموده بجانب قلاع دیگر توجه نمایند (۲) بعد از وصول فرمان جهان مطاع سپه سالاریگی از معتمدان را با جمعی از تفنگچیان قدر انداز و آذوقه بخر است نگاه داشته خود بجانب قلاع دیگر توجه نمودند و بهر قلعه که میر رسیدند از کفار خالی می دیدند سلطان سپه سالار در هر قلعه جمعی از تفنگچیان را نگاه داشته پیشتر توجه مینمودند و بعد از آن بقلعه رسیدند دُمُور نام که سر بر فلک اطلس کشیده و راجه کفار بجمیع اسباب و آلات جنگ تله را مستحکم نموده - (مصراع)

قلعه چون سپهر گردون بود با استحکام  
و کفار که از اثر قلاع فرار نموده جانرا از آن مهالک بدر برده (۳)  
بودند سلطان سپه سالار و جمیع امرای نامدار بر آن قلعه محیط شده به تسخیر قلعه پرداختند و از هر طرف سیهائش می بردند و مردم خراسان و عراق سبقت بر طایفه دیگر در تسخیر قلعه میگردیدند و سپه سالار بپایه سریر عرضه (۴) درشت نوشت که جمعی از نقب زنان را ارسال دارند حسب الاستدعای او پانصد نفر را بآلات حفر و نقب فرستادند و مدت دو ماه سعی بسیار نموده نقب را بنزیر برجی رسانیدند و کیسهای باروت در زیر برج برهم چیدند که برج پیرانند در این اثناء جا سوسان خبر رسانیدند که رای اعظم آن ممالک با حشم و لشکر و فور (۵) از مقر سلطنته خود برآمده به جنگل پرداخته دار در آمده و راه سوار انرا مسدود کرده در قصد شبخون است امرای نامدار ازینطرف (۱) ظفر (۲) نمایند - (۳) برده در این قلعه متحصن شده بودند - (۴) داشت (۵) موفور -



غافل بنوده با کمال احتیاط بودند و الحق بیم آن بود که در این وقت که تسخیر قلعه نزدیک شده راجه آن از طرفی در آید و مهم فتح قلعه به تعویق انجامد چون تأییدات آلهی و اقبال پادشاهی مددگار بود امرای نصرت شعار باین دو امر کمال اعتضاد و استظهار داشتند و باطمینان تمام در تسخیر قلعه کوشیدند و برج محوف پر از باروت را در صبح روز بیست و ششم ماه محرم الحرام آتش زدند و برج باره را باز من یکسان کردند غازیان شیرشکار تیغها آبدار از نیام کشیده بجانب قلعه دویدند و کفار که در مدت عمر چنین حادثه ندیده بودند بی اختیار فریاد امان که در آن وقت سودنداشت برآوردند و سپاه اسلام بقلعه درآمد خون صغیر و کبیر کفار را بر خاک ریختند و از کشته پشته ها گردید و قلعه را به یمن اقبال بیژن وال پادشاهی مفتوح ساختند و سپهسالار و امرای نامدار سجدهات شکر ایزدی بجا آوردند در این اثنا جاسوسان خبر آوردند که رایل با حشم موفور از جنگل برآمده و نزدیک به بنگاه اردوی معلی رسیده قاضی علی یک با جوانان عراقی و ترکان پرتهور که چرخچی عساکر بودند بمجرد استماع این خبر قبل از آنکه امراها دیگر با سپاه خود جلوریز شوند تاخند و چون برق لامع بجوالی کفار رسیدند و رایل که با چشم موفور بعدد لخ و مور باراده جنگ آمده بودند و چرخچی کفار که فوجی از شجاعان نادر بود بجانب عساکر اسلام تاختند و همان پیش آمد باعث شکست کفار شد زیرا که مردم عراقی و خراسانی بکمانداری ایستادند و به تیر جان شکار کفار را بر خاک ادبار می انداختند کفار را تاب مقاومت نماند و فرصت محاربه نیافته روی بگریز نهادند و رایل که با کمال شوکت از عقب لشکر خود می آمد از مشاهده این حال خود را به جنگل انداخت و از بیم تعاقب فته لشکر اسلام آنروز و شب هیچ جا آرام نگرفت و نمازیان اسلام تعاقب نموده اکثری در گریز هلاک نمودند و باقبال بلند شاهی فتح بعد از فتح نمودند و هم تسخیر قلعه منیع و واقع شد و رایل فرار نمود و فتح دوم در غره ماه صفر واقع شد و عرایض فتوحات بعرض ملازمان خاقان سکندر نظیر رسید و سپسالار و امرای نامدار و



عساكر مورد تحسین خاقان گردیدند و بالفرمان معلى خلعتهاى فاخره و اسپاى تازى و تركى بجهت سپهسالار و امراء نامدار و ارباب جلا دت ارسال نمودند و امر عالى شد كه در قلعه دهور مردم (۱) معتمد و تفنگچى و آذوقه نگاه دارند و رعایای آن ولایت متفرقه را بقول و تقویت آ و زده معمور دارند و سایر محال مفتوحه را كشت و زرع نمایند و چون فرمان معلى و خلایع و اسپان بدایشان رسید سجدات عبودیت نموده بتشاریف سرافراز شدند و حسب الامر عالم مطاع معمورى مملكت كوشیدند تا آنكه فصل برشكال رسید و زمین و زمان نمناك گردید سپهسالار و امرايان و عساكر در قلعه مفتوحه نیلور رحل اقامت انداختند و در منازل علف پوش قرار گرفتند تا بعد از فصل برشگال باز به تسخیر ممالك پردازند و چون خد او یردى سلطان سپهسالار مكرر در عراض استدعای تقبیل آستان سلطنت نشان نموده بود بنابر التماس او فرمان معلى صادر شد كه فرسنگ سرلشكرى بقاضى على بیگ سرخیل سنجى آصفجه سپرده روانه حضور پر نور گردد و بنام قاضى على بیگ فرمان صادر شد كه چون سلطان را بحضور طلب نموده ایم و او در همه امور لشكر و تسخیر مملكت رونق و وفق مهیات قبل ازین دخل تمام داشته اور بمنصب سپهسالارى سرافراز نمودیم باید كه مستعد من حیث الاستقلال در امر خطیر سپهسالارى كاینبنی پردازد و در تسخیر مملكت كفار و براین مكرمت افزوزد (۲) دنیای دولك هون استوا باو مرحت فرمودند سعى موفور بظهور رساند سلطان و بدار السلطانه آمده بشرف بساطبوس رسیده به تشریف خاصه و فیل و اسپ و تنخواه دولك هون دنیا استوا رسیده و سرافراز گردیده بر طریق (۳) سابق در ولای خود بخدمت چاكری قیام نمود امارای اعظم را یل از كنار قلعه (۴) دهور فرار نمود بمقر حكومت خود رسید و از اقامت نمودن عساكر ظفر اثر اسلام در قلعه نیلور خبر یافت تزلزل در اركان وجود او پدید آمد و از این غم و اندوه از تحت سلطنت و هستی در مغانك نیستى انتقال نموده و پسر او چون

(۱) رملور - (۲) افزوده - (۳) بر طریق - (۴) دهلور -



قابل سلطنت نبود را جهاود روها عمده که در تحت حکم او بودند تمکین سلطنت او نمیکردند و سرنگراج که از بنی اعمام او بود و همیشه داعیه سلطنت داشت و امرای عادلشماهی که از جانب ملک خود به تسخیر مملکت کرناٹک مشغول بودند او را و کش رایل کرده چند وقت چتر شاهی بر سر او گرفتند و اسم رایل بر او اطلاق میکردند در این هنگام که رایل ممالک حجیم و اصل شد مملکت کرناٹک بر او قرار گرفت و را جهاو روها بزرگ آن ولایت اطاعت او نمودند و او سوار و پیاده بسیار تفنگچی از آن مملکت جمع نموده برمسند سلطنت متمکن شد و محل اقامت سابق را که قرب جوار سپاه اسلام داشت در این وقت مقرر حکومت خود ساخت و باستعداد لشکر و استحکام فلاع پرداخت (۱) چون اخبار استقلال سرنگراج بمسامع جاه و جلال خاقان رسید امرای معلی نافذ شد که چند سردار دیگر بکمک و مدد عساکر روانه شوند (۲) عالیجناب آصفجاهی تعین (۳) امر نامزد باین تفصیل نمودند اول سیادت و بحاجت پناه سید مظفر برادر اعظم الامراء شجاع المملک که يك لك دون دنیا داشت با سید بهادر نامدار بود و دیگری سیادت پناه سید محمد آقا که دنیای میر رستم خان با تفویض شده بود (۱) دیگری شاه غنضفر خان داماد رندوله خان بیجاپوری که پانصد سوار دارد هر کدام را تشریف مرحمت نموده با فواج روانه معسکر اقبال گردیدند و قلعه نیلور بقاضی علی بیگ سپهسالار ملاقات نمودند (ذکر غزوات و فتوحات که عساکر اسلام را از میان اقبال خاقان سکندر صفات بعد از فصل برشگال در ممالک کرناٹک روی داد)

چون فصل برشگال منقضی گردید سپه سالار نامدار و امرای عالمیقدار و سپاه نصرت شعار به تهیه تسخیر (۴) و امرای جدید که مذکور شد بمعسکر ظفر اتریو ستمد (۵) و کثرت ایشان باعث ازدیاد شان و شوکت گردید و امرای ذیشان با عساکر از قلعه نیلور برآمده با اسباب و آلات جنگ به تمکین تمام قصد تسخیر ممالک نمودند .

(۱) پرداخت و - (۲) شوند - (۳) تعیین (۴) تسخیر پرداختند - (۵) پیوستند و جمعیت -



## نظم

ز جنسیدن لشکر بی حساب      زمین هم بجنید بر روی آب  
 شده دشت و صحرا پر از لشکری      زهر کس عیان شوکت سنجری  
 در خشیدن خود هاز آفتاب      جگرهای کفار را کرده آب

بعد از طی منازل و قطع مراحل بحوالی و حصار نکبت روی رسیدند و این حصار در تحت تصرف دلاکتوار بود و ایشان جلاوت و شجاعت سپاه اسلام را شنیده بودند در این زمان از دیدن افواج رزم جوی بهادران اسلام هول روز محشر و جزع و فزع اکبر در ایشان پدید آمده و سرداران ایشان با عقلای خود اندیشیدند که در این حادثه چه چاره و در این قضیه چه تدبیر که نه قوت مجادله داریم و نه پای گریز همه حیران چون نقش دیوار ماندند آخر از بیم قتل عام و ضرب دست شمشیر اهل اسلام در شب تار خود را بجانب جنگل انداختند و مانند مور و مار در آن جنگل پراخ قرار گرفتند و از آن جامع کفار بچار از راه جنگل و دامن حیل بدر رفته بحصار استوار رامپور پناه بردند و روز دیگر که غازیان نصرت شعار در مقام تسخیر آن حصار درآمدند حصار را خالی از مردم یافتند و به تحقیق پیوست که در شب همه فرار نموده اند پس سپهسالار نامدار و امرای ظفر شعار بدرون حصار را در آمدند شهری و سیم مشاهده نمودند سپه سالار از امرای ذی اعتبار الله قلی سردار را با بعضی از حشم و لشکر دنیای علی رضا خان و حشم سورپ ملانیر در قلعه و نکتروی گذاشته و خود متوجه اصلاح و تعمیر و مرمت آن شده خاطر از حفظ آن جمع فرموده بعد از سه روز با عساکر منصور متوجه رامپور گردید و بعد از طے چند منزل بحوالی حصار رامپور رسیدند و جنگل عظیم پراشجار بنظر درآمده که دور و مدار قلعه بود سپهسالار نامدار بر یک طرف آن جنگل قرار گرفت جاسوسان خبر حصار رامپور (۱) آوردند که همه اهل قلمه و نکت روی (۲) پناه بقلعه رامپور آورده اند و سنگریز راج که از راه آن مملکت است او را رایان معتبر قایم مقام رایل دانسته اند از مقرر حکومت خود ده دوازده هزار پیاده تفنگچی

(۱) رامپور را آوردند - (۲) ریدی -



و حشم بسيار بكمك لشكر قلعه رام پور فرستادند و ایشان به تقويت سنگرين راج مستعد جنگ اند و چون يك طرف اين حصار بکوه رفيع استوار بود سپه سالار نامدار را بخاطر رسيد که که طایفه مسلاوار که در آن طرف کوه مقام مسکن دارند و اخبار جمعيت و کثرت ایشان را جاسوسان آورده بودند شايد به کمک اهل قلعه رام پور بيايند و در نزديک چنين جنگل پر خوف و خلل و کوه رحل اقامت انداختن نزد خرد دور بين پسندیده نيست در بحر حيرت مستغرق گرديده بود که ملهم اقبال خاقان بوی چنين الهام نمود که در همين مقام در قلعه چه دو دو جا بر سر راهی که احتمال آمدن کمک باشد بايد بنا نمود پس سپه سالار سر از دریای فکر بر آورده و امرا و عساکر که بر اطرافش بودند گفت های اقبال خاقان سکندر فعال دلالت چنين کرد که در انيمکان دو قلعه بايد ساخت تا در شبهای تار از دستبرد کفار ايمن بوده بر تسخير رام پور گرديم و از اسب فرود آمده توبره بردوش گرفته مرتبه اول از کوه خود سنگ آورد امرا و عساکر از صغير و کبير چونديدند که سپه سالار چنين کار کرد همه باتفاق سبد و توبره گرفته شروع در سنگ آوردن کردند و در همان روز تودهای سنگ مانند کوه در دو مقام معين جمع شد و بنایان معاران در دو محل رنگ ريخته طرح دو قلعه کشيدند و در مدت چهار روز همانجا قرار گرفته هر روز همه مردم سنگ میکشيدند و شب طلايه ميداشتند آخر دو قلعه باهشت برج و دروازه مرتب و مستعد گرديد آنچنان امر دشواری با عانت اقبال پادشاه صورت امام پذيرفت و از طرف آن کوه و جنگل کمال امنيت حاصل آمد نظر بجنگل پرداخت کردند چون تردد سواران از آن جنگل بغايت دشوار بود سپه سالار نامدار مرتبه اول خود تبر گرفته بقطع اشجار شد و ساير لشکر وارد و چه به تبر و شمشير بقطع اشجار پر خار مشغول شدند با بلمه مردم لشکر به نشاط تسخير قلعه و شامانی فتح جنگل را نیز در مدت چهار روز بر يادند چنانچه فوجهای سوار بفرغت گذار نمودند تا بفضای وسيعی که بر اطراف و جوانب حصار بود رسيدند جدار و بروج قلعه چون فلك البروج مشهود



منظور عساکر منصور گردیدند و فتح این چنین حصار در نظر خرد و در بین  
 بغایت دشوار نمود زیرا که بر دور آن خندق بود که یکی از شناوران نیزه بدست  
 گرفته در آن درآمده و نیزه را در آب انداخت بقعر آن نرسید و پهنای خندق سی  
 ذرع بیشتر بود و دیوارش که بسنگ و گچ بسته اند عرض آن هجده ذرع بود  
 و بروج مشیده و نیرفات (۱) متنوعه داشت که توپچیان از بروج و تفنگچیان  
 و بان کاریان از کنگره اگر مور بر از دور بنیتد میزدند در پیش چنین حصاری  
 در آمدند چون پیشتر رفتن میسر نبود در پناه بلندی مقام معسکر نموده شروع  
 در بریدن کوچهای سلامت کردند در سه محل بریدن کوچهای سلامت پر پیچ  
 و تاب مقرر کردند کوچه اول بحواله دنیای آصفجاهی و دنیاهی سپهسالار مقرر  
 شد و کوچه میمنه بحواله احشام راول وار نمودند و کوچه متسره بحواله میواران  
 که از جمله زمینداران معتبر بودند کرده شد و سرکاری این امور به تماریندی  
 بر در جبل و نکت ویدی مقرر فرمودند چون در این طور قتی و محل و مقایسه که  
 از اطراف و جوانب احتمال ظهور مفاسد بسیار داشت کمال تقط (۲) و احتیاط  
 می بایست نمود جمیع عساکر از دورا دو قسم نمودند هر یک قسم را بحواله یکی  
 کردن یک قسم را بحواله سیادت پناه سید محمد آقای مازند رانی کردند و یک قسم  
 را بحواله راول جی کانتیا کردند و لشکر اقدم الامرا خیرات خان را و دنیای  
 امانت و سوچی را بحواله راول جی کانتیا نمودند و مشار الیهما بنوبت کشیک  
 و طلایه داری مینمودند تا آنکه کوچه سلامت طایفه راول و ار با وجود  
 آنکه ده هزار نفر کار میکردند دوست ذرع تا بخندق مانده بود که کوچه  
 سلامت سپاه اسلام در مدت نه روز بکنار خندق رسید آن روز بهادران اسلام  
 تا بقبه فلک مینافام بلند گردید اما کفار بخار تبه روز کار که از نرسیدن کمک  
 مایوس بودند و جنگلی که سد میداد بود بریده دیدند و خبر کوچهای سلامت  
 که بکنار خندق رسیده شنیدن با وجود و فور استعداد حرب که داشتند از  
 جنگ و جدل عاجز آمدند و بالضروره دست بدامن امان زدند و در مقام  
 استغفار و تضرع ایستادند چه که سپهسالار امان نمی داد و قصد قتل عام داشت

(۱) شرفات - (۲) تحفظ -



جهت تبنیه و تادیب قلاع دیگر که ابواب قلاع را بر روی عسا کر نصرت ما ش  
نه بندند چون راول وار و جمیع امرای عظام در این معنی التماس نمودند  
سپهسالار بصدقه فرق مبارک اشرف خاقان امان داده چنین (۱) مستحکم  
با آلات و ادوات باقبال بلند خسروی مفتوح گردانید و این فتح در نوزدهم شهر  
شوال ختم نسل الامال این سال واقع شد و در انحصار مستحقان و تفنگچیان  
گماشته متوجه کلور شدند و آن حصاری بود که پنجهزار پیاده و حشم و لکنتوار  
وده هزار نفر از مردم از اننت راج به بمحافظت آن مشغول بودند و ریات  
ظفر و اقبال بر پشت فیل کوه مثال با بجانب ارتفاع یافت و روز سه شنبه بیست  
و سیوم ماه شوال عسا کر قاهره از موضع تله کایور باداب جنگ و کوشش  
نام و ننگ بجانب حصار کلور توجه فرمود و در یک مهر و نیم آن روز نبرد یک  
حصار رسیدند هنوز عسا کر متصوره جمعیت ننموده بودند که فوج پیشتر  
اعتماد بر اقبال خاقان نموده ملاحظه از توپ و تفنگ نکرده بر قلعه دیدند  
اهل قلعه را گریزگاهی نبود دست از جان شسته بزدن توپ و تفنگ و بان  
مشغول شدند و هر چند در منع آمدن لشکر اسلام شدند فایده نکرد و تهور  
و جلادت شجاعان سپاه اسلام پیشتر ظاهر شد تا بهادران خود را بجدار حصار  
رسانیدند و در آن تاختن جمعی از پیاده و سوار شربت شهادت چشیدند و سر  
خروی دنیا و عقی گردیدند و خرد را از سایر سپاه بکسلست (۲) ننگ و نام  
ممتاز ساختند رحمة الله علیهم بعض نیز مجروح و عاقبت محمود شدند و از پی  
یکدیگر بهادر آن دین می آمدند چون تیر بر آن خون آشام پای بر افتادهای معر  
که گذاشته خود را بکنار حصار رسانیدند و صاعقه آتشبازی و توپ و تفنگ  
و بان چون نگرگ بر ایشان بسیار (۳) بد برسپنهای فراخ دامن از حودرد  
نموده خنجرها بر آورده رخنه در جدار کردند و انگشت پاداران بند کرده  
بر بالای حصار برآمدند و بدرون رفته کفار را بشمشیر آبدار قلم قلم نمودند  
و معدودی که بقلعه رفته بودند تلاش نموده در قلعه را و از کردند و جوانان

(۱) چنین حصن مستحکم - (۲) به کسب - (۳) بسیار بارید به سیرهای -



بها ر دروازه مفتوح دیده درون قلعه ریخته آتش بیداد بر کبیر و صغیر کفار زدند و چنین قلعه بر تحت تصرف اولیای قاهره در آمد عدد شهیدان و مجروحان اسلام از سوار و پیاده بدویست و پنجاه نفر رسید و عدد قتیلان کفار چهار هزار بود غیر زخمدار و سه قتیج بی در پی به یمن اقبال شاه سکندر اقبال تا و ا خر ماه شوال سنه مذکور وقوع یافت -

( ذکر وقایع متنوعه و سوانح متفرق این سنه )

از سوانح غریبه قضیه ارتحال شاه صفی پادشاه ایران است که در اول ابن سال در دار المومنین کا شان و وقوع یافت و مجملی از آن سائحه این است که شاه مغفرت پناه شاه عباس الحسینی الصفوی الموسوی بهادر خان در زمان ارتحال از این دار فنا بنیره خود سام میرزا نام پسر صفی میرزا که بعد از قتل پدرش تربیت نموده بود مسمی با سم پدرش کرده جاس سریر سلطنت نمود و آن شهریار بعد از جد بزرگوار بر اورنگ شاهی متمکن شد و در عهد فرمانروای محاربات عظیم با قیصر روم نمود و هر مرتبه لوای نصرت و ظفر بر قبه فلك اخضر بر افراخت و مظفر و منصور بمقر سلطنت خود عود منمید و تا مرتبه آخر خواند کار روم با عساکر کثیر بقصد تسخیر قلعه بغداد که شاه غفران مآب از رومیه گرفته بود آمد و شاه صفی بهادر خان از مرکز دولت بجانب عراق عرب لوای عظمت بر افراخت و در اثنای طریق بیماری صعب عارض ذات اشرفش شده حکمای حاذق در مقام علاج در آمدند بآن تقریب مدت دوسه ماه در نواحی همدان توقف واقع شد و خواند کار روم در آن توقف فرصت یافته مبالغه عظیم در گرفتن قلعه بغداد نمود و با این حال از جمله مستحفظان آن قلعه که یکی خلف سلطان بود نفاق کرده با حاکم آنجا مخالفت نمود و در همانست رومیان موافقت نمودند تا خواند کار بغداد را گرفت اما جمعی کثیر از طرفین کشته شدند و خواند کار گرفتن بغداد راه از فتوحات بزرگ دانسته و بمر دم زمین خود سپرده قبل از آنکه شاه صفی بهادر خان از آن کوفت بر آید و بجانب بغداد توجه نماید بجانب استنبول رفت و شاه بعض (۱) از امرا را به تکامیشی

(۱) بعضی -



خواند کار فرستاده خود نیز تعاقب میخواست بکنند ایلیچیان سخندان خواند کار با مکتوب صلح اسلوب و عریضه وزیر اعظم که بد لای آیات قرآنی و احادیث نبوی در باب صلح مبالغه بسیار نمود رسیدند و مکاتیب وزیر اعظم برای ارکان دولت قاهره آورده بودند شاه جمجاه با عقلای مقرر بان مشوره نمودند ایشان صلاح دولت در آن دیدند که چند وقتی نایره فتنه جانب خواند کار فرو نشایندن و باز (۱) جواب دیگر مشغول بودن مستحق است شاه جمجاه بنابر استدعای دولت خواهان خیر اندیش بصلح راضی شد و رفع نزاع و جدال نمود و ایلیچی قیصر روم مقضی المرام معاودت فرمود و چون علیمردان خان حا کم قندهار و زمین داور روی ارادت از آستان فرمان روای ایران تافته التجا بخسرو هندوستان برده بود و آن مملکت را تبصرت ایشان داده بعد از آنکه باخواند کار صلح واقع شد پادشاه ایران عزم توجه به هندوستان فرموده لشکر ممالک عراق و عرب را طلب نموده بمملکت خراسانی فرستادند تا بعد از زمستان لشکر هندوستان بکشد و عالیحضرت شاهجهان چون شنید که قیصر روم با شاه ایران صلح نموده لشکر قزلباش بجنب خراسان آمده ناچار از دار السلطنت آگره بلاهور توجه فرمودند و دار اشکوه پسر بزرگ خود را که ولیعهد نموده بود با چند امرای پنجهزاری و طوایف لشکر هندوستان بجنب قندهار فرستاد که ممانعت لشکر قزلباش نمایند و لشکرها از طرفین بعدد و ملخ و مور در سرحداتی خود قرار گرفته بودند که بعد از فصل زمستان جنگ نمایند و شاه جمجاه شاه صفی بعد از نوروز (۲) دار السلطنت صفاهان بعزم رزم خسرو هندوستان بدار المومنین کاشان آمده بجهت جمعیت لشکر چند روزی رحل اقامت انداخت در این اثنا حرارت و ضعفی بر مزاج شریفش مستولی شد و بی عارضه و بیماری صعب در سیزدهم ماه صفر سنه مذکور در شهریار کاشان بجوار رحمت ایزدی پیرست ارکان دولت (۳) اعیان حضرت پسر بزرگ آن شهریار مغفرت آثار عباس میرزا را که بسن دوازده سال رسیده بود در طالع سعد بر تخت سلطنت متمکن نمودند چون این خبر وحشت اثر بلشکرها و طرفین

(۱) اصلاح - (۲) نوروزار دار السلطنت - (۳) دولت و اعیان -



رسید دار اشکوه با امرا و سپاه خود بجانب لاهور آمد و امرای قزلباش در سرحد خراسان که بودند همانجا اقامت داشتند تا هر چه امر شاه عباس ثانی نفاذ یابد عمل نمایند و این خبر از عریضه لقمان الزمانی حکیم گیلانی که بخدمت شاه ایران بحجابت رفته بود بصدق و صحت مقرون گردید در این وقت بنده حقیر سوانح عهد خاقان را دوسه تاریخ روی داد ترقیم نمود - (قطعه)

شاه ملک ایران صفی آنکه بود	برازنده تاج و تخت کیانی
از و بود افسر چو خورشید تابان	وزو تخت رار تبۀ آسمانی
زدورانش چون چارده سال بگذشت	روان شد سوی عالم جاودانی
بفرزند بگذاشت اورنگ و افسر	بد و داد شمشیر کشورستانی
چو تاریخ جستم ز پیر خرد گفت	بگو شاه جمجاه عباس ثانی
و ظل معبود - و ظل سبحان	
(۱۰۵۲)	(۱۰۵۲) این هر سه تاریخ جلوس شاه عباس ثانی است

(از جمله سوانح این سینه انیست)

که در اواخر ماه ذوالقعدة الحرام برادر اعلی حضرت خاقان سکندر شان که عمرش از بیست و پنج سال تجاوز ننموده بود و قبل از این بچند سال نگین الماس قیمتی از انگشتر برآورده گرفته خورده بود چنانچه در ضمن سوانح سنوات سابقه مرقوم گردیده بعارضه فجاء بعالم عقبی انتقال نمود و در گنبد والد ماجدش سلطان رضوان دستگاه سلطان محمد قطبشاه طاب ثراه در صفه جانب غربی مدفون گردید و برای مغفرت او ختمات قرآن مجید و خیرات و مبرات موفور فرمودند (از سوانح دیگر آنکه) در او آخر سینه مذکوره سیادت پناه جالینوس الزمانی حکیم کریم الدین یزدی که قبل از این مشارالیه را از خاقان جنت مکان شاه صفی طلب فرموده بودند از بندر عباسی به بندر میچلی پتن آمد و نسبت با تو جهات خاقانی بظهور رسید اول بار مبلغ پانصد هون با پالکی عاج فرستادند و مقرر داشتند که هر صبح و شام سفره اطعمه و اشربه بجهت او و رفقا و منسوبانش در منازل میکشیده باشند و سرانجام کارشان عینوده باشند تا بحضور



پرنور برسد و چون بشرف بساطبوس رسید بعنایت خسروانه و انواع الطاف شاهانه مسرور گردید و در زمره مقربان پایه سریر منسلک گردید و تا غایت تحریر مبلغهای کلی بطریق انعام و اکرام بمشارالیه واصل گردید -

( ذکر سوانح سال نصرت مآل نوزدهم جلوس همایون

اعلی که موافق ثلاث و خمسين و الف هجر است )

فرازنده این سپهر مینامد و آراینده ساحت بسیط غبرای پروردگار قدرت بخش سلاطین سکندر قرین و دادار عظمت افزای پادشاهان سلیمان نگین که

نظم

از اوروشنی یافت خورشید تابان وزو پرز اختر شده چرخ گردان  
و زوتیغ شاهان شده برق مانند وزو خیر شان سایه افکن بدوران  
چون ذات عظیم المثل خاقان سکندر اقبال را همیشه موید بتائیدات و  
موفق بتوفیقات داشته است اعلام شوکت و عظمتش را سال بسال بر سپهر جاه  
و جلال رفیع ترو ساحت مملکتش را از شهریاران جهان و سیم ترمی نماید  
و از شواهد این حال فتح قلعه اودگیر است که به نیروی اقبال بیزوال خاقان  
سکندر خصال در اوایل این سال خرمی و نصرت مآل وقوع یافت بیان این  
اجمال این است که سپهسالار نامدار و امرای عالمیقدار غازیان شیرشکار که  
بمیان خاقان سکندر اقتدار در ممالک کفار فجار علم خورشید پرچم را بر قبه  
فلک اعظم رسانیدند و چندین قلاع سپهر ارتفاع بضرب شمشیر در تصرف  
خود درآورده اند در اول این سال فیروزی مآل بنابر امر خاقان سکندر اقبال  
از قلعہ نیلور که محل اقامت ایشان بود بجانب قلعه فلک نظیر اودگیر توجه  
نمودند و بآلات حرب و باستعداد تمام قطع منازل نموده بدامان کوه فلک شکوه  
قلعه مذکور رسیدند کوهی بنظر درآوردند که در فعت با چرخ چنبری همسری  
منمید و آن کوه در چند فرسخ زمین کشیده شده و یک طرف این کوه  
چون چرخ گردون مدور و بغایت بلند تر واقع گردیده و بر فراز آن در عهد  
رایان قدیم رپادشادهانی از منہ سابقه قلعه در نهایت متانت ساخته مقرر حکومت



خود گردانیده بوده اند و از آن روزگار تا این عهد هیچ پادشاه راجه از اهل اسلام  
 و اچه از عبده اصنام دست تصرف و تسخیر بر آن قلعه نرسیده زیرا که راه عروج  
 و صعود بر فراز آن کوه سپهر نمود از هیچ جهت نیست الا از يك جانب چون آن  
 کوه رفیع با کوه کشیده که فرسخها امتداد آنست اتصال داشته و مابین آن کوه  
 رفیع که قلعه بر آن واقع است و کوه کشیده مذکور بعرض پانصد گز و به عمق  
 چند هزار شگافه تاراه مرور بر آن کوه خصم را مقدور بنا شد سپهسالار نامدار  
 و امرای عالیقدر در پای این کوه خیم و سرپردهای اقامت بر افراختند و راجه  
 شقادت شعار با جمعی از کفار در بالای آن قلعه در غایت امنیت و کمال اطمینان  
 خاطرمی بودند و حساسی از سپاه اسلام نمی گرفتند سپهسالار نامدار و هر بران  
 عسا کر نصرت شعار چنین اندیشیدند که از پایان دره بسنگ و آهک دیوار  
 بلند برآورده مساعی طاقتهای مستحکم به بندند شاید از بالای آن بحوالی دیوار  
 قلعه رفته با اهل حصار جنگ توانند نمود و این خیال خود امری محال مینمود چه  
 کارکنان را پایان دره رفتن میسر نبود و اگر بود بکافرتست کار کردن می یافتند  
 و بر آن تقدیر آنچنان دره چون پوشیده میشد نهایتش علاج منحصر در آن میدانستند  
 و در این باب عرایض بدرگاه فلك اشتباه خاقان سکندر دستگاه فرستادند چون  
 مضمون بمساعع جاه و جلال رسید امر معلى صادر شد که عمده العمال محمودیگ  
 حواله دار معماران دولت خانه سه هزار نفر از استادان بناء معمار را با آلات  
 و ادوات عمارت بآنجا برده به بستن آن سد اشتغال نمایند طبع اقدس الهام پذیر  
 دیگر اشرف حقایق تصویر خاقان سکندر نظیر این رای که سپهسالار و امرای  
 اندیشیده بودند متحسن نمی دانستند و بر زبان وحی بیان میگذاشتند که: فتح چنین  
 فلاع و تسخیر حصون فلاك ارتفاع بمحض قوت تائید این دمتعال بیز وال و باستظهار  
 مراحم و عواطف بی نهایت مادر مقام جا نفشانی درآمده توکل بحاق خسرو کل  
 نموده بهیات اجتماعی بر آن فلك البروج عروج نمایند امید است که بعون عنایت خالق  
 الارض و السما و میامن اقبال ابدی اتصال مامفتوح گردد و نهایتش بنابر استدعای  
 سپهسالار و امرای نامدار محمودیگ را بارکان و سایر مایحتاج و عمله و قعله آن کار



که ترتیب یافته بود بجانب معسکر ظفر اثر نامزد نموده بودند هنوز مشارالیه با این جماعت از شهر بیرون نرفته بودند که عساکر ظفره آثار بنوعی که در خاطر اشرف اقدس خطور نموده بود اعتماد بر الطاف ایزدمتعالی و اعتضاد بر اقبال ابدی اتصال خاقان سکندر (۱) نموده از راه مخفی که اهل قلعه از ته آن دره بروز مینموده اند جمعی از شجاعان جان نثار بجانب قلعه میروند و بدروازه رسیده عالم خورشید پرچم پادشاهی بر برجی برمیافرازند و به جلادت و مردانگی ابواب قلعه را بر روی اولیای دولت مفتوح میسازند و بتاريخ دهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره قاصدی چون کبوتر نامه آورد و هدهد تیز پر خوشخبر سال آئین ساحت زمین را در نور دیده اخبار فرح آثار فتح قلعه سهپه مقدار بملازمان پایه سریر رسانیدند و از افتتاح آن عرصه مسرت انگیز و انکشاف نافه مشک آمیز ابواب انبساط بر طبع اقدس خاقان ناخمد نشاط مفتوح گردید اشاره مطاعه به (۲) عمله نقار خانه شد که بطبل شادیانه بنوازش درآورند - (نظم)

صدای طبل بشارت بآسمان رسید      صلاهی عیش بگوش جهانیان بر رسید  
رسید چون خبر فتح اود گیر بدهر      بطبع پیرو جوان عیش جاودان بر رسید  
نواب اشرف اقدس همایون درازای این فتوحات که بتوفیق خاقان کل  
اشیاء شده بود پیشانی نورانی را بر سجاده نیاز لشکر و هاب لاشریک ابنز گذاشتند  
و ستایش و سپاس مر خداوند را زیاده از حد رسانیدند و چون جناب آصفجاء  
کارفرمای این امور بود بشمشیر و کمر خنجر مرصع دیک زنجیر فیل و دوسراسپ  
عراقی بایراق مرصع دسنگاسن و تشریف میر جلگی سرافرازی یافته و نیز دولتک هون  
استوابر دنیای او مزید نمودند و همان وقت ابواب مکر مات و خیرات بر روی  
عامه مستحقان کشادند و از بالای قصر داد محل زروافر بمردم (۱) بزه و مسکین  
رسانیدند و از برای سپهسالار نامدار و اسراء ذی اعتبار و ارباب شجاعت  
خلعتهای فاخر و اسپان عراقی فرستاده بنوازشات موفور ایشان را سرافراز  
ساختند و ایشان نیز بمراحم و ففور خسروی امیدوار شده در ضبط ملک  
و رفاهیت حال رعایا و سپاه کوشیدند -

(۱) سکندر قسل - (۲) مطاع - (۳) بزه کا یعنی گنهگار -



( ذکر سوانح متفرقه این سنه )

و شعرای عصر تاریخها برای این فتح گفته اند از انجمله این چند تاریخ درین مقام مرقوم شده رباعی جامع الفنون ملا برهان تبریزی که چهار مصرع چهار تاریخ است -

( رباعی )

در عهد گزین پادشاه عالمگیر با جد وزیر کامل باتدبیر  
اقبال چو صبح دوم آمد خندان آورد بمانوید فتح اودگیر  
و میرزا رضی مشهدی فرموده گفتا که زنگ برد دل فتح اودگیر  
و ملا حکمی شیرازی گفته همایون باد فتح اودگیر  
میرزا غیاث گفته بگو که داد علی فتح قلعه اودگیر  
و ملا عرب خوشنویس شیرازی گفته اودگیر بدست شاه آمد

و سوانح نگار عهد خاقان نظام الدین احمد بن عبد الله صاعدی شیرازی گفته از زبان مبارك اشرف -

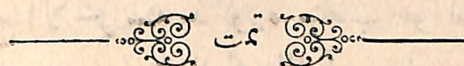
والی اقبال ما بنمود فتح اودگیر و پسرش ملا عبد الله که  
در صغر سن است گفته بگفت شد فتح اودگیر بزود  
در ماه ربیع الآخر سنه مذکوره منصب حواله داری خاصه خیل که  
باسید ابراهیم دکنی بود بعمدة الملوك ملک آدم تفویض یافت و قبل از این  
دو دفعه باین منصب رفیع سرافراز بود و سر مضمون صدق مشحون الشئ  
لایشی الاوقد ثلث بوضوح انجامید (ایضا) در ماه ربیع الآخر سندرداس  
برهمی از جانب عالیحضرت شاه جهان به حجاب آمده بود در باغ بنی سعادت  
ملاقات یافته به تشریف و اسپ سرافراز گردید سندرداس حاجب مذکور رفت  
نیز در اول ماه رجب مرجب یک سر اسپ سرافراز شده روانه گردید -

( از وقایع آنکه )

جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر که قبل ازین به مکه معظمه رفته بود  
بعد از دریافت ثواب طواف بیت الحرام و زیارت مرقد مطهر خیر الانام و ایمة  
ارض بقیع از بندر مخابه بندر مچلی پتین آمد و متوجه دارسلطنت شد و بجهت



عارضه کوفت چند روزی در منزل اقامت داشت و از اشداد آن کوفت در بیست و ششم ماه ذی حجه بجوار رحمت ایزدی و اصل گردید نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی و اکابر و اعیان دار السلطنه تشییع جنازه او نموده در دایره نواب مرتضای ممالک اسلام میر محمد مومن رحمه الله اند دفن فرمودند و روز ختم از سرکار خود مبلغ کلی از نقود و شال و شیل و غیره با کثر سادات و علما و صلحا و سایر مستحقین خیر نمودند و ختمات قرآن فرمودند و گنبد بزرگی بر سر قبر آن مغفرت ایاب بنا نمودند و از ملکان عمده ملک دولت خان که عهد دار دولت خانه گیتی نشانه بود و ملک یوسف که از زمره غلامان و ملکان حضور پرنوز بود در اواخر این سال فدای ملازمان خاقان سلیمان شان گردیدند -





## فہرست سلاطین قطبشاہیہ

سنہ ۹۲۴ ھ تا ۱۵۱۸ ع ۱۰۹۸ ھ تا ۱۶۸۷ ع

نام سلطان	سنہ ولادت	سنہ جلوس	سنہ وفات
۱ سلطان قلی قطب الملک اول	سنہ ۸۴۹ ھ ۱۴۴۵ ع	سنہ ۹۲۴ ھ ۱۵۱۸ ع	سنہ ۹۵۰ ھ ۱۵۴۳ ع
۲ سلطان جمشید قلی قطبشاہ پسر (۱)		سنہ ۹۵۰ ھ ۱۵۴۳ ع	سنہ ۹۵۷ ھ ۱۵۵۰ ع
۳ سبجان قلی پسر (۲)	سنہ ۹۵۰ ھ ۱۵۴۳ ع	سنہ ۹۵۷ ھ ۱۵۵۰ ع	
۴ سلطان ابراہیم قلی قطبشاہ پسر (۱)	سنہ ۹۳۶ ھ ۱۵۳۰ ع	سنہ ۹۵۷ ھ ۱۵۵۰ ع	سنہ ۹۸۸ ھ ۱۵۸۰ ع
۵ سلطان محمد قلی قطبشاہ پسر (۴)	سنہ ۹۷۳ ھ ۱۵۶۶ ع	سنہ ۹۸۸ ھ ۱۵۸۰ ع	سنہ ۱۰۲۰ ھ ۱۶۱۲ ع
۶ سلطان محمد قطبشاہ پسر میرزا احمد امین پسر (۴)	سنہ ۱۰۰۱ ھ ۱۵۹۳ ع	سنہ ۱۰۲۰ ھ ۱۶۱۲ ع	سنہ ۱۰۳۵ ھ ۱۶۲۶ ع
۷ سلطان عبد اللہ قطبشاہ پسر (۶)	سنہ ۱۰۲۳ ھ ۱۶۱۴ ع	سنہ ۱۰۳۵ ھ ۱۶۲۶ ع	سنہ ۱۰۸۳ ھ ۱۶۷۲ ع
۸ سلطان ابوالحسن تاناشاہ داماد (۷)		سنہ ۱۰۸۳ ھ ۱۶۷۲ ع انقراض سلطنت سنہ ۱۰۹۸ ھ ۱۶۸۷ ع	سنہ ۱۱۱۱ ھ ۱۶۹۹ ع



CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri



# اشاريه حديقه السلاطين

اسماء	صفحه
الف	
ابدال بيك	۲۲۰
ابراهيم پتن	۳۶
ابراهيم پور	۷۹
ابراهيم خليل (حضرت)	۲۷۲، ۴۷، ۵
ابراهيم صفاهانی (ميرزا)	۱۹۲، ۱۸۶، ۱۴۷
ابراهيم عادل شاه (سلطان)	۲۵۰، ۱۵۹، ۳۱، ۲۶، ۲۵
ابراهيم قطب شاه (سلطان)	۱۸۴، ۳۸
ابراهيم ميرزا شاهزاده	۲۰۰، ۲۶، ۲۵
ابراهيمى سكه	۲۲
ابو الحسن (شاه) حاجب	۱۳۸، ۱۲۷، ۱۱۶، ۱۰۸، ۳۱
ابو القاسم (مير)	۲۳۵، ۳۶
ابو المعالى ديانث خان	۸۷، ۸۶
ابو طالب (مير)	۲۲۴
اُپَل (باغ)	۳۵۵، ۲۸۲
آتشكده فارس	۶۴
اُجین	۷۴، ۷۳
احسن (قاضى)	۲۹۴، ۲۲۸، ۱۹۴، ۱۴۳، ۱۳۹، ۱۰۲، ۹۹
احمد آباد	۱۲۴، ۱۰۰، ۴۲



اسماء	صفحہ
اخضر (دریائے)	۸۳
اخلاص خان میر جملہ ماضی	۱۶۶، ۱۴۱، ۳۲
ادراك (ملك)	۸۵
آدم (حضرت)	۲۹۶، ۲۰۰
آدم (ملك)	۳۱۷، ۲۳۳، ۲۱۳، ۱۶۷، ۱۳۵
آدم خان حبشی	۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۶، ۹۳، ۷۷، ۳۵
ارادت خان	۱۰۸، ۱۰۶، ۹۳
ارتنگ معانی	۸۷
ارس پلي رام نير	۲۵۵
ارسطا طاليس - ارسطو	۹۶، ۲۷۸
ارشاد قلی بیگ	۶
اژ دهاخان	۱۱۰
استر آباد	۱۱۳
استقلال خان	۱۱۱
اسد الله تبریزی (میرزا)	۲۱۲، ۱۸۹
اسکندر ذو القرنین	۲۹۶
أسکة	۹۷
اسمعیل (حضرت)	۵
اسمعیل بیگ تحویلدار	۲۷۸
اسمعیل (شاه)	۸۱
اسمعیل گیلانی (حکیم)	۱۰۳
اسمعیلیہ	۸۰
	(۲)



۱۸۶	آسوراؤ
۲۵۴، ۲۴۴، ۹۵	آسی راؤ نایکوارى
۶۲	اشکبوش
۳۰۲، ۹۱	اشجع الامراء
۲۷۸	اصطخر
۲۹۷	آصف
۲۹۶	آصف بن یرحیا
۱۳۲، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۵۰، ۲۵۳، ۲۸۶، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۵، ۳۱۶، ۳۰۶	آصف جاہ - آصف جاہی
۱۲۱، ۱۱۹، ۱۱۸، ۷۳	آصف خان
۲۸۸، ۲۲۶، ۲۲۲، ۸۴	اصفہان
۷۳	اعتماد الدولہ
۲۳۵، ۳۶	اعتماد راؤ دبیر
۵	اعز خان
۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۰، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۷۹، ۳۲	اعظم (شاہزادہ)
۲۹۰، ۲۸۴، ۲۶۱، ۲۵۶، ۲۲۴	اعظم الامراء
۳۰۶	افغان
۳۰۰	
(۳)	



۱۱۶، ۱۱۱، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۸۶، ۷۸، ۳۵	افضل ترکہ (خواجہ)
۱۷۹، ۱۷۶	افضل خان بخشی
۲۰۱	افلاطون
۲۵۳	آ کل منار
۱۷۵، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۱، ۹۲، ۸۳، ۷۳	آگرہ
۲۲۲، ۳۱۳، ۱۹۸	آل عبا
۵۴	آل عثمان
۱۹۹	الخ بیگ
۱۹۲، ۱۸۲	اللہ قلی گرجی
۳۰۷، ۳۰۰، ۲۵۴، ۲۳۵، ۱۶۹، ۹۳، ۷۷	الماس (ملک)
۲۱۸، ۲۱۵، ۱۳۵، ۳۴، ۲۳	المیاچودری
۲۶۹، ۹۱، ۹۰	الہی محل
۲۸۶، ۲۶	امام قلی بیگ حاجب
۲۳۰، ۱۸۲، ۱۵۷، ۱۵۶	امان محل
۲۸۶، ۲۱۵، ۲۶	امنکل
۲۴۱، ۲۴۰	امین المملک
۱۶۰، ۱۵۹	امنیائے گیلانی (ملا)
۲۸۵	اندر کوندہ (قلعہ)
۲۵۵	انکدر
۲۵۳، ۲۵۲، ۲۴۹، ۲۴۶، ۲۴۵	انت راج
۳۱۰	انت گیر
۱۴۱	



اسماء	صفحہ
انوری	۱۵۱
آنی راؤ	۱۱۰
اود گیر (قلعہ)	۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۴، ۳۱۳
اورنگ آباد	۲۹۰
اورنگ زیب شاہزادہ	۱۶۸، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۹۵، ۲۲۰، ۲۲۲
	۲۶۱، ۲۸۳، ۲۹۰
اوپر (قصبہ)	۲۴۵
اویس دبیر (ملا)	۷۸، ۸۰، ۱۶۷، ۱۸۸، ۲۲۱، ۲۲۷
	۲۵۹، ۲۶۳، ۲۶۴
ادیماق	۸۵
اھرمن	۲۸۱
ایران - ایرانی	۵، ۲۱، ۲۳، ۳۳، ۳۷، ۴۵، ۵۴، ۶۱، ۶۵، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۱۲۷، ۱۵۱، ۱۵۶
	۱۵۷، ۱۸۱، ۱۸۹، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۳
	۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۱، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۸
	۲۳۰، ۲۳۸، ۲۴۷، ۲۵۸، ۲۶۸، ۲۶۹
	۲۷۱، ۳۸۹، ۳۱۱، ۳۱۲
ایلور	۲۴۵
اینکتر (قلعہ)	۲۵۵
(ب)	
بابو (سید)	۱۱۱، ۱۳۹، ۱۵۰، ۲۳۵
باغ آپل	۲۵۵، ۲۸۲
(۵)	



۳۱۷، ۲۸۴، ۲۶	باغ بنی
۲۵۶	باغ ملک عنبر
۵۲	بالاپور
۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۱۸	بالائے گہات
۱۱۰، ۱۰۸، ۱۰۶، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴	باقر خان حوالہ دار
۱۲۸، ۱۱۱	
۲۸۴، ۲۸۳	باقریزدی (میرزا)
۴۹	بتول زہرا
۲۴۶، ۲۴۵	بحوارہ
۳۱۶	برہان تبریزی (مُلا)
۱۰۶، ۱۰۱، ۹۷، ۹۳، ۹۲، ۷۵، ۷۳، ۴۲	برہان پور
۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۸، ۱۲۲، ۱۲۱	
۱۷۷، ۱۷۶، ۱۶۹	
۱۱۳	بشیر پور
۳۱۱	بغداد
۲۰۱	بقراط
۲۹۷	بلقیس
۷۵، ۶۹، ۳۸	بنات گہات
۲۸۹، ۲۷۲، ۲۲۶، ۲۰۹، ۱۶۶، ۸۴، ۸۳	بندر عباسی
۲۲۰، ۱۹۶، ۱۷۹	بندہ رضاے تبریزی (میرزا)
۱۶۰	بنکاپور
۲۸۷، ۲۰۴، ۱۱۰، ۱۰۶، ۹۷، ۹۴، ۷۴	بنگالہ



اسماء	صفحہ	۱۰/۱
بوذر چمھر	۲۹۷	شلیہ
بو علی سینا	۲۰۲	رہسہ
بہالے راؤ	۱۱۹، ۱۱۰	بہلیہ
بہرام گور	۲۷۸	بہرام گور
بہزاد	۲۷۸	بہزاد
بھونگیر (قلعہ)	۲۸۲	بھونگیر
بیت اللہ الحرام	۲۲۶، ۲۰۷، ۱۱	بیت اللہ
بیجاپور	۱۳۵، ۱۲۸، ۲۱۱، ۱۱۹، ۱۱۸، ۷۴	بیجاپور
	۱۶۱، ۱۵۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱	
	۱۷۹، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۶۹، ۱۶۳، ۱۶۲	
	۲۹۵، ۲۹۴، ۲۶۵، ۲۲۴، ۱۹۶، ۱۹۴	
بیدر	۱۱۸	بیدر
بے ستون (کوہ)	۲۸۱، ۲۷۸	بے ستون
(پ)		
پانگل	۲۸۱، ۱۴۸، ۹۹	پانگل
پائین گہات	۲۴۳	پائین گہات
پداریدی	۹۰	پداریدی
پریندہ	۱۵۵، ۱۰۸	پریندہ
نیکچپول	۲۵۴، ۲۴۲	نیکچپول
پیگو	۲۵۱	پیگو
(ت)		
تاج الدین قہی (میر)	۲۲۶	تاج الدین
(۷)		



صفحہ	اسماء
۲۰۵	تاجیک
۱۷۶	تسپتی
۲۸۷، ۷۴	تیلچور
۲۰۵، ۱۵۶، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۲۲، ۸۴	ترك - تركی
۳۰۰، ۲۳۴، ۲۲۸، ۲۲۱	
۸۴، ۵	تركستان
۵	تركان
۳۰۱	تقال خان حوالہ دار
۲۱۳، ۱۶۹	تقیائے شیرازی (مُلا)
۲۶۴، ۲۵۹، ۲۲۲	تقی نیشاپوری (میرزا)
۱۷۱، ۱۲۴، ۸۷، ۸۶، ۷۴، ۴۲، ۳۱	تلنگانہ
۲۴۴، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۰۵، ۱۹۶، ۱۹۰	
۲۳۵	تلوہ
۳۱۰	تلہ کاپور (موضع)
۲۵۸، ۲۲۸، ۲۰۴، ۸۴	توران
۳۰۹	تماریدی
۲۰۴	تومان
۵	تیمور گورگان (امیر)
	(ج)
۲۳۳، ۲۱۳	جامدار خانہ عامرہ
۶۲	جبرئیل (حضرت)
۱۶۶	جبرئیل (حکیم)
(۸)	







۲۵۴	چلک پار
۶۵	چندن محل
۲۱۷، ۴۴، ۴۱	چین - چینی
	( ح )
۲۷۱	حاتم طائی
۲۳۴، ۲۳۱	حبشی
۸۶	حبیب اللہ مازندرانی ( میر )
۱۴۷	حجار خان دکنی
۴	حدیقہ السلاطین
۲۱۴، ۱۴۷، ۸۳، ۷۵، ۷۲، ۷۱، ۳۵، ۲۳	حسن بیگ شیرازی کوتوال
۱۴۶	حسن شوقی ( ملا )
۱۵۲، ۱۰۳	حسن علی خان
۲۲۶	حسن غیاث ( شیخ )
۱۵۹، ۱۵۸	حسن قلی خان
۱۳۵	حسینی ایز خان حبشی
۸۱	حسین بیگ قبچاچی
۱۴۸، ۹۶	حسینی حوالہ دار ( میان )
۱۳، ۱۱	حسینی شیرازی معلم ( مولانا )
۲۵۵	حسین حاجب ( میر )
۱۹۷، ۱۷۸، ۱۷۰، ۱۲۰، ۱۰۰	حسین ساغر
۱۹۵	حسین صفاهانی ( میر )
۲۱۲، ۱۹۷	حفظ اللہ ( میر )



۳۱۷، ۲۱۶	حکمی شیرازی (ملا)
۲۱۴، ۲۳۱، ۲۳۴، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۷	حکیم الملک گیلانی
۲۷۱، ۲۷۲	
۲۱۲، ۱۸۹، ۱۵۳، ۱۳۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۰۴	حمزہ استرآبادی (میرزا)
۲۷۲	حمزہ صفاهانی (ملا)
۳۵	حمید خان
۳۴	حوالہ داری
۷۴	حوض درک
۵۲، ۵۳، ۵۴، ۱۲۴، ۱۳۷، ۱۳۸	حیات آباد
۲۳۶، ۲۳۸، ۲۳۹	
۱۰۲، ۱۲۳	حیات بخشی بیگم
۲۱۶، ۲۱۷	حیات محل
۲۵، ۳۲، ۴۲، ۸۲، ۹۲، ۹۷، ۹۸	حیدر آباد
۱۰۱، ۱۱۳، ۱۱۷، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۸	
۱۲۹، ۱۷۷، ۱۷۸، ۲۱۱، ۲۵۷، ۲۶۸	
۱۲۸، ۱۲۹	حیدر امیر المومنین
۱۷۰، ۱۷۵	حیدر محل (مندوہ)
	(خ)
۲۳، ۳۴، ۴۵، ۷۴، ۹۴، ۹۶، ۱۱۰	خاصہ فیل
۱۱۱، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۴۵	
۱۱۰، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۵۳، ۱۶۷	خافی بیگ
۱۸۶، ۱۹۲، ۲۳۵، ۲۴۲، ۲۵۴، ۲۵۵، ۳۰۰	



اسماء	صفحه	۱۵۱
خاقانی	۱۵۱	
خان احمد	۲۹	
خان جهان (سید)	۱۷۴، ۱۷۰، ۱۵۴، ۱۰۸، ۱۰۶، ۹۳، ۹۲	
خان دوران	۱۷۴، ۱۷۰، ۱۶۸	
خاندیس	۱۰۶	
خداویردی سلطان شاملو (سپه سالار)	۱۱۰، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۵۲، ۱۶۷، ۲۵۷، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۲، ۱۹۲، ۱۸۶	
خراسان	۳۱۲، ۳۰۳، ۲۰۵، ۲۰۳	
خراسانی	۳۰۰، ۱۹۱	
خرم (شاهزاده)	۳۲	
خرم شاه (شاهجهان پادشاه)	۹۲، ۷۳	
خرم محل	۲۳۹	
خزانه عامره	۱۵۸	
خسرو پرویز	۲۹۴، ۶۲	
خشنود (ملک)	۱۶۳	
خطا	۴۱	
خاکی شوستری (ملا)	۲۰۳	
خلیل قصه خوان (ملا)	۲۰۳	
خلیل الله حسینی (میر)	۲۴۹	
خواجه طاهر	۱۷۷	
خواجه نظام سرنوبت	۳۰۱	
خواص خان	۱۰۸، ۱۴۲، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۴، ۱۶۳	



۲۱۴، ۲۰۷، ۲۰۶، ۱۶۵	خواند کار (شاء)
۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۱، ۱۵۷	خیرات آباد (باغ)
۱۵۹، ۱۵۸، ۸۵، ۸۳، ۸۲	خیرات خان
۳۰۹، ۳۰۰، ۲۳۹، ۲۰۳	خیرات خانہ عامرہ
	(د)
۳۰۰	دادل جی کا تئہ
، ۷۵، ۶۷، ۶۰، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۲۶	داد محل
۱۳۰، ۱۲۴، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۱، ۷۷	
، ۲۲۸، ۲۲۷، ۱۹۲، ۱۷۶، ۱۳۵	
۳۱۲، ۲۹۱	
۳۱۲، ۲۲۳، ۱۷۷	دارا شکوہ
۲۱۰	دار الشفا (مدرسہ)
۱۷۶	داغ چوکی
۲۳۵	داؤد (خواجہ)
۱۵۲	دبیر (شیخ)
، ۱۰۶، ۹۷، ۹۳، ۹۲، ۸۵، ۸۱، ۷۷، ۳۹	دکن - دکنی
، ۱۴۲، ۱۲۴، ۱۲۱، ۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱	
، ۲۱۰، ۱۶۹، ۱۵۶، ۱۵۴، ۱۵۲، ۱۴۷	
۲۵۸، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۱۱	
۳۰۷	دلکتوار
۲۵۵، ۱۲	دلکش (قصر و باغ)
۲۵۳	دلور (قصبہ)



۳۰۵، ۳۰۳	دملور (قلعہ)
۵۴	دوازده امام
۳۱۸	دولت (ملک)
۱۰۵، ۱۱۸، ۱۴۱، ۱۴۷، ۱۵۲، ۱۵۴	دولت آباد
۱۶۹، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۹، ۱۹۵، ۲۱۳	
۲۲۳	
۲۵، ۴۷، ۵۲، ۵۵، ۷۲، ۷۵، ۱۴۳	دولت خانہ عالیہ
۱۵۵، ۱۵۷، ۱۷۱، ۱۷۸، ۱۸۱، ۱۸۹	
۲۰۷، ۲۱۷، ۲۲۷، ۲۳۱، ۲۳۶	
۲۵۶، ۲۸۷، ۳۱۸	
۷۴، ۸۰، ۱۴۵، ۱۶۷، ۲۰۹، ۲۱۲	دولت محل
۲۱۴، ۲۳۴	
۱۰۸	دھارور
۹۵، ۱۱۹	دھرما راؤ نایکواڑی
۷۸، ۹۲، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۹۵، ۲۱۲	دھلی
۱۴۸	دھوچی رائے راؤ
۸۶	دیانت خان (ابو المعالی)
۲۳۹	دیدہ بانخانہ
۲۴۵	دیغمار
۱۵۶	دیلم
۱۸۴	دیور کندہ



( ذ )

ذوالحججه ، ذى الحججه

، ۲۹۵، ۲۵۹، ۲۲۴، ۱۵۳، ۱۴۶، ۱۰۴

۳۱۸

ذوالقعدة ، ذى قعدة ، ذى القعدة

، ۲۱۰، ۱۷۲، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۳۰، ۱۲۲

۲۲۴، ۲۱۳

( ر )

۸۵

راجپوت

۱۶۱، ۱۶۰

راجکنده

۱۱۶

راجمندری

۲۵۵

رام پلي

۳۰۸، ۳۰۷

رام پور

۱۸۹، ۱۴۷، ۱۲۰، ۱۱۹

رام گير (قلعه)

۳۰۹

راول جي کانتيا

۲۰۰، ۱۹۵، ۱۹۳، ۱۵۹، ۱۳۳، ۱۱۴

ربيع الثانى

۳۱۷، ۳۱۶

ربيع الآخر

، ۱۱۶، ۲۱۱، ۱۹۶، ۱۹۲، ۷۲، ۶۰

ربيع الاول

۲۶۰، ۲۱۷

، ۲۲۲، ۲۰۹، ۱۸۱، ۱۶۵، ۱۲۴، ۹۶

رجب المرجب

، ۲۶۷، ۲۶۱، ۲۴۱، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۰

۳۱۷

۲۶۷

رحيم خان محلدار

۱۳۴

رحيم محمد حاجب (شيخ)

(۱۵)



۲۳۲، ۶۲	رستم
، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۳۴، ۲۲۷، ۱۸۸، ۱۴۶	رستم خان مازندرانی (میر)
۳۰۶، ۲۹۵	
۳۱۷	رضی مشہدی (میرزا)
۲۳۹	رکاب خانہ
، ۱۶۹، ۱۴۱، ۱۲۱، ۱۰۳، ۱۰۱، ۷۸	رمضان
، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۴، ۱۹۸، ۱۷۰	
۳۰۶، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۹	اندولہ خان بیجاپوری
۳۲۸، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۱۴، ۱۱۳، ۳۳	روز بہان اصفہانی (میرزا)
۵۲	روضتہ الشہداء
۳۱۱	روم (خواندگار)
۳۱	رونقی (مولانا)
	( ز )
۱۷۹، ۱۷۸	زاهد (خواجہ)
۲۹۰، ۲۲۷	زر عاشوری
۶۲	زلیخا
۲۲۱	زمان بیگ (محمد)
۱۶۴	زین العابدین (میر)
	( س )
۲۳۲	سام
۳۱۱	سام میرزا
۲۴۲، ۱۹۱، ۱۸۵، ۸۶، ۱۲	سانپ نیروار



صفحہ	اسماء
۲۹۷	سبا
۹۵، ۹۴	سبحان قلی
۲۳۴، ۶۵	سجن محل
۲۴۴	سرخیل
۳۰۶	سرنگ راج
۱۶۳	سروراؤ
۳۶	سرورائے
۲۴۸	سکندر
۳۱۱، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۱، ۲۹۹	سلطان (خداویری شاملو)
۲۰۵	سلطان حسین میرزا بایقرا
۲۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۸۱	سلطان قلی قطب الملک
۲۰۰	سلطان قلی میرزا
۲۵	سلطان نگر
۲۴۸، ۶۲	سلیمان بن داؤد (حضرت)
۳۱۷	سندر داس حاجب
۳۰۸	سنگریز راج
۲۵۵	سنگوارم
۳۰۷، ۳۰۰	سورپ ملانیر
۸۳، ۸۲	سورت (بندر)
۲۸۲	سیاوش
۲۳۳، ۲۳۲	سید آباد
۱۷۷	سید علی ہمدانی (میر)



۲۹۰، ۵۸، ۵۷، ۵۲، ۵۱، ۴۹، ۴۸، ۲۷	سید الشہدا (حضرت)
۹۹، ۸۱	سید المرسلین (حضرت)
	(ش)
۹۳، ۹۲، ۸۲، ۷۹، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۱	شاہ جہان (بادشاہ)
۱۲۰، ۱۱۷، ۱۱۰، ۱۰۶، ۱۰۰، ۹۷	
۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۲، ۱۲۱	
۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۶، ۱۵۵، ۱۵۴	
۱۹۹، ۱۹۷، ۲۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۲	
۲۲۳، ۲۲۲، ۲۱۲	
۲۸۷، ۱۷۷	شاہ شجاع
۹۵، ۹۴	شاہ علی
۱۷۶، ۱۱۸	شاہ علی بیگ کوتوال
۱۲۷، ۱۲۱، ۱۲۰	شاہ علی بیگ حاجب
۷۸، ۳۳	شاہ علی عرب شاہ
۷۸	شاہ قاضی
۲۰۷، ۲۰۶، ۱۰۸، ۷۸، ۷۵، ۷۱، ۳۴، ۳۳	شاہ محمد پیشوا (پیر زادہ)
۱۶۰، ۱۵۹	شاہ نواز خان
۳۰۱، ۹۱	شجاع الملک
۱۷۱، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۱۱، ۹۶	شجاع الملک ما زندانی
۲۳۳، ۱۹۴	
۱۳۱، ۱۰۴، ۱۰۲، ۹۱، ۸۰، ۷۷	شریف الملک سرخیل
۲۶۳، ۱۳۲	



شریف شہرستانی صفہانی (میرزا) ۲۰۶، ۱۰

شعبان

۱۷۸، ۱۶۹، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۰۳، ۸۳

۲۹۵، ۲۶۹، ۲۵۵، ۲۴۲، ۱۸۶

۲۶۱، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۲۲، ۲۱۳، ۱۸۸

۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۲۹۵، ۲۸۷

شفیعہ حاجب

شوال

۲۲۲، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۴۹، ۱۰۳، ۶

۱۵۵

شیخ احمد جیل عاملی

شیراز

۲۱۳

شیر خان احمد نگری

۹۶، ۹۵

شیر علی (دروازہ)

۲۹۱، ۲۳۱، ۲۱۷، ۱۳۶، ۹۶، ۶۵، ۶۴، ۲۳

شیر محمد خان

۱۸۸، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۱۹، ۱۱۱، ۹۶

۲۴۲، ۲۲۷

شیرین

۶۲

(ص)

صابر بیگٹ

۹۳

صادق بیگ ترک

۹۷

صالح بیگ (محمد) حوالہ دار

۱۸۹

صدر جہان

۱۴۵

صفہان

۳۱۲، ۲۸۹، ۱۲۹، ۸۵

صفر

۲۲۱، ۲۲۰، ۱۹۰، ۱۵۲، ۱۴۷، ۱۱۳، ۷۶

صفوی - صفویہ

۱۵۶، ۸۰

صفی بہادر خان (شاہ ایران)

۳۱۲، ۳۱۱، ۲۸۹، ۲۳۰، ۱۹۹، ۱۸۹، ۸۳

(۱۹)



صفی قلی بیگ حوالہ دار کوتوال ۲۲۳، ۲۱۴

(ط)

طاق کسری ۴۴

طاہر دکنی (سید) ۱۶۷

(ظ)

ظہیر الدین محمد بخنی (میر) قاضی ۲۱۲، ۲۰۹، ۱۶۷

(ع)

عادل شاہ ۱۲۷، ۱۲۱، ۱۱۸، ۹۰، ۷۸، ۷۴، ۳۱

۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۳۴

۱۳۵، ۱۵۲، ۱۴۵، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱

۲۲۸، ۱۹۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۹

۲۹۵، ۲۶۵، ۲۵۵

عادل شاہی - عادل شاہیہ ۳۰۶، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۴، ۱۴۲، ۱۳۳

عاشورا ۲۹۰، ۲۲۴، ۱۶۷، ۵۸، ۵۲، ۴۸

عالم خان عمدۃ الوزراء ۲۵۴، ۲۳۴، ۱۸۶، ۱۶۹، ۱۱۹، ۱۱۰

عباس (شاہ) اول صفوی موسوی ۳۱۱، ۲۲۵، ۱۹۹، ۸۳، ۸۱

عباس (شاہ) ثانی ۳۱۳، ۳۱۲

عباس میرزا ۳۱۲

عباس گیلانی (میرزا) ۲۲۸

عبد الجبار گیلانی (حکیم) ۲۶۰، ۲۵۹، ۱۶۷

عبد الرحیم استرآبادی (میر) ۲۲۴

(۲۰)



- عبد السلام (میر) ۲۸۸، ۲۸۷  
 عبد اللطیف (شیخ) ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۶۹  
 عبد العزیز (قاضی) ۲۲۰، ۱۹۶  
 عبد العلی اردستانی (خواجہ) ۲۲۶  
 عبد الغنی (میرزا) ۲۱۲  
 عبد الکریم سرسمت ۲۴۳  
 عبد اللہ (حضرت) ۵۹، ۵  
 عبد اللہ (ملا) ۲۴۶  
 عبد اللہ خان مازندرانی (سید) سرشکر ۷۴، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۱۰۶، ۱۴۴،  
 ۱۹۰، ۱۶۸، ۱۶۴  
 عبد اللہ صاعدی ۲۳۷، ۳  
 عبد اللہ قطب شاہ (سلطان) ۲۳، ۲۹، ۳۳، ۳۶، ۳۸، ۳۹، ۴۶، ۴۸،  
 ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹،  
 ۶۱، ۶۵، ۶۶، ۷۱، ۷۳، ۷۴، ۷۶، ۷۷،  
 ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۹، ۹۱، ۹۲، ۹۶، ۹۸،  
 ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۸، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۷،  
 ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۲۹،  
 ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶،  
 ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۴، ۱۴۸، ۱۴۹،  
 ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۹،  
 ۱۶۱، ۱۶۴، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۸۰، ۱۸۴،  
 ۱۸۶، ۱۹۱، ۱۹۳، ۲۰۰، ۲۰۲، ۲۰۴



، ۲۱۳، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵

، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۰، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵

، ۲۳۸، ۲۳۶، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۷، ۲۲۵

، ۲۵۱، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۶، ۲۴۴، ۲۴۱

، ۲۶۳، ۲۶۰، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۲

، ۲۸۵، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۴۸، ۲۶۷، ۲۶۴

۲۹۵، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۸۹، ۲۸۶

۱۹۳، ۱۸۷

عبد اللہ کاتیہ

۹

عبد اللہ میرزا (شاہزادہ)

۱۸۴، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۱

عجم

۳۰۳، ۲۲۶، ۲۰۴، ۲۰۳، ۸۱، ۴۱، ۲۷، ۲۱

عراق

۳۱۲، ۳۱۱، ۲۷۱

عراق عرب

، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۲۷، ۱۰۰

عراق

، ۲۲۱، ۲۱۸، ۲۱۶، ۱۹۳، ۱۹۱، ۱۸۱

، ۲۳۲، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۳

۳۰۰، ۲۴۶، ۲۳۳

، ۲۱۸، ۱۸۲، ۱۵۸، ۱۵۱، ۱۴۰، ۴۵

عرب - عربی

۲۴۸، ۲۴۶، ۲۳۳

۳۱۷، ۲۱۶، ۱۹۱، ۷۹

عرب شیرازی (ملا)

۲۸۳، ۲۵۶، ۲۲۰، ۱۹۶

عزیز الدھر (قاضی)

۲۲۸، ۲۲۴، ۱۶۳

عطاء اللہ گیلانی (قاضی)

۱۷۰

علی آقا (کوئوال)

(۲۲)



۲۱۰ ، ۱۶۷	علی اکبر جنیدی دکنی ( میان )
۲۴۳	علی اکبر عین الملک جنیدی
۲۵۶ ، ۲۲۴ ، ۱۸۹ ، ۱۵۳	علی رضا ( خواجہ )
۳۰۶ ، ۳۰۵ ، ۳۰۴	علی بیگ ( قاضی )
۱۹۳ ، ۱۱۱	علی بیگ افشار
۳۰۷ ، ۲۹۹ ، ۲۵۵ ، ۲۵۴ ، ۲۴۳ ، ۱۹۳	علی رضا خان سرلشکر
۱۴۸	علی شیر
۱۹۷	علی قلی خان
۵۴	علی مرتضی ( حضرت )
۳۱۱	علی مردان خان
۲۳۸ ، ۲۳۰ ، ۲۲۹ ، ۸۲	عمان ( بحر )
، ۱۱۹ ، ۱۱۷ ، ۱۰۷ ، ۱۰۵ ، ۸۵ ، ۳۵	عنبر ( ملک )
۲۲۷ ، ۲۱۳ ، ۱۸۶ ، ۱۵۳ ، ۱۳۵	
، ۱۱۹ ، ۱۱۶ ، ۹۳ ، ۹۲ ، ۷۷ ، ۷۱ ، ۳۳	عین الملک ( ملک )
۲۳۴ ، ۱۹۲ ، ۱۷۱ ، ۱۴۴ ، ۱۳۵	

( غ )

۳۰۰	غازی علی بیگ سرخیل
۳۰۶ ، ۲۳۴ ، ۱۵۹	غضنفر خان ( شاہ )
۲۲۲	غلام علی نیشاپوری ( قاضی )
۱۶۴ ، ۱۶۳ ، ۱۳۰	غواصی شاعر دکھنی ( ملا )
۳۵	غیاث ( میرزا )
( ۲۳ )	



## (ف)

۲۱۳	فارس
۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۷، ۱۱۸،	فتح خان (پسر ملک عنبر)
۱۴۱، ۱۵۳، ۱۵۴	
۷۴	فرخ آباد
۲۴۵، ۲۲۵	فرنگ فرنگی
۲۷۸	فرہاد
۳۶۲	فریدون
۷۳، ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۳۱، ۱۳۲،	فضیح الدین محمد تفرشی (میر) حاجب
۱۳۵، ۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۲، ۲۵۹، ۲۶۱،	
۲۹۰	
۲۱۳	فضل اللہ شیرازی (میرزا)
۲۱۷، ۴۴	فغفوری
۱۱۴	فیروز خان ترک

## (ق)

۸۴	قاآن
۸۴	قاچار
۳۸، ۷۴، ۱۰۴، ۲۲۸	قاسم اردستانی (میر) ناظر الممالک
۲۳، ۳۵، ۷۱، ۷۲، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۱۱۶	قاسم بیگ
۱۶۶	قاسم خراسانی (میرزا)
۲۱۶	قاسم نویدی (محمد)

(۲۴)



۵	قراخان
۳۱۸، ۳۱۳، ۲۳۸، ۳۵، ۱۲	قرآن (مجید) ختم
۵	قرا یوسف (امیر)
۸۰	قرا یوسفیہ
۶۱	قزلباش
۱۳۹، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۲۰	قزلباش خان
۸۴	قسطنطین
۲۸۵	قطبائے روالی (ملا)
۱۹۴	قطب شاہ
۲۴۴، ۲۱۴، ۱۳۳، ۹۰، ۸۰، ۴۹، ۴۸	قطب شاہیہ

(ک)

۴۲	کابل
۲۴۰	کاپرت
۱۸۸	کاس راج
۳۱۲	کاشان
۹۵، ۹۴	کالا پھار
۱۹۳، ۱۸۶	کانتیہ
۲۱۶	کتاب خانہ عامرہ
۲۹۰، ۵۷، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱	کربلا
۲۸۸، ۲۲۶، ۲۱۰	کربلائے معلی
۹۷	کرشنا
۲۱۲، ۱۸۹	کوک یراق

(۲۵)



اسماء	صفحه
کرمانی	۱۵۸، ۱۵۷
کرناٹک	۳۰۶، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۸، ۴۲
کریم الدین یزدی (حکیم)	۳۱۳
کریم خان سرنوبت	۱۳۵، ۱۲۱
کریم خان لاری حوالدار	۲۳۳، ۱۶۷
کسری	۲۰۵، ۱۲۵
کسیمکوت	۱۲۸، ۱۱۱، ۱۱۰، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴
	۲۴۲، ۲۲۷، ۱۸۸، ۱۶۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۴
کشمیر خان	۱۷۶
کشنا دیو	۱۴۴، ۹۶، ۹۴
کعبه	۱۶۴
کلب علی تیریزی (ملا)	۱۷۹
کلبگور	۹۱، ۹۰
کلتوم پور	۵۲
کلنک	۲۴۲، ۲۲۷، ۱۶۸، ۱۴۴، ۹۴
کلور	۳۱۰
کمرور (قصبه)	۲۴۵
کنڈیل (مصطفیٰ نگر)	۲۴۳
کوتلی	۹۴
کوتوال خانہ	۶۰، ۷، ۶
کولاس	۲۲۱، ۲۲۰، ۱۴۷، ۱۱۶، ۱۰۹، ۱۰۸، ۹۳
کوه طور	۱۴۰، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۱۵، ۷۱، ۷۰، ۶۹



اسماء	صفحہ
کھرکی	۱۷۶، ۱۷۵
کیسرہ	۲۴۳
کیقباد	۲۰۵
کیومرث	۲۹۷

(گ)

گجرات	۱۰۰، ۷۳
گگن محل	۶۵
گاہرگہ	۱۱۸
گولہ کوندہ	۲۶، ۸۹، ۹۱، ۱۱۹، ۱۴۷، ۱۷۱
	۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹
کیج	۸۱
گیلان	۱۹۳، ۲۲۸

(ل)

لاچین بیگ	۲۳۰
لاہور	۴۲، ۷۱، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۹۹، ۲۰۴
	۲۹۵، ۳۱۲
لعل محل	۶۵، ۱۵۰
لنگر فیض اثر	۲۴، ۲۶، ۵۲، ۹۰، ۹۹، ۱۴۶، ۱۵۴
	۲۲۰
لنکم پلی (باغ)	۳۷، ۲۲۲، ۲۸۲
لیلی	۶۲

(۲۷)



(م)

۱۴۴، ۸۱	مازندران
۱۷۷، ۱۷۶	ماندو
۱۷۷	ماوراء النهر
۱۳۹	ما یحتاج خانہ
۲۲۳، ۱۸۸	مالک پرست خان
۱۰	مبارک قدم (ملک)
۲۱۲، ۸	مجد الدین محمد (میر)
۱۵۸	مجاہد پور
۳۶	مجموعہ دار
۶۲	مجنون
، ۱۹۰، ۱۶۷، ۷۶، ۷۵، ۷۳، ۷۲، ۷۱	مچلی پتن
، ۲۴۵، ۱۳۸، ۲۳۰، ۲۲۶، ۲۲۲، ۲۰۹	
۳۰۱، ۲۹۸، ۲۸۸	
، ۷۲، ۵۸، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۲، ۴۹	محرم الحرام
۳۰۴، ۲۸۹، ۱۹۰، ۱۷۵، ۱۴۴، ۷۵	
، ۹۹، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۵، ۳۴، ۳	محمد بن خاتون پیشوا (شیخ) علامی
، ۱۴۸، ۱۴۵، ۱۲۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۴	
، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۵۹، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹	
، ۱۷۸، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۲، ۱۶۷، ۱۶۶	
، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۰۴، ۱۹۷، ۱۹۵، ۱۹۴	
، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۱۹، ۲۱۷، ۲۱۳	

(۷)

(۲۸)



۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۱، ۲۲۸	محمد (سید)
۲۸۴، ۲۷۱، ۲۴۸، ۲۴۶، ۳۴۳، ۳۴۱	محمد اسفرائی (سید)
۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۰، ۲۸۵	محمد مازندرانی (سید)
۲۹۵، ۹۴	محمد امین میر جملہ (میرزا)
۲۱۲، ۲۱۱، ۸۰، ۷۱	محمدانگر (قلعہ)
۳۰۹، ۳۰۶	محمد تقی تقرشی (ملا)
۱۸۲، ۱۵۹، ۱۵۷، ۷۷، ۷۴	محمد تقی طباطبا (میر)
۲۸۷، ۲۶۶، ۲۵۷، ۲۳۳، ۲۱۲، ۱۱۹، ۹۱	محمد تقی منجم (ملا)
۱۰۲، ۷۶، ۷۵، ۷۳، ۷۲، ۷۱	محمد جوهری تیریزی (میرزا)
۲۲۳، ۳۶	محمد حسین ناودانی (میر)
۱۰۲	محمد رضاے استرآبادی (میر)
۲۱۲، ۱۹۷، ۱۸۹	محمد مشہدی (میرزا)
۲۵۲	محمد لاری (ملا)
۲۸۸، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۴۵، ۷۸، ۳۴، ۳۳	محمد سعید اردستانی سرخیل (میر)
۲۲۶	محمد سعید بیگ بدخشی
۱۵۹	محمد شاہی (باغ)
۲۹۷، ۲۶۴، ۲۳۱، ۲۱۶، ۱۹۰، ۱۶۷	محمد صالح بیگ استرآبادی
۱۱۱	محمد صالح قی (میر)
۱۱۳	محمد طاہر (شیخ)
۱۶۷	
۲۸۹	
۱۷۰، ۱۶۹، ۱۵۶، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۳۹	



۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹،	محمد عادل شاہ (سلطان)
۲۷۴، ۲۹۵، ۳۱۷،	محمد علی دبیر (ملا)
۳۵، ۱۳۳، ۱۵۹، ۲۰۰،	محمد قلی بیگ
۲۲۰،	محمد قطب شاہ (سلطان)
۸۰، ۸۲، ۸۴،	محمد قلی قطب شاہ (سلطان)
۶، ۸، ۳۹، ۵۹، ۸۱، ۱۳۳، ۱۸۸، ۲۱۳،	محمد مشرف
۲۶، ۳۷، ۳۹، ۴۹، ۶۹، ۱۸۸، ۲۸۴،	محمد مصطفیٰ (مصطفوی)
۱۰۴،	محمد مصطفیٰ خان (سید)
۲، ۵، ۵۴، ۵۹، ۱۲۹،	محمد معز الدین مشرف (میر)
۹۴،	
۱۰۴، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۹، ۱۷۸، ۲۲۳،	
۲۲۵،	
۱۱۹، ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳،	محمد مقیم استرآبادی (ملا)
	محمد مومن استرآبادی (میر) مرتضیٰ
۸، ۱۱، ۳۳، ۱۶۵، ۲۱۲، ۲۱۳، ۳۱۸،	الممالک
۲۴، ۲۶،	محمدی محل
۳۱۴، ۳۱۵،	محمد بیگ
۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۸، ۷۹، ۹۲، ۹۳،	محمد الدین پیر زادہ (شیخ)
۱۱۸،	
۳۱۷،	مخا (بندر)
۱۱۱، ۱۳۹، ۱۵۰، ۲۳۵، ۲۵۴، ۳۰۰،	مخدوم ملک
۱۷۹، ۱۹۶،	مخلص حسین



۲۲۵، ۲۱۰، ۷۱	مدینہ ( مشرفہ - مکرمہ )
۳۳، ۱۱	مر تضاے الممالک
۷۴	مر تضاے مازندرانی
۱۲۹	مر ترضی - مر تقوی
۱۵۲، ۱۴۹، ۱۳۳، ۱۳۱، ۹۶، ۸۶	مر ترضی نگر
۱۹۳، ۱۹۲، ۱۸۹، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۶۷	
۳۰۰، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۲۰	
۳۰۱	
۱۱۸	مر جان حبشی ( ملک )
۱۶۰، ۱۵۹	مریچ ( قلعہ )
۳۵	مرشد قلی بیگ
۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸	مرہری پنڈت
۱۴۰، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۱۸، ۱۱۶	
۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۲، ۱۴۵، ۱۴۱	
۲۹۵، ۲۸۹، ۲۸۸	مشہد مقدس
۹۸، ۶۲	مصر
۱۹۴، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۴۲، ۱۱۹، ۱۰۸	مصطفی خان
۲۴۵، ۲۴۳، ۱۹۰، ۱۶۷، ۱۴۸، ۹۷	مصطفی نگر ( کنڈیلی )
۳۰۱، ۲۵۴، ۲۵۳	
۳۰۶، ۱۵۴	مظفر ( سید )
۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۹، ۱۱۰، ۱۰۶	مظفر خان پتان
۲۶۱، ۲۲۴، ۳۳، ۱۳، ۱۱	مظفر علی دبیر ( خواجہ )



اسماء	صفحہ
معراج	۶۲
معین الدین (شیخ)	۱۱۸، ۷۴
معین الدین محمد شیرازی (میر)	
عرف میر مو	۲۵۲
مقصود بیگ سلحدار	۲۴۱
مقنع (چاہ)	۲۸۰
مقنع (ماہ)	۲۸۰
مکران	۸۱
مکہ معظمہ	۲۱۰، ۲۰۷، ۱۳۹، ۹۹، ۷۱، ۱۱
	۳۱۷، ۲۲۷، ۲۲۵
ملک پور	۲۴۰، ۲۳۹
ملک محمد شیرازی (شیخ)	۲۰۹
منشی الممالک	۸۰، ۱۱
منصور آباد	۲۵۵، ۱۱، ۱۰
منصور خان میر جملہ ماضی	۷۵، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۳۶، ۳۳، ۲۳، ۲۱
	۱۷۹، ۱۷۰، ۱۱۳، ۸۶، ۷۷
منصور گدہ	۹۷
منکال	۲۴۲، ۲۴۱
منی	۲۲
موتکور	۲۵۵
منی وار	۱۶۸، ۱۱۹، ۴۸، ۳۳، ۲۸
	(۳۲) (۸) مہایت



، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۲، ۷۳	مہابت خان
۱۸۹، ۱۷۱، ۱۶۶	
۱۸۴، ۱۲۰	میر جملہ (باغ)
۲۱۲	میرزا بیگ فندرسکی
۲۸۸	میرزا صادق قزوینی
۲۰۰	میرزا کمال (شاهزادہ)
۲۸	میرک معین حاجب
۱۱۱	میرم بیگ ذوالقدر
۲۰۹، ۱۶۷	میر میران
۳۵	میر یزدی

## (ن)

۱۶۳، ۱۱۵، ۱۰۴، ۷۷، ۳۶	نارائن راؤ مجموعدار
۱۹۳، ۱۸۸، ۱۸۷	ناروجی کانتیہ
۷۳	ناسک
۲۸۴، ۲۵۶، ۲۳۳، ۱۹۸	ناصر کوتوال (میرزا)
۷۴، ۳۵	ناظر الممالک
۱۷۱	ناندیر
۸۵، ۹۴، ۳۶، ۳۰	نایکواریان
۲۲۶، ۲۱۰	نجف اشرف
، ۱۷۰، ۱۴۷، ۱۳۸، ۱۰۳، ۹۹، ۷۹، ۵۴	ندی محل
۲۸۶، ۲۸۴، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۲۸	
۱۷۶	نربدہ



اسماء	صفحہ
نرہری	۱۱۲
نریمان	۲۳۲
نصیر الملک دکنی	۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۳۵، ۱۷۱،
	۱۹۲، ۲۱۰
نصیری خان	۸۵، ۹۳، ۱۰۶، ۱۱۹، ۱۵۴، ۱۶۸،
نظام پتن	۱۶۷
نظام الدین احمد جیلانی (حکیم)	
حکیم الملک گیلانی	۱۶۶، ۲۲۵، ۲۳۱، ۲۷۱،
نظام الدین احمد صاعدی شیرازی	۳، ۲۳۷، ۳۱۷،
نظام شیرازی (میرزا)	۲۲۳
نظام شاہ - نظام شاہی	۳۱، ۷۳، ۷۸، ۹۲، ۹۳، ۱۰۵، ۱۰۶،
	۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۱، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۸،
	۱۱۹، ۱۴۱، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۷۱، ۱۷۹،
	۲۱۳
نعمہ (ملا)	۲۰۳
نل گوئندہ	۱۸۶
نندگام	۲۴۲
نوح <sup>۱</sup> (حضرت)	۳۸
نور الدین جہانگیر (بادشاہ)	۳۲، ۷۱، ۷۳، ۱۰۶، ۱۹۹
نور روز	۳۱۲
نو شیروان	۲۰۵، ۲۲۷، ۲۲۸،
نیلور (قاعہ)	۲۳۵، ۲۳۶، ۳۰۶، ۳۱۴،



(و)

۱۳۰	وجہی شاعر دکنی (ملا)
۳۰۹، ۱۸۷، ۱۱۷، ۱۱۵	وسوجی ہرکارہ
۲۵۴	وسیسرم
۱۲۰، ۱۱۸، ۹۳، ۹۲	وفا خان (یوسف شاہ)
۲۴۵، ۲۲۶	ولندیز
۱۸۷، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۲	ویتھوجی کانٹیہ
۲۵۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۳۴	
۱۹۲، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۷۸	ویلیسرم

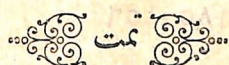
(ھ)

۲۱۲	ہارون جزائری (شیخ)
۶۲	ہامون
۲۲۵	ہرموز (بندر)
۱۹۳	ہزاری راؤ
۲۳۱	ہشت محل
۳۱۳	ہمدان
۱۸۹، ۱۵۱، ۸۱، ۳۹، ۲۱	ہند
۷۳، ۷۱، ۶۵، ۶۱، ۶۰، ۵۴، ۳۷، ۳۲	ہندستان
۱۲۸، ۱۲۲، ۱۰۵، ۱۰۰، ۹۳، ۸۱	
۲۰۵، ۲۰۳، ۲۰۱، ۱۹۸، ۱۸۵، ۱۵۶	
۳۱۲، ۲۵۹، ۲۳۰، ۲۲۵، ۲۲۲، ۲۱۱	

(۳۵)



اسماء	صفحہ
ہندو	۲۱
ہندی	۱۳۱، ۲۱۶
ہوجی راؤ حوالہ دار	۹۶
ہون (سکہ)	۲۰۴
ہیبت خان	۱۹۲
(ی)	
یافت	۵
یاقوت خان حبشی	۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۰، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۳۵
	۱۵۳
یمن	۲۷۸
یوسف (حضرت)	۹۸، ۶۲
یوسف شاہ (وفا خان)	۹۲
یوسف (ملک)	۳۱۸، ۱۱۹، ۱۱۷، ۸۵
یوم المبعث	۲۴۱
یونان	۲۴۱
یولچی ییگ اعظم الامراء	۱۳۰، ۹۲، ۹۱، ۳۵، ۲۳، ۱۲، ۱۰
	۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۰، ۱۷۱، ۱۵۷
	۳۰۱، ۲۹۴، ۲۲۷، ۲۲۰





HAJIRAT-US-SALATIN

History of the reign of Abdul  
Ghaffar of Uch, 1602-1612 A.D.



Vol. II

Part II

Part II

Part II

Part II

Part II

Part II



سلسلہ مطبوعات ادارہ ادبیات اردو (۲۸۰)

شعبہ مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن

# حقیقۃ السلاطین

مؤلفہ

مرزا نظام لدین احمد  
ابن عبداللہ صاعدی شیرازی

﴿ به تصحیح و تحشی ﴾  
سید علی اصغر بلاگرامی



سلسلہ مطبوعات ادارہ ادبیات اردو (۲۸۰)

شعبہ مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن

# حقیقۃ السلاطین

مؤلفہ

مرزا نظام لدین احمد

ابن عبداللہ صاعدی شیرازی

تحتشی

ای

به تصحیح و تحشی

سید علی اصغر بدایگر